

Classic Urdu Material

بدلے ہیں ہم موسموں کی طرح

از قلم ہریرہ جامی

مکمل ناول

بہت لوگ بدلتے دیکھے۔۔۔

۔ مگر تُو جو بدلا کمال بدلا۔۔۔!

گرمیوں کی پتی سے پہر میں اماں بی پتنگ صحن میں ڈالے اُس کی واپسی کی منتظر تھیں۔

پتنگ کی دُور کا سرا اُس کے ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا۔ اور وہ اس پتنگ کو معافی دینے کے موڈ

میں نہیں تھی۔ وہ مسلسل ان چھتوں کو پھلانگ رہی تھی جو اسے اس پتنگ تک لے جاسکتی

تھیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پتنگ کو جالیا۔

Classic Urdu Material

بی اماں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ وہ گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے اٹھیں اور صحن میں کھڑی ہو کر اُسے آواز دینے لگیں۔

مالی۔۔۔ او مالی۔۔۔ سنتی ہو۔۔۔ حلق خشک ہو گیا میرا۔۔۔ اللہ تجھ کو ہدایت دے۔ اب تو نیچے آجا۔ تجھ کو پتا ہے یہ بور ٹھی ہڈیاں اب تیرے پیچھے نہیں بھاگ سکتیں۔ نہ ستامجھ غریب کو۔

اس نے اپنا لال ہوتا چہرہ دوپٹے کے پلو سے رگر کر صاف کیا۔ پسینہ سے شرابور سفید یونیفارم پوری طرح بھیگ چکا تھا۔ اپنا سانس بحال کرتے ہوئے اُس نے منڈیر سے جھک کر بی اماں کے نان سٹاپ شکوئوں کو بریک لگا دی۔

کیا ہوا اماں۔۔۔؟ آپ کو پتہ بھی ہے آج کل کالج میں ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ دو گھڑی بیٹھ کر تسلی سے پڑھنے بھی نہیں دیتی آپ۔۔۔ جب فیل ہو جاؤں گی تو ماتھا پکڑ کر روئیں گی آپ۔ بس آرہی ہوں لاسٹ ٹوپک رہ گیا ہے۔

اس تپتی دوپہر میں گھر کے اے سی والے کمرے چھوڑ کر تو چھت پہ پڑھائی کرے گی تو ماتھا تو ٹھنکے گا میرا۔ امتحان کے دنوں میں تو تجھ سے پڑھائی ہوتی نہیں ہے اور اب صرف

Classic Urdu Material

ٹیسٹوں کے لئے اتنی جان کھپا رہی ہے۔ میں تو کبھی نہ مانوں تیری یہ جھوٹی بات۔ ضرور کچھ اور کر رہی تھی تو۔۔ بی اماں کہاں ہار ماننے والی تھیں۔

آپ میری باتوں کا پوسٹ مارٹم کرنے کی بجائے کھانا گرم کر دیں تو زیادہ اچھا ہو گا۔
بھوکے کو کھانا کھلا اللہ تیرا بھلا کرے گا اماں۔۔ اُس نے دہائی دینے والے انداز میں کہا۔۔
بی اماں کی صحن میں غیر مجودگی کا یقین کر کے وہ پتنگ کو محفوظ مقام پہ منتقل کر کے دبے قدموں کے ساتھ نیچے اُتری۔۔

بی اماں کی آنکھ سے بچ کر وہ تیزی سے باتھ روم میں گھس گئی۔ جب تک بی اماں کھانا گرم کر کے لائیں وہ ہاتھ منہ دھو کر کپڑے بدل چکی تھی۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی بی اماں اُس کے چہرے پہ اپنا سچ کھوجنے میں مصروف تھیں جب کہ وہ دنیا بھر کی معصومیت اپنے چہرے پہ سجائے ایسے کھانا کھا رہی تھی جیسے ابھی کچھ دیر پہلے والی پکڑن پکڑائی میں وہ نہیں بلکہ کوئی اور ہی منال تھی۔

Classic Urdu Material

منال اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی۔ جو شادی کے پندرہ سال بعد ہوئی تھی۔ حاجی صاحب کو عورت ذات میں کبھی کوئی دلچسپی محسوس نہ ہوئی تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنی عمر کی تیس بہاریں بناشادی کے گزار دیں۔ نجانے زبیدہ خاتون کی سادگی اور خوبصورتی انہیں کیسے بھاگئی۔ پھر حاجی صاحب سے صبر نہ ہوا۔ چٹ منگنی اور پٹ بیاہر چاڈالا۔ ایسا پیار اور محبت دیا زبیدہ خاتون کو کہ وہ اپنا میکا تک بھول گئیں۔ اللہ نے بھی خوب امتحان لیا اُن کی محبت کا۔ پندرہ سال تک بے اولاد رکھا۔ لیکن حاجی صاحب نے کبھی جھوٹے منہ بھی شکوہ نہ کیا۔ دونوں جا کر حج کر آئے۔ سوچا وہاں جا کر اللہ سے اولاد کی دعا کی جائے۔ اور اللہ کو بھی یہی منظور تھا شاید۔ حج کر کے آنے کے چھ ماہ بعد ہی زبیدہ خاتون اُمید سے ہو گئیں۔ حاجی صاحب کے تو پاؤں زمین پہ نہ ٹکھتے تھے۔ لیکن ابھی حاجی صاحب کا اور امتحان مطلوب تھا۔ زبیدہ خاتون اُس کی پیدائش کے وقت ہی گزر گئی تھیں۔ منال اُن کی بڑھاپے کی اولاد تھی۔ تیس سال کی عمر میں انہوں نے زبیدہ خاتون سے شادی کی۔ پندرہ سال تک بے اولاد رہے۔ حاجی صاحب بنتا لیس کے تھے جب منال نام کا پھول اُن کے آنگن میں کھلا۔ پھر زبیدہ خاتون گزر گئی تو وہ ایک دم بوڑھے سے ہو گئے۔ جیسے تیسے کر

Classic Urdu Material

کے انہوں نے دس سال گزارے اور پچپن برس کی عمر میں ایک دن وہ بھی چپکے سے گزر گئے۔

بی اماں حاجی صاحب کے منشی کی بیوہ تھیں۔ اُن کی اپنی کوئی اولاد نہ ہوئی تھی۔ اسی لیے انہوں نے منال کو اپنی سگی اولاد کی طرح پالا تھا۔ جب زبیدہ خاتون بیاہ کر گھر آئیں تو بی اماں پہلے سے وہاں موجود تھیں۔ منشی طفیل حاجی صاحب کے بہت وفادار تھے۔ اپنے شوہر کی وفاداری والی صفت بی اماں میں بھی موجود تھی۔ منشی طفیل کو کبھی یہ بات اپنی بیوی کو سمجھانے کی ضرورت پیش نہ آئی کہ اپنے مالک کا وفادار اور فرمانبردار کیسے رہنا ہے؟

منشی جی جب تک حیات رہے۔ حاجی صاحب کی زمینوں کا کام سنبھالتے رہے۔ لیکن زبیدہ خاتون کی وفات کے بعد حاجی صاحب سے گاؤں کی حویلی میں رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ پوری حویلی میں اُن کی اور زبیدہ خاتون کی یادیں تھیں۔ اس لیے اپنا سب کچھ بیچ کر انہوں نے اپنے ساتھ منشی اور بی اماں کو لیا اور شہر آکر آباد ہو گئے۔

یہاں آکر انہوں نے اپنی عمر بھر کی جمع پونجی سے ایک پلازا اور ایک گھر خرید لیا۔ پلازا آہستہ آہستہ کمرشل ایریا میں شامل ہو گیا۔ اور آمدن چار گنا ہو گئی۔

Classic Urdu Material

منشی جی شہر آنے سے پہلے ہی دمہ کے مرض سے لڑ رہے تھے۔ گاؤں میں تو پھر حکیم کی دوا کچھ اثر کر رہی تھی۔ لیکن بقول اُن کے شہر کی آلودہ فضا میں دوا کا اثر کم ہو گیا۔ اور وہ دو سال میں ہی گزر گئے۔ مرنے سے پہلے جو وعدہ انہوں نے بی اماں سے لیا وہ یہی تھا کہ اُن کے جانے کے بعد حاجی صاحب اور منال کو ہی اپنا سمجھے۔ اور اس وعدے کے لیے انہوں نے بھی اپنی باقی ماندہ عمر تیاگ دی۔

منال کو ایسا ماں بن کے پالا کہ اُسے کبھی ماں کی کمی محسوس نہ ہوئی۔ حاجی صاحب نے بھی منال کو زبیدہ خاتون کی آخری نشانی سمجھ کے ایسا پیار دیا کہ وہ اس لاڈ پیار کی عادی ہو گئی۔

وہ تھی بھی تو ایسی ہی گول مٹول چہرے پر یہ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں، لمبی لمبی پلکیں، بھورے گھنے بال، موتیوں جیسے دانت، ایک گال میں ڈمپل، اور مسکراہٹ ایسی کے سامنے والا نہ چاہتے ہوئے بھی دیکھنے پہ مجبور ہو جائے۔ بی اماں جانتی تھیں کہ وہ حاجی صاحب کی سرخ و سفید رنگت اور زبیدہ خاتون جیسے تیکھے نقش اور معصوم ادائیں دونوں کا ملاپ تھی۔

Classic Urdu Material

1. حاجی صاحب نے اُس پہ کبھی روک ٹوک نہ کی تھی۔ بی اماں کے لاکھ منع کرنے پر بھی وہ اُسے سائیکل لے کر دیتے۔ پتنگ کا شوق بھی اُسے اُن کی وجہ سے ملا تھا۔ وہ محلے کے لڑکوں کے ساتھ اپنی چھت پہ پتنگ اڑاتی۔ اُن کے ساتھ ریس لگاتی۔ ڈیل ڈول میں بھی اچھی تھی دس سال کی عمر میں تیرہ چودہ کی لگتی تھی۔ ایک آدھ دفعہ تو محلے سے شکایت بھی آگئی کہ اُس نے لڑکوں کو پیٹ ڈالا۔ بی اماں واویلا کرتی رہی کے لڑکی ذات ہے۔ نفاست اور نزاکت ختم ہو جاتی ہے اس طرح کے لچھنوں سے۔۔ لیکن اُس کے کان پہ جوں تک نہ رینگتی۔

2. جب حاجی صاحب نہ رہے تو بی اماں نے اُسے کنٹرول کرنے کی کوشش کی لیکن وہ کہاں سننے والی تھی۔۔ اب سب کچھ چھوڑ دیا تھا لیکن پتنگ کا شوق بدستور برقرار تھا۔ خیر سے ایف اے کر رہی تھی۔ اٹھارہ برس کی ہونے والی تھی۔ لیکن مزاج میں وہی الحارپن موجود تھا۔ دوسری طرف جوانی اپنے جو بن پر تھی۔ جیسے جیسے عمر بڑھ رہی تھی وہ سراپا حُسن ہوتی جا رہی تھی۔ بی اماں اُسکی شرارتوں اور جوانی دونوں کے ہاتھوں پریشان تھیں۔ ذرا اُسے کالج سے آنے میں دیر ہو جاتی تو وہ دروازے سے نکل کر گلی کی نکر تک جا کر دیکھنا شروع کر دیتیں۔ جیسے وقت زیادہ ہوتا جاتا اماں کی قدموں کی رفتار تیز ہوتی جاتی۔ کالج کا

Classic Urdu Material

راستہ پتہ نہیں تھا ورنہ اماں یہی پریڈ اس کے کالج کے سامنے کرتیں۔ فون وہ اٹھاتی نہیں تھی چاہے 100 دفعہ کال کر لی جاتی۔ واپسی پہ اُس کا ایک ہی جواب ہوتا۔

3. اماں آج بس لیٹ ہو گئی۔۔ آج رکشا پہ آئی ہوں دوستوں کے ساتھ۔۔ سب کو اتار کے آخر میں ڈراپ کیا ڈرائیور نے مجھے۔۔

4. اماں ہر دفعہ کہتی کے سب سے پہلے تو کیوں نہیں اتری وہ بعد میں چلی جاتیں۔ جس پہ اس کا ایک ہی جواب ہوتا۔ اماں انھیں اکیلے ڈر لگتا ہے دوپہر میں۔۔ اس لیے وہ میری منتیں کرتی ہیں کہ میں سب سے آخر میں اُتروں۔ اماں بھی بھرپور مکالمہ کرتیں۔۔ تو یہی ڈر تجھے کیوں نہیں لگتا مالی۔؟؟ اور وہ کھلکھلا کے ہنستی۔ میری پیاری بی اماں آپ کی یہ مالی کسی سے نہیں ڈرتی اور نہ کبھی ڈرے گی۔

5. لیکن مجھے بہت ڈر لگتا ہے مالی۔۔ تو بھی ڈرا کر۔۔ معاشرہ ٹھیک نہیں ہے۔ اماں مجھے معاشرے سے کیا لینا دینا؟؟؟ میں تو ٹھیک ہوں نہ؟؟ معاشرہ گیا تیل لینے۔۔ وہ دوپٹہ ہوا میں اچھالتی اور دھڑام سے بیڈ پہ گر کے تکیہ کانوں پہ لے لیتی۔۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوتا کہ وہ مزید بحث کے موڈ میں نہیں۔۔۔۔۔ تخلیہ۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

بی اماں شاید اسے میٹرک سے آگے پڑھنے بھی نہ دیتی اگر یہ حاجی صاحب کی وصیت نہ ہوتی۔۔ کہ جب تک میری مالی پڑھنا چاہے اُسے پڑھنے دینا۔۔ میرے جانے کے بعد اُس کی آنکھ میں ایک بھی آنسو آیا تو روزے قیامت میری زبیدہ تیرا گریبان پکڑے گی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ حاجی صاحب کی موت پہ بھی اُسے بی اماں نے رونے نہ دیا تھا۔ اُس کی اور بی اماں کی ایسی نوک جھوک چلتی رہتی تھی۔ آخر میں جیت ہمیشہ اُسی کی ہوتی تھی۔۔

صبح ناشتے کی میز پر بی اماں نے اُسے کالج سے سیدھا گھر آنے کا کہا۔۔ اور ساتھ ہی اُس کی دوست مشال کو بھی گھر لانے کا کہا۔۔ تو اُس کا ماتھا ٹھنکا۔

منال: اماں خیر تو ہے نہ؟؟ پہلے بھی سیدھی گھر ہی آتی ہوں۔ آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے میں گھر کے علاوہ کہیں اور چلی جاؤں گی۔ اُس نے منہ بھلا لیا۔

ارے میرا مطلب تھا کہ ذرا جلدی آجانا۔ دوستوں کے ساتھ گپوں میں نہ لگ جانا۔ جلدی آجاؤ گی تو کچن میں میری مدد ہو جائے گی۔ بی اماں نے وضاحت کی۔

Classic Urdu Material

آج کچھ خاص بنانا ہے۔؟؟ نہ تو گاجر کے حلوے کا موسم ہے۔ نہ اچار کا۔ نہ میری سالگرہ ہے نہ آپ کی۔ نہ اماں اباجی کی برسی۔۔ پھر کیوں جلدی آؤں؟؟ اُس نے تفتیشی انداز میں دریافت کیا۔۔

آج شام میں کچھ خاص مہمان آرہے ہیں۔ میں اکیلی کیا کیا کروں گی۔ تم دونوں آ جاؤ گی تو مدد ہو جائے گی۔ بی اماں نے اُس کے سر پہ بم پھوڑا۔

کون سے مہمان؟؟ کس کے مہمان؟؟ کہاں کے مہمان؟؟ کیا چاہتے ہیں یہ مہمان؟؟ اُس نے ایک ہاتھ کان پہ رکھ کے تان کھینچی۔۔

اے میری دھی رانی۔۔ تجھے دیکھنے آرہے ہیں۔ نورن کو پچھلے ایک مہینے سے کہا ہوا تھا۔

رات ہی اُس کا فون آیا کہ آج شام لے کے آرہی ہے وہ اُن لوگوں کو۔ بتا رہی ہے کہ

رشتہ اچھا ہے۔ لڑکے کا اپنا جنرل سٹور ہے۔ اور لڑکا ایف اے پاس ہے۔ اب کی بار اماں

نے اُس کے سر پہ ایٹم بم پھوڑا۔۔

جی اچھا۔۔ صرف دو لفظوں کا انتہائی مختصر جواب۔۔۔۔۔ بی اماں حیرانی سے اُس کا منہ بتکنے لگیں۔۔

Classic Urdu Material

وہ تورات سے اس تانے بانے میں لگی ہوئی تھیں۔ کہ وہ خوب واویلا کرے گی۔ ایک ہزار سوال پوچھے گی۔۔ اور اُس نے صرف جی اچھا کہا۔۔

بی اماں کو لگا شرما گئی ہے یا پھر اُس کی طبیعت خراب ہے شاید۔۔ ورنہ وہ کبھی انہیں معافی نہ دیتی۔۔ لیکن انہوں نے اس مختصر جواب کو ہی غنیمت جانا۔ اور کوئی استفسار نہیں کیا۔۔

کالج جاتے ہوئے بھی سارے راستے اُس کا دماغ سائیں سائیں کرتا رہا۔ ابھی اُس نے دیکھا ہی کیا تھا؟ ابھی تو کالج بھی اُس نے پوری طرح انجوائے نہیں کیا تھا۔ اُس نے تو

یونیورسٹی کا خواب دیکھا ہوا تھا۔ اور اماں اُس کے ہاتھ پیلے کرنا چاہتی تھی۔۔ ایسا تو اُسے کبھی گمان بھی نہ ہوا تھا کہ یہ سب بھی ہو گا۔ اور وہ بھی اتنی جلدی۔۔

شادی کا لفظ اُس کے لیے بالکل نیا اور عجیب تھا۔ نہ اُس نے ماں باپ کو ایک ساتھ دیکھا نہ

اُن کا پیار دیکھا۔ نہ ہی وہ کوئی بہت زیادہ رومانوی لڑکی تھی۔ دراصل اُس کے اندر بھی

حاجی صاحب والے جراثیم تھے۔ کہ شادی نہیں کرنی۔ اپنی زندگی اپنے ڈھنگ سے جینی

ہے۔ اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنا بزنس کرنے کا ارادہ رکھنے والی لڑکی بھلا شادی کیسے کر سکتی

ہے۔۔؟؟؟

منال اور مشال دونوں دوسری کلاس سے ساتھ تھیں۔ پہلے مشال کی فیملی بھی اسی کالونی میں رہا کرتی تھی۔ دونوں قریب کے اسکول میں پڑھتی تھیں۔ میٹرک تک وہ ایک ہی اسکول میں رہیں۔ وقت کے ساتھ ان کی دوستی مزید گہری ہوتی گئی۔

مشال کے والد ایک سرکاری افسر تھے۔ دو سال پہلے ان کا روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا۔ تبھی ان لوگوں کو یہ سرکاری گھر خالی کر کے اپنے ماموں کے گھر شفٹ ہونا پڑا۔

مشال اور اس کے چھوٹا بھائی نے بڑی مشکل سے اپنی ماں کو سنبھالا تھا۔ حالانکہ منال نے بہت کوشش کی کہ وہ لوگ یہاں سے نہ جائیں۔ بلکہ ان کے گھر میں شفٹ ہو جائیں۔

لیکن مشال کے امی اور ماموں نہیں مانے۔ مشال اپنے ماموں کے گھر چلی گئی جو منال کے گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ صرف آدھ گھنٹہ کی مسافت تھی۔ لیکن یہ مسافت بھی ان کی دوستی کو کم نہ کر سکی۔

صرف مشال کی خاطر منال نے اتنا دور کالج سیلیکٹ کیا تھا۔ کہ اس بہانے روز ملاقات ہو سکے گی۔ بی اماں نے بھی زیادہ اعتراض نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ وہ ان دونوں کو الگ کرنا بھی چاہتی تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ اس کی مشال کے علاوہ

Classic Urdu Material

کوئی اور دوست نہیں۔ باقی تو خیر سے پورے گلی کے لڑکے اُس کے دوست تھے جو اُس کے ساتھ کھیل کود کر جوان ہوئے تھے۔ اور لڑکیوں سے اُس کی کچھ خاص بنتی نہیں تھی۔ گو کہ بی اماں کو بہت اعتراض تھا اُس کے لڑکوں کے ساتھ دوستی کرنے پہ۔۔۔ جس کا جواب اُس کے پاس ہمیشہ ہوتا تھا۔ کہ وہ لڑکے بعد میں ہیں پہلے میرے دوست ہیں۔ بقول اُس کے لڑکیوں کے پاس سوائے کپڑوں جو توں میک اپ اور دوسری لڑکیوں کی خوبصورتی سے جلنے کا علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ اور ایسی لڑکیوں کی کمپنی اُسے بور کر دیتی ہے۔ بی اماں جانتی تھیں کہ اُس کا ذہن بہت پاکیزہ ہے۔ اس لیے وہ اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔ اور وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ گلی کے سارے لڑکے منال سے ڈرتے تھے اس لیے صرف دوستی کی حد تک تھے۔۔۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ کتنی ہاتھ چھٹ ہے۔۔۔ اس لیے وہ اُس کو غلط نظر سے دیکھنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

Classic Urdu Material

کالج پہنچتے ہی اُس نے مشال کو اس نئی مصیبت کی اطلاع دی۔ مشال خود حیرت زدہ تھی کہ بی اماں کو اچانک ایسا کیا ہو گیا بیٹھے بٹھائے۔۔ لیکن منال کو تسلی دینا بھی ضروری تھا۔ مشال کو دیکھ کر منال کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

مشال: ارے پاگل تم کیا سوچ رہی ہو کچھ اُلٹا سیدھا نہ کر دینا۔۔ مشال اُس کی ازلی شرارتی فطرت سے واقف تھی۔ اس لیے وہ اُسکی ہنسی کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

منال: کون میں؟؟ اور اُلٹا؟؟ جانوں تم جانتی ہو میں صرف سیدھا کرتی ہوں۔۔ اور اس لڑکے کو بھی سیدھا کر دوں گی۔۔ جو آج شام رشتہ لے کر آ رہا ہے۔ اُس نے اپنی لمبی مخروطی انگلی ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔۔

بس تم واپسی پہ میرے ساتھ گھر چل رہی ہو۔ اُس نے مشال کا کھلا منہ نظر انداز کرتے

ہوئے لا پر واہی سے کہا۔ www.classicurdumaterial.com
support.classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کالج کے آخری 2 لیکچر بنک کر کے وہ دونوں جلدی گھر کو نکل گئیں۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کی بی اماں مفت کے مہمانوں کی خاطر کچن میں اپنا آپ جلائیں۔۔ راستے میں ہی انہوں نے مشال کی امی کو بھی کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ آج رات منال کی طرف ہی رے گی۔۔ اور

Classic Urdu Material

اُس کی امی کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اس لیے انہوں نے بنا حیل و ہجت اجازت بھی دے دی۔

گھر پہنچ کہ انہوں نے بی اماں کو پکن سے نکال دیا۔ بی اماں تو پورے ولیمے کا مینیو بنانے کے موڈ میں تھیں۔ اُس نے آتے ہی اس مینوپہ کر اس لگایا۔ اور اپنا مینیو ترتیب دیا۔ جس میں پکوڑے۔۔ نمکو۔ سمو سے۔ فروٹ کیک۔ چائے تھی۔ جبکہ اماں کا مینیو اس سے ڈبل تھا۔ وہ ساتھ میں رات کا کھانا بھی سوچے بیٹھی تھیں۔ جب منال نے اپنی لسٹ بتائی تو انہوں نے خوب واویلا کیا۔ لیکن اُس پہ بھلا کہاں اثر ہونا تھا۔ ارے وہ نورن نے کہا تھا کہ کھانے کا اچھا انتظام کرنا۔ اب تک وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ یہ بی اماں کی اپنی سادہ سوچ تھی جو وہ اتنا ٹیبل سجار ہی تھیں۔۔ کیونکہ بی اماں بہت کھلے دل کی خاتون تھیں۔ لیکن نورن کا نام سن کر وہ بھنا اٹھی۔۔ ارے میری بھولی اماں آپ کو کیا لگتا ہے؟؟ کہ نورن سیدھا آپ کے گھر آئے گی آج؟؟ آپکو نہیں پتہ لیکن آج نورن اُس نمونے کو دس گھر پھر وائے گی۔ صبح کی نکلی ہوگی۔ کسی کے گھر ناشتہ کرے گی کسی کے گھر

Classic Urdu Material

دوپہر کا کھانا ہمارے گھر شام کی چائے اور کسی کے گھر رات کا کھانا۔ بی اماں نے بے یقینی سے منال کی طرف دیکھا۔ جس پر اُس نے فوری طور پہ مشال کی گواہی دلوائی۔ مشال نے بھی اُس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ بی اماں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے۔

شام ہونے میں کچھ دیر باقی تھی وہ دونوں کام میں مصروف تھیں۔ پلان کے مطابق اُس نے پکوڑوں میں نمک زیادہ کر دیا تھا۔ سموسوں اور نمکو کا کچھ ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ بازار سے منگوائے تھے۔ چائے میں اُس نے حسب ذائقہ لال مرچ ڈال دی تھی۔

بی اماں چوتھی دفعہ اُسے تیار ہونے کا کہہ چکی تھیں۔ جیسے ہی اماں نے مہمانوں کے آنے کا اعلان کیا۔ وہ تیار ہونے جا گھسی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
جانے سے پہلے وہ ٹرے میں ساری چیزیں سجا کے رکھ چکی تھی اور مشال کو ہدایت بھی کر گئی تھی کہ دس منٹ بعد وہ ٹرے اندر لے جائے۔

بناستری کیے ایک سوٹ اُس نے الماری سے نکالا۔ بال کس کے اُس نے پونی ٹیل بنائی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کھلے بالوں میں اچھی لگتی ہے۔ اور اس وقت اسے اچھا تو بالکل نہیں لگنا تھا۔ لیکن ابھی بھی کچھ کمی تھی۔ اُس نے کاجل کی ڈبی اٹھا کر اپنی انگشت اُس میں ترکی

Classic Urdu Material

اور فاؤنڈیشن کا ایک قطرہ لے کر اُس میں کا جل مکس کیا۔۔ کا جل نے فاؤنڈیشن کی سفیدی کو اپنے کالے رنگ میں جذب کر لیا۔۔ جیسے رات کی تاریکی دن کے اجالے کو کھا جاتی ہے۔

اس نے یہ سیاہی ملا فاؤنڈیشن اپنے منہ اور ہاتھوں پہ لپ کر لیا۔۔ اُس کا سر خوشفید چہرہ ایک دم سیاہی مائل ہو گیا۔۔

یہ ہوئی نابات۔۔ اب لگ رہی ہے شہزادی۔ اُس نے آئینے میں اپنی بلائیں لینے کے انداز میں ہاتھ اپنے ہی کانوں کو لگا کر کہا۔۔

دوسری طرف بی اماں اُسے آواز دے رہی تھیں۔۔ اُن کے آواز دینے پہ مشال اُسکی ہدایت کی مطابق ٹرائی کو گھسیٹ کر اندر لے گئی۔۔ منال کی جگہ مشال کو ٹرائی اندر لاتے دیکھ کر بی اماں کے ساتھ ساتھ نورن کو بھی جھٹکا لگا۔

"ارے ماشاء اللہ۔۔" صوفی پہ بیٹھی ایک فرہ جسم کی سانولی سی خاتون اُٹھی اور اٹھ کے مشال کو گلے لگا لیا۔۔ بی اماں اور نورن توجو بوکھلائیں مشال کے ہاتھوں کے تو طوطے اڑ گئے۔۔

Classic Urdu Material

ارے مشال بٹی منال کہاں ہے؟؟ اور چائے کی ٹرے لے کر تم کیوں آگئی؟؟ نورن نے اپنی چالاکی سے بات سنبھالی۔۔

وہ موٹی عورت شرمندہ سی ہو گئی اور سوری کہتے ہوئے صوفے پہ جا بیٹھی۔۔

منال چیخ کر رہی ہے میں نے سوچا چائے ٹھنڈائی ہو جائے گی اس لیے میں پہلے آگئی۔۔
مشال کی بات ختم ہوتے ہی آنٹی کے چہرے پہ شرمندگی اور نورن کے چہرے پہ اطمینان بڑھ گیا۔۔

اسی اطمینان سے نورن نے سفید جھوٹ بولتے ہوئے انہیں بتایا کہ یہ تو لڑکی کی دوست ہے بہنوں جیسی۔۔ اور منگنی شدہ بھی۔۔

مشال نے نورن کی طرف پوری گردن گھما کر دیکھا۔۔ لیکن نورن اس حملے کے لیے پہلے سے تیار تھی۔۔ اس لئے اُس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں مشال سے التجا کی۔۔ کہ چپ رہے۔۔

مشال نے سر اٹھا کر دیکھا کمرے میں وہ بی اٹاں، نورن اور اُس فرہ آنٹی کے علاوہ ایک عدد بوڑھی آنٹی اور تیس کے پیٹے میں تیزی سے جاتا ہوا ایک مرد نظر آیا۔۔

Classic Urdu Material

موٹے چشموں والی عینک۔۔ رنگ کسی حد تک سیاہی مائل۔۔ کالے بالوں میں کہیں کہیں سفید بال۔۔ آنکھیں چھوٹی۔۔ ناک اُسکی عینک کے شیشوں سے تھوڑی سی موٹی۔۔ بال تھوڑے لمبے کینیٹی تک آتے ہوئے۔۔ صاف لگ رہا تھا کہ لڑکا سلمان خان کی فلم "تیرے نام" کے گیٹ اپ سے بہت متاثر تھا۔۔ سفید شرٹ کے نیچے بلیک جینز اور پاؤں میں واک والے جاگرز۔۔

مشال کی ہنسی چھوٹ گئی جسے اُس نے بڑی مشکل سے اپنے ہونٹوں میں دبا لیا۔۔ اتنے میں منال کمرے میں وارد ہوئی۔ جسے دیکھ کر مشال کا اپنی ہنسی پہ قابو نہ رہا۔۔ لیکن اُسے بی اماں کا پتہ تھا اس لیے منہ پہ ہاتھ رکھ کے ضبط کر گئی۔۔

نورن کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔ بی اماں الگ اپنی جگہ ساکت رہ گئیں۔۔ وہ فرہ آنٹی ایک دم صوفے سے اٹھتے اٹھتے پھر دھڑام سے بیٹھ گئی۔۔ وہ یقیناً لڑکے کی ماں تھی۔۔ اور جو اُس عورت سے عمر میں کچھ سال بڑی لگ رہی تھیں وہ لڑکے کی دادی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

مالی نے کسی کی طرف دیکھے بنا بلند آواز سے سلام کیا اور ٹرے سے چیزیں نکال کر پلیٹس میں شفٹ کرنا شروع کر دیں۔

اب مشال نے دیکھا کہ وہ موٹی عورت نورن کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ بوڑھی اماں جی صوفے پہ پہلو بدل رہی تھیں۔۔ اُن لوگوں نے بہت بیدلی سے مالی کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔

مشال سامنے صوفے پہ تسلی سے بیٹھ کر کلا تمکس کو انجوائے کر رہی تھی۔۔

لڑکا بھی ناک چڑھا رہا تھا۔۔ جیسے سامنے منال نہ بیٹھی ہو بلکہ قربانی کے جانور کی چربی پڑی ہو۔۔ کبھی وہ جیب سے ٹشو نکال کر ناک پہ رکھتا اور کبھی جینز کی جیب میں ڈال لیتا۔۔

بی اماں کچھ بول نہیں پار ہی تھیں۔ نورن بھی گنگ تھی۔ مشال کو وہ پہلے ہی منگنی شدہ بنا چکی تھی ورنہ اس اچانک افتاد پہ شاید لڑکی بدل لیتی۔۔

نورن نے مشال کی طرف دیکھا۔۔ جیسے پیاسا کنویں کو دیکھتا ہے۔ لیکن مشال کے منہ پہ نو لفٹ کا بورڈ صاف نظر آ رہا تھا۔۔

اب وہ لڑکا نما نمونہ للچائی نظروں سے مشال کو دیکھ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اتنے میں مالی نے چائے بنا کے بوڑھی عورت کو دی جو اُس نے نہ چاہتے ہوئے تھام لی۔

اب کی بار پہل اُس موٹی آنٹی نے کی۔

نہیں بیٹا رہنے دو۔ میں چائے نہیں پیتی۔۔ اور نہ میرا بیٹا۔۔ مالی نے نظر اٹھا کے اس چائے رنگ والے بیٹے کو دیکھا۔۔

لیکن آنٹی اب تو چائے کپ میں ڈال دی ہے میں نے۔۔ آپ پہلے بتا دیتیں۔۔

مالی نے کمال معصومیت سے جھوٹ بولا۔۔

آنٹی چائے تو کیا اک گھونٹ پانی پینے کے موڈ میں بھی نہ تھی۔۔ لیکن اپنی ساس کی آنکھ کا

اشارہ دیکھ کے اُن دونوں ماں بیٹے نے کپ پکڑ لیے۔۔

شاید آنٹی اپنے اس دھاری دار زیر اٹائپ بیٹے کے لیے کوئی بہت گوری رنگت کی بہو

ڈھونڈنے آئیں تھیں۔۔ یا پھر نورن نے مالی کی خوبصورتی کے اتنے قصیدے پڑھ رکھے

تھے اُن کے سامنے۔۔ لیکن اس وقت اُن کے چہرے پہ مایوسی صاف جھلک رہی تھی۔۔

اُن سب نے چائے کا گھونٹ بھرا اور بیک وقت ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔ پتہ

نہیں سچ میں چائے مرچ والی تھی یا اس ساری سچویشن نے اُن کو مرچیں لگا دیں تھیں۔۔

Classic Urdu Material

مالی دل ہی دل میں اُن کی حالت کا لطف لے رہی تھی۔۔ کیوں کہ یہ بات تو مشال کو بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ اُس کی آنکھ سے بچا کر چائے میں پہلے ہی سرخ مرچیں ڈال چکی تھی۔

اُن سب نے بادل نحواستہ وہ گھونٹ اندر کیا۔۔ اور آنٹی نے ایک بار پھر مشال کی طرف رخ کیا۔۔ مالی کو انہوں نے پوری طرح نظر انداز کیا۔۔

اور آپ بتاؤ بیٹا۔۔ کب منگنی ہوئی آپ کی۔۔ کوئی اور بہن ہے آپ کی؟؟ کہاں رہتی ہو؟؟ اسی کالونی میں یہ کہیں اور؟؟ مشال بیچاری اس اچانک سوال نامہ سے گھبرا گئی۔

اور آنٹی کے چار سوالوں کے جواب میں صرف اتنا کہا۔۔ نہیں آنٹی اور کوئی بہن نہیں ہے میری۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
بی اماں نے ہمت کر کے اپنی ہم عمر خاتون سے بات شروع کی۔۔
کیا کرتا ہے آپ کا پوتا۔۔ "کتنا پڑھا ہوا ہے۔۔ اور ان کے والد یعنی آپ کے بیٹے نہیں آئے ساتھ۔۔؟؟

"خیر سے پرچون کی دکان ہے اپنی برکت مار کیٹ میں۔۔ میٹرک پاس بھی ہے۔۔ دکان اب یہی سنبھالتا ہے۔۔ ابّا اس کا شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔۔ ویسے بھی ہمارے گھر میں

Classic Urdu Material

سارے فیصلے ہم عورتیں ہی کر لیتی ہیں۔۔ مردوں کو تو بہت بعد میں شامل کرتی ہیں۔۔
ویسے بھی رشتہ دیکھنے میں اس کے باپ کو فحاح کوئی لگاؤ نہیں۔۔ وہ کہتا ہے ابھی بچے کی عمر
شادی کی نہیں۔۔ دادی نے سینہ چوڑہ کر کے تفصیل بتائی۔۔

مالی نے ایک نظر اس چٹنی آنکھوں والے لڑکے کو دیکھا۔۔ جس کی صحیح عمر میں شادی ہو
جاتی تو آج پانچ سال کا بچہ ہوتا اس کا۔۔

اس سے پہلے کے بی اماں کوئی اور سوال کریں لڑکے کی ماں نے اجازت مانگ لی۔ "ہمیں
ایک آدھ جگہ اور بھی جانا ہے اماں جی۔" مناسب یہ ہے کہ آپ اجازت دیں۔

اور آپ کو ایک بات کہوں برا نہ مانیے گا۔۔ اس آنٹی نے بی اماں کے قریب کھسک کر
کہا۔۔

"آج کل رنگ گورا کرنے کی بہت سی کریمیں مارکیٹ میں آئی ہوئی ہیں۔ فضل کیا نام
ہے اس کریم کا۔۔ انہوں نے اس گفتگو میں اپنے بیٹے کو بھی شامل کیا۔۔"

گولڈن پرل۔۔ اور فائزہ بیوٹی کریم۔۔ اماں۔۔۔۔

فضل نے بھی ایک لمحہ ضائع کیے بغیر بتایا۔۔

Classic Urdu Material

ہاں یہی یہی۔۔ اس کے علاوہ بھی بہت ہیں۔۔ لڑکی آپ کی نین نقش کی اچھی ہے۔۔ بس رنگ ذرا کالا ہے۔۔ اگر اس کا رنگ ٹھیک ہو جائے تو اچھی جگہ رشتہ ہو سکتا ہے اس کا۔۔ اُس آنٹی جی کو شاید مالی پہ ترس آیا تھا۔۔ جبھی مفت مشورے سے نواز رہی تھیں۔۔

آنٹی آپ یہی کریم اپنے اس سپوت کو کیوں نہیں لگاتیں؟؟ اگر آپ نے یہی فارمولا ان پہ اپلائی کیا ہوتا تو ٹائم سے شادی بھی ہو جاتی اس بیچارے کی۔۔ مالی اُنکی کی بات سُن کر تپ گئی تھی۔۔

اب تک کتنے رشتے دیکھ چکی ہیں اپنے اس لنگور بیٹے کے لئے؟ خود چاہے وہ بھی اس وقت کالی کلوٹن لگ رہی تھی۔ لیکن ان لوگوں کو معافی دینے کے موڈ میں تو بالکل نہیں تھی وہ۔۔ مثال نے اُس کی کہنی دبا کر اسے چُپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔

مالی کی بات سُن کر وہ آنٹی جو ابھی تک بہت محذّب بنی بیٹھی تھیں۔۔ ایک دم ہتھ سے اُکھڑ گئیں۔۔ اور پنجابی فلموں کی ماں ایک دم اُن میں سما گئی۔۔

"ارے تو چھٹانک بھر کی لڑکی اور نر گھس کو مشورے دے گی۔۔" سنبھال کے رکھیں بڑی بی اپنی اس چھٹکی کو۔۔ میں تو سمجھی صرف شکل کی کالی ہے۔۔ ارے اس کی تو زبان

Classic Urdu Material

بھی گزبھر کی ہے۔۔ انہوں نے صوفے سے اُٹھ کر باقاعدہ آستینیں چڑھالیں۔۔ نرگھس بیگم کے اندر کی نرگھس شاید پوری طرح جاگ چکی تھی۔۔

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔۔ لو بتاؤ بھلا۔۔ لڑکی تیرے فائدے کی بات کی ہے۔۔ اور تو اُلٹا ہمیں ہی پڑ گئی۔۔

نرگھس بیگم کی ساس نے بھی اپنی بوڑھی ٹانگ اڑائی۔ فضل میاں کی حالت بھی پتلی ہو گئی۔۔ شاید وہ اپنی ماں اور دادی کی اصلیت سے واقف تھے۔۔ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پہ بٹھالیا۔۔

بی اماں اور نورن سکتے کی حالت میں تھیں۔ اب بھلا وہ انہیں کیا بتاتیں گے اگر وہ مالی کا اصل رنگ روپ دیکھ لیتیں۔ تو شاید یہ چوکھٹ کبھی نہ چھوڑتیں۔۔

چل اٹھنی نورن۔۔ نہ کڑی دے ہتھ وچ ذائقہ۔۔ نہ پکوڑے سوادے۔۔ نہ چاء کڑک۔۔ اُتوں مرچاں والی۔۔ ٹھنڈے سمو سے۔۔ جو جی شکل او ہو جی عقل۔۔ نرگھس بیگم ٹھنڈے ہونے کے موڈ میں نہیں تھیں۔ اردو بولتے بولتے وہ ڈائریکٹ پنجابی میں بولنے

Classic Urdu Material

لگیں۔ پتہ نہیں کب سے اپنی پنجابی پہ کنٹرول کر کے بیٹھی تھیں۔ اس لئے انہوں نے بیگ اٹھا کے سب کو چلنے کا اشارہ کیا۔۔

دادی اور پوتا سرعت سے اٹھے نورن نے بھی منٹ ضائع کیے بغیر نرگھس بیگم کے پیچھے ٹرین بنائی۔۔ اور یہ جاوہ جا۔۔

بی اماں نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی۔۔ لیکن وہ کہاں رکنے والی تھیں۔۔ بی اماں دروازے تک اُن کے پیچھے لپکیں۔۔ پر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ان سب کے ڈرائنگ روم سے نکلتے ہی مشال اور منال جو ہنسی اتنی دیر سے روک کے بیٹھی تھیں۔۔ گلا پھاڑ کے ہنسنے لگیں۔۔۔۔۔

ساری رات بی اماں نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔۔ اُس نے کئی دفعہ اُن کا دروازہ بجایا۔ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ یہ سوچ کر کہ صبح اماں کو منال لے گی۔۔ وہ کمرے میں آ گئی۔۔ ساری رات آج اُن دونوں نے گپیں لگانی تھیں۔۔ یہ موقع ایک عرصے بعد انہیں میسر آیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

آج رات کا کھانا گھر میں بنا نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے پیزا آرڈر کر لیا۔ اگلے دن اتوار تھا۔ اگر وہ ساری رات جاگ کے گزار تیں تب بھی وہ اگلے دن اپنی نیند پوری کر سکتی تھیں۔

آگیا تھا۔ فرج سے ٹھنڈی کولڈ ڈرنک نکال کے وہ ساتھ لے چلا چالیس منٹ بعد پیزا آئی تھی۔ مشال تب تک اُسی کے بستر پہ دراز ہو گئی تھی۔

اُٹھو میڈم۔۔ جگہ بناؤ میری بھی اور اس پیزے کی بھی۔ اُس نے آتے ہی دھڑ سے دروازہ کھولا۔

پیزے کے ساتھ انصاف کرنے کے بعد مشال نے اُس کی کلاس لینے کا ارادہ کیا۔

مالی۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا۔۔؟؟ پتہ ہے بی جان کو کتنی شرمندگی ہوئی ہوگی۔۔ جی

دروازہ نہیں کھول رہیں۔۔

ارے میں نے ایسا کیا کر دیا؟؟ اُن لوگوں کا اصلی چہرہ ہی دکھانا تھا بی اماں کو۔۔ کہ کیسے ایک رنگ کی وجہ سے انہوں نے مجھ میں مین میخ نکال دیئے۔۔ نامیری شخصیت دیکھی نہ

Classic Urdu Material

کردار دیکھا۔۔ نہ میرا سگڑا پا دیکھا۔۔ صرف شکل دیکھنے آئے تھے کیا؟؟ اُس نے آنکھیں مٹکا کر کہا۔۔

سگھڑپا کی تو بات ہی مت کر۔۔ تجھے آتا ہی کیا ہے؟؟ وہ نہ گھس آنٹی سچی کہہ رہی تھی میں نے تیرے پکوڑے اور چائے چکھی تھی۔۔ سچ میں مریج ڈالی تھی نہ تو نے۔۔
مشال نے اُس سے تفسیسی آفیسر کی طرح پوچھا۔۔

مالی نے سرہاں میں ہلایا۔۔ جھوٹ بولنے کا کوئی تک بنتا ہی نہیں تھا۔۔ اب باقی تفتیش صبح کر لینا۔ ایک عدالت صبح بی اماں نے بھی لگانی ہے۔۔

اُس نے ٹاپک بدل دیا۔۔ مشال نے بھی اُس کا موڈ دیکھ کے کوئی بات نہ کی۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ بی اماں کی وجہ سے اپ سیٹ تھی۔۔

اچھا یہ بتاؤ کہ کس طرح کالڑکا میرا مطلب ہمسفر ہونا چاہیے؟؟

گو کہ وہ دونوں بچپن سے ساتھ تھیں۔ لیکن آج سے پہلے اُن لوگوں کے بیچ ایسی گفتگو کبھی ہوئی نہ تھی۔۔

اب اُس کا موڈ چینج کرنے کی خاطر مشال نے یہ ٹاپک چھیڑ دیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

"لڑکا نہیں وہ مرد ہونا چاہیے۔۔ وہ ایسا ہو جسے میری شکل و صورت میرا رنگ روپ نہ دکھائی دے۔۔ بلکہ میرا کردار دیکھے۔ میری شخصیت کے رنگ دیکھے۔ اور جو رنگ وہ چاہے میری ذات سے اپنے لیے چن لے۔۔ میری ذات کا جو رنگ اُسے غائب ملے وہ اُسے چپکے سے بھر دے۔۔ کہ مجھے خبر بھی نہ ہو۔۔ میری اور میرے وجود کی آزادی سلب نہ کرے۔ جسے دیکھ کر لگے کہ ایک زندگی کم ہے اُس کے ساتھ۔

جسے دیکھ کر مجھے فخر ہو کہ وہ اس بھری دنیا میں صرف میرا ہے۔ میں جانتی ہوں اس دنیا میں کوئی انسان مکمل نہیں۔۔ بس وہ ایسا ہو جسے میں مکمل کردوں اور جس کا وجود مجھے مکمل کر دے"

مشال یک ٹک اُسے دیکھے جا رہی تھی۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ منال جیسی لاو بالی لڑکی ایسا سوچتی ہے۔۔

اچھا جی۔۔! تو کہاں سے ملے گا ایسا مرد؟؟ اُس کے لیئے تو محترمہ کو ورلڈ ٹور پہ جانا پڑے گا۔۔ کیونکہ گھر بیٹھے تو ایسا بندہ ملنا ناممکن ہے۔۔

Classic Urdu Material

"مل جائے گا۔۔ جب میں ارادہ کر لوں گی اُسے ڈھونڈنے کا۔۔ ابھی میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔۔ نہ اُسے ڈھونڈنے کا نہ شادی کا۔۔"

ابھی تو میں اُس پنچھی کی طرح اڑنا چاہتی ہوں۔۔ جو اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے۔۔ جب دل کرے کھاتا ہے سوتا ہے۔۔ جب دل کرے پنکھ لگا کے اڑ جاتا ہے۔۔ اپنا کوئی گھر نہیں بناتا کیونکہ وہ آزاد رہنا چاہتا ہے۔۔

مالی نے دونوں ہاتھ ہوا میں لہرا کر مشال کی بات کا جواب دیا۔۔ اور مشال کی ہنسی نکل گئی۔۔

اُسے اپنی یہ دوست بہنوں جیسی عزیز تھی۔ اُسی لمحے اُس نے دل سے دعا کی کہ مالی کی یہ معصومانہ خواہش زندگی میں ضرور پوری ہو۔۔

تم میری چھوڑو۔۔ اپنی بتاؤ نہ۔۔ کہ تمہیں کیسا بندہ چاہیے۔؟؟ منال نے اپنی توپوں کا رخ اُس کی جانب کر دیا۔۔

مم۔۔ مجھے۔۔؟؟ میں نے کبھی ایسا سوچا ہی نہیں۔۔ اور ابو کی وفات کے بعد تو بالکل بھی خیال نہیں آیا۔۔ بس ایسا ہو جو میرے ساتھ ساتھ امی اور شانی کو بھی سنبھال لے۔۔ مجھ

Classic Urdu Material

سے زیادہ ان کی فکر کرے۔ جو میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کے چلے۔۔ میری زندگی کی محرومیوں کو بریک لگا دے۔ وہ بتاتے ہوئے ایک دم اُداس ہو گئی۔۔

مالی جانتی تھی کہ وہ اپنے والد کے جانے کے بعد اندر سے ٹوٹ گئی تھی۔۔ اور اس وقت بھی وہ انکل کو ہی یاد کر رہی تھی۔۔

ارے میں ہوں نہ۔۔ میں ڈھونڈوں گی اپنی جان کے لئے ایسا لڑکا۔۔ جو تجھے مجھ سے بھی زیادہ پیار کرے میرے سے زیادہ تیرا خیال رکھے۔ اور تو فکر نہ کر میں ہوں نہ۔۔ مار مار کے ایسا بھر کس نکالوں گی اپنے ہونے والے جیجو کا۔۔ پاؤں دھو دھو کر پیے گا تیرے۔۔

اُس نے سینہ ٹھونک کر کہا کہ مشال کو ہنسی آگئی۔۔

یہ بات مشال بھی نہیں جانتی تھی کہ مالی اُسے کتنا چاہتی ہے۔۔ ماں کا ساتھ اُس نے دیکھا

نہیں۔۔ باپ ویسے ہی بچپن میں چھوڑ گیا۔۔ بی اماں اور مشال ہی تو تھیں جنھوں نے اُسے

اپنے پیار اور محبت سے پروان چڑھایا تھا۔۔ اور اُسے اس محبت کا قرض چکانا تھا۔۔

چلو کوئی اچھی سی فلم دیکھ لیتے ہیں کیونکہ مجھے تو نیند نہیں آرہی۔۔ منال نے آئیڈیا دیا۔۔

مشال بھی مان گئی۔۔

مشال نیچر میں منال کے بلکل اُلٹ تھی۔۔ وہ نہ تو اُسکی طرح حسین و جمیل تھی۔ نہ ہی حاضر جواب۔ وہ عام سے نین نقوش والی لڑکی تھی۔ رنگ بھی گندمی سا تھا۔ اسکے بال گھنگریالے تھے۔ جو اُسکی شخصیت کو مزید جاذب نظر بناتے تھے۔ وہ پڑھائی میں بھی اچھی تھی۔ وہ اپنے بابا کی لاڈلی تھی۔ لیکن باپ کی اچانک موت نے اُسے اپنی عمر سے بہت بڑا کر دیا تھا۔ وہ منال کی طرح لاؤ بالی نہیں رہی تھی۔ اُس کا بچپنا وقت سے پہلے ختم ہو گیا تھا۔ نہ ہی اُن کے پاس منال کی طرح کوئی جائیداد یا وراثت تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اُس پہ بہت سی ذمے داریاں تھیں۔۔ اُس کے چھوٹے بھائی شانی کی تعلیم اس کی اپنی تعلیم۔۔ گھر کا خرچ۔ جو کہ ابھی تک کچھ تو اُس کے ماموں پورا کر رہے تھے۔۔ اور دوسرا اُس کے ابو کے ایک ایسے دوست جن سے وہ کبھی ملی تو نہیں تھی۔۔ لیکن وہ ہر مہینے ایک فکس آمدن اُن کے گھر بھجوا دیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ اُن کی وفات کے ایک مہینے بعد شروع ہوا تھا۔ پہلی دفعہ جب پیسے آئے تو ساتھ ایک خط بھی تھا۔ جس میں لکھا تھا۔

Classic Urdu Material

"کہ وہ اُس کے والد کے پرانے دوست ہیں۔۔ اور بہت ٹائم پہلے انہوں نے مشال کے والد کے ساتھ ایک کاروبار شروع کیا تھا۔ اُس کا منافع ہی وہ اُن لوگوں کو ماہانہ بھیجا کریں گے۔۔ اور یہ کے اس انویسٹمنٹ کا ذکر نہ انہوں نے اپنی بیوی سے کیا تھا۔۔ نہ ہی کسی اور سے۔۔ بلکہ یہ منافع انہوں نے اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے بچوں کی ہائر ایجوکیشن اور شادی کے لیے بچا رکھا تھا۔ لیکن وہ یہ وقت سے پہلے بھیج کے اپنا فرض نبھارہے ہیں۔ اور اسی طرح بھیجتے رہیں گے جب تک بچوں کی تعلیم پوری نہیں ہو جاتی۔ اور یہ کہ وہ ملک سے باہر شفٹ ہو چکے ہیں جب بھی پاکستان آئیں گے اُن لوگوں سے ملنے ضرور آئیں گے۔۔"

مشال اپنے باپ کے اُس دوست سے ملنے کی خواہاں تھی۔ جو ایسے وقت میں اُن کا محسن بن کے سامنے آیا تھا۔۔ جب اپنے بھی دھوکہ دینے کی تاک میں رہتے ہیں۔۔ وہ شاید اُن کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتی۔۔ لیکن منال کے سمجھانے پہ وہ مان گئی تھی۔ اور اس وقت یہ مدد اُن لوگوں کے لیے کسی غنیمت سے کم نہیں تھی۔

Classic Urdu Material

مشال کے وہو گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُن لوگوں کی غائبانہ مدد کرنے والی کوئی اور نہیں منال ہی تھی۔۔ وہ جانتی تھی کہ اُس کی دوست کس قدر خوددار ہے۔۔ وہ ایسے تو اُس سے مدد نہیں لے گی۔۔ اس لیے مالی نے دوسرے طریقے سے ان کی مدد کرنے کا پلان بنایا۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہی تھی۔۔ اُسے اپنی یہ دوست اور اُس کی خوداری دونوں عزیز تھیں۔۔

صبح بی اٹاں فجر کے وقت اُٹھیں۔۔ وضو کیا اور نماز ادا کی۔ اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھالیے۔۔ وہ دعا میں اُس کے لیے ایک اچھا برمانگ رہی تھیں۔۔ اور اپنے رب سے زندگی کی اتنی مہلت بھی مانگی۔۔ جس میں وہ اُسے اپنے گھر کا کر سکیں۔

نماز کے بعد وہ کچن میں آگئیں۔۔ اپنے لیے چائے کا پانی رکھا۔ اور کچن کے باہر رکھے پودوں کو پانی دینے لگیں۔۔ اتنے میں قہوہ پک چکا تھا انہوں نے دودھ ڈال کر چائے کپ میں نکالی۔ اور اپنے کمرے میں آگئیں۔۔ وہ جانتی تھیں کہ ساری رات انہوں نے خوب موج مستی کی ہوگی۔۔ اس لیے آج دیر سے ہی اُٹھیں گی۔۔

Classic Urdu Material

اچھا ہوا تھا جو مشال یہیں تھی۔ اور بی اماں کو اس سے ناراض رہنے کا موقع مل گیا تھا۔ اگر وہ اکیلی ہوتی تو وہ اُس سے ناراض نہیں ہو سکتی تھیں۔ انہوں نے قرآن پاک کھولا اور تلاوت شروع کی۔ تلاوت کے بعد اماں نے اپنے لیے ناشتہ بنایا اور کمرے میں ہی لے آئیں۔ دروازہ انہوں نے پھر بند کر لیا تھا۔ وہ ناراضی کا ناطک آج پورا دن بھی جاری رکھنا چاہتی تھیں۔۔

دس بجے کے قریب انہیں کچن میں کھٹ پٹ سنائی دی۔ وہ سمجھ گئیں کہ وہ دونوں اٹھ چکی ہیں۔ اب دروازے پہ دستک ہوئی۔۔ وہ جانتی تھیں کہ مالی ہوگی۔

بی اماں۔۔۔ دروازہ کھول دیں اب۔۔ بہت ناراض رہ لیا آپ نے۔۔ رات اب آئے تھے خواب میں۔۔ بولے صبح اٹھتے ہی اماں سے کہنا میرا حکم ہے کہ وہ تم سے ناراضی ختم کر دے۔ لیکن میں نے اُن کو صاف کہہ دیا۔۔ کہ آپ میری اور اماں کی لڑائی میں مت بولیے۔۔ میرا معاملہ ہے میں خود دیکھ لوں گی۔

بی اماں جو حاجی صاحب کا نام سن کر بستر سے اٹھیں تھیں اُس کی اگلی بات سُن کر پھر لیٹ گئیں۔۔

Classic Urdu Material

اب ناشتہ ملے گا ہمیں یا آج بھی بھوک ہڑتال رہے گی۔ اللہ اُس نورن کو پوچھے۔۔ جو میری بھولی بھالی اماں کو بھڑکا گئی میرے خلاف۔۔ اگر آپ کھانا نہیں بنائیں گی تو میں بھی بھوکی رہوں گی۔۔ بی اماں ابھی تک خاموش تھیں۔ اُس کا بھوکے رہنے کا احتجاج ایک طرف حاجی صاحب کا خواب میں آکر حکم دینا دوسری طرف۔۔ بی اماں نے دروازہ کھول دیا۔۔

دروازہ کھلتے ہی اُس نے اماں کو گلے لگالیا۔۔

اچھا اب معاف کر دیں۔۔ غلطی ہو گئی۔۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ اس مذاق کی وجہ سے ناراض ہو جائیں گی۔

بی اماں نے اُس کو اپنے سے الگ کیا۔۔ اور پلنگ پہ بیٹھ گئیں۔۔

منہ کالا کر کے آنے کی کیا ضرورت تھی بھلا تجھے؟؟ کتنی بدنامی ہوئی میری اور اُس بچاری نورن کی۔۔ نہیں ملنا تھا تو نہ ملتی۔۔ میں تصویر دکھا دیتی۔۔ بی اماں کے شکوے ختم نہیں ہو رہے تھے۔

Classic Urdu Material

نورن کمبخت کا تو نام مت لیں۔۔ دو نمبر رشتے لیے پھرتی ہے۔۔ آپ کو کہتی ہے لڑکے نے ایف اے کیا ہے۔۔ جبکہ اُس کی دادی کہتی ہے کہ میسٹرک کیا۔۔ کام کیا کرتا تھا۔۔؟؟ ہاں پرچون کی دوکان۔۔ سب سے پہلی بات وہ لڑکا بالکل نہیں تھا۔ پورا انکل تھا۔ اور کیسی عجیب فیملی تھی۔۔ انہیں بہو نہیں کوئی گورا چٹا شو پیس چاہیے تھا۔

کیا انہوں نے مجھ سے کوئی بات کی۔۔؟؟ کچھ پوچھا مجھ سے؟؟ بس کالا رنگ دیکھتے ہی انہیں مرچیں لگ گئیں۔۔ ایسے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔ اپنے کارٹون جیسے بیٹوں کو لے کر نجانے روز کتنی غریب لڑکیوں کا خون چوستے ہوں گے ایسے لوگ۔۔ کوئی تو ہو جو ایسے لوگوں کو لگام دے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

اُس کی تقریر کو لگام مشال نے ہاں میں ہاں ملا کر دی۔
بی اماں خاموش تھیں کہ کہیں نہ کہیں وہ سچ ہی کہہ رہی تھی۔۔
اچھا اب ناشتہ کروادیں۔ پھر میں نے مشال کو چھوڑنے بھی جانا ہے۔ اُس نے ایک بار پھر اماں کے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔

Classic Urdu Material

کالج میں سمسٹر شروع ہونے والے تھے۔ وہ دونوں کمبا سنڈ اسٹڈی کر رہی تھیں۔ اس لیے اب وہ ویک اینڈ پہ اسٹڈی کرنے کے لیے مشال کی طرف چلی جایا کرتی تھی۔۔

اتوار کا دن تھا۔ جب وہ مشال کے گھر پہنچی۔۔ تو وہاں معمول سے زیادہ چہل پہل تھی۔ اُس کے پوچھنے پہ مشال نے بتایا کہ اُس کے ماموں کا بڑا بیٹا کینیڈا سے اپنی چھٹیاں گزارنے آ رہا ہے۔

واٹ؟؟؟ تم نے پہلے تو کبھی نہیں بتایا۔۔ واؤ۔۔ تمہارا کزن کینیڈا سے آ رہا ہے۔۔؟؟ اُس نے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔۔

تم کیوں اتنی ایکسیٹمنٹ دکھا رہی ہو؟؟ اور تم نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔۔ ویسے بھی وہ مجھ سے دس سال بڑے ہیں۔۔ ایم فل کر رہے ہیں۔۔ ابھی دوسرا سمسٹر ہے۔۔ اسکا لرشپ پہ سیلیکشن ہوا تھا اُن کا۔۔ مشال نے اُس کی پر جوشی دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔۔

نام کیا ہے؟؟ مالی نے اُسے چھیڑنے کے لیے پوچھا۔۔

قاسم نام ہے اُن کا۔۔ اور آج رات کی فلائٹ سے آرہے ہیں۔ اور کوئی سوال بھی اچھل رہا ہے تمہارے اندر؟؟ مشال ابھی بھی سنجیدہ تھی۔

Classic Urdu Material

چلو پھر میں چلتی ہوں تم کھانا بناؤ اپنے قاسم بھائی کے لیئے۔۔ میرا اب یہاں کیا کام۔۔ وہ اُسے چڑاتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔۔

اگلے دن وہ کانج گئی۔۔ تو مشال ابھی تک نہیں آئی تھی۔ اُس نے مشال کے نمبر پہ کال کی جو اس کی امی نے ریسپو کی۔ انہوں نے اُسے بتایا کہ مشال آج نہیں آسکے گی۔ اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔

یہ سن کے اُس کا موڈ ایک دم آف ہو گیا۔۔ اگر نہیں آنا تھا تو بتا دیتی۔۔ موٹی۔۔
چڑیل۔۔ اب میں سارا دن کیا کروں گی۔۔؟؟ اُسے مشال پہ شدید غصہ آیا۔
مشال اور وہ کلاس میں کسی دوسرے سے کوئی بات نہیں کرتی تھیں۔ صرف ایک دوسرے میں مگن رہتی تھیں۔ چھٹی کرنے کا پلان بھی اکٹھا بناتی۔۔ آج یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ وہ اکیلی آگئی تھی۔۔ اور آج وہ سارا دن بور ہونے والی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ ابھی کلاس میں جا کر بیٹھی ہی تھی کہ کلاس میں ایک نئی لڑکی انٹر ہوئی۔۔ چونکہ سارے بیچ فل تھے۔ صرف منال اکیلی بیٹھی تھی۔ اس لیے وہ ٹک ٹک چلتی منال کے ڈیسک پہ آکر رک گئی۔۔

Excuse me..! “May I sit here”?

منال نے ایک نظر سر سے پیر تک اُسے دیکھا۔ وہ منال سے ہی مخاطب تھی۔ اُس نے کالج شوز کی بجائے بلیک ہائی ہیل سینڈل پہن رکھی تھی۔۔ بال شولڈر تک کٹے ہوئے تھے۔ جسے اُس نے ایش بلانڈ رنگ میں کلر کیا ہوا تھا۔ یونیفارم بھی ماڈرن کٹ میں سلا ہوا تھا۔۔ شارٹ شرٹ گھٹنوں تک تھی جس کے نیچے پلاز وپہنا ہوا تھا۔ اُس کا رنگ بھی بہت گورا تھا۔۔ تیکھے نقوش۔ ہاتھ بہت لمبے اور پتلے بلیک نیل پینٹ نے انہیں اور خوبصورت بنا دیا تھا۔

“Hello pretty Girl” I am asking to you--

لڑکی نے ہاتھ ہلا کر اُسے پھر متوجہ کیا۔۔

“Yes sure"--you can sit here--

Classic Urdu Material

منال نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

My name is Hania jabbar --I just joined this college-it's my first day-I recently shifted here from UK-

لڑکی نے بلا ترڈ اپنا تعارف پیش کیا۔

میرا نام منال ہے۔ اور یہ میرا فرسٹ ڈے بالکل نہیں ہے۔ لیکن بورنگ ڈے ضرور ہو گا۔ اُس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

Very sad to hear--pardon me-but why bored day?-

لڑکی نے مزید تفصیل دریافت کی۔

Nothing special-

منال نے کندھے اُچکا کر کہا۔ اتنے میں فرسٹ لیکچر شروع ہو گیا تھا۔ ابھی رول کال ختم ہوئی تھی۔ کہ ہانیہ اپنی جگہ سے اُٹھی۔

Classic Urdu Material

Sorry to interrupt you Madam--I am new
comer--late admission-can you please enter my
name in attendance?--

اس نے میڈم عذرا سے ریکویسٹ کی۔

Yes--I can--Do you have your fee slip

With you?--Please bring to me-

میڈم عذرا نے اُس سے فیس سلپ لے کر اُس کا نام رجسٹر میں لکھا۔

سارا دن اسی طرح گزر گیا۔ آج اُس کے پانچ لیکچر ہی تھے۔

آخری لیکچر لینے کا اُس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اُس نے بیگ اٹھایا اور کلاس سے باہر آ گئی۔

ہانیہ بھی اُس کے پیچھے کلاس سے باہر نکل آئی۔

Why did you leave your last lecture..

اس نے تیز تیز چلتے ہوئے منال سے پوچھا۔

Classic Urdu Material

بس یو نہی۔۔ میرا دل نہیں تھا۔۔۔

کیا ہم اردو میں بات کر سکتے ہیں؟؟ اُس نے ہانیہ کی مسلسل انگلیش سے چڑ کر پوچھا۔۔

ہاں۔۔ ہاں۔۔ کیوں نہیں؟؟ لیکن تھوڑی تھوڑی۔۔ اُس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تم نے کیوں نہیں لیا آخری لیکچر؟؟ منال نے اٹا اُس سے پوچھا۔۔

کیونکہ تم نے نہیں لیا۔۔ تمہیں فالو کیا ہے میں نے۔۔ اُس نے بے تکلفی سے کہا۔۔

پہنی ہوئی ہیں۔۔ ہانیہ نے اُس کا ہاتھ heels چلو گی۔۔ میں نے slow اچھا ب تھوڑا

تھام لیا۔۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہانیہ کے ساتھ وہ کینیٹین پہ آگئی۔۔ دو پلیٹ سمو سے اور کولڈ ڈرنک کا آرڈر دے کر وہ اُس

کے ساتھ ٹیبل پہ آ بیٹھی۔۔

ہانیہ بہت دلکش تھی۔ کینیٹین پہ بیٹھی لڑکیوں نے مڑ مڑ کر اُسے دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ ہانیہ

اُن لوگوں میں سے تھی جو جانتے ہیں کہ لوگوں کی نظروں کا مرکز کیسے بننا ہے؟؟

Classic Urdu Material

تھنکیو یار۔۔ آج کے دن مجھے کمپنی دینے کا۔ میں سوچ رہی تھی کہ پتہ نہیں کتابورنگ
کالج ہوگا۔ کلاس بھی نئی ہے۔ بہت وہم ہو رہا تھا۔ لیکن تم سے مل کے اچھا لگا۔ اور پہلا دن
اتنا اچھا گزر گیا۔۔

It's all because of you my dear-now I feel I can
stay long in this college

- بات کرتے کرتے وہ پھر روانی سے انگلش بول گئی۔

کوئی بات نہیں۔۔ میں بھی آج اکیلی تھی۔۔ مشال نہیں آئی۔ ورنہ تمہیں یہ تھنکیو کہنے کا

www.classicurdumaterial.com موقع

نہ ملتا۔ تم آج اُسی کی جگہ پہ بیٹھی تھی۔

اس نے ہلکی سہانگی کے ساتھ کہا۔۔

اپنی طرف انگلی کر کے ہانیہ نے کہا۔۔ "poor me" وہ۔۔۔۔۔"

Classic Urdu Material

جس پہ منال کو بھی ہنسی آگئی۔۔ ہانیہ خود بھی ہنس پڑی۔۔ منال نے نوٹ کیا۔۔ اُس کی ہنسی بہت خوبصورت تھی۔۔ کھن کھن کرتی ہوئی۔۔ وہ ہنستے ہوئے اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔

تم پاکستان کیوں آگئی؟؟ حالانکہ لوگ یہاں سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ خاص کر آج کی نوجوان نسل۔۔

منال نے دوستانہ لہجے میں پوچھا۔۔ اب اُسے یہ ماڈرن لڑکی اچھی لگ رہی تھی۔

ویل۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن میں وہاں بہت اکتا گئی تھی۔۔ میرے مام ڈیڈی بہت

سالوں سے یو کے میں رہ رہے ہیں۔ شادی کے کچھ عرصے بعد وہ وہاں شفٹ ہوئے تھے۔

پھر ڈیڈی نے وہیں بزنس بنالیا۔۔ میری ہائی اسکول ایجوکیشن وہیں کی ہے۔ پہلے بھی

وہیں تھے۔ تودل لگا ہوا تھا۔ وہ بچلرڈگری کے بعد یہاں پاکستان آگئے۔۔ اور اب دو سال

بعد میں بھی اُن کے پیچھے یہاں آگئی۔۔ تب اُن کے ساتھ نہیں آسکتی تھی اسکول چھوڑ

کر۔۔ سوچا جب کالج جاؤں گی تو پاکستان کا سوچوں گی۔

اُس نے بہت تفصیل سے جواب دیا۔

Classic Urdu Material

تو یہاں کس کے پاس ہو تم لوگ۔۔

یہاں ابھی تو داد دادی کے پاس ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ میں مام ڈیڈی بھی یہیں شفٹ ہونے کا سوچ رہے ہیں۔۔ ویسے بھی ہم ہر سال چھٹیوں میں یہاں آتے رہتے ہیں۔۔ کوئی عجیب بات نہیں ہمارے لیے پاکستان میں رہنا۔۔

وہ اُسے بہت پیار سے اپنا تعارف دے رہی تھی۔۔
ہممم۔۔ انٹر سٹنگ۔۔ منال نے بھی مسکرا کر کہا۔۔

اور اب تمہاری ٹرن۔۔ تم بتاؤ کچھ اپنے بارے میں۔۔ کہاں رہتی ہو؟؟ گھر میں کون کون ہے؟ اور کیا کرتی رہتی ہو؟

کینیٹین کا لڑکا سمو سے کولڈ ڈرنک لے آیا تھا۔۔ اور بڑی حسرت سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہانیہ نے ایک نظر اس پلیٹ کی طرف دیکھا اور واؤ کا نعرہ لگا کر پلیٹ پہ جھپٹ پڑی۔۔

اب یہاں کھڑے ہو کر اپنی بہن کو کیوں تکے جا رہے ہو؟؟ منال نے اُس کو کان سے پکڑ کر کھینچا۔۔

Classic Urdu Material

اور وہ شرمندہ سا ہو کہ پلٹ گیا۔۔

وہاں ایسا پاکستانی فوڈ نہیں ملتا۔۔ ہم ترس جاتے ہیں۔ اُف۔۔ چٹنی کتنی کھٹی ہے یار۔۔
مزہ آگیا قسم سے۔۔

تم بتاؤ اپنے بارے میں۔۔

ہانیہ کی خوشی دیدنی تھی۔۔

میرے گھر بی اماں ہیں اور میں ہوں بس۔ اماں ابا ہیں نہیں اب۔۔ اماں کو میری پیدائش
پہ اللہ نے لے لیا۔۔ اور ابا دس سال کی عمر میں گزرے۔۔

اُنہیں لگا اُن کی مالی بہت مضبوط ہے اُن کے بنا ہی رہ لے گی۔ اس لیے بہت جلدی چلے
گئے۔۔

وہ افسردہ ہو گئی تھی۔

اوہ ویری ٹریجک سٹوری۔۔ آئی ایم ٹچڈ۔۔

اُس نے دل سے افسوس کیا۔۔

Classic Urdu Material

اُس اوکے۔۔ منال نے اپنے آنسو چھپاتے ہوئے کہا۔۔

تو مالی تمہارا نک نیم ہے؟؟ سو یونیک۔۔

ہانیہ نے اُس کا موڈ بدلنا چاہا۔۔

ہاں یہ میرا لپٹ نیم ہے۔۔ ابا بہت پیار سے کہتے تھے۔۔ مالی۔۔ او۔۔ میری مالی۔۔

جب میں چڑ کر اُن سے کہتی۔۔ مجھے مالی نہ کہا کریں۔۔ تو وہ ہنس کے کہتے۔۔ کیوں نہ کہوں؟؟ تو مالی ہے۔۔ تو نے پھول کھلائے ہیں میری اُجاڑ زندگی میں۔۔ رنگ بھر دیے ہیں میری پھیکی زندگی میں۔۔ تو ہی میرا گلشن۔۔ تو ہی میرا مالی۔۔

میرا نام بھی انہوں نے رکھا تھا۔۔ منال۔۔

جب میں اُن سے کہتی کیا مطلب ہے اس نام کا۔۔ تو وہ کہتے۔۔

منزل۔۔۔۔۔۔!!!!

تم میری اور زبیدہ کی منزل ہو۔۔

ہماری محبت کی۔۔!!

Classic Urdu Material

ہمارے یقین کی منزل۔۔!!

ہمارے صبر کی۔۔!!!

ہمارے انتظار کی منزل۔۔!!

ہماری خوشیوں کی۔۔!!

ہماری زندگی کی منزل۔۔!!

اور میں ان کی یہ بات سن کی خوشی سے جھوم جھوم جاتی تھی۔۔

اماں تو کبھی دیکھی نہیں۔۔ لیکن ابا اور بی اماں نے کبھی اُن کی کمی فیل نہیں ہونے دی۔۔

اور اب صرف بی اماں ہیں۔۔

میری جند۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ میری زندگی کا محور۔۔

اُس کی آواز نم لیکن پر جوش تھی۔۔

ہانیہ جبار کو یہ ایک دن کی سہیلی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

جبار یوسف اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔۔ یوسف جان اپنے وقت کے بہت بڑے بیوروکریٹ تھے۔۔ اُنہوں نے سوچا تھا کہ اُن کا اکلوتا سپوت جبار بھی اُن کے نقش قدم پہ چلے گا۔۔ لیکن جبار کا شوق صرف اپنا ذاتی کاروبار تھا۔ اس لیے وہ بہت عرصہ پہلے ہی لندن شفٹ ہو گئے تھے۔۔ اُن کی بیگم نفیسہ نے اُنہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی۔۔ کہ یہاں پاکستان میں رہتے ہیں۔ لیکن جبار صاحب نے ایک نہ سنی۔۔ اور اُنہیں اپنے ساتھ ہی لے گئے۔۔ یوسف جان بھی اپنی ضد کے پکے تھے۔۔ دونوں باپ بیٹے میں انا تھی۔ نہ باپ نے بیٹے کو روکا۔۔ اور نہ ہی پیٹا رکھا۔۔

خود تو وہ ایک آدھ بار ہی پاکستان آئے تھے۔۔ لیکن اپنے دونوں بچوں اور بیوی کو ہر سال دو مہینے کے لیے وہ یوسف جان اور بی بی جان کے پاس بھجوا دیا کرتے تھے۔۔ یہی وجہ تھی کہ بچے لندن میں رہ کر بھی اپنی مٹی اپنا وطن نہیں بھولے تھے۔۔ اُنہیں لگاؤ تھا اپنے دادا دادی سے۔ اس ملک سے۔۔ اسی لیے کبھی کبھار بچے نفیسہ بیگم کے بنا ہی گرمیوں کی چھٹی میں پاکستان آ جایا کرتے تھے۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں اپنے ماں باپ سے زیادہ دادا دادی کے پاس رہنا پسند کرتے تھے۔۔

Classic Urdu Material

یوسف جان کا پوتا وارث جان اپنے دادا کے کچھ زیادہ ہی قریب تھا۔ اور وہ خواب جو انہوں نے اپنے بیٹے کے لیے دیکھا تھا۔ اب اُن کا پوتا پورا کرنے والا تھا۔ انہوں نے بچپن سے ہی اسے بیورو کریسی کے قصے سنا کر جوان کیا تھا۔ وہ اُسے اپنے جیسا بنانا چاہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ بچلر کی ڈگری لینے کے بعد وارث جان نے سیدھا پاکستان جانے کی ضد پکڑ لی تھی۔ جبار صاحب نے اُسے لاکھ سمجھایا۔ کہ یہاں رہ کر اپنی اسٹڈیز مکمل کرو۔ میرا بزنس سنبھالو۔ لیکن اُس نے صاف انکار کر دیا۔ نفیسہ بیگم نے بھی جبار صاحب کو سمجھانے کی بہت کوشش کی۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ شاید وہ اپنی ضد پہ اڑے رہتے۔ اگر بی بی جان کا فون نہ آتا۔

انہوں نے یوسف جان کی غیر موجودگی میں اپنے بیٹے کو کال کی تھی اور صرف اتنا کہا تھا۔

"اپنے باپ سے یہ خواب مت چھینو۔ انہوں نے سالوں سے اس ادھورے خواب کو اپنے اندر سینچا ہے۔ اُسے مرنے نہیں دیا۔ تمہارے جانے کے بعد بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا تھا۔ اور وارث کے پیدا ہوتے ہی انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اُسے وہ

Classic Urdu Material

بنائیں گے جو تم نہیں بن سکے۔ تمہارا انکار تو وہ پھر برداشت کر گئے لیکن اگر وارث نے بھی اُن کے ساتھ وہی کیا تو وہ اندر سے مرجائیں گے۔ اور میں نے تمہاری تربیت ایسی نہیں کی کہ کوئی تمہاری انا کی وجہ سے مرجائے اور تم پرواہ بھی نہ کرو۔"

بس اُس کے بعد جبار صاحب نے اپنے بیٹے کو نہیں روکا تھا۔ وہ تو یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید وہ بات یوسف صاحب کے دل سے نکل گئی تھی۔ لیکن وہ بات بھی وہیں تھی اور اس کی ازیت بھی۔

اپنی غلطی کا کچھ مداوا تو بنتا تھا اسی لیے انہوں نے خود اپنی خوشی سے وارث جان کو پاکستان بھیج دیا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یوسف جان نے اپنے پوتے کا ایڈمیشن ٹاپ کی اکیڈمی میں کروا دیا تھا۔ اُسے یہاں کا نصاب و تعلیم سمجھنے میں دو سال لگ گئے۔ اکیڈمی کچھ خاص رول ادا نہ کر سکی۔ تو یوسف جان نے بہترین ٹیوٹرز کا انتظام گھر پہ ہی کر دیا۔ اُن سب کی محنت رنگ لائی۔

Classic Urdu Material

اور وارث جان نے سی ایس ایس کا امتحان دے دیا۔ کچھ ہی مہینوں میں اُس کا رزلٹ آنے والا تھا۔ یوسف جان پھولے نہ سماتے تھے۔ اُنھیں پورا یقین تھا کہ اُن کا پوتا فرسٹ میں ہی سی ایس ایس کلیئر کر لے گا۔ اُن کو خوش دیکھ کر بی بی جان بھی attempt بہت خوش تھیں۔ اُنہوں نے ایک مدت بعد یوسف جان کے چہرے پہ ایک سکون اور طمانیت کا احساس دیکھا تھا۔

اُس نے کالج سے آنے کے بعد مشال کا نمبر پڑائی کیا۔ وہ سوکراٹھ چکی تھی۔ مشال کے ہیلو کہتے ہی وہ اُس پہ چڑھ دوڑی۔ اگر تم نے نہیں آنا تھا تو مجھے بتا دیتی میں بھی چٹھی مار لیتی۔ اُس نے منہ پھلایا۔ ارے قسم لے لو میری جان۔ میں نے میسج کیا تھا۔ لیکن وہ سچ ختم ہو گیا تھا۔ اس لیے سینڈ نہیں ہوا۔ صبح امی نے بتایا تو میں نے چیک کیا۔ میسج سینڈ نہیں ہوا تھا۔ مشال جانتی تھی کہ آج اُس کا سارا دن بہت بوریت میں گزرا ہو گا۔

Classic Urdu Material

اچھا سوری۔۔!! معاف کر دو۔۔ دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔۔ مشال جانتی تھی کہ وہ اس وقت غصے میں ہے۔۔ اور وہ اُسے مزید ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔

چلو معاف کیا۔۔ کیا یاد کرو گی؟؟ اُس نے فراخ دل سے معاف کیا۔۔

آج کالج کا دن کیسا گزرا؟؟ مشال نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔

بہت اچھا۔۔ جواب توقع کے برعکس تھا۔۔

وہ کیسے؟؟ میں تو سمجھی تم کہو گی بہت بور دن تھا۔۔ دل نہیں لگا تمہارے بغیر۔۔ تم ہو ہی

بے وفا۔۔ مشال کو لگا وہ اُسے چھیڑ رہی ہے۔

سچ کہہ رہی ہوں بہت اچھا دن تھا آج ہانیہ کی وجہ سے۔۔ اب وہ اُسے سچ میں چڑا رہی تھی۔۔

اب یہ ہانیہ کون ہے؟؟ مشال نے تنگ آ کر پوچھا۔۔

ہانیہ نئی دوست ہے میری۔۔ نئی کلاس فیلو۔۔ میری سسکھی میری سہیلی۔۔ جو مجھے بتائیے

بغیر چھٹی نہیں کرے گی۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے مزید چڑایا۔

اب تم بتا رہی ہو یا فون بند کروں میں۔ مشال سچ میں چڑ گئی۔

اب صبر کرو بتا تو رہی ہوں۔ اُس نے آج کی ساری روداد سے تفصیل سے بتائی۔

سچ میں وہ سارا دن صرف تمہارے ساتھ رہی؟؟ وہ سچ میں اُداس ہو گئی۔

ہاں یہ تو ہے۔ پوری کلاس چھوڑ کر صرف میرے پاس آئی۔ مالی نے ہنس کر کہا۔

اچھا صبح دیکھتی ہوں کیا تو پ چیز ہے یہ ہانیہ جبار۔؟؟ اُس نے تپ کر کہا۔ اور ٹھک سے

فون بند کر دیا

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگلے دن وہ دونوں کالج پہنچیں۔ تو ہانیہ کو ریڈور میں ہی مالی کا انتظار کر رہی تھی۔

اُسے آتے دیکھ کر ہانیہ نے دور سے ہاتھ ہلایا۔

مشال اُسے کالج کے دروازے پہ ہی مل گئی تھی۔

قریب پہنچ کر ہانیہ نے پر جوشی سے مالی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

Classic Urdu Material

پچھلے دس منٹ سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں۔ مجھے لگا یا تم لیٹ ہو یا پھر میں کچھ زیادہ ہی جلدی آگئی تھی۔

منال نے مسکرا کر اُس سے ہاتھ ملایا۔ اور ساتھ کھڑی مشال کا تعارف بھی کروایا۔
اوہ تو آپ مشال ہو۔ کل مالی نے مجھے بتایا تھا آپ کے بارے میں۔

اُس نے بے تکلفی سے منال کو ڈائریکٹ مالی کہا۔ مشال نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا
منال نے ہونٹوں ہی ہونٹوں میں مسکرا کر ہانیہ کو دیکھا۔

اتنے میں لیکچر کا ٹائم ہو گیا۔ وہ تینوں ایک ساتھ روم میں داخل ہوئیں۔

مالی اگر تم مناسب سمجھو تو ہم آج تین والے بیچ پہ بیٹھ جائیں۔ کیونکہ آج مشال بھی آگئی
ہے نہ۔۔

مشال نے گھور کر منال کی طرف دیکھا کہ وہ انکار کر دے۔ لیکن وہ ہاں میں سر ہلا چکی
تھی۔۔

لیکچر ختم ہوئے تو وہ واپس جانے کے لیے نکلیں۔ انہیں بس پکڑنی تھی۔ لیکن ہانیہ
نے ان کو روک لیا۔

Classic Urdu Material

یار تھوڑا رک جاؤ۔ مجھے کچھ نوٹس کاپی کروانے ہیں۔ اور جو فوٹو کاپی والی شاپ سے نہ ملے وہ تم لوگ مجھے دے دینا میں کل ریٹرن کردوں گی۔ میں تم لوگوں سے سلیبس میں بہت پیچھے ہوں۔ اُس نے بہت معصوم سی شکل بنائی۔۔

لیکن مشال نے اُسے ٹوکا۔۔ سوری ہانیہ ہمیں بس پکڑنی ہے۔۔ کل کروالینا۔۔

ارے ڈراپ میں تم لوگوں کو کردوں گی۔۔ نوایشوز۔۔ پلیزر رک جاؤ۔ اُس کا لہجہ التجائیہ تھا

منال نے مشال کا ہاتھ دبایا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ ہانیہ کے لیے رک رہی تھی۔۔

نوٹس فوٹو کاپی کروا کے وہ باہر نکلیں۔ تو ہانیہ کا ڈرائیور اُس کا ویٹ کر رہا تھا۔ اُن دونوں نے ساتھ جانے سے انکار کیا لیکن اُس نے اُن کی ایک ناسنی۔۔ اور زبردستی گاڑی میں بٹھا لیا۔۔

مشال کو پہلے ڈراپ کر کے اُس نے منال کو ڈراپ کیا اور ساتھ ہی اُس کا شکریہ بھی ادا کیا۔۔

Classic Urdu Material

ایگزامز والا ایک بہت بڑی گزرا۔ ان تینوں کو ایک دوسرے سے بات کرنے کا موقع بہت کم ملا۔ جس دن ایگزام ختم ہوئے اُن سب نے سکون کا سانس لیا۔ اور اگلے دو دن کی چھٹی بھی پلان کر لی۔

اُس دن وہ ابھی سو کر نہیں اُٹھی تھی کہ ہانیہ صبح ہی صبح اُس کی طرف آچکی تھی۔

آتے ہی اُس نے بی اماں کو سلام کیا۔ بی اماں اُسے دیکھ کے تھوڑا حیران ہوئیں۔ کیوں کہ یہ مالی کی پہلی دوست تھی جو اُن کے گھر آئی تھی۔ اس لیے اُن کا حیران ہونا بنتا تھا۔

وہ سیدھی منال کے کمرے میں آئی جو بے سدھ سو رہی تھی۔ اُس نے منال کو اٹھایا۔

منال نے نیند میں اُسے مشال سمجھ کر تکیہ اُس کی طرف پھینکا۔ یہ مشال کی عادت تھی بلا تکلف اُس کے کمرے میں گھس کر اسے نیند سے جگا دینا۔

لیکن ہانیہ کی ہنسی کی آواز سن کر وہ پوری طرح جاگ گئی تھی۔

اوہ تم "مجھے لگا کہ مشال ہے۔۔ سوری تم

اُس نے کالج سے آنے کے بعد مشال کا نمبر پڑائی کیا۔ وہ سو کر اٹھ چکی تھی۔

Classic Urdu Material

مشال کے ہیلو کہتے ہی وہ اُس پہ چڑھ دوڑی۔

اگر تم نے نہیں آنا تھا تو مجھے بتا دیتی میں بھی چٹھی مار لیتی۔ اُس نے منہ پھلایا۔

ارے قسم لے لو میری جان۔ میں نے میسج کیا تھا۔ لیکن وہ سیکج ختم ہو گیا تھا۔ اس لیے سینڈ نہیں ہوا۔ صبح امی نے بتایا تو میں نے چیک کیا۔ میسج سینڈ نہیں ہوا تھا۔ مشال جانتی تھی کہ آج اُس کا سارا دن بہت بوریت میں گزرا ہو گا۔

اچھا سوری۔۔۔!! معاف کر دو۔ دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔ مشال جانتی تھی کہ وہ اس وقت غصے میں ہے۔ اور وہ اُسے مزید ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔

چلو معاف کیا۔ کیا یاد کرو گی؟؟ اُس نے فراخ دل سے معاف کیا۔
آج کالج کا دن کیسا گزرا؟؟ مشال نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

بہت اچھا۔ جواب توقع کے برعکس تھا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ کیسے؟؟ میں تو سمجھی تم کہو گی بہت بور دن تھا۔ دل نہیں لگا تمہارے بغیر۔ تم ہو ہی بے وفا۔ مشال کو لگا وہ اُسے چھیڑ رہی ہے۔

Classic Urdu Material

سچ کہہ رہی ہوں بہت اچھا دن تھا آج ہانیہ کی وجہ سے۔۔ اب وہ اُسے سچ میں چڑا رہی تھی۔۔

اب یہ ہانیہ کون ہے؟؟ مشال نے تنگ آکر پوچھا۔
ہانیہ نئی دوست ہے میری۔۔ نئی کلاس فیلو۔۔ میری سسکھی میری سہیلی۔۔ جو مجھے بتائیے
بغیر چھٹی نہیں کرے گی۔۔
اُس نے مزید چڑایا۔۔

اب تم بتا رہی ہو یا فون بند کروں میں۔ مشال سچ میں چڑ گئی۔۔
اب صبر کرو بتا تو رہی ہوں۔۔ اُس نے آج کی ساری روداد اسے تفصیل سے بتائی۔۔
سچ میں وہ سارا دن صرف تمہارے ساتھ رہی؟؟ وہ سچ میں اُداس ہو گئی۔۔
ہاں یہ تو ہے۔۔ پوری کلاس چھوڑ کر صرف میرے پاس آئی۔۔ مالی نے ہنس کر کہا۔۔
اچھا صبح دیکھتی ہوں کیا توپ چیز ہے یہ ہانیہ جبار۔؟؟ اُس نے تپ کر کہا۔۔ اور ٹھک سے
فون بند کر دیا

اگلے دن وہ دونوں کالج پہنچیں۔۔ تو ہانیہ کو ریڈور میں ہی مالی کا انتظار کر رہی تھی۔۔

اُسے آتے دیکھ کر ہانیہ نے دور سے ہاتھ ہلایا۔۔

مشال اُسے کالج کے دروازے پہ ہی مل گئی تھی۔

قریب پہنچ کر ہانیہ نے پر جوشی سے مالی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔

پچھلے دس منٹ سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں۔ مجھے لگا یا تم لیٹ ہو یا پھر میں کچھ زیادہ ہی جلدی آگئی تھی۔

منال نے مسکرا کر اُس سے ہاتھ ملایا۔۔ اور ساتھ کھڑی مشال کا تعارف بھی کروایا۔۔

اوہ تو آپ مشال ہو۔۔ کل مالی نے مجھے بتایا تھا آپ کے بارے میں۔۔

اُس نے بے تکلفی سے منال کو ڈائریکٹ مالی کہا۔۔ مشال نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا

منال نے ہونٹوں ہی ہونٹوں میں مسکرا کر ہانیہ کو دیکھا۔

اتنے میں لیکچر کا ٹائم ہو گیا۔۔ وہ تینوں ایک ساتھ روم میں داخل ہوئیں۔۔

Classic Urdu Material

مالی اگر تم مناسب سمجھو تو ہم آج تین والے بیچ پہ بیٹھ جائیں۔ کیونکہ آج مشال بھی آگئی ہے نہ۔۔

مشال نے گھور کر منال کی طرف دیکھا کہ وہ انکار کر دے۔۔ لیکن وہ ہاں میں سر ہلا چکی تھی۔۔

لیکچرز ختم ہوئے تو وہ واپس جانے کے لیے نکلیں۔۔ انہیں بس پکڑنی تھی۔۔ لیکن ہانیہ نے ان کو روک لیا۔۔

یار تھوڑا رک جاؤ۔۔ مجھے کچھ نوٹس کاپی کروانے ہیں۔ اور جو فوٹو کاپی والی شاپ سے نہ ملے وہ تم لوگ مجھے دے دینا میں کل ریٹرن کر دوں گی۔ میں تم لوگوں سے سلیبس میں بہت پیچھے ہوں۔۔ اُس نے بہت معصوم سی شکل بنائی۔۔

لیکن مشال نے اُسے ٹوکا۔۔ سوری ہانیہ ہمیں بس پکڑنی ہے۔۔ کل کروالینا۔۔ ارے ڈراپ میں تم لوگوں کو کر دوں گی۔۔ نوایشوز۔۔ پلیز رک جاؤ۔۔ اُس کا لہجہ التجائیہ تھا

منال نے مشال کا ہاتھ دبایا۔۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ ہانیہ کے لیے رک رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

نوٹس فوٹو کاپی کروا کے وہ باہر نکلیں۔ تو ہانیہ کا ڈرائیور اُس کا ویٹ کر رہا تھا۔ اُن دونوں نے ساتھ جانے سے انکار کیا لیکن اُس نے اُن کی ایک ناسنی۔۔ اور زبردستی گاڑی میں بٹھا لیا۔۔

مشال کو پہلے ڈراپ کر کے اُس نے منال کو ڈراپ کیا اور ساتھ ہی اُس کا شکریہ بھی ادا کیا۔۔

ایگزامز والا ایک بہت بڑی گزرا۔۔ ان تینوں کو ایک دوسرے سے بات کرنے کا موقع بہت کم ملا۔۔ جس دن ایگزام ختم ہوئے اُن سب نے سکون کا سانس لیا۔۔ اور اگلے دو دن کی چھٹی بھی پلان کر لی۔۔

اُس دن وہ ابھی سو کر نہیں اُٹھی تھی کہ ہانیہ صبح ہی صبح اُس کی طرف آچکی تھی۔ آتے ہی اُس نے بی اٹاں کو سلام کیا۔۔ بی اٹاں اُسے دیکھ کے تھوڑا حیران ہوئیں۔۔ کیوں کہ یہ مالی کی پہلی دوست تھی جو اُن کے گھر آئی تھی۔ اس لیے اُن کا حیران ہونا بنتا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ سیدھی منال کے کمرے میں آئی جو بے سدھ سو رہی تھی۔ اُس نے منال کو اٹھایا۔
منال نے نیند میں اُسے مشال سمجھ کر تکیہ اُس کی طرف پھینکا۔ یہ مشال کی عادت تھی بلا
تکلف اُس کے کمرے میں گھس کر اسے نیند سے جگادینا۔

لیکن ہانیہ کی ہنسی کی آواز سن کر وہ پوری طرح جاگ گئی تھی۔

اوہ تم "مجھے لگا کہ مشال ہے۔۔۔ سوری تمہیں زیادہ تو نہیں لگی۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔
اُس اوکے۔۔۔ میں بھی تو تمہیں سر پرانزدینے کے چکر میں بنا بتائے آگئی۔

چلو اٹھو۔۔۔ اب میں ناشتہ بنوا کے لائی ہوں میں نے سوچا آج ایک ساتھ دن گزاریں

گے۔۔۔ اب ہاتھ منہ دھولو۔۔۔ اور مشال کو بھی بلا لو۔۔۔
اُس نے مشال کو کال کی کہ وہ شانی کے ساتھ آجائے۔۔۔

وہ دونوں ابھی ناشتہ گرم کر رہی تھیں کہ مشال پہنچ گئی۔ ہانیہ کو دیکھ کر اُس کا ماتھا
ٹھنکا۔ اگر اسے پتہ ہوتا کہ ہانیہ بھی وہیں ہے تو شاید وہ انکار کر دیتی۔ وہ ابھی تک ہانیہ
سے بے تکلف نہ ہو سکی تھی۔

اُن تینوں نے بی اماں کے ساتھ مل کر ناشتہ کیا۔

Classic Urdu Material

اس کے بعد وہ تینوں کمرے میں چلی گئیں۔۔ موسم بدل چکا تھا۔ اور آج دھوپ نکلنے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔ وہ اُن دونوں کو لے کر چھت پر آگئی۔۔ لوگ اپنی اپنی چھتوں پہ چڑھے ہوئے تھے۔۔ کہیں کہیں پتنگ باز بھی نظر آرہے تھے۔۔

میرا خیال ہے ہمیں پتنگ اڑانی چاہیے۔۔ اف کیا غضب کا موسم ہو رہا ہے۔۔ منال نے اپنا ازلی گھسا پٹا آئیڈیا دیا۔۔

واہ یار تمہیں پتنگ اڑانی آتی ہے۔۔ ہانیہ نے حیرت سے کہا۔۔

ہاں تو اس میں مشکل کیا ہے؟؟ چلو آؤ میں تمہیں سکھاتی ہوں اُس نے چھت پہ بنے اسٹور

روم سے ایک پتنگ نکالی اور ڈور کا پنہ بھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُس کی پتنگ ہوا میں لہرا رہی

تھی۔۔

کافی دیر تک وہ بدل بدل کر پتنگ کو ہوا میں ڈھیل دیتی رہیں۔۔ ہانیہ کے لیئے یہ بالکل نیا

تجربہ تھا۔۔ وہ بہت خوش تھی۔۔

چار پتنگ کاٹنے کے بعد مشال نے اُسے نیچے چلنے کا اشارہ کیا۔۔

Classic Urdu Material

چلو کوئی مووی دیکھتے ہیں۔۔ ہانیہ نے خوش ہو کر کہا۔۔ وہ تینوں کمرے میں آئیں۔۔ بی
اماں کچن میں کھانا بنا رہی تھیں۔

ابھی مووی ختم ہوئی ہی تھی کہ وارث جان کی کال آگئی۔۔ وہ اُسے اپنے رزلٹ کا بتا رہا تھا۔۔ اُس نے سی ایس ایس کا امتحان پاس کر لیا تھا۔۔ ہانیہ خوشی سے اچھل پڑی تھی۔۔

وہ دونوں بھی چونک گئیں۔۔ فون بند کر کے اُس نے انہیں بتایا کہ اُس کا بھائی پاس ہو گیا ہے۔ آئی تھنک مجھے اب چلنا چاہیے۔۔ میں اس وقت ادا جان اور بی بی جان کی خوشی دیکھنا چاہتی ہوں۔۔ وہ اُن سے مل کر بی اماں کو خدا حافظ کہتے ہوئے چلی گئی۔ آج کا دن ساتھ

گزار نے کے بعد مشال کے خیالات بھی ہانیہ کے متعلق بدل گئے تھے۔ وہ اُسے بھی اچھی لگی تھی۔

کھانا کھاتے ہوئے مالی نے مشال کو دیکھا وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی۔۔

کیا سوچ رہی ہو؟؟ آخر مالی نے پوچھ ہی لیا۔۔ کچھ نہیں۔۔ مشال نے اسی گم سم حالت میں

جواب دیا۔۔

کچھ تو ہوا ہے۔۔ اگر نہیں بتانا تو الگ بات ہے۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے مشال کا جھوٹ پکڑ لیا۔۔

نہیں ایسا کچھ خاص نہیں ہے۔۔ اُس نے پھر ٹال دیا۔۔

کہیں وہ قاسم بھائی پہ دل تو نہیں آگیا۔۔ اُس نے کریدا۔۔

ارے نہیں پاگل وہ تو بہت بڑے ہیں۔۔ دراصل امی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔

اُنہوں نے ابو کا غم دل سے لگالیا ہے مالی۔۔

وہ کچھ پریشان تھی۔

اوہ تم پریشان مت ہو۔ کل تم تیار رہنا ہم اُنہیں ہاسپٹل لے کر چلیں گے۔۔ اُن کے

سارے ٹیسٹ کروائیں گے۔۔

بس یہی بات ہے؟؟ اُس نے مزید پوچھا۔۔

وہ ایک بات اور ہے۔۔ ماموں کا چھوٹا بیٹا ہاشم ہے نہ۔۔ وہ کچھ عجیب حرکتیں کرتا پھر رہا

ہے آج کل۔۔

کیا مطلب کوئی بد تمیزی کی اُس نے؟؟ وہ بھڑک اُٹھی۔۔

Classic Urdu Material

نہیں نہیں۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ وہ تو بہت خیال رکھتا ہے میرا۔ کبھی چاکلیٹس کبھی
آئس کریم کبھی پھول لاکے دیتا ہے۔

میں خود حیران ہوں اسے کیا ہو گیا ہے۔۔ مالی ہنس پڑی تھی وہ میری چڑیل دوست کا دیوانہ
ہو گیا ہے۔۔ اُس نے مشال کو تسلی دی۔ دل ہی دل میں وہ خوش بھی تھی کہ چلو اب مشال
کا خیال رکھنے والا اُس گھر میں بھی موجود ہے۔

مشال کے ماموں سکندر بخت کے دو بیٹے تھے۔ قاسم بخت اور ہاشم بخت۔۔ سکندر بخت کا
کپڑے کا کاروبار تھا۔ اُن کی بیگم صفیہ بخت اچھی اور نیک دل خاتون تھیں۔ مشال کے ابو
صفیہ خاتون کے بھائی تھے۔ اور مشال کی امی سکندر بخت کی بہن تھی۔ یہ شادی وٹے سٹے
کی نہیں تھی۔

پہلے صفیہ بیگم بیاہ کر سکندر بخت کے گھر آئیں۔۔ اور انہوں نے اپنے سلیقے اور پیار سے
سکندر بخت اور اُن کی ماں اور اکلوتی بہن کا دل جیت لیا۔ وہ ایسی ہی تھیں سب کی فکر کرنے
والی۔۔

Classic Urdu Material

اللہ بخشے سکندر بخت کی والدہ ہاجرہ بخت اپنی بہو کی تعریف کرتی نہ تھکتی تھیں۔۔ جب تک وہ حیات رہیں۔ اپنی بہو کے گن گاتی رہیں۔۔

اس لیے جب وہ اپنے بھائی ثاقب کا رشتہ اپنی نند عائشہ کے لئے لے کر آئیں تو نہ سکندر بخت کو اعتراض ہوا نہ اُن کی والدہ کو۔۔

ثاقب کمال ایک اچھے عہدے پہ سرکاری ملازم کی حیثیت سے فائز تھے۔ انہوں نے بھی اپنی بہن جیسی تربیت لی تھی۔۔ بیس سال کی رفاقت رہی تھی اُن کی عائشہ بخت کے ساتھ۔۔

اور ان بیس سالوں میں اُنہوں نے کبھی اپنی رفیق حیات کو کانٹا بھی نہ چھنے دیا تھا۔۔ شادی کے چار سال بعد جب وہ اُمید سے ہوئی تو پاؤں زمین پہ نہ ٹکتے تھے اُن کے۔۔

مشال پیدا ہوئی اور پھر دو سال بعد ذیشان ہوا۔ اُن کی توکل کائنات پوری ہو گئی۔۔ وہ تو اُن کی زندگی نے وفانہ کی۔۔ اسی لیئے ایک دن روڈ ایکسیڈنٹ میں اُن کا انتقال ہو گیا۔

عائشہ بیگم تو یہ صدمہ دل سے لگا بیٹھیں۔۔

Classic Urdu Material

جب سرکاری گھر خالی کرنے کی بات ہوئی تو صفیہ بخت اور سکندر بخت انہیں بڑی عزت اور مان سے اپنے آبائی گھر لے گئے۔ اپنی بھانج اور نند کا دل بہلانے کی ہر ممکن کوشش کی انہوں نے لیکن عائشہ بیگم نے چپ سادھ لی تھی۔۔

سکندر بخت کے دونوں بیٹے تعلیم میں اچھے تھے۔ قاسم بخت اسکا لرشپ پہ ایم فل کرنے کینیڈا گئے ہوئے تھے۔ جو کہ مشال سے دس سال بڑے تھے۔ جبکہ اُن کا چھوٹا بیٹا جو مشال سے پانچ سال بڑا تھا۔ بی ایس آنرز کر رہا تھا۔ ابھی اُس کی اسٹڈی کا دوسرا سال شروع ہوا تھا۔ وہ بھی اپنے بڑے بھائی کی طرح اسٹڈی میں بہت اچھا تھا۔

اپنے ماموں کی اچانک وفات پر اُس نے اپنی پھپھو اور اُن کی فیملی کی حالت دیکھی تھی۔ وہ بھی اپنی ماں کی طرح بہت رحمدل تھا۔ جب اُس کے ماں باپ نے پھپھو کو گھر لانے کا فیصلہ کیا تو وہ بہت مطمئن تھا لیکن تب اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ صرف دو سال میں ہی اپنی اس سادہ اور خاموش سی کزن کی محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔۔۔

Classic Urdu Material

یوسف جان کی حویلی میں خوشی کا سماں تھا۔ اُن کے پوتے نے کام ہی ایسا کر دیا تھا۔ اُن کا سر فخر سے بلند کر دیا تھا۔ جبار صاحب بھی اپنے بیٹے کے اس کارنامے پہ بہت خوش تھے۔ آخر کار ان کے بیٹے نے انہیں یوسف جان کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچا لیا تھا۔

پورے چوبیس سال کے بعد یوسف جان نے خود کال کی تھی اپنے بیٹے کو۔ اُنہیں کافی دیر تک یقین نہ آیا تھا جب نفیسہ بیگم نے اُنہیں فون پکڑا یا کہ ادا جان آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

فون پکڑنے کے بعد بھی اُن کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔

اسلام و علیکم ادا جان۔ انہوں نے بڑی مشکل سے لفظ جمع کیے تھے
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

و علیکم سلام۔ بہت بہت مبارک ہو تمہیں۔ آج ایک مدت بعد خوشی ملی ہے مجھے۔ سوچا تمہیں بھی بتانا چاہیے۔ بھئی آخر کار حق بنتا ہے تمہارا۔ باپ ہو تم وارث کے۔ خیر سے امتحان پاس کر لیا اُس نے اور وہ بھی بہت اچھے نمبروں سے۔ خوشی اُن کی آواز سے جھلک رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اور ہاں چار ماہ بعد اُس کا انٹرویو ہے وہ بھی ضرور کلیئر کرے گا خیر سے۔۔ پھر شاندار دعوت رکھوں گا۔۔ اُس کا دعوت نامہ ابھی سے دے رہا ہوں۔۔ نفیسہ اکیلی نہیں آنی چاہیے۔۔ تمہیں بھی ساتھ آنا ہو گا۔۔ حکم ہے میرا۔۔

اُن کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی جبار کو بلا کر گلے لگا لیتے۔۔

جو حکم آپ کا ادا جان۔۔ میں ضرور آؤں گا۔۔ وہ سچ میں بہت خوش تھے۔۔ آج انہوں نے ایک مدت بعد اپنے باپ کے لہجے میں اپنے لیے اتنی گرم جوشی دیکھی تھی۔۔

ان چوبیس سالوں میں ادا جان نے اپنے بیٹے کو معاف نہیں کیا تھا۔۔ نہ ہی جبار نے ان سے معافی مانگنے کی کوئی خاص کوشش کی تھی وہ اپنے باپ کی ضدی طبیعت سے خوب واقف تھے۔۔

اور شاید یہی وجہ تھی کہ وہ صرف دو یا تین دفعہ ہی پاکستان گئے تھے ورنہ صرف بیگم بچوں کو بھجوا دیا کرتے تھے۔۔ وہ بھی باقاعدگی سے ہر سال۔۔

کیونکہ جب بھی وہ بچوں کے ساتھ گئے ادا جان اتنے دن گھر سے دور رہتے تھے۔۔ کبھی ایک آدھ چکر لگاتے تو شکار کا کبھی زمینوں کا بہانہ بنا کر نکل جاتے۔۔ بی بی جان کو پتہ تھا کہ

Classic Urdu Material

ایسا وہ دانستہ طور پر کرتے تھے۔ اور یہ بات اُن کے بیٹے نے بھی جان لی تھی۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اُن کی وجہ سے ادا جان گھر سے دور رہیں۔ اور سب سے بڑھ کر تکلیف میں رہیں۔ اپنے پوتا پوتی سے دور رہیں۔ بس پھر وہ کبھی پاکستان نہ آئے۔ اور بی بی جان اور ادا جان نے بھی کبھی اُن کے نہ آنے پہ کوئی اصرار نہ کیا۔ شاید اسی سبب میں اُن کی بہتری تھی۔

فون بند ہونے کے بعد اُنہوں نے یہ خوشخبری اپنی رفیق حیات کو دی۔ یہ اُن کی ہی تربیت تھی کہ آج وہ اپنے باپ کے سامنے سرخرو ہو گئے تھے

بہت بہت شکریہ۔۔ شاید شکریہ بھی چھوٹا لفظ ہے۔ آج تم نے مجھے میرے باپ کی نظروں میں بہت معتبر کر دیا ہے۔ وہ سرد دیوار جو پچھلے چوبیس برس سے میرے اور میرے باپ کے بیچ حائل تھی وہ آج ختم ہو گئی۔۔ یہ سب تمہاری تربیت اور سلیقے کی وجہ سے ہوا ہے۔ میرا بیٹا وہ سب کر گیا جو میں نہ کر سکا۔ بہت فخر ہے مجھے تم پر۔ اور اپنے بیٹے پر۔۔

Classic Urdu Material

وہ زار و قطار رو رہے تھے۔ نفیسہ بیگم نے مسکرا کر اُن کا ہاتھ تھام لیا۔ دل ہی دل میں وہ بھی بہت خوش اور مطمئن تھیں کہ آج ایک بے نام جنگ ختم ہو گئی تھی باپ اور بیٹے کے بیچ۔ اتنے سالوں میں اُنہوں نے بھی جبار یوسف میں جو بے چینی اور بے قراری دیکھی تھی آج وہ ختم ہو گئی تھی۔ انہوں نے بھی نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر اپنے شوہر کو دیکھا تھا۔ اور آنکھیں موند لی تھیں۔۔

کتنی خاموش مسکراہٹ تھی

شور بس آنکھ کی نمی میں تھا۔!!

منال وعدے کے مطابق مشال کی امی کاچیک اپ کروانے کے لیے پہنچ چکی تھی۔ وہ مشال کے ماموں کے گھر ایک دو دفعہ ہی آئی تھی۔ وہ صفیہ بخت سے بہت دفعہ مشال کے گھر پہ مل چکی تھی۔ لیکن جب سے مشال کی فیملی ماڈل ٹاؤن اپنے ماموں کے گھر شفٹ ہوئی تھی وہ صرف شفٹنگ کے دنوں میں آیا کرتی تھی۔ زیادہ تر مشال خود ہی مالی کی

Classic Urdu Material

طرف آجاتی تھی۔ آج وہ کافی مہینوں بعد ان کی طرف آئی تھی۔ صفیہ اور عائشہ بیگم اُسے دیکھ کر خوش ہو گئیں تھیں۔۔ وہ تھی ہی ایسی اپنی باتوں سے سب کا دل لبھانے والی۔۔

وہاں پہنچ کر اُسے پتہ چلا کہ سکندر بخت کپڑے کا اسٹاک لینے کے لیے فیصل آباد گئے ہوئے تھے۔۔ قاسم بھائی اپنے دوستوں کے ساتھ اسلام آباد گئے ہوئے تھے۔ ہاشم گھر پر تھا۔۔

صفیہ بخت کچن میں چلی گئیں اُن کے لیے دوپہر کا کھانا بنانے جبکہ وہ عائشہ اور مشال کے ساتھ اُن کے کمرے میں آگئی۔۔ ہاشم اپنے کمرے میں اسٹڈی کر رہا تھا۔۔

کمرے میں آنے کے بعد اُس نے مشال سے کہا کہ اسے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔ کافی دنوں سے اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے مشال نے عائشہ بیگم کی طرف دیکھا۔۔ اُنہوں نے اجازت دے دی۔۔

آئی آپ کو بھی ساتھ جانا پڑے گا۔۔ اُس نے مشال کی امی سے کہا۔۔

بیٹا میں جا کر کیا کروں گی تم دونوں ہو آؤ میں ہاشم سے کہتی ہوں لے جائے تم دونوں کو۔۔

Classic Urdu Material

آئی آپ بھی ساتھ چلیں آپ کی آؤٹنگ ہو جائے گی۔۔ سارا دن گھر میں رہ کر بور ہو جاتی ہیں۔۔ بس میں کچھ نہیں سنوں گی آپ ہمارے ساتھ چل رہی ہیں۔۔ اُس نے نو بحث کا اشارہ کر دیا تھا۔۔

صفیہ بیگم بھی کھانا بنا کر لائیں تو انہوں نے بھی عائشہ بیگم کو ساتھ لے جانے پہ زور دیا۔۔ کھانا کھانے کے بعد وہ تینوں ہاشم کے ساتھ ہاسپٹل چلی گئیں۔۔ وہاں پہنچ کر عائشہ بیگم کو پتہ چلا کہ منال کا نہیں بلکہ اُن کا اپنا چیک اپ ہونا تھا اسی لیے وہ ساتھ لائی گئی تھیں۔۔ اگر یہ بات وہ انہیں گھر بتا دیتی تو وہ کبھی ڈاکٹر کے پاس نہ آتیں۔۔ اُن کے کچھ ٹیسٹ موقع پہ کر لیے گئے۔ اور باقی کے لیے دو دن بعد کی اپائنٹمنٹ لے لی گئی۔۔

بہت شریر ہو تم دونوں۔۔ انہوں نے پیار سے اُن دونوں کی طرف دیکھا تھا۔ سو تو ہیں آئی۔۔ اگر ہم آپ کو گھر میں بتا دیتیں تو آپ بہانہ بنا دیتیں۔۔ ہمیں آپ کی ضرورت ہے اس لیے چھوٹا سا جھوٹ بولا۔۔ ہمیں جن کی ضرورت ہوتی ہے نہ اُن کے لیے جھوٹ بولنا بھی پڑے تو چلتا ہے۔۔ اُس نے پیار سے مشال کی ماں کو گلے لگایا۔۔

Classic Urdu Material

جن لوگوں کی اپنی ماں نہیں ہوتی اُن کے لیے دوسروں کی ماؤں کی ممتا کی خوشبو ہی کافی ہوتی ہے۔۔

عائشہ بیگم نے بھی کبھی اُس میں اور مشال میں فرق نہیں کیا تھا۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی منال نے ہاشم سے کہا کہ دو دن بعد یاد سے آنٹی کے باقی ٹیسٹ بھی کروانے ہیں۔ اُسے بھی حیرت ہوئی کہ چیک اپ تو خود منال کا ہونا تھا۔ پھوپھو کا کیسے ہو گیا۔۔

پھوپھو کی طبیعت خراب تھی اور تم نے ہمیں بتایا ہی نہیں مشال۔۔ بلا وجہ منال کو تنگ کیا۔۔ مجھے یا بابا کو بتایا ہوتا ہم خود لے آتے۔۔

اس نے مشال کی سرزنش کی

نہیں۔۔ وہ۔۔ مم۔۔ مم۔۔ میں نے کچھ نہیں بتایا منال کو وہ اس کا اپنا خیال تھا کہ امی کا چیک اپ ہونا چاہیے۔۔

اُسے وضاحت دینے سے ڈر لگتا تھا۔۔

Classic Urdu Material

بابا کو پتہ چلے گا تو وہ بھی خفا ہوں گے۔۔ لیکن چلو تم فکر نہ کرو اب میں تمہیں بچالوں گا۔۔
لیکن اگلی دفعہ ایسا ہو تو معافی نہیں ملے گی۔۔ ہاشم نے ہنس کر بات ٹال دی۔
راستے میں انہوں نے گو لگپے بھی کھائے منال کی فرمائش پر۔۔

پہلی دفعہ منال نے ہاشم کو غور سے دیکھا۔۔ خاصا شریف لڑکا تھا۔۔ ابھی تک اُس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر منال کو نہیں دیکھا تھا۔۔ ہاں چھپ چھپ کر مشال کو دو چار دفعہ دیکھ لیا تھا۔۔ اس کا رنگ صاف تھا۔۔ قد بھی اچھا خاصا تھا۔۔ بال اس نے تھوڑے لمبے رکھے ہوئے تھے۔۔ جو اُس پہ بیچ رہے تھے۔۔ لگ رہا تھا کہ اُس نے ابھی حال ہی میں جم جوائن کیا ہے۔۔ ایسا اُس کی جسامت سے لگ رہا تھا۔۔

ضرور مشال کو امپریس کرنے کے چکر میں ہی جم جوائن کیا ہے۔۔ منال نے اُس کا بغور پوسٹ مارٹم کر کے اُسے اپنی اس خود ارسی دوست کے لیے اکسیپٹ کر لیا تھا۔۔
منال کو گھر اتار کر وہ لوگ اپنے گھر چلے گئے۔۔

Classic Urdu Material

یوسف جان اپنی لائبریری میں مطالعہ کر رہے تھے۔ جب خان بابا نے انہیں کسی گیسٹ کے آنے کی اطلاع دی۔۔

انہوں نے گھڑی کی طرف دیکھا۔۔ شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔ انہوں نے خان بابا کو چائے کا انتظام کرنے کا کہا۔۔ اور خود اٹھ کر ڈرائنگ روم میں آ گئے۔۔

سردار انور سلطان اور ان کے بیٹے سردار وہاج سلطان کو دیکھ کر وہ خوشی سے چہک اٹھے۔۔ ارے یار تو کدھر سے آ گیا۔۔ "؟ انہوں نے سردار انور سے بغل گیر ہوتے ہوئے خوشی سے کہا۔۔

آنے کی اطلاع دی ہوتی تو گیسٹ سے لے کر یہاں تک پھول بچھوا دیتا۔۔ وہ ایک مدت بعد ان کے گھر آئے تھے۔۔ آج کل وہ ویسے بھی بہت خوش مزاج ہوئے پھرتے تھے۔۔

یوسف جان کی بات سن کر دونوں باپ بیٹا ہنس پڑے۔۔

وہاج نے آگے کو جھک کر انہیں آداب کیا۔۔

اتنے میں خان بابا چائے کی ٹرالی لئے اندر آئے۔۔

Classic Urdu Material

بیٹھو بیٹھو۔۔ انہوں نے دونوں کو صوفے پہ بیٹھنے کو کہا۔۔

میں آج اس لیے حاضر ہوا کہ تم اسے سمجھا سکو کہ یہ اپنے انٹرویو کی تیاری کرے اچھا بھلا سی ایس ایس کا امتحان پاس کر لیا ہے اب بول رہا ہے انٹرویو کی تیاری نہیں کرنی۔۔

سردار انور نے اپنا مسئلہ پیش کیا۔۔

تو بر خودار نے بھی امتحان پاس کر لیا۔۔؟؟ بہت مبارک ہو بھی تمہیں۔۔ یوسف جان وہاں سے مخاطب ہوئے۔

خیر سے میرے اپنے پوتے نے بھی یہی امتحان پاس کیا ہے۔ اور اگر ایک اچھا کام کر لیا ہے۔۔ تو اُسے ادھور اکیوں چھوڑ رہے ہو؟؟ یوسف جان نے اُس کو کان سے پکڑ کر کھنچا۔۔

میں تو اسے سمجھا سمجھا تھک گیا ہوں۔ آج بھی اسے بہانے سے لے کر آیا ہوں ورنہ یہ کہاں ہاتھ آتا ہے۔۔ بس ایک ہی رٹ پکڑی ہے کہ شغل شغل میں پاس کر لیا ہے اب

انٹرویو نہیں دوں گا۔۔ کچھ تم ہی اسے سمجھاؤ۔۔ میں نے سوچا تم اسے سول سروسز کی موجیں بتاؤ گے تو شاید اس کا ذہن پھر جائے۔۔

سردار انور نے پوری بات تفصیل سے بتائی۔۔

Classic Urdu Material

ارے یہ کیا اس کا باپ بھی انٹرویو دے گا۔۔ یوسف جان نے انور سلطان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ تو وہ اپنے دوست کی اس بات پہ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔۔

کون کون سے سبجیکٹ رکھے تھے۔؟؟۔۔ وہاں نے سبجیکٹ کے نام بتائے۔ ایک سبجیکٹ کو چھوڑ کر اُس کے اور وارث کے سارے سبجیکٹ ایک جیسے تھے۔۔

"تم اسے کل سے بھیجو میں اپنے پوتے کے ساتھ ساتھ اس کی تیاری بھی کروادوں گا۔ آج کل میں یہی کام کر رہا ہوں۔۔ بڑے اچھے وقت پہ آئے ہو تم۔"

"ہاں بر خودار ٹھیک ہے نہ؟؟ انہوں نے باپ سے بات کرتے کرتے رخ بیٹے کی جانب کیا۔۔

اب آپ دونوں بزرگوں نے مجھے گھیر کر چت کر ہی دیا ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔؟؟۔۔ اُس نے شائستگی سے جواب دیا۔۔

دونوں مسکرا کر رہ گئے۔۔

پھر یوسف جان نے اُن کو وارث کی پاکستان واپسی اور امتحان کی تیاری سے لے کر پاس ہونے تک ساری تفصیل بتائی۔۔

Classic Urdu Material

اتنے میں وارث بلند آواز میں سلام کرتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ وہاں اٹھ کر
بغلگیر ہو گیا۔ وہ بہت سالوں بعد ملے تھے۔ شاید دس سال پہلے وہ لوگ آخری دفعہ
ملے تھے۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے باتوں میں لگ گئے۔ تو یوسف جان سردار انور کو اپنے ساتھ
لا بھری میں لے گئے۔

سردار انور سلطان اور یوسف جان آپیکسیں کے زمانے سے ساتھ تھے۔ اپنے آبائی شوق
کی وجہ سے سردار انور سلطان سیاست میں چلے گئے جبکہ یوسف جان بیوروکریٹ بن
گئے۔ لیکن ان کی دوستی وقت کے ساتھ پرانی تو ہوتی گئی لیکن ختم نہ ہوئی۔ اس کی وجہ
شاید ان کے مشترکہ شوق تھے۔ سردار انور دو دفعہ منسٹر اور تین دفعہ سینیٹر رہ چکے
تھے۔ ان کا شمار ملک کے سینئر سیاستدانوں میں ہوتا تھا۔

سردار انور سلطان کا بیک گراؤنڈ جدی پشتی سیاست سے جڑا ہوا تھا۔ ان کا آبائی علاقہ
گجرات تھا۔ جہاں ان کی ملکیت میں بہت سے گاؤں شامل تھے۔

Classic Urdu Material

سردار انور سلطان نے دو شادیاں کی تھیں۔ اُن کی پہلی شادی خاندان کی روایت کے مطابق اُن کے تایا کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ جو اُن سے دس سال بڑی تھی۔ اُن کے ہاں بیٹیوں کو پڑھانے کا رواج نہیں تھا۔ جب انور سلطان کی پیدائش ہوئی تو اُن کے تایا نے اُسی وقت اپنی دس سال کی بیٹی عظمیٰ اپنے بھائی کے اکلوتے بیٹے کے ساتھ منسوب کر دی تھی۔ اُن کے چھوٹے بھائی کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ کسی حد تک عظمیٰ نے اپنے اس جیون ساتھی کو خود پال پوس کر جوان کیا تھا۔

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ اس بچپن سے فکس شادی سے انکار کرنا چاہتے تھے لیکن مجبور تھے۔ جب اُن دونوں کی شادی ہوئی تو سردار انور بیس جبکہ عظمیٰ خاتون تیس برس کی تھیں۔ اُن کے بیچ عمر اور حیا کا پردہ ہمیشہ حائل رہا۔ اسی وجہ سے شادی کے آٹھ برس بعد اُن کے گھر پہلی اولاد عاصمہ انور ہوئی۔ تب تک عظمیٰ خاتون چالیس کے پیٹے میں جا چکی تھیں۔ سردار انور کے تایا بھی پر لوک سدھار گئے تھے۔

انہی دنوں سردار انور اپنی بھرپور جوانی میں تھے۔ منہ زور جوانی کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اپنے وقت کی حسین و جمیل اداکارہ روحی بانو یعنی روہینہ کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔ ابھی

Classic Urdu Material

روحی کو ڈراما انڈسٹری میں آئے کچھ ماہ ہی ہے تھے۔ کہ وہ سردار صاحب کے دل کو بھا گئیں۔۔ سردار صاحب نے شادی کی آفر کی۔ روحی بانو کو اپنی قسمت پہ یقین نہیں ہو رہا تھا۔ اُس کی نام نہاد خالہ نے شادی سے انکار کر دیا۔۔ وہ ابھی اپنی بہانجی کو کیش کرنا شروع ہوئی تھیں۔۔ بھلا وہ اس وقت پہ اُس کی شادی کر کے اپنا بڑھا پا خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ لیکن سردار انور نے اُن کی کفالت کا زمہ خود لیا تھا۔۔ ہر مہینے ایک اچھی خاصی رقم اُن کے اکاؤنٹ میں منتقل کرنے کا وعدہ کیا تھا۔۔ جو انہوں نے اُن کی زندگی تک پورا بھی کیا۔

روحی بانو سے شادی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔۔ کیونکہ عظمیٰ خاتون اب اُن کو وارث نہیں دے سکتی تھیں یہ بات عظمیٰ خاتون اور سردار انور کے والد بھی جانتے تھے۔ وارث کے لالچ میں اُنہوں نے بیٹے کو دوسری شادی کی اجازت دے دی تھی۔۔ یہ اجازت اس غلطی کا مداوا بھی تھی جو انہوں نے بچپن سے ہی اپنے بیٹے کو اس سے دس سال بڑی لڑکی سے منسوب کر کے کی تھی۔۔

Classic Urdu Material

روحی بانو سے بھی اُن کی ایک اولاد ہی ہوئی تھی جو کہ سردار انور سلطان اور روحی بانو کی
محبت کا ثبوت بھی تھا۔ اُن کا اکلوتا وارث بھی تھا۔ اُن کے بڑھاپے کا سہارا بھی اور ان
کی زندگی کا محور بھی۔

سردار وہاج سلطان۔

تم پر نہیں مرتے۔۔۔!

مرتے ہیں اُن چار پر۔۔۔!!

ناز پر۔۔۔!

انداز پر۔۔۔!

رخسار پر۔۔۔!

گفتار پر۔۔۔!

Classic Urdu Material

ہانیہ کالج سے واپس آئی تو بی بی جان اپنے کمرے میں سو رہی تھیں۔۔ ادا جان اپنے کسی دوست سے ملنے گئے ہوئے تھے۔ اُس نے جھانک کر کچن میں دیکھا۔۔ خان بابا دوپہر کا کھانا بنا رہے تھے۔

خان بابا بہت بھوک لگی ہے۔ کھانا لگا دیں۔۔ اُس نے ٹیبل بجا کر کہا۔
بس بیڈا دس منٹ میں کھانا لگ جائے گا۔۔ آپ فریش ہو جاؤ تب تک کھانا لگا دوں گا۔
اوہ مائی گاڈ۔۔ اتنی اچھی خوشبو کے بعد ویٹ نہیں ہو رہا۔۔ بریانی بنائی ہے کیا؟؟ اُس نے ڈکھن ہٹا کر دیکھنا چاہا۔۔

ارے سیٹیا۔۔ ابھی دم پہ لگایا ہے بریانی کو۔۔ دم نہ ہٹانا۔۔ وہ راستہ بناتے بناتے پلٹے تھے۔۔

Oops sorry Baba--I forgot--

اس نے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

چلیں میں یوں گئی اور یوں آئی۔۔ وہ پھرتی سے باہر نکل گئی۔۔

Classic Urdu Material

فریش ہو کر وہ نیچے آئی اور وارث جان کے کمرے میں جھانک کر دیکھا تو وہ حسب معمول کتابوں میں غرق تھا۔

Hye bro--you are here and I was looking for you--

ہانیہ نے ہلکی سی دستک دے کر دروازہ کھولا۔
ہاں میں کچھ نوٹس دیکھ رہا تھا۔ ادا جان آنے والے ہیں پھر اُن کے ساتھ کرنٹ انٹیرز کے کچھ ٹاپک ڈسکس کرنے ہیں۔

چلیں کھانا کھالیں میرے ساتھ۔ بی بی جان سو رہی ہیں۔ مجھے کمپنی دینے والا کوئی نہیں۔ خان بابا کھانا لگا رہے ہیں۔ جلدی آجائیں۔

چلو تم میں آتا ہوں۔ وہ نوٹس اسٹڈی ٹیبل پر رکھ کر اُس کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گیا۔

کھانا لگ چکا تھا۔ جب وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پہ پہنچے۔

Classic Urdu Material

ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ بی بی جان اُٹھ کر باہر آچکی تھیں۔ وارث جان اپنی جگہ سے اٹھا اور دادی کا ہاتھ پکڑ کر ٹیبل تک لے آیا۔ بی بی

جان کی نظر تھوڑی کم ہو گئی تھی۔ اس لیے اب وہ لاٹھی کے سہارے چلتی تھیں۔ اُن تینوں نے کھانا خاموشی سے کھایا۔

کھانا ختم ہوا ہی تھا کہ وارث جان کا موبائل بج اُٹھا۔

سلام دعا کے بعد فون کرنے والے نے پوچھا تھا کہ کیا یوسف جان گھر پہ ہیں؟؟

نہیں ادا جان ابھی تو گھر پر نہیں ہیں۔ لیکن پانچ بجے وہ گھر پر ہوں گے۔ وارث نے اُسے

فکس ٹائم بتا کر فون بند کر دیا۔

تب تک ہانیہ بی بی جان کوٹی وی لاؤنج میں لے جا چکی تھی۔

سکندر بخت کے گھر آتے ہی صفیہ بیگم نے اُنہیں بتایا کہ عائشہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ کروانے کا کہا ہے۔ اگلے دن سکندر اور ہاشم اُنہیں ہاسپٹل لے گئے تھے۔ لیبارٹری میں بلڈ سیمپل دینے کے بعد وہ لوگ گھر آ گئے تھے رپورٹس کارزلٹ بارہ

Classic Urdu Material

گھٹنے بعد آنا تھا۔ سکندر بخت اور پھپھو کو گھر چھوڑ کر ہاشم یونیورسٹی چلا گیا تھا۔ رپورٹس کلیکٹ کرنے کا زمہ اُس نے لے لیا تھا۔ شام میں وہ رپورٹس کا رزلٹ کلیکٹ کرنے چلا گیا تھا۔ رزلٹ لے کر اس نے رپورٹس گھر لے جانے کی بجائے اپنے فیملی ڈاکٹر کو دکھائیں۔۔

ڈاکٹر نے رپورٹس دیکھنے کے بعد ہاشم کو جوابدہائی بات بتائی گئی وہ قابل تشویش تھی۔۔ رپورٹس کے مطابق عائشہ بیگم معدے کے کینسر کا شکار تھیں۔ اور بیماری کافی حد تک پھیل چکی تھی۔۔ ڈاکٹر نے مرضہ کو ساتھ لانے کا کہا تھا۔

وہ رپورٹس گھر نہیں لے جانا چاہتا تھا۔ ابھی اُسے یہی حل سوچا۔ اس سے زیادہ اُس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا۔ گھر جا کر جو سوال اُس سے پوچھے جاسکتے تھے وہ اُن کے ایڈوانس میں جواب سوچ رہا تھا۔۔

یوسف جان ٹھیک وقت پر گھر پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے وارث کو لا بیری میں بلوالیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہاں ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔ آخر یوسف جان نے اُسے کال کی اور نہ آنے کی وجہ دریافت کی۔۔

"انگل میں آرہا ہوں۔ راستے میں ہوں۔ ٹریفک بہت ہے ڈیفنس ایریا میں"۔۔ بس دس منٹ میں آپ تک پہنچ جاؤں گا۔۔

اُس نے کمال صفائی سے جھوٹ بولا۔۔

درحقیقت دوسری طرف جا منظر کچھ اور ہی تھا وہ ابھی تک گھر سے نہیں نکلا تھا۔۔ وہ اپنے بستر پر دراز ایک انگلش مووی دیکھ رہا تھا۔

اُس کا فون بند ہوتے ہی لاؤنج میں رکھا فون چیخا۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ہے۔۔

کس دوست کا فون ہے؟؟ اُس نے اُلٹا کر موسے

سوال کیا

Classic Urdu Material

بابا۔۔ یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں۔۔ کر مونے شر مندہ ہو کر جواب دیا۔۔
اسے کہو۔۔ میں گھر پر نہیں ہوں۔۔ اُس نے کمال ڈھٹائی سے جھوٹ بولنے کا حکم دیا۔۔
لیکن بابا۔۔ میں تو انہیں بتا چکا ہوں کہ آپ گھر پر ہیں۔۔
کر مونے شر مندہ ہوا
ارے چاچا پوچھ تو لیا کرو۔۔ وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا اُٹھا۔۔
تھکی ہوئی آواز میں ہیلو کہا۔۔ لیکن اگلی آواز سن کر وہ دوفٹ اُچھل پڑا۔۔
فون کے دوسری طرف یوسف جان تھے۔۔ اور اُسے شر مندہ کر رہے تھے۔۔
"میں نے سوچا نجانے کب تک تم ٹریفک میں ہی پھنسے رہو تو میں کر مونے سے کہوں تمہیں
خود اپنی نگرانی میں یہاں تک چھوڑ جائے۔۔ لیکن شاید غلطی سے میں نے تمہارا لینڈ لائن
ملا دیا ہے۔۔ اوہ تو میں کیا سمجھوں کہ تم لینڈ لائن بھی ساتھ لے کر آرہے ہو۔۔؟؟؟
وہ اُسے شر مندہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے تھے۔۔

Classic Urdu Material

جی انکل سوری میں دس منٹ میں آتا ہوں۔ اُس نے ٹھک سے فون بند کر دیا تھا۔ کرمو
چاچا کو اُس نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ اور تیار ہونے چلا گیا۔ ٹھیک دس
منٹ بعد وہ واقعی ہی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔

جب وہ یوسف جان کی حویلی پہنچا۔ تو بی بی جان اور ہانیہ لان میں چائے پی رہی تھیں۔ وہ
ایک لمبی راہداری سے چلتا ہوا آ رہا تھا جس کے دونوں طرف سفید موتیوں کے بڑے
بڑے گملے رکھے ہوئے تھے اس راہداری کے ایک سرے پر لان تھا جبکہ دوسرے سرے
پر اندرونی دروازہ۔

اُس نے بی بی جان کو دیکھ لیا تھا۔ اس لیے وہ سلام کرنے اُن کی طرف چلا آیا۔ بی بی جان
کو اسے پہچاننے میں کچھ وقت لگا وہ اُسے کافی سال بعد جو دیکھ رہی تھیں۔ ویسے بھی اُن
کی نظر کچھ کم ہو گئی تھی۔

اُس نے جھک کر آداب کیا۔ ہانیہ کو اُسے اور وہاں کو بھی ہانیہ کو پہچاننے میں مشکل ہوئی
۔۔ وہ دونوں دس سال بعد ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

Classic Urdu Material

بی بی جان کے بعد اُس نے بے تکلفی سے ہانیہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جسے ہانیہ نے گرم جوشی سے تھام لیا۔ اُن سے اجازت سے لے کر وہ حویلی کے اندر داخل ہو گیا۔

وہ ستائیس برس کی عمر میں قدم رکھ چکا تھا۔ مردانہ وجاہت سے بھرپور شخصیت لیئے وہ ہر محفل میں ممتاز نظر آتا تھا۔ وہ سردار صاحب اور روحی کا حسین امتزاج تھا۔ سُرخ مائیل گندمی رنگت۔ ستواں ناک۔ بھوری آنکھیں۔ کشادہ پیشانی۔ اُس کے ہونٹوں کی بناوٹ بہت بھرپور تھی۔ اسموکنگ کی وجہ سے ہونٹوں کی رنگت سیاہی مائل ہو گئی تھی اُس کا چہرہ گول نہیں تھا نہ بہت لمبا۔ بھرے بھرے گال اور ان میں کوئی ڈمپل نہیں تھا۔ لیکن جب وہ کھلکھلا کر ہنستا تھا تو اُس کے صرف ایک گال میں ڈمپل کا شک پڑتا تھا۔ کچھ تو تھا اُس کے چہرے پہ جو اُسے منفرد بناتا تھا دوسروں سے۔ شاید وہ اُس کی گہری مسکراہٹ تھی جو اُسے اپنی ماں سے ملی تھی۔ جب وہ ہونٹوں میں مسکراہٹ دبا کر سامنے والے کو دیکھتا تھا تو سامنے والا ایک دفعہ تو ضرور چونکتا تھا

Classic Urdu Material

وارث جان اور ہانیہ دونوں ہی وہاج کو بچپن سے جانتے تھے وہ جب پاکستان آتے اور ادا جان شکار کا پلان بناتے تو وہ سردار انور کی زمینوں پر ہی قیام کرتے تھے۔ اس لیے وارث جان تو ادا جان کے ساتھ ہی گاؤں جایا کرتے تھے۔ وہاج اُس وقت بمشکل دس سال کا تھا جبکہ وارث اُس وقت سات سال کا تھا۔ ہانیہ بہت چھوٹی تھی اس لیے وہ بی بی جان کے پاس ہی رہا کرتی تھی۔

اسے یاد تھا کہ صرف ایک دفعہ ہی ادا کے ساتھ گئی تھی۔

لیکن جب سردار انور کو اپنی پارٹی کی وجہ سے چھ ماہ جیل جانا پڑا تو انہوں نے وہاج کو یوسف جان کے گھر بھجوا دیا تھا۔ اس وقت وہاج کو آخری دفعہ دیکھا تھا وارث اور ہانیہ نے۔

اُن دنوں بھی یہ دونوں بہن بھائی پاکستان آئے ہوئے تھے۔ اس وقت وہاج کی اپنی عمر سترہ سال تھی وارث چودہ برس کا تھا جبکہ وہ بمشکل دس برس کی تھی۔ اُسے یہی ایک

تفصیلی ملاقات یاد تھی بس وہاج کے ساتھ۔ اُس سے پہلے وہ بمشکل ایک دفعہ ہی ادا جان اور وارث کے ساتھ سردار انور کی حویلی گئی تھی۔ اور اُسے اُن کی حویلی اور گاؤں اور اُن کا اکھڑ مزاج بیٹائینوں ہی پسند نہیں آئے تھے۔ لیکن وہ دو مہینے جو اُس نے یوسف جان کے

Classic Urdu Material

گھر گزارے تھے اُس میں ہانیہ کو دور کا یہ کزن اگر اچھا نہیں لگا تھا تو بہت برا لگنا بھی بند ہو گیا تھا۔

اور آج دس سال بعد اسے اچانک سے اپنے سامنے دیکھ کر ہانیہ کو نجانے بہت حیرت ہوئی تھی۔۔ وہ سر سے لے کر پیر تک بدل چکا تھا۔ بچپن میں اُس کے بال کندھوں تک ہوا کرتے تھے۔ ہانیہ کو اچھی طرح یاد تھا کہ اُس کے بال اُس وقت ہانیہ سے زیادہ لمبے بلیک اور زیادہ سلکی تھے۔ اور یہی بات ہانیہ کو سخت ناپسند تھی۔۔ کہ وہ لڑکیوں جیسے بال کیسے رکھ سکتا تھا ایک لڑکا ہوتے ہوئے۔۔

لیکن آج اُس کے بال سلیقے سے کاٹے ہوئے تھے بال ابھی بھی سلکی بلیک تھے لیکن انہیں بہت نفاست سے بنایا گیا تھا۔۔ آج اُس نے ڈارک بلیو شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔

آستینوں کو فولڈ کر کے کہنی تک فولڈ کیا ہوا تھا۔۔ ایک ہاتھ میں بلیو سٹریپ اور گولڈن ڈائل والی بہت مہنگی گھڑی بندھی ہوئی تھی۔۔ پاؤں میں اُس نے پشاور می چپل پہن رکھی تھی۔۔ اور گوچی کے پرفیوم کی خوشبو ابھی تک لان میں پھیلی ہوئی تھی۔۔ خوش لباس تو خیر وہ پہلے بھی تھا۔۔ لیکن آج اُس کا وہاں یکسر بدل چکا تھا۔

Classic Urdu Material

ہانیہ نے اُس کے جانے کے بعد اپنی کہنی کے پیچھے بنے اس نشان کو دیکھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی بائیں کہنی کو چھوا۔ وہاں صرف چوٹ کا ایک نشان تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ بہت مدھم تو ضرور ہوا تھا لیکن ختم نہیں ہوا تھا۔ کہنی کو چھوتے ہوئے وہ مسکرا پڑی تھی اپنی بچپن کی اس چوٹ کو یاد کر کے۔۔۔۔۔ وہ اُسے دس سال بعد یوں اچانک دیکھ کر خوش ہوئی تھی یا نہیں اس کا فیصلہ ابھی کرنا مشکل تھا۔

سردار انور جب دوسری بیوی کو بیاہ کر لائے تو اُن کے والد اور پہلی بیوی نے اُن کا بھرپور استقبال کیا۔ اُن کے والد جا خیال تھا کہ اُن کے بیٹے سے لڑکی کا انتخاب کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔ اس اداکارہ کی بجائے اگر وہ کوئی خاندانی عورت لے کر آتے تو زیادہ بہتر فیصلہ ہوتا۔ بہر حال بیٹے کی خوشی کی خاطر وہ چار و ناچار مان گئے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے بیٹے کو سمجھا دیا تھا کہ اگر یہ عورت انہیں جلدی پوتا نہ دے سکی تو وہ اُن کی تیسری شادی کریں گے۔ اور یہ بھی کہ وہ حویلی کے اُس مخصوص حصے میں کبھی نہیں آئیں گی جہاں اُن کے

Classic Urdu Material

والد موجود ہوں گے۔۔ اور اب اُن کا اپنے پچھلے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں۔۔ وہ جب تک اس حویلی کا حصہ ہے سے تعلق نہیں رکھ سکتی

سردار صاحب کا اور عظمیٰ خاتون کا کمرہ تو کافی ٹائم سے بدل چکا تھا۔۔ وہ پہلے بھی زیادہ قریب نہیں تھے۔ عاصمہ کے پیدا ہوتے ہی عظمیٰ نے اپنا کمرہ الگ کر لیا تھا۔ عاصمہ ابھی صرف پانچ برس کی تھی جب اُس کے ابا میاں اُس کی چھوٹی امی کو بیاہ لائے تھے۔۔ عظمیٰ خاتون کا زیادہ وقت اب اللہ توبہ میں گزرتا تھا اس لیے اپنے بیویوں والے حقوق انہوں نے اپنے شوہر کو اُن کی دوسری شادی سے پہلے ہی معاف کر دیئے تھے۔۔

اور پھر کہاں وہ اور کہاں روحی بانو۔۔؟؟

روحی بانو کا آنکھوں کو خیرہ کرنے والے جوان حُسن کا مقابلہ بھلا اُن کی ڈھلتی عمر کہاں کر

سکتی تھی۔ اس لیے انہوں نے خود ساختہ ہار مان لی تھی۔۔ اور سردار صاحب اور عظمیٰ

خاتون کے بیچ جو دیوار شروع سے حائل تھی اُس پر مزید پر تیں چڑھتی گئیں۔۔

سردار صاحب خالصتاً صرف اور صرف روحی بانو کے ہی تھے۔۔ اور اس میں کمال اُن کی

محبت اور حُسن سے زیادہ عظمیٰ خاتون کا بھی تھا۔ انہوں نے اپنا شوہر خود پلیٹ میں رکھ کر

Classic Urdu Material

اپنی سوتن کو پیش کر دیا تھا۔ اور اس سب کے بدلے انہوں نے صرف اور صرف اپنی بیٹی کے لیے پیار اور ایک اچھا مستقبل مانگا تھا

اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ سردار صاحب اپنی پہلی اولاد سے سچ میں پیار کرتے تھے۔ اُن کی تعلیم کا اثر تھا وہ لڑکا یا لڑکی کے فرق کو نہیں مانتے تھے۔ لیکن جائیداد کے وارث کی اصلی خواہش اُن کے والد کو تھی۔ جسے وہ اُن کی زندگی میں پورا کرنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے کیا بھی۔ اس خوشی پہ وہ باقی ساری عمر روحی بانو کے احسان مند رہے تھے۔

شادی کے تیسرے سال میں اُنہوں نے اپنے شوہر کو ایک بیٹی کی خوشخبری دے کر انہیں اپنے سسر کے سامنے سرخرو کر دیا تھا۔ وہاں کی پیدائش پر ایک ماہ تک حویلی میں جشن کا سماں رہا تھا۔ ایک ماہ تک اس کے دادا نے لنگر عام کا اعلان کر رکھا تھا۔ اور شاید ان تین سالوں میں پہلی دفعہ انہوں نے اپنی دوسری بہو کو دیکھا اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ ورنہ ان کی نظر میں جو بہو والا رتبہ اپنی بھتیجی کے لیے تھا وہ روحی کو کبھی نہیں ملا تھا۔ لیکن وہاں کی پیدائش پر یہ رتبہ بھی شاید انہوں نے عظمیٰ خاتون سے چھین لیا تھا۔ اور اس

Classic Urdu Material

بڑھاپے سے لڑتی عورت کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اُنہوں نے بھی وہاں کے پیدا ہونے پر شکرانے کے نفل پڑھے تھے اُس کو اپنی اولاد مان لیا تھا۔ کیا ہوا اگر وہ اُن کے بطن سے نہیں جنما تھا۔ آخر کو تھا تو اُن کے شوہر کا خون

یہی وجہ تھی کہ اُس کے پیدا ہوتے ہی سردار صاحب نے اپنا اکلوتا وارث عظمیٰ خاتون کی جھولی میں ڈال دیا تھا۔ یہ شاید ان کے صبر کا پھل تھا۔ کہ وہ اُس کو جنم دیے بغیر ہی بیٹے کی ماں بن بیٹھی تھیں۔ اور روحی نے اس بات پہ کوئی اعتراض نہیں کیا تھا شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ پچیس سال کی عمر میں اُس کو بچے پالنے کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ عظمیٰ خاتون اپنی عمر اور تجربے دونوں میں اس سے بڑی تھیں۔۔

تمام عمر سہاروں کی آس رہتی ہے۔
تمام عمر سہارے فریب دیتے ہیں۔۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میرے حق میں کوئی دعا سائیں۔۔۔

Classic Urdu Material

بے رنگ ہوں رنگ چڑھاسائیں۔۔۔!!!

وہ تینوں لڑکیاں دن بدن ایک دوسرے کے قریب ہوتی جا رہی تھیں۔ ہانیہ اپنے لیٹسٹ فیشن ٹیسٹ کی وجہ سے پوری کلاس میں مرکز نگاہ بن چکی تھی۔ نہ صرف وہ اپنی کلاس میں بلکہ اب پورے کالج میں ڈسکس کی جاتی تھی۔ بہت سی لڑکیاں اُس کے ساتھ دوستی کرنے میں دلچسپی رکھتی تھیں لیکن ہانیہ کو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ

صرف منال اور مشال تک محدود تھی۔ اور اُن دونوں میں سے بھی منال کے زیادہ کلوز تھی۔ مشال ویسے بھی کم گو لڑکی تھی۔ کئی دفعہ اُسے حیرت ہوتی تھی کہ منال جیسی

شوخی و چنچل لڑکی کی دوستی ایسی چُپ اور گم سم رہنے والی لڑکی سے کیسے چل رہی تھی۔؟؟

اُس دن بھی وہ تینوں کینٹین پہ بیٹھی گپیں لگا رہی تھیں جب فور تھ ایئر کی گلناز اُن کی ٹیبل پر آئی۔ اُن دونوں کو شور ٹلی ہیلو ہائے کہنے کے بعد ہانیہ سے ڈائریکٹ پوچھا۔

کہ کیا تم انگلیجڈ ہو؟؟ ہانیہ اس اچانک سوال سے گھبرا گئی

واٹ ڈو یو مین؟؟

اُس نے چونک کر اُس سے اتنا کہا تھا

Classic Urdu Material

میرا مطلب ہے کہ اگر تم کہیں انجید نہیں ہو میں اپنے بھائی کا رشتہ تمہارے لیے لانا چاہتی ہوں۔۔ وہ فاسٹر پائلٹ ہے۔ آج کل ہم اس کے لیئے رشتہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کیا تم میری بھابھی بنو گی؟؟

گلناز نے اسے کھلی آفر دی۔۔ اُس کی بات مکمل ہوتے ہی ہانیہ دل سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔۔ گلناز کی آفر سے محظوظ ہوتے ہوئے اُس نے اتنا کہا تھا۔۔

یس۔۔ آئی ایم لیسنجڈ۔۔ بٹ یور آفراز گریٹ۔۔ آئی وش آئی کوڈ تھنک آن اٹ۔۔

وہ جب اپنے برٹش اکیسٹ میں فر فرانگریزی بولتی تھی تو سامنے والا بس اسے بولتا دیکھنے

کی خواہش میں بات کو مزید بڑھا دیتا تھا۔۔

گلناز اپنا ٹوٹا سپنا لیئے ٹیبل سے جا چکی تھی۔۔ اور وہ دونوں حیرت سے ہانیہ کو دیکھ رہی

تھیں۔۔

واؤ۔۔۔ تم نے کبھی بتایا نہیں کہ تمہاری منگنی ہو چکی ہے۔۔ مالی نے اُس کے جانے کے

بعد خوشی میں ہانیہ سے شکوہ کیا۔۔

اگر انگیج ہوتی تو بتاتی نا۔۔ اُس نے مالی کو ایک آنکھ مار کر پھر ایک قہقہہ لگایا۔۔

Classic Urdu Material

میں نے اُسے جھوٹ بولا بیکوز مجھے اُس کے فاسٹر پائلٹ بھائی میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔

اُس نے صاف گوئی سے جواب دیا۔۔

میں لومیرج پہیلیو کرتی ہوں۔۔ آپ کسی ایسے شخص کے ساتھ زندگی کیسے گزار سکتے ہیں؟؟ جسے آپ ڈھنگ سے جانتے بھی نہیں۔۔

اُس نے اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔۔

تو تمہیں کیسا لڑکا چاہیے؟؟ آئی مین کوئی سکیچ تو ہو گا اُس کا تمہارے ذہن میں۔۔

مشال نے اُسے لقمہ دیا۔۔

ویل۔۔ ڈیس ٹرو۔۔ آئی ہیو آئیڈیل ان مائی مائنڈ۔۔

وہ ایسا ہونا چاہیے جو مجھے پہلی نظر میں بھا جائے۔۔ دل آجائے اس پہ میرا۔۔ ہی شوڈ بی ٹال

اینڈ ہینڈ سم۔۔ وہ بہت اٹریکٹو ہونا چاہیے۔۔ کہ جب وہ میرے ساتھ چلے تو لوگ ہمیں مڑ

مڑ کر دیکھیں۔۔ اُس جیسا شخص پانے کی خواہش کریں۔ اور وہ شخص صرف مجھ سے وفا

کرے۔۔ بھلے مجھ سے میرے جتنا پیار نہ کرے۔ لیکن وفا ضرور کرے۔۔ اُس نے

شدت سے اپنے جذبات بیان کیے۔۔

Classic Urdu Material

اور فرض کرو اگر تم اُس کی نظر کو نہ بھائی تو۔۔۔؟؟ مالی نے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔ کیا تمہیں ایسا لگتا ہے۔؟؟ کہ کوئی مجھے دیکھے اور اگنور کر دے۔۔؟؟ اتنا آسان نہیں ہے ہانیہ جبار کو نظر انداز کر دینا۔ مائی ڈیر فرینڈ تم ہانیہ کو جانتی نہیں ہو۔۔ جو چیز مجھے پسند آتی ہے اُسے میں خرید لیتی ہوں۔ یہ دیکھے بناء کہ وہ کتنی مہنگی ہے۔۔؟؟ اُس نے عزم سے کہا تھا۔۔

مانا کے ہر چیز خریدی جاسکتی ہے۔۔ لیکن کیا من چاہا انسان بھی خریداجاسکتا ہے؟؟ مالی نے تشویش سے پوچھا تھا۔۔

اس دنیا میں سب کچھ بکتا ہے مائی لو۔۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ ٹھیک وقت پہ ٹھیک قیمت لگا رہے ہوں۔۔ وہ ابھی تک اپنی بات پہ قائم تھی۔۔

چلو مان لیا کہ انسان بھی خریداجاسکتا ہے۔۔ تو کیا اس انسان کی محبت اور اُس کے جذبات کی بھی کوئی قیمت ہوتی ہے؟ کیا وہ بھی بکتے ہیں؟؟ کیا اُن کے بھی خریدار ہوتے ہیں؟؟ مالی ابھی مزید بحث کے موڈ میں تھی اگر مشال بیچ میں نہ بول پڑتی۔۔ اوہو یہ کیا بحث لے بیٹھی ہو تم دونوں۔ چلو اٹھو لاسٹ لیکچر کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔

Classic Urdu Material

جس پہ وہ دونوں بھی ہنس پڑی تھیں۔۔ اور کلاس کی طرف چل پڑی تھیں۔۔۔

منال کالج سے گھر پہنچی تو بی اماں ڈرائنگ روم میں کچھ مہمانوں کے ساتھ بیٹھی تھیں۔۔
اُس نے جھانک کر کمرے میں دیکھا تو سلام کرنا پڑ گیا۔۔

وہ بڑی عمر کی تین خواتین تھیں ایک کی عمر لگ بھگ بی اماں جتنی تھی۔۔ جبکہ ایک چالیس کی معلوم ہوتی تھیں۔۔ تیسری خاتون نہیں لڑکی تھی اس کی عمر لگ بھگ چھبیس یا ستائیس برس ہوگی۔

بی اماں نے بتایا کہ وہ اُن کی دور کی رشتے دار ہیں۔

اُن تینوں کو سلام کر کے جیسے ہی وہ مڑی۔۔ نورن ڈرائنگ روم کے غسل خانے سے وضو

کر کے نکلی۔۔ باقی کی کہانی وہ سمجھ گئی تھی۔۔ کہ یہ سب اسی نورن کی کارستانی تھی۔۔ اور

وہ بی اماں کی رشتے دار نہیں بلکہ ضرور رشتے والی ہی تھیں۔

منال کو دیکھ کر نورن بوکھلا گئی۔۔

Classic Urdu Material

ارے بیٹی۔۔ آج جلدی آگئی تم کالج سے۔ بی اماں بتا رہی تھیں کہ کبھی کبھار لیٹ بھی ہو جاتی ہو۔۔ میں بس تمہارے ہی انتظار میں تھی سوچا تم آؤ تو مل کے ہی جاؤں گی۔۔
نورن نے انتہا درجے کی محبت کا مظاہرہ کیا۔۔

ارے نورن بی۔۔ آپ اور میرا ویٹ کے رہی تھیں؟؟ بلکہ آج تو میں جلدی آگئی ہوں جس کی شاید آپ کو اُمید بھی نہیں تھی۔۔ اُس نے آخری بات نورن کے تھوڑا قریب ہو کر بولی تھی۔۔

جس پہ نورن کچی سی ہنسی ہنس پڑی تھی۔ بی اماں بیچ میں بول پڑی تھیں۔۔

جامالی پتر کپڑے بدل آ۔۔ اور اچھی سی تیار ہو کے آنا۔۔ بی اماں نے اسے پچکارا۔۔
ارے نہیں مالی تیار ہون دی کوئی لوڑ نہیں ماشاء اللہ سے انی سوہنی لگدی پائی اے۔۔ صرف کپڑے بدل کے آجاؤ۔۔

نورن جانتی تھی کہ وہ کس قسم کی تیاری کر کے آسکتی ہے۔۔

نورن کی بات سن کر اور اُس کی مسکین شکل دیکھ کر نجانے کیوں اس کی ہنسی نکل گئی۔۔

Classic Urdu Material

وہ خاموشی سے کپڑے بدل کر آئی۔۔ کچھ دیر اُن کے پاس بیٹھی اور پھر تھکن کا بہانہ بنا کر کے چلی گئی۔۔ نور نے کلمہ شکر ادا کیا تھا۔۔

مشال کافی دیر سے دروازے کے پاس ٹہل ٹہل کر ہاشم کی واپسی ایک انتظار کر رہی تھی۔۔ ہاشم پچھلے دو دن سے اُس کو اور سارے گھر والوں کو چکمہ دے رہا تھا۔ جب بھی وہ گھر واپس آتا تو بہانہ بنا کر انکار کر دیتا۔۔ کہ ابھی رپورٹس بنی نہیں ہیں۔ یا آج یاد نہیں رہا پھپھو کی رپورٹس اُٹھانا۔۔ کل یاد سے اُٹھالوں گا۔۔

آج کالج سے آنے کے بعد مشال نے سب سے پہلے اس لیبارٹری فون کر کے رپورٹس کی انفارمیشن لے لی تھی۔۔ ریفرنس نمبر بتانے پر اُسے بتایا گیا کہ اس سمپل کی رپورٹس کا رزلٹ دو دن پہلے ہی کلیکٹ کر لیا گیا ہے۔۔ اُس وقت سے وہ ہاشم کا ویٹ کر رہی تھی۔۔ آخر وہ دو دن سے کیوں جھوٹ بول رہا تھا۔۔؟؟

Classic Urdu Material

وہ جیسے ہی گھر داخل ہوا مشال اُس پر برس پڑی۔۔ وہ تو ہاشم نے شکر کیا کہ باقی سب گھر والے لاؤنج میں شام کی چائے پی رہے تھے اس لیئے انہوں نے مشال کو یہ کہتے نہیں سنا کہ رپورٹس آگئی ہیں۔۔ اور وہ کیوں چھپا رہا ہے۔۔

صبر کرو بتاتا ہوں۔ ابھی باہر سے تھکا ہارا آیا ہوں۔۔ اور تم مجھ پہ بلا وجہ غصہ کر رہی ہو۔۔ اُس نے ایکٹنگ کرنے کی کوشش کی۔۔

وہ رپورٹس میرے ایک دوست کی طرف پڑی ہیں۔۔ تم ساتھ چلو تو ہم ابھی لے آتے ہیں۔۔

مم۔۔ میں کیوں چلوں؟؟ تم خود لے کر آؤ۔۔ وہ ابھی بھی غصے میں تھی۔
اگر تم نہیں چلو گی تو میں ابھی نہیں جاسکتا۔۔ جب اس کی طرف جانوں گا لے آؤں گا۔۔
اب ہٹو میرے راستے سے۔۔ اُس نے اندر کی طرف قدم بڑھائے۔۔

رکو۔۔ میں امی اور ماموں سے اجازت لے کر آتی ہوں پھر چلتے ہیں۔۔ وہ کسی نتیجے پر پہنچ چکی تھی۔۔

Classic Urdu Material

ارے اُن لوگوں کو بتانے کی کیا ضرورت؟ تمہیں پتہ ہے ابو مجھ سے خفا ہوں گے۔۔ وہ
سُٹٹا اٹھا تھا۔۔ تم انہیں کہو کہ ہم منال کی طرف جارہے ہیں تمہیں کچھ نوٹس اٹھانے
ہیں۔۔

لیکن میں جھوٹ کیوں بولوں؟؟ وہ بضد تھی۔۔

پلیز میری خاطر۔۔ اسے جھوٹ نہیں مصلحت کہتے ہیں۔۔ وہ گڑ گڑایا۔۔

اوکے۔۔ میں ابھی آتی ہوں۔ وہ اندر گئی۔ اپنی ماں سے اور ماموں سے یہی کہہ کر اجازت
لی کہ وہ کچھ نوٹس منال کی طرف بھول گئی ہے ہاشم کے ساتھ وہی لینے جارہی ہے۔۔

اتنی دیر میں وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔ وہ آکر اُس کے برابر بیٹھ گئی۔۔ اگلے تیس منٹ

میں وہ سچ مچ منال کے گھر کے سامنے تھا۔۔ پہلے تو وہ یہی سمجھ کہ شاید اُس کا دوست بھی

اسی سوسائٹی میں رہتا ہے۔۔ لیکن جب اُس نے بریک منال کے گھر کے باہر لگائی تو وہ

بہت سے سوالوں سے گھر گئی۔۔ اسی کشمکش میں وہ نیچے اُتری۔ دوسری ڈور بیل پر منال

نے دروازہ کھولا اور اُن دونوں کو دیکھ کر حیران ہو گئی۔۔ بی اماں نہانے گئی ہوئی تھیں۔ اُن

دونوں کو لے کر وہ اپنے بیڈ روم میں ہی آگئی۔

Classic Urdu Material

خیریت تو ہے نا؟؟ تم دونوں ایک ساتھ؟ یہاں کیسے آنا ہوا؟؟ مالی سوال پر سوال کر رہی تھی۔۔

ان حضرت سے پوچھو۔۔ اپنے کسی دوست کے گھر جانا تھا انہیں اور دیکھو یہاں لے آئے۔۔ ہاشم میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے اب۔۔ وہ ایک دم چیخی تھی۔

رپورٹس تو گاڑی میں پڑی ہیں۔ میں نے تم سے جھوٹ بولا تھا۔ اور میں اُس رپورٹ کو ٹائم پہ کلیکٹ کر کے ڈاکٹر سے چیک بھی کروا چکا ہوں۔

لیکن میری ہمت نہیں ہو رہی تھی گھر میں یہ بات بتانے کی۔۔

وہ مزید سیخ پا ہوئی تھی ہاشم کی یہ بات سن کر۔۔ لیکن اُس نے منال کی طرف دیکھ کر کہا تھا

کہ اسے سنبھالو میں اسی لیے اسے یہاں لے کر آیا ہوں۔۔ ڈاکٹر کے مطابق پھپھو کو معدہ

کا کینسر ہے۔۔ جو کہ کافی حد تک پھیل چکا ہے۔ وہ خبر تھی یا اُس نے اُس کے سر پہ بم پھوڑا

تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ یک ٹک اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی اور پھر جیسے ہی منال نے اسے گلے سے لگایا۔۔ وہ
بھٹ پڑی تھی۔۔ وہ آہوں اور سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔ منال بھی رو پڑی تھی۔۔ ہاشم
اُسے بلک بلک کر روتا دیکھ رہا تھا اندر سے وہ بھی افسردہ ہو گیا تھا۔۔

اگلے دن وہ یوسف جان کے بنا بلائے ہی وہاں جانے کے لیئے وقت سے پہلے تیاری کر رہا
تھا گو کہ اُنہوں نے اُسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔ لیکن وہ ابھی تک کل والی شرمندگی محسوس کر
رہا تھا۔۔ اس لیے وہ اُنہیں موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔

وہ ابھی شاور لے کر نکلا تھا کہ کرمو چاچا اُس کے استری شدہ کپڑے لے کر آگیا۔ براؤن
رنگ کا سوٹ جس کے کالر پہ اُسی رنگ کی باریک کڑھائی نفاست سے کی گئی تھی۔۔ کرمو
نے اُسی رنگ کے سٹون والے کف لنکس نکال کر رکھ دیے تھے۔۔ کپڑے، جوتے پہن
کر اور ڈھیر سا راپر فیوم چھڑک کر وہ آئینے میں خود کو دیکھ رہا تھا۔ اُس نے گاڑی کی چابی
اٹھائی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

Classic Urdu Material

جب وہ یوسف جان کی حویلی پہنچا تو ہانیہ کی گاڑی بھی حویلی میں داخل ہو رہی تھی۔ وہ شاید ابھی شاپنگ کر کے لوٹی تھی کیونکہ اُس کے نکلنے کے بعد ڈرائیور ڈھیر سارے بیگن اٹھا کر اُس کے پیچھے پیچھے چل دیا تھا

ہانیہ نے اُس کی لینڈ کروزر آتے ہوئے دیکھ لی تھی۔ اس لیے وہ پورچ میں ہی رک گئی۔ وہاں بھی اُسے رکتا دیکھ کر اُس کی جانب آیا تھا۔

ہیلوینگ مین۔۔ ہاؤ آریو؟؟ ہانیہ نے پہل کی تھی۔

آئی ایم گڈ۔۔ وہاں نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

خیریت۔؟؟ آج پھر سے؟ ادا جان سے کوئی کام ہے؟؟ اس نے بات بڑھائی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ مجھے نہیں۔۔ ادا سائیں کو کام ہے مجھ سے۔ اُس نے بات پلٹ دی تھی۔۔

اُنہیں کیا کام ہے آپ سے؟؟ آئی مین۔۔ اف یو ڈونٹ مائنڈ می آئی آسک؟؟

ایسا کچھ خاص کام نہیں۔۔ بس آج کل وہ مجھے اور وارث کو انٹرویو کی تیاری کروا رہے

ہیں۔۔ سول سروسز کا۔

Classic Urdu Material

اوہ۔۔ واؤ۔۔ برینٹ۔۔ آپ نے بھی ایگزام پاس کر لیا۔؟؟ وہ خوش ہوئی تھی۔۔

ہوں۔۔ مختصر سا جواب۔۔

آج وہ بلاشبہ کل سے بھی زیادہ اچھا لگ رہا تھا۔ یہ رنگ اُس پہ بہت بچ رہا تھا۔ اور اُس کی خوشبو ہانیہ کو بے خود کر رہی تھی۔

وہ خود بھی کچھ کم نہیں لگ رہی تھی۔ اُس نے بلیک شفون کا ٹاپ پہن رکھا تھا جس کے گلے اور آستینوں پہ سلور کام تھا۔ نیچے ہیل باٹم ٹراؤزر تھا۔ ایک ہاتھ میں ڈائمنڈ کا بریسلٹ۔۔ دونوں ہاتھوں میں خوبصورت انگوٹھیاں اسی ڈیزائن کے ٹاپس کانوں میں اور

بلیک نیل پینٹ نے اُس کے ہاتھوں اور پیروں کو اور بھی دلکش بنادیا تھا۔ ہائی سیلز اُس کا شوق تھا۔ نیچرل میک اپ کے ساتھ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ سردار وہاں کیاد نیا کا کوئی مرد بھی اُسے اس تیاری کے ساتھ انور نہیں کر سکتا تھا

آئی تھنک ادا جان ابھی گھر پر نہیں۔۔ آؤ تب تک بی بی جان کے ساتھ چائے پی لو۔۔ اُس نے اپنا نام دانستہ طور پر نہیں لیا تھا۔

شیور۔۔ وائے ناٹ۔۔ وہ اُس کے ساتھ اندر کی طرف چل پڑا۔۔

Classic Urdu Material

بی بی جان عصر کی نماز پڑھ رہی تھیں۔۔ وہ خان بابا کو چائے کا کہہ کر اُس کے پاس ڈرائنگ روم میں آگئی تھی۔۔

بی بی جان نماز پڑھ رہی ہیں۔۔ اُس نے آتے ہی بات شروع کی۔۔

اُس اوکے۔۔ لگتا ہے میں آج کچھ زیادہ ہی جلدی آگیا۔۔ وارث کہاں پر ہے۔۔ اسے بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بات کرے۔۔؟

وارث بھیا اپنے دوستوں کے ساتھ گئے ہوئے ہیں۔۔ آنے والے ہیں۔۔

تو آج کل کیا کر رہی ہو؟؟ اُس نے ہی بات بڑھائی۔۔

میں کالج میں ہوں آئی کام کر رہی ہوں ابھی۔۔ اور آپ کیا کر رہے ہیں آج کل۔۔؟؟
اُس نے بے تکا سوال کیا۔

کچھ خاص نہیں۔۔ بس ایک بزنس سیٹ اپ کر رہا ہوں۔۔ اتنے میں خان بابا چائے لے کر اندر داخل ہوئے۔۔

اس کا مطلب پاکستان میں شفٹ ہونے کا پلان کر لیا؟؟ میں تو سمجھا کہ تم ابھی بھی چھٹیوں پہ یہاں آئی ہوئی ہو۔ تو پھر کتنا لاہور گھوم لیا تم نے؟؟

Classic Urdu Material

کچھ خاص نہیں گھوما۔۔ بھیا اسٹڈی میں بہت بڑی رہتے ہیں۔۔ ادا نے اُن پہ خاص سختی کی ہوئی ہے۔۔ بی بی جان ویسے کہیں نہیں جاتیں۔۔ اور میں اکیلی کیا گھوموں؟؟ اس نے آخر میں رونی سی شکل بنا کر کہا۔۔

وہاں کو اُس کی شکل دیکھ کر ہنسی آگئی تھی۔۔

تو میں ہوں نہ؟؟ میں لے جاؤں گا کسی دن۔ جب تم فری ہو بتانا۔ لاہور میں رہ کر لاہور نہ گھومے تو پھر کیا جیے؟؟

خان بابا نے وہاں کو وارث کے آنے کی اطلاع دی تھی وہ اُس سے اجازت لیتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

وہ ابھی اُس سے اور بہت سی باتیں کرنا چاہ رہی تھی اُسے اُس کے ساتھ گپ شپ کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

آپ ہیں کے جانے کو کھڑے ہیں۔۔۔

دل ہے کہ بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔!!

Classic Urdu Material

سکندر بخت نے رات کھانے کے بعد ہاشم کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ اُسے کیوں بلایا جا رہا ہے؟؟ وہ اب اس بات کو مزید نہیں چھپا سکتا تھا دروازے پہ ہلکی سی دستک دے کر وہ اندر داخل ہوا تھا۔ کمرے میں سکندر بخت۔۔ صفیہ بخت۔۔ اور اُس کا بڑا بھائی قاسم بھی موجود تھا۔۔

وہ بھی سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُس کے آنے سے پہلے ہی سکندر صاحب قاسم سے اُس کی واپسی کا ڈسکس کر رہے تھے۔۔

اس سے پہلے کہ سکندر صاحب اُس سے کچھ پوچھتے اُس نے خود تمہید باندھی۔۔

میں پھپھو کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ اُن کی رپورٹس میں کینسر ڈائیگنوز ہوا ہے۔۔

اُس نے ایک ساتھ سب کو اپنی اپنی جگہ ساکت کر دیا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ مرض کافی پھیل چکا ہے لیکن علاج شروع کیا جاسکتا ہے۔۔ اُمید تو دلائی ہے۔۔

اُس نے خود ہی بات مکمل کر دی۔۔

تُم نے یہ بات کسی اور سے تو نہیں کی۔۔؟؟ صفیہ بیگم نے بیٹے سے پوچھا۔۔

Classic Urdu Material

نہیں آج شام تک تو نہیں کی تھی لیکن ابھی کچھ دیر پہلے جب مشال کو اُس کی دوست کی طرف لے کر گیا تو اُسے بات بتانی پڑی۔۔ وہ بہت ضد کر رہی تھی۔۔ اور لیبارٹری سے خود رپورٹس لانے کی بات کر رہی تھی۔۔ اس لیے میں نے اُسے بتا دیا ہے۔

اب صفیہ بیگم کو سمجھ آئی کہ جب سے وہ نوٹس لے کر آئی تھی۔۔ تب سے وہ کمرے میں بند تھی۔۔ رات کے کھانے پر بھی شانی جب اُسے بلانے گیا تو وہ جلدی سونے کا بہانہ کر کے نہیں آئی تھی۔۔ سکندر صاحب کارنگ پیلا پڑ گیا تھا۔۔ وہ اپنی بہن اور بھانجی سے بہت پیار کرتے تھے۔۔ صفیہ بیگم اور قاسم بخت نے اُنہیں تسلی دی لیکن وہ ایک دم چُپ ہو گئے تھے۔۔

اُن کے کمرے سے نکل کر ہاشم اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔۔ کمرے میں جانے کی بجائے وہ کچن میں چلا گیا۔۔ وہ جانتا تھا کہ شام سے مشال نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ اُس کے لیے کھانا پلیٹ میں نکال کر وہ اُس کے کمرے کی طرف چلا آیا۔۔ ہلکی سی دستک کے بعد اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو اُس نے مشال کے نمبر پر کال کی۔۔ اُس نے کال کٹ کر دی تھی۔ ہاشم نے دوبارہ دروازہ بجایا۔۔ اب کی بار اندر سے آواز آئی۔۔

Classic Urdu Material

کون ہے؟؟ میں نے کہا ہے نامیں سو رہی ہوں۔۔ وہ بلند آواز سے چیخی تھی۔۔

تم دروازہ کھولو۔۔ مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔ وہ بضد تھا۔۔ پانچ منٹ بعد مشال نے

دروازہ کھول دیا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اُسے

کھانا کھلانے ہی آیا ہے۔۔

وہ جائے نماز پر بیٹھی مسلسل رو رہی تھی۔۔

وہ لوگ جن کی پہلی اور آخری منزل اللہ کی ذات ہوتی ہے وہ کبھی نہیں ڈوب سکتے۔۔ وہ

بھی شاید اللہ سے ہی گڑگڑا کر مانگ رہی تھی۔

اُس کی آنکھیں رونے سے سوج چکی تھیں۔

میں اسی لیے تم سے یہ بات چھپا رہا تھا۔۔ میں تمہیں تکلیف سے بچانا چاہتا تھا۔۔

اچھا چلو اب کھانا کھالو۔ بھوکے پیٹ دعا قبول نہیں ہوتی۔۔ میں نے کہیں پڑھا تھا۔۔ ہاشم

نے دماغ پہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ اُس نے صاف انکار کیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

دیکھو۔ اگر تم اسی طرح کھانا پینا چھوڑ دو گی تو پھپھو کو کون دیکھے گا۔ اور وہ تو تمہاری ماں ہیں۔ تمہیں ایک دفعہ دیکھیں گی تو سب سمجھ جائیں گی۔ پھر انہیں کیا بتاؤ گی؟؟ دیکھو تمہیں ہمت کرنی ہو گی۔ میں جانتا ہوں یہ اتنا آسان نہیں۔ لیکن ہم سب ہیں نا تمہارے ساتھ۔ میں ابھی ابو امی کو بتا کر آ رہا ہوں۔ وہ بھی پریشان ہیں۔ تم کو اس حال میں دیکھیں گے تو مزید پریشان ہو جائیں گے۔

اُس کی بات ٹھیک تھی۔ اُس نے چپ چاپ رُے میں سے کھانا نکالا اور خاموشی سے کھانے لگی۔ ہاشم نے شکر ادا کیا تھا۔

منال کے خلاف توقع وہ اگلے دن کالج چلی آئی تھی۔ منال اُسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی لیکن اُس نے اظہار نہیں کیا تھا۔ وہ خود بھی بہت دکھی تھی۔ دو لیکچرز کے بعد وہ منال کو لے کر کلاس سے باہر آ گئی تھی۔ ہانیہ کو اگرچہ اُس نے ساتھ چلنے کا نہیں کہا تھا لیکن وہ بھی اُن دونوں کے ساتھ ہی تھرڈ لیکچر چھوڑ کر کالج کے لان میں آ گئی تھی۔ ہانیہ صبح سے

Classic Urdu Material

ہی نوٹ کر رہی تھی کہ وہ دونوں آج بہت چُپ ہیں۔۔ لان میں آکر بھی وہ دونوں ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کر رہی تھیں۔۔ آخر کو ہانیہ نے ہی پہل کی۔۔

کیا ہوا ہے تم دونوں کو؟؟ آج بہت چُپ ہو؟؟۔ ازایوری تھنگ اوکے؟؟ وہ دونوں پریشان لگ رہی تھیں۔۔

ہمم۔۔ اچھولی۔۔ مشال کی ماما کی طبیعت خراب ہے۔۔ شی ازڈایگنوزید و د کینسر۔۔ منال نے کہا اسے بلا آخر بتا دیا تھا۔۔

اوہ سوسائڈ۔۔ بہت دکھ کی خبر ہے۔۔ لیکن اب بہت سی ریسرچ ہو رہی ہے اس پہ۔۔

علاج ہو رہا ہے اس مرض کا بھی۔۔ ہانیہ نے اُن دونوں کو تسلی دی تھی۔۔

میں ادا جان سے بات کروں گی وہ بہت اچھے اچھے ڈاکٹرز کو جانتے ہوں گے۔ وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔ اُس نے مشال کو حوصلہ دیا تھا۔۔ چلو کینیٹین چلتے ہیں۔ کچھ کھانے کا دل کر رہا ہے میں تو ناشتہ بھی نہیں کر کے آئی تھی۔۔

تم بیٹھو۔۔ میں کینیٹین پہ آرڈر دے کر آتی ہوں وہ لڑکا یہیں سرو کر دے گا۔۔ اس سے پہلے کے وہ انکار کرتیں وہ جاچکی تھی۔۔۔۔۔

وہ کالج سے گھر پہنچی تو وارث جان نے اسے بتایا داجان اور بی بی جان اسلام آباد گئے ہیں۔۔
یوسف جان کے کسی دوست کا انتقال ہو گیا تھا اس لیے انہیں ایمر جنسی جانا پڑا۔

وہ خود بھی باہر جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔ وہ بلاشبہ ایک خبر و مرد تھا ابھی تو اس کی عمر
بمشکل چوبیس برس تھی۔۔ اُس کا رنگ بہت صاف تھا۔ سر کے بال لائٹ براؤن تھے۔
اُس کی ہیزل گرے آنکھیں اُسے اور دلکش بناتی تھیں۔۔ وہ زیادہ بھرے جسم کا نہیں
تھا۔۔ نقوش بھی اٹھان والے تھے۔۔ جیسے جیسے اس کی جوانی بڑھ رہی تھی وہ مزید وجیہ
ہو تا جا رہا تھا۔ اس وقت بھی وہ سفید شرٹ کے ساتھ بلیک جینز میں بہت ہینڈ سم لگ رہا
تھا۔۔

کہاں جانے کی تیاری ہے؟؟ ہانیہ نے اُس کی تیاری دیکھ کر اندازہ لگایا کہ وہ باہر جا رہا تھا۔۔

میں وہاں کی طرف جا رہا ہوں۔۔ کچھ اسٹڈی اور اوٹنگ کا پلان ہے۔۔

وہاں کا نام سن کر وہ چونک اُٹھی۔۔

تو پھر میں گھر رہ کر کیا کروں گی؟؟ بہت بور ہو جاؤں گی۔۔؟؟

وہ روہا نسی ہوئی۔۔

تُم کوئی مووی دیکھ لینا۔۔ میں جلدی آ جاؤں گا۔۔

اُس نے حل پیش کیا۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ مووی کا کوئی دل نہیں میرا۔۔ تُم مجھے بھی ساتھ لے جاؤ۔۔ ورنہ میں ادا
جان کو فون کر کے بتا دوں گی کہ تُم مجھے گھر پہ اکیلے چھوڑ گئے ہو۔۔ آخر میں اُس نے
دھمکی بھی دی۔۔

بات اُس کی ٹھیک تھی۔۔ ادا جان اسے جاتے ہوئے کہہ کر گئے تھے کہ بہن کا خیال

رکھنا۔ اور اکیلا گھر نہ چھوڑنا۔ اگر وہ فون کر دیتی یا ادا جان کا فون آ جاتا اور انہیں پتہ چلتا کہ

وہ گھر پہ ملازموں کے ساتھ بالکل اکیلی ہے تو یقیناً اُسے ڈانٹ پڑتی۔۔

اچھا چلو جلدی سے تیار ہو آؤ۔۔ ہم ساتھ چلیں گے۔ اُس نے اُسے ساتھ لے جانے کا ارادہ

کر لیا تھا۔۔ وہ ایک دم خوش ہو گئی تھی۔۔ دس منٹ کا کہہ کر وہ جلدی سے اپنے روم کی

طرف بڑھی۔۔

Classic Urdu Material

دس منٹ کی بجائے تیس منٹ بعد جب وہ نیچے آئی تو نک سک سے تیار تھی۔۔ لائٹ گولڈن کلر کاشمیری ٹاپ۔۔ اُسی شیڈز کی شارٹ کیپری۔۔ گولڈن بندے گلے میں گولڈن پینڈینٹ اور ایک ہاتھ میں گولڈ کی واچ۔۔ پاؤں میں گولڈن سینڈل۔۔ سب کچھ پرفیکٹ تھا۔

وہ پہلی دفعہ وہاں کے گھر جا رہی تھی۔ ایکسائٹمنٹ اپنے عروج پر تھی۔۔ دس منٹ کا راستہ ٹریفک کی وجہ سے آدھ گھنٹہ میں طے ہوا تھا۔۔

اُن کا بنگلہ لاہور شہر کے پوش علاقے میں تھا۔۔ جیسے ہی گاڑی رکی دو مسلح گارڈ خاکی یونیفارم پہنے گیٹ کی طرف لپکے۔۔ انہوں نے گیٹ کھولا۔ اور چستی کے ساتھ اب گاڑی کے دونوں سائڈ کے دروازے کھولے۔۔

وہ دونوں بہن بھائی جب تک راہداری کر اس کر کے اندرونی دروازے تک پہنچے اُن کی رہنمائی کرنے والا ایک اور گارڈ پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اُس نے آگے بڑھ کر مین دروازہ کھولا۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔۔

Classic Urdu Material

اُس سے آگے بہت سے ملازم مرد اور عورتیں گھر کے اندرونی حصہ میں تھیں۔۔ سب اپنا اپنا کام کر رہے تھے۔ اُن میں سے کر موچا چاند ر آتے مہمانوں کو دیکھ کر اُن کی جانب لپکا۔۔

اور اُن کو لے کر ڈرائنگ روم کی طرف آگیا۔ ہانیہ نے دیکھا کہ ڈرائنگ روم کو بہت خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ سجایا گیا تھا۔۔ جدید ڈیزائن کا جڑاؤ صوفہ سیٹ ایک سائڈ پی سیٹی۔۔ اور ایک سائڈ پیہ دو بڑے دیوان رکھے گئے تھے۔۔ گلاس کا سینٹر ٹیبل کافی بڑا تھا۔۔ کمرے کے عین درمیان میں بہت ہیوی اور خوبصورت فانوس لٹک رہا تھا۔۔ جس میں لگے گلاس میں پورا ڈرائنگ روم کسی بادشاہ کے تخت کا عکس لگ رہا تھا۔۔ دیواروں پر دراز قد پینٹنگ لگی ہوئی تھیں۔۔ جو کمرے کی پرفیکشن کو مزید بڑھاوا دے رہی تھیں۔۔ اُن کو بیٹھے ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ وہاں اندر داخل ہوا۔ وہ گھر کے کپڑوں میں تھالوز بلیک شرٹ اور ٹراؤزر میں بھی وہ غضب کا لگ رہا تھا۔۔ ہانیہ کو وارث کے ساتھ دیکھ کر وہ چونک گیا۔۔ اپنے حلیے کو دیکھ کر وہ شرمندہ سا ہوا۔۔

Classic Urdu Material

ارے میڈم ہانیہ بھی آئی ہیں؟؟ اُس نے دونوں سے ہاتھ ملایا۔۔ بھی وراثت تم نے بتایا
نہیں کہ تم دونوں آرہے ہو؟؟

اُس نے وراثت کو پکڑا۔۔

بس یار اچانک پلان بنا۔۔ تمہیں بتایا تھا کہ ادا جان بی بی جان کے ساتھ اسلام آباد گئے
ہیں۔ میں نکل رہا تھا کہ یہ محترمہ بھی تیار ہو گئیں۔ اس کے بعد ہمارا ڈنر کا پلان بھی
تھا۔ اُس نے بہانہ بنایا۔۔

ارے میں مذاق کر رہا تھا۔ وہاں نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

اتنے میں کر موچائے لے کر اندر آیا۔ اُس کے ساتھ ملازمہ ٹرائی گھسیٹ کر لا رہی
تھی۔ ابھی وہ لوگ چائے پی رہے تھے کہ وراثت کا فون بج اُٹھا۔ دوسری طرف وراثت

کا کوئی دوست تھا۔ فون بند ہونے کے بعد وہاں کو اُس نے بتایا کہ اُس کے دوست نے

آج اپنی رجسٹریشن کے ڈاکو منٹس ڈراپ کرنے جانا ہے۔ اُس کی گاڑی خراب ہے اس

لئے وراثت کو کچھ دیر کے لیے جانا پڑے گا۔ تب تک ہانیہ کو وہ یہیں چھوڑ کر جا رہا ہے۔۔

واپسی پہ اُسے پک کر لے گا۔۔

Classic Urdu Material

ہانیہ نے دل ہی دل میں خوش ہو کر کلمہ شکر ادا کیا۔ وہ خود بھی وارث کے ساتھ یوں اچانک آکر آکورد فیل کر رہی تھی۔

اُس اوکے وارث یو کین گو۔ اُس نے اسے اجازت دی تھی۔ ہانیہ کو بھی بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

وارث کے جانے کے بعد وہ اُسے لے کر گھر کے اندرونی حصے میں آگیا تھا۔ وہ دونوں ڈرائنگ روم سے نکلے ہی تھے کہ سردار انور انہیں لاؤنج میں مل گئے۔ وہ بھی شاید کہیں جارہے تھے۔

ارے واہ۔ ہانیہ سیٹیا آئی ہے۔ انہوں نے مسرت سے کہا۔ وہ انہیں آداب کہتی ہوئی تھوڑا جھکی انہوں نے اس کے سر پر پیار دیا۔

تم بابا کے ساتھ بات کرو میں ابھی آتا ہوں۔ وہ اُسی تیزی سے مڑ گیا۔

اور وہ انکل کے ساتھ سرسری باتوں میں لگ گئی۔ حال چال پوچھنے کے بعد وہ انہیں اپنی مصروفیت اور ملک کی صورتحال بتا رہے تھے جب وہ واپس آیا۔ اتنے میں ڈرائیور نے

Classic Urdu Material

سردار صاحب کو گاڑی اسٹارٹ ہونے کی خبر دی۔۔ وہ اور ان کا پی اے دونوں مین گیٹ کی طرف نکل گئے۔

وہ دس منٹ میں بھی بہت اچھا تیار ہو کر آچکا تھا۔ اب اُس نے وائٹ کلر کا کلف والا سوٹ پہن رکھا تھا۔۔ نیچے وائٹ پشاوری چپل اور کندھوں پہ براؤن شال تھی۔۔ دن بھی ڈھل چکا تھا۔۔ شام کے چھ بج رہے تھے۔۔ گو کہ ابھی سردی پوری طرح نہیں آئی تھی لیکن موسم بدل رہا تھا شام میں تھوڑی بہت ٹھنڈ ہو جاتی تھی۔۔

اُسے لے کر وہ اپنا پورا گھر دکھا رہا تھا۔۔ پھر وہ اُسے اپنے بیڈ روم میں لے آیا۔۔ ہانیہ کو اُس کا گھر دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن اُسے اُس کا ساتھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔ ہر وہ چیز جو وہ کہیں نہ کہیں سے خرید کر لایا تھا اُسے ان کی تفصیل بتا رہا تھا۔۔

کافی دیر گزرنے کے بعد اُسے خود احساس ہوا۔۔ تم بُر تو نہیں ہو رہی میری باتوں سے؟؟

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ مجھے اچھا لگ رہا ہے آپ کا یوں بولنا۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے اعتراف کیا تھا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں تھا۔ اُس کی آواز بہت خوبصورت تھی۔ اُسے بات کرنے کا فن خوب آتا تھا۔ وہ سامنے والے کو گھنٹوں اپنی باتوں سے لہجاسکتا تھا۔

چلو کوئی مووی دیکھ لیتے ہیں اگر تم مناسب سمجھو۔ اُس نے آفر کی۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

اتنے میں بی بی جان کا فون آیا وہ

گھر پہنچ چکی تھیں۔ اُس نے انہیں بتایا کہ وہ وہاں کی طرف ہے۔ وارث واپسی پہ اُسے

پک کرے گا۔

بی بی جان نے بتایا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ اکیلی واپس آئی ہیں۔ ادا جان اسلام آباد رک

گئے تھے اُن کی واپسی دو دن یعنی قتل کے بعد تھی۔

تم وہاں کو کہو اُس کا ڈرائیور تمہیں چھوڑ جائے گا۔

اُس نے جی اچھا کہہ کر فون بند کر دیا۔

Classic Urdu Material

بی بی جان کہہ رہی ہیں وارث بھائی پتہ نہیں کب آئیں گے۔ آپ مجھے ڈرائیور کے ساتھ
بجھوادیں۔

اُس نے کرمو سے گاڑی نکالنے کا کہا تھا۔ اور وہ ایک دم اُداس ہو گئی تھی وہ ابھی نہیں جانا
چاہتی تھی۔

وہ اُس کے ساتھ چلتا ہوا گاڑی تک آیا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا وہ جو سمجھ رہی تھی
کہ ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہے۔ اُسے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتا دیکھ کر خوشی سے لوٹ
پوٹ ہو گئی۔ اس وقت وہ اُس کے ساتھ ڈرائیو پہ ہی جانا چاہتی تھی۔۔۔ شام کا اندھیرا
پھیل چکا تھا۔۔۔ سارے راستے بھی وہ اُس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا آیا تھا۔ اور وہ اس کی
چھوٹی چھوٹی باتوں پہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔ کھل کے ہنستے ہوئے وہ اور بھی حسین لگتی
تھی۔

واپسی کا راستہ کیسے کٹ گیا پتہ بھی نہ چلا۔

Classic Urdu Material

وہ اُسے باہر سے ہی چھوڑ کر چلا گیا۔۔ وہ اُسے روکتی رہی کہ کھانا کھا کر جائے۔ بی بی جان سے مل کے چلے جانا۔۔ لیکن وہ اجازت مانگ رہا تھا۔۔ بھاری دل کے ساتھ بلا آخر اُسے اجازت دینی پڑی۔۔

وہ آخری فیصلہ

سنا کے

ہوئے روانہ

دل لاکھ چیخا

جنابِ عالی

جنابِ عالی۔۔۔!!!

قاسم بخت کی چھٹیاں ختم ہو چکی تھیں۔ اور وہ واپس جا چکا تھا۔ اُس کے جانے کے بعد کچھ دنوں میں عائشہ بیگم کا علاج شروع ہو گیا تھا۔ گھر میں سے کسی نے بھی اُن سے ان کی

Classic Urdu Material

بیماری کا ذکر نہیں کیا تھا۔ اُن کے بہت سارے سوالوں کے جواب میں صرف اتنا کہا تھا کہ ڈاکٹر نے ڈپریشن اور کمزوری کی دوا شروع کی ہے۔ اگر وہ اُنہیں بتا دیتے کہ اُن کا علاج کتنا مہنگا ہے تو وہ کبھی بھی علاج نہ کرواتیں۔۔۔ سکندر صاحب نے اپنے بہنوئی کے ڈیپارٹمنٹ میں بھی کچھ فنڈز کا کلیم کر دیا تھا۔ وہ اپنی بہن کے علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ دوا اور دوا دونوں کا سلسلہ جاری تھا۔ اب صرف اس پروردگار سے التجا تھی کہ وہ جس میں چاہے شفاء ڈال دے۔۔۔

منال شام کی چائے بنا کر بی امّاں کے پاس ہی لے آئی۔ آج موسم خوشگوار تھا۔ چائے ختم کر کے وہ اُن کے پاس بیٹھی اُن کے پاؤں دبانے لگی۔۔۔

نہ میری دھی رانی۔۔۔ مجھے شرمندہ نہ کیا کر۔ انہوں نے اپنے پاؤں پیچھے کھینچ لیے۔۔۔ اوہو امّاں میں اپنی خوشی سے دباتی ہوں۔۔۔ مجھے اچھا لگتا ہے۔۔۔ آج میری ماں بھی ہوتی اگر تو اُن کے بھی دباتی نہ؟؟ کیا وہ بھی مجھے روک دیتیں؟؟

Classic Urdu Material

وہ بہت معصومیت سے پوچھتی۔۔ ایسا ہر دفعہ ہوتا تھا۔ جب بھی وہ بی اماں کے پاؤں دبانے لگتی تھی۔۔

اچھا چل آ میں تیرے سر میں تیل ڈال دوں دیکھ بال کتنے روکھے ہو گئے ہیں۔۔

اس کے بال بہت لمبے تھے۔ بی اماں نے انہیں بہت دیکھ بھال سے اتنا لمبا کیا تھا۔۔ اور اسے کٹنگ نہیں کروانے دیتی تھیں۔۔ وہ چائے کے برتن کچن میں رکھ کر تیل اٹھلائی۔۔ وہ وہیں زمین پہ بیٹھ گئی اور اماں اُس کے سر میں مالش کرنے لگیں۔۔ ساتھ ساتھ وہ کالج کے قصے بتاتی جا رہی تھی۔۔ مشال اور مشال کی امی کا ذکر آیا تو اُسے بی اماں کو بتانا پڑا۔ کہ عائشہ بیگم آج کل بیمار ہیں۔ وہ بی اماں سے کچھ نہیں چھپاتی تھی۔

اور وہ جو تیری ایک نئی دوست بنی تھی۔۔ بھلا سا نام تھا اُس کا۔۔ اماں ذہن پہ زور دے کر اس کا نام یاد کر رہی تھیں۔۔

ہانیہ۔۔ اُس نے خود اماں کی مشکل آسان کی

ہاں وہی وہی۔۔ وہ پھر دوبارہ نہیں آئی۔۔ لڑائی تو نہیں ہو گئی تیری اُس سے۔۔؟؟ بی اماں کو اس کی عادت کا پتہ تھا وہ زیادہ لوگوں سے گھلنا ملنا پسند نہیں کرتی تھی۔

Classic Urdu Material

نہیں اٹاں۔۔ اُس سے کیا لڑنا؟؟ وہ تو لڑنے کا موقع دیتی ہی نہیں۔۔ اچھی ہے بہت۔۔
اُس نے ہنس کر کہا تھا۔۔

ویسے وہ بہت دفعہ اپنے گھر انوائٹ کر چکی ہے مجھے اور مشال کو۔۔ لیکن ہم دونوں ہر وقت
ٹال دیتی ہیں۔ لیکن سوچ رہی ہیں کسی دن ہو آئیں ہم اُس کی طرف سے۔۔
اُس نے ایک طرح سے اجازت مانگی تھی۔

کوئی اتنی چاہت اور خوشی سے بلائے تو اتنی ہی چاہت سے جانا چاہیے۔۔ بیچاری پردیس
سے آئی ہوئی ہے۔۔ کسی دن چلے جانا تم دونوں۔

بی اٹاں اسے جانتی تھیں اسی لیے بخوشی اجازت دے دی۔
اچھا مجھے بتا کہ میں کب جائوں لڑکے کا گھر دیکھنے؟؟
ہائیں۔۔۔ کونسا لڑکا آگیا اب۔۔؟؟ اُس کا ماتھا ٹھنکا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اُس دن جو عورتیں آئی ہوئی تھیں۔ انہیں تو اچھی لگی تھی بہت۔۔ اب سوچ رہی ہوں کسی
دن جا کر اُن کا لڑکا بھی دیکھ آؤں۔۔ وہ لوگ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتے۔۔ دو سال بعد
شادی ہوگی۔۔ ابھی تو صرف منگنی کا کہہ رہے ہیں۔۔ اُن کے لڑکے کی نوکری ابھی لگی

Classic Urdu Material

ہے ملائیشیا میں۔۔ وہ چاہتے ہیں لڑکے کے جانے سے پہلے ہی اُس کی منگنی کی رسم ہو جائے۔

بی اماں اور نورن کی کارستانی پہ اسے پہلے سے شک تھا۔ آج بات کھل ہی گئی بلا آخر۔۔ اماں مجھے شادی نہیں کرنی ابھی۔۔ اور میں آپ پہ بوجھ ہوں کیا؟؟ اور ہاں اس سے تو بلکل نہیں کرنی جو مجھے آپ سے اتنا دور لے جائے۔ آپ اُن لوگوں کو انکار کر دیں۔ اُس نے صاف جواب دے دیا تھا

ارے کیوں نہیں کرنی شادی؟؟ اور سیٹیاں تو ہووے ہی پر یاد دھن۔۔ اُن کے جانے کا بھلا کیسا دکھ؟؟ بیٹی بوجھ نہیں زمینداری ہوتی ہے۔ وقت پہ اپنے گھر کی ہو جائیں تو اس سے زیادہ اچھی بات کوئی نہیں۔ جیون ساتھی اچھا ہو تو کیا دور کیا نزدیک؟؟ بی اماں اسے دلار سے سمجھا رہی تھیں۔

میں شادی اُس سے کروں گی جو میرے ساتھ اسی گھر میں رہے آپ کے ساتھ۔۔ میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔ یہیں رہوں گی آپ کے ساتھ۔۔ اور ایسا بندہ ملتے ہی

Classic Urdu Material

شادی کر لوں گی۔۔ پکا وعدہ۔۔ اور آپ یہ ادھر ادھر رشتے دیکھنا بند کریں۔ ورنہ پھر میں کوئی مینکی مینکی کروں گی تو آپ خفا ہو جائیں گی۔

اُس نے دو ٹوک جواب دیا۔۔

بی اماں چپ کر گئیں۔ وہ اس کے مزاج سے واقف تھیں۔۔ جو وہ کہتی تھی وہ کر بھی دیتی تھی

چل اچھا جیسے تیری مرضی۔ انہوں نے اُس کی چوٹی بناتے ہوئے کہا۔۔

یوسف جان بہت پر امید تھے کہ وہ دونوں انٹرویو میں سیلیکٹ ہو کر رہیں گے۔۔ وہ زور و شور سے اُن کی تیاری کروا رہے تھے۔ آنے والے ویک میں اُن کا انٹرویو ہونا تھا۔۔ وارث جان کچھ نروس تھا۔ جبکہ وہاں کورتی برابر فرق نہیں پڑنا تھا وہ فیل ہوتا یا پاس۔ یہ بات وہ کئی دفعہ اپنے بابا سائیں سے کہہ چکا تھا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ وہ ضرور پاس ہوگا۔ آج کل وہ یوسف جان کی حویلی بھی نہیں آ رہا تھا۔ ایک دو دفعہ سرسری سا پوچھا تھا ہانیہ نے وارث سے۔۔ لیکن اُس نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا۔ ادا جان اور وارث جان

Classic Urdu Material

بہت مصروف ہو گئے تھے۔ بی بی جان اپنے وضائف میں مصروف رہتی تھیں۔ وہ اکیلی بہت اُداس رہنے لگی تھی۔ سارا دن بہت بور ہوتی رہتی تھی۔ شاید یہ موسم کے بدلنے کا اثر تھا یا کچھ اور۔۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ کالج جانے کو بھی دل نہیں کرتا تھا۔ وہ دو دن سے کالج بھی نہیں گئی تھی۔ صرف اپنے کمرے میں بند ہو کر رہ گئی تھی۔

آج بھی وہ بہت دیر تک سوتی رہی تھی۔ ابھی وہ سو کر اٹھی تھی کہ منال کی کال آگئی۔ گو کہ اُس کا کسی سے بات کرنے کو دل نہیں تھا لیکن اس نے فون اٹھا لیا تھا۔ منال نے اُسے بتایا کہ وہ اُسی کے گھر آرہی ہے۔۔ ایڈریس کنفرم کرنے کے لئے ہی اُس نے کال کی تھی۔ اگر منال اس وقت گھر ہوتی تو شاید ہانیہ کوئی مناسب بہانہ بنا لیتی۔۔ لیکن وہ گھر سے نکل چکی تھی۔ اس لیے اب ملنے سے انکار کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس نے اپنی لوکیشن اُسے واٹس ایپ کر دی تھی۔

بستر سے نکل کر اُس نے شاور لیا۔ ایک سادہ ساٹراؤزر شرٹ پہن کر وہ نیچے ہال میں آگئی تھی۔

Classic Urdu Material

خان بابا کو ناشتہ بنانے کا کہہ کر وہ بی بی جان کو سلام کرنے چلی آئی۔۔ بی بی جان دھوپ میں بیٹھی کینو کھار ہی تھیں۔۔ سلام کر کے وہ اُن کے پاس بیٹھ گئی۔ خان بابا ناشتہ وہیں لے آئے تھے۔ اُس نے ناشتہ کیا اُس نے خان بابا کو کچھ ڈشز بنانے کا کہہ دیا تھا۔ ابھی وہ بی بی جان کے پاس ہی بیٹھی تھی کہ منال نے اُسے دوبارہ فون کیا۔ ہانیہ نے ڈرائیور بابا کو گیٹ سے باہر جا کر گیٹ کو اندر لانے کا کہہ دیا تھا۔۔

تین چار منٹ میں مالی ڈرائیور بابا کے ساتھ اندر آتی دکھائی دی۔ وہ سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھی۔۔ گلے میں سرخ رنگ کا دوپٹہ تھا۔ میک اپ کرنے کی عادت اُسے تھی نہیں۔ ابھی بھی اُس نے صرف ہلکا سا گلوز لگا رکھا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اندر آتے ہی اُس نے بی بی جان کو سلام کیا۔ کچھ دیر وہ دونوں وہیں بیٹھ کر باتیں کرتی رہیں۔۔ پھر وہ اُسے حویلی کے اندرونی حصے میں لے گئی۔۔

تم کالج کیوں نہیں آرہی ہو؟؟ اُس نے دیوان خانے میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

بس یوں ہی آج کل کہیں جانے کو دل نہیں کرتا۔۔ سارا دن گھر پر ہی گزر جاتا ہے۔ مام بہت یاد آرہی ہیں۔ دل بہت اُداس ہو گیا ہے۔۔ میں کبھی اُن سے اتنے دن دور نہیں

Classic Urdu Material

رہی۔۔ یہ فرسٹ ٹائم ہے کہ ہمیں آٹھ مہینے ہو گئے ہیں ایک دوسرے سے دور۔۔ ایون روز بات ہوتی ہے واٹس اپ پہ۔۔ ویڈیو کال پر۔۔ پھر بھی پتہ نہیں کیوں اُداسی ہے؟؟ وہ بات کرتے ہوئے بھی بہت اُداس لگی منال کو۔

خیر تم سناؤ؟؟ تم کالج جا رہی ہو؟؟ مشال کیسی ہے؟؟ دو دن کی کلاس مس ہو گئی ہے۔ چلو کل سے آؤں گی۔

منال نے اسے بتایا کہ فائنل انگریزیم کی ڈیٹ آگئی ہے۔ اب کالج سے بھی فری کر دیا گیا ہے۔۔ اس لیے کالج جانے کا کوئی فائدہ نہیں اب۔۔ گھر پر تیاری ہی بیٹھ ہے۔

چلو ایک اور مصیبت۔۔ ہانیہ نے سر پکڑا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
خان بابا نے کھانا لگنے کی اطلاع دی۔ وہ دونوں ٹیبل پر آ گئیں۔ بی بی جان پہلے سے موجود تھی۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کھانا کھانے کے دوران وہ ہلکے پھلکے چٹکے چھوڑتی رہی جس سے وہ دونوں دادی پوتی بھی محظوظ ہوتی رہیں۔

کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔۔ ہانیہ اُسے حویلی دکھانے لے گئی۔ منال کو اُن کی حویلی بہت پسند آئی تھی۔۔ یوسف جان کا یہ ولا شہر سے کچھ دور تھا۔۔ اُن کی آبائی جگہ پر انہوں نے کچھ سال پہلے ہی یہ حویلی بنوائی تھی۔ جو پرانے اور جدید ڈیزائن کا بہترین ملاپ تھی۔ وہ جیسے ہی لاؤنج میں واپس آئیں۔۔ وارث جان اندر آتا دکھائی دیا۔۔ وہ ہیلو ہائے کے بعد منال اور ہانیہ کے ساتھ وہیں لاؤنج میں بیٹھ گیا۔۔ منال کو گھبراہٹ ہونے لگی۔ اُس نے ہانیہ اور بی بی جان سے اجازت لی۔۔

بی بی جان نے اُس سے پوچھا کہ کیسے جاؤ گی؟ اُس نے بتایا کہ وہ کیب سے چلی جائے گی۔۔

بی بی جان نے وارث اور ہانیہ سے کہا کہ وہ دونوں جا کے منال کو چھوڑ آئیں۔۔ شام کا وقت

ہو رہا ہے۔۔ اکیلی لڑکی کا جانا ٹھیک نہیں۔۔ اب مالی انہیں کیا بتاتی کہ اُس کے لیے سب

ٹھیک ع ٹھیک ہوتا ہے۔۔ پہلی ملاقات تھی وہ بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ ایک اچھی اور

سمجھدار لڑکی کا امپریشن آتے ہی دے چکی تھی جسے اب وہ قائم رکھنا چاہتی تھی۔ اس

لئے وہ خاموش ہو گئی۔۔

Classic Urdu Material

وارث ابھی تھکا ہوا آیا تھا اُس کا کوئی موڈ نہیں تھا۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ بھی بھیج سکتا تھا۔ لیکن بی بی جان کا حکم ٹالنے کی جسارت وہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے چپ چاپ کھڑا ہو گیا۔۔

وہ دونوں اُسے ڈراپ کر کے واپسی پہ آسکریم کھانے چلے گئے۔ جب وہ دونوں گھر آئے تو انھیں خان بابا سے پتہ چلا وہاں کافی دیر تک وارث کا انتظار کرتا رہا تھا۔ اُس نے وارث کو فون کیا لیکن وہ جلدی میں اپنا فون گھر پر ہی بھول گیا تھا۔

ہانیہ کو اپنے پر شدید غصہ آیا بھلا کیا ضرورت تھی اسے بھی ساتھ جانے کی؟؟ ڈرائیور کے

ساتھ بھجوا دیتی منال کو۔ اگر وہ گھر پر ہوتی تو کم سے کم ایک مہینے بعد آج وہاں سے

ملاقات ہو ہی جاتی۔ اتنا اچھا موقع وہ گنوا چکی تھی۔ اُسے اب غصے کے ساتھ ساتھ افسوس

بھی ہو رہا تھا۔۔ اتنے اچھے دن کا اختتام پھر سے بہت برا ہوا تھا۔ اپنے کمرے میں آکر

اُس نے دروازہ بہت زور سے بند کیا اور تکیے میں منہ دے کر رونے لگی۔

کتنی راتیں بیت گئیں۔۔

کتنے دن بیت گئے۔۔

Classic Urdu Material

بس نہیں بیتا۔

تو۔۔۔۔۔

یادوں کا وہیل

گزر رہا وہاں کل۔۔

نہیں بتی تو

بس آنکھوں کی نمی

اور تیری کمی۔۔۔۔۔!!!

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/> #Badlayhenhummosmonkitrha

یوسف جان صبح کا اخبار پڑھ رہے تھے۔ جب اُن کا فون بج اُٹھا۔ دوسری طرف جو کوئی
بھی تھا اُس نے کنڈیٹ ٹ نمبر پوچھا تھا۔ یوسف جان نے اُسے ضروری معلومات دیں۔۔
اُس کے بعد جو جواب دوسری طرف سے دیا گیا۔ اُسے سن کر ان کا چہرہ چمک اُٹھا تھا۔

Classic Urdu Material

اپنے فل انگریزی لہجے میں اُنہوں نے اسے شکریہ کے کلمات کہے اور فون بند کر دیا۔ اب وہ بی بی جان کو اور ہانیہ کو آواز دے رہے تھے۔ خوشی کے مارے آواز اُن کے حلق سے نہیں نکل رہی تھی۔ ہانیہ ابھی ابھی شاور لے کر نکلی تھی اور بی بی جان خان بابا کی بیوی سے اپنے پیروں کی مالش کروا رہی تھیں وہ دونوں جلدی سے باہر دالان میں آئیں۔

مبارک ہو بہت بہت تم سب کو۔ وارث انٹرویو میں بھی پاس ہو گیا ہے۔ وہ خوشی سے چمک رہے تھے۔ وارث کو اٹھاؤ وہ ابھی تک سو رہا ہے۔ اُسے بھی خوشخبری دو۔ دل خوش کر دیا ہے اُس نے۔

ہانیہ بیٹی اپنے مام ڈیڈ کو بھی فون کر خوشخبری دوائیں۔ میں ذرا مٹھائی بنوا کر لاتا ہوں۔ وہ اسی خوشی میں باہر کی طرف چل دیئے۔ چلو میں بھی شکرانے کے نوافل پڑھ لوں۔ بہت سی منتیں مانی ہوئی تھیں میں نے۔ تم بھی نماز کے ساتھ شکرانہ کے نفل پڑھنا۔ بی بی جان اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اُسے کہہ گئی تھیں۔

وہ بھی بہت خوش تھی۔ اسی جلدی میں وہ وارث کو اٹھانے چلی گئی۔ وہ ابھی تک سو رہا تھا۔ ہانیہ نے اُس کا دروازہ بجانا شروع کیا۔ کچھ دیر بعد وہ آنکھیں ملتا ہوا باہر نکلا۔

Classic Urdu Material

تو ہانیہ اُس سے لپٹ گئی۔

پوروک بھیا۔۔ یوڈیٹاٹ۔۔

تمہیں کیسے پتہ؟؟ وارث ابھی بھی نیند میں تھا۔

اداجان کو ابھی کسی نے فون کر کے بتایا ہے۔ آپ جلدی سے فریش ہو جائیں میں مام ڈیڈ کو فون کر کے آتی ہوں۔۔ وہ واپس پلٹ گئی۔۔

اپنے کمرے میں آکر اُس نے فون ٹرائی کیا۔۔ شاید وہ لوگ سو رہے تھے۔ وہ اداجان سے وہاں کارزلٹ تو پوچھنا بھول ہی گئی تھی۔۔ ابھی تک وہ اُس کا نمبر بھی نہیں لے سکی تھی۔

ورنہ فون کر کے پوچھ لیتی۔۔ وہ تیزی سے وارث کے کمرے میں آئی۔۔ وہ شاور لے رہا

تھا۔ اُس کا فون ڈھونڈنے کے بعد اُس نے جلدی سے وہاں کا نمبر اپنے فون میں کاپی کیا۔۔

وارث کو فون کو ڈلگانے کی عادت نہیں تھی۔ یہ بات وہ اچھی طرح جانتی تھی۔ فون دوبارہ

تکیے کے نیچے رکھ کر اُس نے بہت آہستہ سے دروازہ بند کیا۔۔ اور اوپر اپنے کمرے کی

طرف بھاگی۔۔

Classic Urdu Material

کافی دیر تک وہ اپنے دل کی دھڑکن نور مل کرتی رہی۔ ایک گلاس پانی پیا۔ اور وہاں کو کال ملا دی۔ بات کرنے کا اس سے اچھا بہانہ اُسے دوبارہ نہیں مل سکتا تھا۔

اُس نے دوسری بیل پر فون اٹھا لیا تھا شاید وہ بھی سو رہا تھا۔ بہت بھاری آواز میں اُس نے ہیلو کہا۔

آپ سو رہے ہیں؟؟ آئی ایم سوری آپ کو ڈسٹرب کر دیا۔

اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا بات کرے؟؟

محترمہ یہ بات آپ کو کال کرنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔ ایک سوئے ہوئے انسان

کو اٹھا کر اب آپ سوری کر رہی ہیں؟؟

وہ شاید بہت نیند میں تھا۔ تبھی بہت دھیمے سے بول رہا تھا۔

مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہ آپ کے سونے کا وقت ہے۔۔ وہ صرف بات لمبی کر رہی تھی۔

اگر آپ کو نہیں پتہ کہ یہ میرے سونے کا وقت ہے تو سوری کیوں کر رہی ہیں پھر؟؟

Classic Urdu Material

وہ جھنجھلایا تھا۔۔ اب آپ بتانے کی زحمت کریں گی کہ آپ کون ہیں؟ اور مجھے کال کس لیے کی؟؟

ہمم۔۔ وہ میں نے پوچھنا تھا کہ آپ نے اپنے انٹرویو کارڈز لٹ پتہ کیا ہے؟؟ اس نے ڈائریکٹ پوچھ لیا۔

اب مجھے یہ بتائیں کہ میں اپنی اس انتہائی پرسنل بات کا جواب آپ کو کیوں دوں؟؟ آئی مین آپ لگتی کیا ہیں میری؟؟
اب شاید وہ لطف لے رہا تھا۔

لگتی تو میں کچھ بھی نہیں۔۔ بس سوچا پوچھ لوں آپ سے۔۔ کیا کوئی بھی بات پوچھنے کے لیے آپ سے تعلق ہونا ضروری ہے۔۔؟؟

اُس نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

نہیں۔۔ ضروری تو نہیں۔۔ بلکل اسی طرح جیسے آپ کی بات کا جواب دینا سردار و ہاج کے لیے ضروری نہیں۔۔ اب آپ مجھے سونے دیں گی یا یونہی میرا دماغ کھائیں گی؟؟
وہ جیسے زچ ہو گیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

چلیں سو جائیں۔۔ جب اٹھیں اور مناسب سمجھیں تو مجھے کال بیک کیجیے گا سردار و ہاج
سلطان۔۔

اُس نے کال کٹ کر دی۔۔ گو کہ اسے بہت لطف آ رہا تھا۔۔ لیکن وہ اُسے زیادہ تنگ نہیں
کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ مسرور ہو رہی تھی۔۔ ایک مہینے بعد اُس کی آواز سن کر اداسی بھی ایک دم غائب ہو گئی
تھی۔ اُسے خود اپنی کیفیت کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔ کیا میں اُسے پسند کرنے لگی ہوں؟؟
اُس نے خود سے سوال کیا۔؟ نہیں یار۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟ پسند؟؟ اور وہ بھی اتنی
جلدی۔ وہ ہانیہ تھی بس اُسے پرفیکٹ چیزیں اچھی لگتی تھیں شاید اسی وجہ سے وہ اُسے اچھا
لگ رہا تھا۔ وہ صرف اچھا دوست ہے۔۔ اور دوستوں سے بات کر کے ہانیہ کو اچھا لگتا
ہے۔۔ اُس نے آئینے کے آگے کھڑے ہو کر خود کلامی کی۔۔

ایک ویک کے بعد حویلی میں عالیشان دعوت کا رینج کیا جا رہا تھا۔ یوسف جان اپنے پوتے
کی کامیابی کی خوشی اور یوسف جان اور بی بی جان کی گولڈن آنیورسری پہ ایک شاندار

Classic Urdu Material

دعوت کا اہتمام کر رہے تھے۔ وہ دونوں خوشیاں ایک ساتھ سلبریٹ کرنا چاہتے تھے۔
یوسف جان اپنے بیچ کے سارے دوستوں کو انوائٹ کر رہے تھے۔ فنکشن سے دو دن
پہلے ہی جبار صاحب اپنی بیگم کے ساتھ پاکستان آرہے تھے۔ اُن کی فلائٹ کنفرم ہو گئی
تھی۔ پوری حویلی میں چہل پہل ہو رہی تھی۔ ایونٹ مینجمنٹ کمپنی کو سارا فنکشن ارنج
کرنے کے لیے ہائر کیا گیا تھا۔ یوسف جان ایسی دعوت دینا چاہتے تھے جو لوگوں کو مدتوں
یاد رہے۔

ہانیہ بھی اپنے لیے ایک بہترین ڈریس ڈیزائن کروا رہی تھی۔ اُسے سب سے اچھا دکھنا
تھا۔

وہ اس قدر بڑی ہو گئی تھی کہ اُسے وہاں کو دوبارہ کال کرنا بھی یاد نہیں رہا۔ کچھ جھجک اس
وجہ سے بھی ہو رہی تھی کہ اُس نے کونسا سے کال بیک کر لی تھی؟؟ اب اُس کی طرف
سے فون آنہ بنتا تھا۔

وارث کے تھرو اسے پتہ چل گیا تھا کہ وہ انٹرویو میں سیلیکٹ نہیں ہو سکا تھا۔ اور اس
بات کا اسے کوئی خاطر خواہ غم بھی نہیں تھا۔ وہ اپنی زمین داری اور بزنس کے کاموں میں

Classic Urdu Material

بہت خوش تھا۔ یہ تو اُس نے اپنے باپ کی ضد پوری کی تھی۔ ورنہ چند ہزار کی نوکری والا اُس کا مزاج نہیں تھا۔ نہ ہی اسے اس طرح کے کاموں میں کوئی دلچسپی تھی۔ اور یہ بات صرف وہ ہی جانتا تھا کہ انٹرویو میں فیل ہونے کے لیے اس نے کتنے جتن کیے تھے۔ ویسے بھی اُس کا انٹرسٹ سیاست میں زیادہ تھا۔

بلکہ وہ اب دو سال بعد ہونے والے الیکشن میں کھڑے ہونے کی تیاری کا سوچ رہا تھا۔ آخر کو اسے اپنے بابا سائیں کی کرسی بھی تو سنبھالنا تھی۔ اسے سیاست میں انٹرسٹ اپنے خون میں ملا تھا۔ سردار انور اُس کے اس فیصلے پر بھی خوش تھے۔ اگر وہ بیوروکریٹ نہیں بناتا تو کیا ہوا وہ سیاست میں اپنا نام پیدا کر سکتا تھا۔

وارث سے ہی اُس نے پتہ کر لیا تھا کہ وہاں فنکشن پہ آ رہا تھا۔

اپنی طرف سے اس نے صرف منال اور مشال کو ہی انوائٹ کیا تھا۔ اُن دونوں نے آنے کی حامی بھر لی تھی۔ اس دوپہر بھی وہ منال سے بات کر رہی تھی اور اُسے اپنی تیاریوں کی ڈیٹیل بتا رہی تھی۔

تم کیا پہن رہی ہو؟؟ اچانک اس نے منال سے پوچھ لیا۔

Classic Urdu Material

میں کچھ بھی پہن لوں گی۔ ابھی کچھ فائنل نہیں کیا۔ بہت سے کپڑے ہیں جو اس وقت اچھا لگا وہی پہنوں گی۔

اس نے صاف کوئی سے جواب دیا۔

ارے تم کوئی نیو ڈریس کیوں نہیں لے لیتی۔؟؟ میں تمہیں بتا رہی ہوں بہت بہت گرینڈ فنکشن ہے۔ یہ نہ ہو تم ہمیشہ کی طرح ٹام بوائے بن کر آ جاؤ۔ وہ جانتی تھی کہ منال کو لڑکیوں والے شوق نہیں تھے۔ وہ کہیں بھی کچھ بھی پہن کر آ سکتی ہے۔

چلو ایسا کرتے ہیں میں تمہیں ایک ڈریس گفٹ کرتی ہوں۔ اس دفعہ دیکھتے ہیں میری چوائس تم پر کیسی لگتی ہے۔ اب تم فیصلہ کر لو کہ تم میرے ساتھ چلو گی یا میں اکیلی ہی لے آؤں؟؟

اس نے فائنل فیصلہ سنایا تھا

نہیں نہیں۔۔ میں ایسا کوئی گفٹ نہیں لے سکتی۔ اس نے بھی صاف جواب دیا۔
مالی تو کیا تم مجھے دوست نہیں سمجھتی؟؟ اگر سمجھتی تو کبھی انکار نہ کرتی۔ میں تمہیں پہلی دفعہ مام سے ملواؤں گی۔ تمہاری بیوٹی کی بہت تعریفیں کی ہوئی ہیں میں نے ان کے

Classic Urdu Material

سامنے۔۔ میں چاہتی ہوں تم اور میں سب سے اچھے لگیں۔ پلیز۔۔ ایک دفعہ میری خاطر۔۔ اس نے التجا کی۔

ہانیہ کی بات تو بالکل صحیح تھی۔۔ وہ تو کوئی پرانا بہت سادہ سا سوٹ پہن کے جانے کا سوچ رہی تھی۔ اس لیے اُس نے حامی بھر لی۔۔

چلو پھر ایسا کرتے ہیں۔ ایک ساتھ چلیں گے۔۔ ڈریس تم سیلیکٹ کرنا۔ ہیمنٹ میں خود کروں گی۔۔ پلیز اب تم بھی مان جاؤ۔۔ آدھی تمہاری چلے گی اور آدھی میری۔۔ اس نے دو ٹوک فیصلہ سنایا تھا

چلو ڈن۔۔ ہانیہ مان گئی۔۔ یہ بھی غنیمت تھا کہ وہ کچھ خریدنے پہ رضامند ہو گئی تھی۔ ورنہ اُس کے جتنے فوٹو البم بھی ہانیہ نے دیکھے۔۔ اُن میں وہ بہت سسپل کپڑوں میں ہی تھی۔۔ ویسے بھی اُن دونوں کو ایک سال ہونے والا تھا۔ اور اس ایک سال میں وہ مالی کامزاج بہت اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

چلو پھر ایسا کرتے ہیں کہ آج شام میں ہی چلتے ہیں۔۔ کل مام ڈیڈ آجائیں گے۔ توشیڈول بہت ٹف ہو جائے گا۔۔ میں تمہیں پک کرنے آرہی ہوں کچھ دیر تک۔۔ پہلے کھانا کھائیں

Classic Urdu Material

گے کہیں سے۔۔ اور پھر ڈریس دیکھ لیں گے۔۔ کیا خیال ہے؟؟ اس نے پلان فائنل کیا تھا۔۔

چلو میں تب تک چینج کر لیتی ہیں۔۔ بی اماں سے بھی پوچھ لوں۔ تم آ جاؤ۔ منال نے بھی حامی بھر لی۔

فون بند کر کے اُس نے بی اماں سے اجازت لی۔۔ اُنہیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ یہ شاپنگ وغیرہ اُس کا مزاج نہیں تھا جبکہ وہ اُسے ایسے شوق پالنے ایک کہتی رہتی تھیں۔۔ اب تو وہ خود جارہی تھی۔۔ اس لیے بی اماں نے خوشی خوشی اجازت دے دی۔

ایک گھنٹے بعد ہانیہ اسے لینے پہنچ گئی تھی۔ پلان کے مطابق کھانا کھا کر وہ دونوں ڈریس سرچ کرنے لگ گئیں۔۔ دو گھنٹے کی کھپت کے بعد آخر اُنہیں ایک پیچ کلر کی میکسی پسند آ گئی۔۔ میچنگ سینڈلز اور جیولری سیٹ زبردستی ہانیہ نے لے کر دے دیا۔۔ وہ شور مچاتی رہی لیکن ہانیہ نے اس کی ایک نہ سنی۔۔ اسے گھر ڈراپ کر کے وہ باہر سے ہی چلی گئی۔۔ وہ اُسے رات کے کھانے پہ روکتی رہی لیکن بی بی جان کی کالز آرہی تھیں اس لیے وہ رک نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

ایک ہفتہ کے طویل انتظار کے بعد آخر کار اینیور سری کادن آن پہنچا تھا۔ ساری حویلی کو موتیوں کے سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ سفید کے ساتھ پنک گلاب نے ماحول کو مزید رنگین کر دیا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ہر طرف نور کا فوارہ پھوٹ رہا ہے۔ جیسے کسی دو شیرہ کی پوشاک نے پوری حویلی کو ڈھانپ دیا ہو۔

بی بی جان کا اسپیشل غرارہ بنایا گیا تھا جس پر سلور رنگ کا کام بہت اُٹھ رہا تھا۔ ادا جان نے بھی سفید واسکٹ کے ساتھ سفید سوٹ بنایا تھا۔ وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ شادی کے پچاس سال انہوں نے بلاشبہ بہت محبت سے گزارے تھے۔ آج کادن اس بات کا گواہ تھا کہ زندگی میں اگر کسی کا ساتھ اتنے لمبے عرصے کے لیے میسر ہو جائے تو زندگی واقعی حسین ہو جاتی ہے۔

جبار صاحب اور مسز جبار بھی ایش گولڈ کلر کے میچنگ کپڑوں میں بہت نیچ رہے تھے۔ کپڑوں کی سلیکشن یہ سب ہانیہ کا کمال تھا۔

Classic Urdu Material

خود اپنے لیے اُس نے بلیک شفون میں فلور لنتھ سیلو لیس میکسی بنوائی تھی۔۔ اس پر سلور گرے کام بہت اُٹھ رہا تھا۔۔ ساتھ میں مچنگ جیولری نے اُسے چار چاند لگا دیئے تھے۔ وارث کے لیے بھی اس نے بلیک سوٹ ڈیزائن کروایا تھا۔۔ پوری فیملی ایک ساتھ بہت پرفیکٹ اور حسین لگ رہی تھی۔۔

تقریب میں مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔۔ وہ باری باری سب کو ویلکم کر رہے تھے۔ ہانیہ کا ڈرائیور منال اور مشال کو لینے نکل چکا تھا۔۔ رات کے فنکشن کی وجہ سے اُن کے پک اینڈ ڈراپ کی ذمہ داری ہانیہ نے اپنے سر لی تھی۔۔

دوسری طرف مشال شام سے ہی مالی کی طرف آگئی تھی۔۔ آج رات اس کا یہیں رکنے کا پلان تھا۔۔ اس لئے شانی اُسے دوپہر میں ہی چھوڑ گیا تھا۔۔ مشال بھی ایک اچھا ڈریس لائی تھی۔ ساتھ میں میک اپ کا سامان بھی تھا۔۔ مشال کو میک اپ کرنا بھی آتا تھا۔۔ مالی کا ڈریس اُسے بہت پسند آیا تھا۔۔ وہ بھی حیران تھی کہ اتنا ہیوی ڈریس وہ کیسے کیری کرے گی؟؟ خود تیار ہونے کے بعد مشال اب اسے تیار کر رہی تھی۔۔ اس کے لمبے بال سٹریٹ کر کے کھلے چھوڑ دیئے تھے۔۔ ہلکا نیچرل میک اپ اسے مزید حسین بنا گیا تھا۔۔ بی

Classic Urdu Material

اماں کے بقول آج میری دھی رانی پہ نظر نہیں ٹک رہی۔۔ پیچ کلر کے اس ڈریس میں وہ سرخ انار لگ رہی تھی۔۔ اُس نے آئینے میں خود کو دیکھا اور حیران رہ گئی وہ خود بھی اپنی تعریف کرنے پر مجبور ہو گئی۔۔ مثال بھی اس کی بلائیں لینے لگی۔۔ ڈرائیور انھیں لینے پہنچ چکا تھا۔۔ اپنے اپنے گفٹس اٹھا کر بی اماں سے اجازت لے کر گھر کو باہر سے لاک کرنے کے بعد وہ گاڑی میں بیٹھ گئیں۔۔ تقریب میں پہنچیں تو سارا لان کچا کچھ بھر چکا تھا۔۔ اتنے سارے مہمانوں میں وہ کسی کو بھی نہیں جانتی تھیں سوائے ہانیہ کے۔ منال تو صرف بی بی جان سے مل چکی تھی۔۔ اتنے میں ہانیہ انہیں چند لوگوں کے ساتھ لان کے دوسرے سرے پر نظر آئی۔ تو منال نے ہاتھ ہلا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔ ہانیہ اُسے دیکھ کر چہکتی ہوئی اس کی طرف لپکی۔۔ مثال سے ملنے کے بعد وہ منال کو دوپیل سانس روکے دیکھتی رہی۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔ لک انٹ یو۔۔ یولک لایک پرنسز۔۔ وہ سچے دل سے اس کی تعریف کر رہی تھی۔۔۔ منال مسکرا کر رہ گئی۔۔ اُس نے یہ سب کبھی پہنا نہیں تھا شاید اس لیے اُس پہ یہ سب اتنا بیچ رہا تھا۔۔ اپنا یہ روپ اس نے خود پہلی دفعہ دیکھا تھا۔۔

Classic Urdu Material

ہانیہ اب اُن دونوں کو اپنی مام اور بی بی جان سے ملوانے لے جا رہی تھی۔۔ بہت سے لوگ مڑ مڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

اس کی مام اور داوی سے ملنے کے بعد وہ ایک ٹیبل سیلیکٹ کر کے وہیں بیٹھ گئیں۔۔

مہمان ابھی بھی آتے جا رہے تھے۔ سب سے آخر میں سردار انور اور اُن کا بیٹا داخل ہوئے۔۔ فوٹو گرافر اُن کی طرف لپکے۔۔ بہت سے لوگ اُٹھ اُٹھ کر آنے والے مہمان کو طرف جا رہے تھے۔۔ کون آیا ہے۔۔ وہ دونوں نہ دیکھ سکیں اور نہ ہی انہیں دیکھنے میں دلچسپی تھی۔ پانچ منٹ تک یہ ہجوم چھٹا۔ سب مہمان اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔۔

سب سے پہلے کیک کاٹا گیا۔۔ اسٹیج پر ہانیہ کی ساری فیملی موجود تھی۔ کچھ لوگ اسٹیج پر چڑھ گئے کچھ اپنی اپنی جگہ پہ ہی کھڑے ہو کر اُن کے لیے کلیپ کرتے رہے۔۔ وہ دونوں اپنی جگہ پہ ہی بیٹھی رہیں۔۔ کیک کٹنے کے بعد کھانا کھول دیا گیا۔۔ اب ایک جم غفیر دوسرے اسٹیج کی طرف بھاگا جہاں کھانا لگایا گیا تھا۔ بونے سسٹم تھا زیادہ تر لوگ وہیں کھڑے ہو کر کھا رہے تھے جو زیادہ دیر کھڑے ہو کر زیادہ زیادہ نہیں کھا سکتے تھے۔۔ وہ اپنی اپنی پلیٹس

Classic Urdu Material

اُٹھا کر واپس اپنی جگہوں پر آگئے تھے۔۔ مشال اسے ٹیبل کے پاس چھوڑ کر خود کھانا لینے چلی گئی۔ وہ جانتی تھی کہ ہیلز کی وجہ سے منال بڑی مشکل سے چل رہی تھی۔

وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھی تھی جب قریب سے گزرتے ہوئے وارث جان نے اسے دیکھا۔۔ وہ بھی اپنے کسی دوست کے ساتھ اسٹیج کی طرف جا رہا تھا شاید۔ اُسے پہچان کر وہ رُک گیا تھا

ایکسیوز می۔۔ آپ یہاں بیٹھی ہیں۔۔ پلیز کھانا لیجئے۔۔ ہانیہ کو پتہ چلے گا تو وہ ناراض ہو گی۔۔ بلکہ ایک منٹ ٹھہریئے میں کسی ویٹر کے ہاتھ کچھ بھجواتا ہوں۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی۔۔ وہ اپنے اُس دوست سے مخاطب ہوا۔۔
تم بیٹھو یہیں۔۔ میں تمہارے لئے بھی کھانا یہیں لے آتا ہوں۔۔ اُس نے اپنے دوست کو وہیں کرسی پر بٹھا دیا اور خود تیزی سے چلتا ہوا بونے پورشن کی طرف چلا گیا۔۔

اس ٹیبل پر باقی کرسیاں لوگ ادھر ادھر لے گئے تھے۔۔ سردی کی وجہ سے ہیٹر آن کیے گئے تھے۔۔ زیادہ تر لوگ ہیٹر کے ارد گرد گول دائرے بنا کر بیٹھے تھے

Classic Urdu Material

ٹیبل پر صرف اُس کی اور مشال کی کرسی بچی تھی۔ وارث جان کا دوست وہیں اُس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

منال کے سامنے بیٹھنے والا شخص بلیک شلوار قمیض میں تھا۔ کندھے پہ اس نے بلیک اور براؤن دھاری دار مشال رکھی ہوئی تھی۔ آستینیں اس نے تھوڑی فولڈ کر کے کہنی تک چڑھا رکھی تھیں۔ ایک ہاتھ میں بلیک ڈائیل والی گھڑی تھی۔

منال نے اُسے تھوڑا گھور کر دیکھا۔ لیکن اُس پر اثر نہیں ہوا۔ وہ وہیں براجمان رہا۔ ہیلو۔۔ یہ جگہ خالی نہیں ہے مسٹر۔۔

آخر منال نے اسے مخاطب کر کے بتانا ضروری سمجھا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
کون میں؟؟ سامنے والے نے اپنی طرف انگلی کا اشارہ کیا

جی میں آپ سے ہی مخاطب ہوں۔ یہاں کوئی بیٹھا ہوا ہے؟؟

اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔۔

کیا کوئی بھوت بیٹھا ہوا ہے؟؟ جو مجھے نہیں دکھ رہا۔۔

Classic Urdu Material

سامنے والے نے دوبارہ پوچھا۔

میرا مطلب ہے کہ یہاں ابھی کچھ دیر پہلے کوئی بیٹھا تھا۔۔۔ یہ جگہ میری دوست کی ہے وہ کھانا لینے گئی ہے۔۔۔ اس نے تفصیل بتائی۔

اوہ تو یوں کہیں نہ۔۔۔ لیکن جب میں اس کر سی پہ بیٹھا تو یہ خالی تھی۔۔۔ آپ کی دوست کو چاہیے تھا کہ اس پہ اپنا نام لکھ کے جاتیں۔۔۔
اب سامنے والا محظوظ ہو رہا تھا

بھئی اچھی زبردستی ہے۔۔۔ جب میں کہہ رہی ہوں کہ وہ یہاں بیٹھی ہے تو بس بیٹھی ہے۔۔۔

آپ کو سیدھی سی بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔
منال چڑ گئی تھی۔

میں بھی تو وہی کہہ رہا ہوں۔۔۔ کہ کہاں بیٹھی ہے؟؟ کبھی آپ کہتی ہیں کہ وہ بیٹھی تھی۔
پہلے آپ ڈسائیڈ کر لیں مجھے تو آپ کنفیوز لگ رہی ہیں۔

وہ اُسے چڑا کر مزے لے رہا تھا۔

Classic Urdu Material

اوہ بتا تو رہی ہوں ابھی کچھ دیر پہلے بیٹھی تھی کھانا لینے گئی ہے۔۔ وہ دیکھیں سامنے سے آ رہی ہے۔۔ منال نے دور سے آتی مشال کی طرف انگلی کا اشارہ کیا۔۔

میں کیسے مان لوں؟ کہ یہ وہی ہیں جو یہاں بیٹھی تھیں۔۔ ہو سکتا ہے آپ صرف کرسی خالی کروانے کے لیے کسی بھی لڑکی کو اپنی دوست بتا رہی ہوں۔ وہ ماننے والا نہیں تھا۔

واٹ۔۔ یہ کوئی وزارت کی کرسی تو ہے نہیں۔ جو اسے لینے کے لئے میں اتنے پاڑ بیلون گی۔۔ آپ سکون سے یہاں تشریف رکھیے وہ خود ہی آکر آپ کو اٹھالے گی۔۔

اب وہ اس کی ڈھٹائی پہ باقاعدہ تپ گئی تھی۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
ہا ہا ہا۔۔ وہ زوردار قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اتنے میں مشال قریب پہنچ چکی تھی۔ مالی کے ساتھ کسی انجان بندے کو یوں ہنستے دیکھ کر وہ بھی حیران ہوئی

ٹیبیل کے پاس آکر اس نے دونوں ہاتھوں میں پکڑی پلیٹس نیچے رکھیں۔

Classic Urdu Material

اب یقین آیا۔۔؟ منال نے اُس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا۔۔

میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا ضرور یہاں کوئی نہ کوئی بیٹھا ہوگا۔۔ لیکن آپ مصر نہیں کہہیں بیٹھے رہیں یہ جگہ خالی ہے۔۔ وہ الٹا اُسی پر چڑھ دوڑا۔۔

منال سٹیٹا گئی۔۔ شاید وہ کچھ کرار اساجواب دیتی کہ ہانیہ ایکدم سامنے آگئی۔۔

ارے وہاں آپ یہاں بیٹھے ہیں؟؟ میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔

یار وارث مجھے کسی غلط جگہ پر بٹھا گیا ہے۔۔ نجانے کہاں چلا گیا ہے۔۔ میں تو کب سے بور ہو رہا ہوں۔۔ بس اسی کا ویٹ کر رہا تھا

اس نے منال کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔

وارث بھائی ایسے ہی ہیں۔۔ اوہ مشال تم کھڑی کیوں ہو؟ ہانیہ ایکدم اس سے مخاطب ہوئی۔۔

ارے آپ یہاں میری جگہ پہ بیٹھ جائیں۔ وہاں نے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

ارے میں انٹروڈکشن کروانا تو بھول گئی۔۔

Classic Urdu Material

یہ میری فرینڈز ہیں۔ منال اور مشال۔۔

اور یہ بھی میرے فرینڈ ہیں۔۔ ہمارے فیملی فرینڈ۔۔ اُس نے وہاج کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا۔

ارے تم دونوں کھانا کھاؤ میں ابھی آتی ہوں۔۔ وہ وہاج کو لے کر چلی گئی۔۔

مشال اُس سے پوچھتی رہی کہ آخر وہ کیا کہ رہا تھا۔ لیکن اُس کا موڈ آف ہو گیا تھا۔۔

"کچھ نہیں" کہہ کر وہ چپ چاپ کھانا کھانے لگی۔۔

تھوڑی دیر بعد ہانیہ بھی اُن کے پاس آگئی۔ وہ تینوں گپ شپ کرتی رہیں چائے کا دور چلا۔

اس کا موڈ بہت حد تک اچھا ہو گیا تھا۔۔

کافی سارے کیسٹ جانا شروع ہو گئے تھے۔۔ منال اور مشال نے بھی ہانیہ سے کہا کہ وہ

ان کو ڈراپ کروادے۔۔ ڈرائیور انہیں چھوڑنے چلا گیا۔۔

اداجان کے بہت کلوز فرینڈز کا گروپ ابھی بیٹھا تھا۔۔ وہاج اور اُس کے بابا سائیں بھی ابھی

تک وہیں تھے۔۔

Classic Urdu Material

تم کہاں غائب رہتی ہو؟؟ وہ جیسے ہی صوفے پر آکر بیٹھی۔ تو وہاں نے اُس سے پوچھا۔
میں۔۔۔؟؟ یہیں ہوتی ہوں۔۔ غائب تو آپ ہو جاتے ہیں۔ اُس نے اُلٹا اُسی پہ الزام
دھرا۔۔

آج بہت اچھی لگ رہی تھی تم۔ اس نے کھلے دل سے اس کی تعریف کی۔
لیکن بہت کمزور لگ رہی ہو۔۔ بیمار تو نہیں تھی؟؟ اس نے دوبارہ پوچھا۔
نہیں میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔ بس طبیعت بوجھل تھی پچھلے کچھ دنوں سے۔۔ اُس نے
اُداسی سے کہا۔۔

تم اُداس اچھی نہیں لگتی۔۔ بس یونہی ہنستی کھیلتی رہا کرو۔ خوش رہا کرو۔۔
اس نے ہانیہ کے چہرے کی اُداسی پڑھ لی تھی۔۔ ہا ہا ہا۔۔ وہ کھلکھلا کر ہنسی۔۔ خوش رہنے کی
کوشش کرتی تو ہوں۔۔ چلیں اب خوش رہوں گی۔۔ اس نے دل سے وعدہ کیا۔۔
وہ جو کہتا ہے۔۔۔

خوش رہا کرو۔۔۔

اُس کو کہو کہ پھر۔۔۔

میرے سنگ رہا کرو۔۔۔!!

#Badlayhenhummosmonkitrha

نفیسہ بیگم اور جبار صاحب جب سے آئے تھے انہیں وارث کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اس وقت بھی شام کے چار بج رہے تھے جب وہ دونوں میاں بیوی ہانیہ کے بڑے ماموں کے گھر سے ہو کر آئے تھے۔۔۔ نفیسہ تو خیر ہر سال آتی تھیں۔ لیکن جبار صاحب بیس سال بعد آئے تھے۔۔۔ اس لیے وہ اپنے سسرال سے بھی ملنا چاہتے تھے۔۔۔
نفیسہ بیگم مڈل کلاس فیملی سے تھیں۔

اور تین بھائیوں کی اکلوتی بہن تھیں۔۔۔ جبار صاحب کے ساتھ اُن کی پسند کی شادی تھی۔۔۔ وہ دونوں یونیورسٹی میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔۔۔ تعلیم مکمل ہوتے ہی انہوں نے رشتہ بھجوا دیا تھا۔۔۔ وہ تینوں بھائیوں میں سب سے بڑی تھیں۔۔۔ اس لیے اُن کے ماں

Classic Urdu Material

باپ نے پہلا رشتہ آنے پہ ہاں کر دی تھی۔ اُس وقت یہ تینوں بھائی بہت چھوٹے تھے۔ لیکن اب خیر سے دوشادی شدہ تھے۔ اور تیسرے کی شادی کا سوچا جا رہا تھا۔

اب اپنی رشتہ داروں کی مصروفیت انہوں نے ختم کر لی تھی۔ باقی کے دن وہ اپنے اماں ابا اور بچوں کے ساتھ گزارنے والے تھے۔

وارث اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باہر گیا ہوا تھا۔ ہانیہ ادا جان اور بی بی جان گھر پر تھے۔ اور لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے جب وہ دونوں گھر لوٹے تھے۔ وہ بھی وہیں بیٹھ گئے۔

اپنے بیٹے کی اتنے سال بعد واپسی پر ادا جان بہت خوش تھے۔ جبار صاحب بھی اتنے سال بعد باپ کے گلے لگ کر بہت روئے تھے۔ بیس سال کی نفرت ناراضی غصہ ایک دم جھاگ کی طرح ختم ہو گیا تھا۔ اُن دونوں کو یوں مطمئن اور خوش دیکھ کر بی بی جان اور نفیسہ بیگم نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔ وہ لوگ چائے پی کر فارغ ہوئے تو وارث جان گھر واپس آچکا تھا وہ اپنے کمرے میں آیا تو جبار صاحب اُس کے پیچھے چلے آئے۔ ہلکی سی دستک دروازے پر دی۔

Classic Urdu Material

کون ہے؟؟ اُس نے بلند آواز سے پوچھا

میں ہوں۔۔ جبار صاحب نے گلہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

اوہ ڈیڈ آپ۔۔ آجائیں پلیز۔۔ اُس نے بستر سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

وہ اندر آتے ہی بیٹے کے گلے لگ گئے۔ اُس کا ماتھا چومہ۔۔ وارث گھبرا گیا۔

خریت تو ہے نہ ڈیڈ؟؟ جبار صاحب نے کس کر اُسے اپنے مضبوط بازوؤں میں جکڑ رکھا تھا۔

ہاں خریت ہے میرے بچے۔ میں تمہارا احسان مند ہوں۔ تم نے میرے اور اپنے ادا جان

کے بیچ حائل دوری کی دیوار آج گرا دی ہے۔ وہ دیوار جو بیس سال ہمارے بیچ رہی۔۔ جس

کی اوٹ سے ہم ایک دوسرے کو دیکھنے اور پہچاننے سے قاصر تھے۔

میں کیسے تیرا شکریہ ادا کروں؟؟ اب وہ زار و قطار رو رہے تھے۔

اوہ ڈیڈ۔۔ پلیز سٹاپ کرائینگ۔۔ اُس نے ہاتھ کی پشت سے اُن کے آنسو صاف کیے۔

میں تو شاید ایک ذریعہ ہوں۔۔ ہو سکتا ہے اللہ نے یہی وقت مقرر کیا ہو آپ دونوں کی

نزدیکی کا۔۔ یونواللہ کی مرضی کے بنا تو پتہ بھی نہیں ہلتا۔ بی بی جان کہتی ہیں۔ کہ جب

Classic Urdu Material

اوپر والا چاہتا ہے تبھی نیچے والا جرات کر سکتا ہے نیکی کی۔۔ ورنہ ہماری کیا مجال۔؟؟ ہماری ذات تو اللہ کے سامنے ریت یا مٹی کے اُس ڈرے سے بھی ہلکی ہوتی ہے جسے پیدل چلتے ہم اپنے قدموں میں روند دیتے ہیں اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا۔۔ یہ وہ نیکی ہی ہے جو ہمیں دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔۔ جو ولیوں اور پیغمبروں کو ولایت کا درجہ دیتی ہے۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔ ہاں جب میں انگلینڈ سے آیا تھا تو مجھے خود بھی نہیں پتہ تھا کہ یہ نیکی میرے اندر ہے۔۔ اسے تو بی بی جان اور ادا جان نے مل کر میرے اندر کھوجا ہے۔۔ میرا کوئی کمال نہیں اس میں بابا۔۔ وہ بھی شاید رونا چاہتا تھا لیکن رو نہیں رہا تھا۔

جبار صاحب حیران تھے کہ اُن کا پچیس سال کا بیٹا اتنی بڑی بڑی باتیں کیسے کرنے لگا تھا۔۔ آخر کو اُن کی اپنی تربیت بھی اُسی بی بی جان نے کی تھی۔۔ جن کے ساتھ وارث نے صرف دو سال گزارے تھے۔ لیکن اُن کی سوچ تو اڑتالیس برس میں بھی اتنی پختہ نہیں تھی انہوں نے کیوں کبھی ایسا نہیں سوچا؟؟ اُنہوں نے کیوں کبھی اپنا معاملہ اللہ کے حضور پیش کیا؟؟ وہ شرمندہ سے ہو گئے۔ اب کی دفعہ وہ کسی اور سے نہیں اپنے آپ سے شرمندہ تھے۔۔

صبح ناشتے کی میز پر وہ سب جمع تھے۔۔ جبار صاحب صرف دو ویک کے لیے ہی آئے تھے۔۔ اُن کی واپسی میں اب صرف تین چار دن باقی رہ گئے تھے۔۔ اس لیے وہ سب زیادہ سے زیادہ وقت ساتھ گزار رہے تھے۔

مام۔۔ اب تو ہمیں وارث جان کے لیے لڑکی دیکھنی سٹارٹ کر دینی چاہیئے۔۔ ہانیہ نے ایک نیا شوشہ چھوڑا۔۔

سب ہی چونک کر اُس کی جانب دیکھنے لگے۔۔ نہیں ابھی ایک سال کی ٹریننگ ہے میرے پوتے کی۔۔ خیر سے فارن سروسز میں سیلیکٹ ہوا ہے میرا پوتا۔۔ ابھی کیسے اسے کھونٹے سے باندھ دیں۔۔؟؟

اُن کے آخری جملے پہ سب ہنس پڑے۔۔

میرا مطلب ہے کہ ابھی کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر صرف بات پکی کر دیتے ہیں۔ اُس نے خود ہی شارٹ ٹرم آئیڈیا دیا۔

Classic Urdu Material

میرا خیال ہے کہ مجھ سے پہلے اس چڑیل کی بات کہیں پکی ہوئی چاہیے۔۔ اس کے لویل کا جن بھوت ڈھونڈنے میں دو تین سال تو لگ جائیں گے۔۔ وارث نے شکل کے زاویے بنا کر اُسے چڑایا۔۔

دیکھ لیں مام ڈیڈ۔۔ بھیا مجھے کتنا تنگ کرتے ہیں۔ میں تو ان کے بھلے کی بات سوچ رہی تھی۔۔ ابھی تو ایک آدھا اچھی لڑکی ہے میری نظر میں۔۔ بعد میں اُن کا بھی کہیں ہو گیا تو ہمیں گھر گھر جا کر ان کے لیول کی کوئی بھوتی ہی دیکھنی پڑے گی۔۔ آخر کو اُس نے خود ہی بدلہ لے لیا۔۔

سب ہی ہنس پڑے۔۔ اچھا تو کون کون سی لڑکی ہے میری بیٹی کی نظر میں۔۔
نفیسہ بیگم نے دلار سے پوچھا۔۔

سب سے پہلے تو میری فرینڈ منال۔۔ جو مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔۔ وہ تو پرفیکٹ میچ ہے بھیا کے ساتھ۔۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ایک آدھ رکھ چھوڑی ہے میں نے نظر میں۔۔
اُس نے ایک آنکھ مار کر کہا۔۔

Classic Urdu Material

اے لڑکی ہم تجھے کالج پڑھنے بھیجتے ہیں یا میرے لیے لڑکیاں دیکھنے؟؟ وارث نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔۔ مطلب دو چار لڑکیاں تو وہ یونہی بغل میں لیئے بیٹھی تھی۔

وہ اب چڑگئی تھی۔ اللہ کرے آپ کو کوئی پچھل پیری یا ڈائن ملے۔۔ اب نہیں دیکھنا کسی پیاری لڑکی کو اپنی بھابھی کی نظر سے۔۔

خان بابا کی بیوی سے وہ ایسی عجیب ڈراؤنی کہانیاں قصے بڑے شوق سے سنتی تھی۔۔ پچھل پیری جیسے مخصوص لفظ پر سب نے ہی حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔

وارث کا قہقہہ بلند ہوا تھا اس کی رونی شکل دیکھ کر۔۔

چلو چپ کر کے ناشتہ کرو آخر کو بی بی جان نے ہی اُسے ٹوکا۔ اور سب خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔۔

نفسیہ بیگم اور جبار صاحب بہت مطمئن تھے کہ اُن کے دونوں بچے یہاں داد ادا دی کے پاس بہت خوش تھے۔۔

Classic Urdu Material

منال آج کافی دن بعد عائشہ بیگم کو دیکھنے گئی تھی۔۔ وہ پہلے سے بہت زیادہ کمزور ہو گئی تھیں۔۔ اُن کا رنگ روپ سب ختم ہو گیا تھا۔

مشال ماں اور بھائی سے چھپ چھپ کر روتی تھی۔۔ منال اسے سوائے تسلی کے کچھ نہیں دے سکتی تھی۔۔ وہ وہیں پر تھی جب ہانیہ نے اُسے کال کر کے بتایا کہ شہر کے ایک مشہور ڈاکٹر سے ٹائم مل گیا ہے۔۔ اور اُن کی فیس بھی ادا جان کے ریفرنس کی وجہ سے بہت کم کر دی گئی ہے۔ اُس نے مشال کو ڈاکٹر کا نمبر اور لوکیشن سینڈ کی۔۔ مشال نے اُس کا بہت شکریہ ادا کیا جسے اُس نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ

فرینڈز میں نو سو ری نو تھنکس۔۔۔ مشال کو پہلی دفعہ ہانیہ پہ پیار آیا تھا۔۔

منال بھی آتے ہوئے کچھ کیش لے کر آئی تھی۔۔ اور اُس نے بڑی مشکل سے مشال کو

کنوینس کیا تھا وہ رقم لینے پر۔ وہ جانتی تھی کہ آنٹی کا بہت مہنگا علاج ہو رہا تھا۔ اس لیے

اب کی بار اُس نے ڈائریکٹ مدد کرنے کا سوچا تھا۔۔

چلیں صفیہ آنٹی کہیں اوٹنگ کا پلان بناتے ہیں مالی نے آئیڈیا دیا۔ سب چلتے ہیں بہت مزا

آئے گا۔۔ اُس نے عائشہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

صفیہ بیگم کو بھی اُس کا آئیڈیا اچھا لگا تھا۔ نجانے کتنے دن سے وہ لوگ صرف ہاسپٹل اور ڈاکٹروں کے چکر لگا رہے تھے۔ ڈاکٹر مریض دوائی یہ سب دیکھ کر دل اکتا گیا تھا کبھی کبھی گھروالے بھی مریض کے ساتھ آدھے مریض بن جاتے ہیں۔ منال نے ان سب کو دیکھ کر اندازہ لگا لیا تھا۔

لیکن جانیں گے کہاں؟؟ سوال یہ ہے۔ شانی کو جوش چڑھا۔

ارے کونسا کوئی مشکل کام ہے۔ ابھی آن لائن چیک کر لیتے ہیں بہت سے ریزورٹس اور فارم ہاؤسز رینج کرتے ہیں۔

مالی نے وہیں بیٹھے بیٹھے چیک کیا اور اُن کے گھر سے ایک گھنٹے کی ڈرائیو پر بنگلہ دستیاب تھی۔ اُس نے تین بجے سے لے کر شام سات کی بنگلہ کروائی۔ سب کچھ بیٹھے بیٹھے فائنل ہو گیا۔

وہ دونوں کچن میں کچھ کھانا بنانے کا بندوبست کرنے چلی گئیں۔ اور صفیہ بیگم سکندر صاحب سے اجازت لینے چلی گئی۔ اُنھیں کال کر کے بتایا تو وہ بھی خوش ہوئے کہ چلو یہ

Classic Urdu Material

عائشہ کے لیے بھی بہت اچھا ہے۔ ہاشم کو بھیج کر گاڑی شاپ سے منگوا لو۔ اور میں کچھ پیسے بھی بھجوادوں گا اس کے ہاتھ۔۔

اُنہوں نے بلا تردد اجازت دی تھی۔

ہاشم جا کر گاڑی لے آیا۔ اُن سب نے کھانا بنایا کچھ ایکسٹر ایکڑے میٹ اور ضرورت کی چھوٹی موٹی چیزیں لے کر گاڑی میں رکھیں۔۔

گاڑی میں جی پی ایس لوکیشن انٹر کی اور سفر شروع کیا۔۔

ٹریفک کی وجہ سے وہ لوگ سینتالیس منٹ بعد فارم ہاؤس پہنچ گئے تھے۔۔ اپنے نام کی

بنگ کا بتا کر انٹری پاسز لے کر وہ اندر پہنچے۔ ایک پرسکون کونہ تلاش کر کے وہاں بیٹھ گئے۔۔

ہاشم اور شانی وہیں بنی ایک ٹک شاپ پر چائے کا آرڈر دینے چلے گئے۔۔ جب کہ وہ چاروں

خواتین وہیں بیٹھی رہیں۔۔ کچھ دیر بعد وہ چائے لے کر لوٹے تو ساتھ میں پکوڑے بھی

تھے۔۔

فارم ہاؤس بہت کشادہ اور خوبصورت تھا۔ بڑے دراز قد درختوں سے باؤنڈری لائن بنائی گئی تھی۔ اُس سے آگے اسی ترتیب میں چھوٹے درخت لگائے گئے تھے۔ اب چونکہ سردیاں تھیں۔ تو زیادہ پھول تو نہیں تھے ہاں البتہ سوکھے پھولوں نے ہر جگہ سے زمین کو ڈھک رکھا تھا سردی کی وجہ سے زیادہ واٹر ریز بند تھے سوائے ایک سوئمنگ پول اور ایک واٹر سلائیڈ کے۔ چاروں طرف چھتریاں لگی ہوئی تھیں جن کے نیچے ایک ٹیبل اور دائرے میں چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ بھی اسی طرح کی ٹیبل چیئرز پہ بیٹھے تھے۔ زیادہ رش نہیں تھا۔ بہت کم فیملیز اپنے بچوں کے ساتھ ادھر ادھر کھیل رہی تھیں۔ کوئی کھا رہا تھا۔ کوئی جھولے جھول رہا تھا۔ کچھ بچے فٹ بال بھی لائے ہوئے تھے۔ کچھ بچے گرین بیلٹ کے بیچ بنائی چھوٹی سی سڑک پر سائیکل چلا رہے تھے۔ مائیں اپنے اپنے بچوں کے نام لے کر انہیں چوٹ لگنے سے ڈرا رہی تھیں

وہ دونوں بھی اپنا اپنا چائے کا کپ لے کر آگے کی طرف چل پڑیں۔ ہاشم اور شانی بھی سوئمنگ پول کا وزٹ کرنے نکل پڑے۔ مشال اور منال چلتے ہوئے کافی دور نکل آئی تھیں۔ خشک پتے پیدل چلنے والوں کے پاؤں کے نیچے آکر ایک عجیب موسیقی پیدا کر رہے تھے

Classic Urdu Material

وہ دونوں واٹر سلائڈ والے ایریا تک پہنچ چکی تھیں۔۔ مشال اُس کو ایک جگہ بٹھا کر خود واش روم ڈھونڈنے چلی گئی۔ مشال جب دس منٹ تک نہ لوٹی تو منال نے خود جا کر واش روم اور مشال دونوں کو ڈھونڈنا شروع کر دیا۔۔

ابھی وہ کچھ دور ہی گئی تھی کہ سامنے سے مشال بھاگتی ہوئی نظر آئی۔۔ اُس کے گلے کا دوپٹہ غائب تھا۔۔ بال بھی کھلے ہوئے تھے۔۔ مالی کو دیکھ کر اُس نے اپنی رفتار بڑھادی اور چلانا شروع کر دیا۔۔ مالی کچھ سمجھ نہیں سکی۔ اتنے میں مشال قریب پہنچی تو مالی نے دیکھا وہ پوری طرح سینے میں شرابور تھی۔ اُس کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔۔ مالی کے گلے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

منال کے ہاتھ پاؤں پھول گئے وہ اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اُسے قریب بنے ایک ہٹ میں لے گئی جو بانس کی لکڑیوں کے ساتھ ڈیکوریشن کے لیے بنایا گیا تھا۔۔

چپ کرو مشال۔۔ کیا ہوا ہے؟؟ رونا بند کرو۔۔ کوئی دیکھ لے گا۔۔ کیا ہوا ہے؟؟ تمہارا دوپٹہ کہاں ہے؟؟ اُس نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

Classic Urdu Material

وہ۔۔۔ منمنمن۔۔۔ میں وہاں۔۔۔ کوئی لڑکے۔۔۔ وہ گلا پھاڑ کر باقاعدہ چلانے لگی
منال کو ایک دفعہ پھر اُس کے منہ پر ہاتھ رکھنا پڑا۔۔

اُسے چپ کروانے میں پانچ منٹ لگ گئے۔ ابھی بھی وہ گٹھی گٹھی سسکیوں سے رو رہی
تھی۔۔

وہ وہاں واشروم کے پاس دو لڑکے۔۔ وہ گندے لڑکے۔۔ انہوں نے۔۔ اس سے پہلے
کے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کرتی منال نے اُسے ڈانٹ کر چپ کروایا۔۔۔
تم مجھے پوری بات بتاؤ گی بنا روئے۔۔ ٹوٹی پھوٹی بات کی سمجھ کیسے آئے گی مجھے۔۔

منال نے باقاعدہ اسے جھاڑ پلائی۔۔

مشال چپ کر گئی۔۔ اور اُسے تفصیل بتائی کہ جب وہ واشروم ڈھونڈ رہی تھی تو دو لڑکے
بھی اُس کے پیچھے جارے تھے تب اُس نے دھیان نہیں دیا لیکن جب وہ واشروم سے باہر
نکلے تو انہوں نے اسے دبوچنے کی کوشش کی۔ وہ اُسے دوبارہ ہاتھروم کی طرف دھکیل
رے تھے۔۔ جب وہ اپنا آپ چھڑوا کر بھاگی تو دو پیٹھ اُن کے ہاتھ میں ہی رہ گیا۔۔ اور جو

Classic Urdu Material

اُس نے وہاں سے دوڑ لگائی تو بھاگتے بھاگتے اُس کی چوٹیہ کیسے کھلی یہ مشال کو بھی پتہ نہیں چلا۔۔

ایک سانس میں بات پوری کر کے وہ پھر سے رونے لگ گئی۔۔

ساری بات سن کر منال کا منہ غصے سے لال ہو گیا تھا۔۔ میں نے کہا بھی تھا کہ تمہارے ساتھ چلتی ہوں لیکن تمہیں اکیلی جانے کی پڑی تھی۔

چلو اب میرے ساتھ اور بتاؤ کون لڑ کے تھے وہ؟؟ منال نے اُسے اٹھایا۔۔

وہ ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑوا کر اُس سے لپٹ گئی۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا وہاں۔۔ مجھے نہیں دیکھنا اُن کو۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔۔

اور تمہارا دوپٹہ؟؟ آنٹی لوگوں سے کیا کہو گی؟؟ اپنی شکل دیکھی ہے؟؟ ایسے لگ رہا ہے کسی نے تمہیں بری طرح نوچا ہے گردن پر۔۔ یہ سب کیسے چھپاؤ گی؟؟ اور چلو میں اپنا دوپٹہ تمہیں دے بھی دوں تو یہ سوچو کہ وہ کسی اور کے ساتھ بھی یہ کر سکتے ہیں۔۔
نجانے تم جیسی کتنی لڑکیوں نے اُنہیں اس جرات تک پہنچنے میں مدد کی ہو گی اسی طرح

Classic Urdu Material

چپ رہ کر۔۔ جو غلطی انہوں نے کی وہی تم کر رہی ہو۔۔ وہ اُسے سینے سے لگا کر سمجھا رہی تھی۔۔

کسی نتیجے پر پہنچ کر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔ منال نے اسے اپنا دوپٹہ نقاب کرنے کے لیے دیا۔۔ تم اس سے نقاب کر لو۔۔ کہیں وہ تمہیں دیکھ کر پہچان نہ لیں۔۔

اپنے کوٹ کی زپ اُس نے پوری طرح بند کی۔۔ اور مشال کے ساتھ چل پڑی۔ تم قریب کہیں رُکنا میرے ساتھ آگے تک نہیں آؤ گی تم۔۔ مشال اُس کو راستہ بتا رہی تھی۔ کچھ دور جا کر اُس نے منال کو بتایا کہ یہ پگڈنڈی سیدھی واشر روم کی طرف جائے گی۔۔ منال نے اس کو وہیں بیٹھی ایک فیملی کے قریب بٹھا کر اُس کا ویٹ کرنے کا کہا۔

خود وہ آگے کی طرف چل پڑی۔ اس طرف کا سارا راستہ کچا تھا۔۔ چھوٹی اینٹیں جوڑ کر ایک پگڈنڈی کی شکل دی گئی تھی۔۔ ابھی اسے اس راستے پر دو منٹ ہی ہوئے تھے کہ اُسے دائیں طرف سے دو لڑکے درختوں کے بیچ سے نکلتے دیکھائی دیئے۔۔ یہاں پہ درخت بہت گھنے اور گہرے تھے۔۔ لگ رہا تھا کہ اُن کی کٹائی کافی عرصہ سے نہیں ہوئی۔۔ اس طرف کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔۔ کچھ لوگ اس راستے سے واپس جا رہے تھے شاید

Classic Urdu Material

واشروم سے ہی واپس آرہے تھے۔ اب سامنے ایک کچا میدان تھا اور اس سرے پہ اُسے
واشروم کی ایک لمبی قطار نظر آرہی تھی۔ پانچ چھ واشروم ایک ساتھ بنائے ہوئے
تھے۔ اُس نے اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا دو لڑکے زور زور سے ہنستے ہوئے اُس کے پیچھے آ
رہے تھے۔ اُن میں سے ایک لڑکے نے مشال کا دوپٹہ اپنے گلے میں ڈالا ہوا تھا۔ شک کی
کوئی گنجائش نہیں تھی دونوں کی عمر سترہ اٹھارہ برس کی تھی لیکن بہت دبے پتلے سے
تھی۔ یقیناً یہ دونوں وہی خبیث تھے۔۔۔ اُس نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ وہ واشروم کے
قریب پہنچ گئی تھی اب دونوں لڑکے اُس پر حملے کس رہے تھے۔

اے بنادو پٹے والی تیرا نام تو بتا۔۔۔ وہ واشروم کا ایریا بھی کراس کر گئی۔۔۔ وہ دونوں ابھی
بھی پیچھے تھے۔۔۔

ارے حسینہ۔۔۔ وش روم ادھر ہے۔ ایک لڑکا بولا۔۔۔

دوسرا لڑکا اُس کے جواب میں بولا۔۔۔

ارے لگ رہا ہے کہ یہ اپنے ٹائپ کی ہے۔۔۔ او حسینہ زلفوں والی ذرا یہ تو بتا تیرا نام کیا؟؟ وہ
اس کی لمبی چوٹی کی دیکھ کر بولا۔۔۔

Classic Urdu Material

منال نے جب یقین کر لیا کہ اب دور و نزدیک کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی اتنی دور سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ یہاں کیا ہونے والا ہے؟؟

وہ ایک دم نیچے جھکی اپنی دونوں مٹھیوں میں مٹی بھری وہ دونوں اُس کے سر پر پہنچ چکے تھے۔۔ وہ تیزی سے پلٹی اور دونوں مٹھیوں کی مٹی اُن کے منہ پر پھینکی۔۔

انہیں سنبھلنے کا موقع نہ ملا۔۔ مٹی اور ریت اُن کی آنکھوں میں پڑ چکی تھی وہ دونوں پیٹ کے بل جھکے۔ ایک نے گالی بکی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ سیدھے ہوتے وہ ایک ایک زوردار لات اُن کے منہ پر رسید کر چکی تھی۔ جس کے گلے میں مشال کا دوپٹہ تھا وہ چیخا۔۔ مالی نے

وہی دوپٹہ کس کے اُس کے گلے میں باندھا۔۔ اور دوسرا سراسر اساتھ والے کی گردن پر لپیٹا۔۔ دوپٹہ ریشمی تھا۔۔ بہت کس کر لپیٹا گیا تھا۔۔ اب وہ دونوں ہاتھوں سے اُن کے منہ نوچ رہی تھی۔ اُن دونوں پیٹ میں لات پڑنے کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔۔ وہ چلائے کیوں کہ ریت اُن کی آنکھوں میں بری طرح چن رہی تھی۔ اُس نے دو مٹھیاں اور بھر کر اُن کے منہ پر رگڑیں۔۔ وہ چیخ رہے تھے اور منال ہنس رہی تھی۔ دس منٹ کی اس دھینگا مشتی میں اُس نے ان دونوں کو مار مار کر ان کا بھر کس نکال دیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اُن دونوں کو سیدھا کر کے اُس نے ان کے کان میں صرف اتنا کہا کہ اگر تم زیادہ لوگوں کی مار سے بچنا چاہتے ہو تو چپ چاپ میرے ساتھ چلو۔۔ اگر شور مچایا تو میں لوگوں سے صرف اتنا کہوں گی کہ ان دونوں نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے۔ تم لوگوں کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ وہ کس کا یقین کریں گے۔۔ اگر ایک لفظ بھی بولے تو ایسی جگہ لات رسید کروں گی کہ ساری عمر کے لیے نامرد بن جاؤ گے۔۔ دونوں لڑکے شاید پہلی دفعہ پکڑے گئے تھے۔۔ اس لیے اس کی دھمکی سے ڈر گئے۔۔ ایک لڑکا بولا۔۔ دیکھ بہن۔ پہلے ہمارا منہ دھلا دے۔۔ کچھ نظر نہیں آ رہا۔۔

ارے بھائی۔۔ منہ دھلانے ہی لے جا رہی ہوں۔ دوپٹے کے دونوں سروں کے ساتھ ان کی گردن بندھی ہوئی تھی۔ بیچ کے کپڑے سے اُس نے پکڑ رکھا تھا اور انہیں گھسیٹتے ہوئے لے جا رہی تھی۔

کچھ لوگوں نے اُسے دیکھا لیکن کوئی مدد کو نہ آیا۔۔ مشال نے اُسے دور سے دیکھ لیا تھا۔۔ نقاب اُس نے ابھی بھی نہیں ہٹایا تھا۔۔ اب مشال اُس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔ کچھ قدم ساتھ چلنے کے بعد وہاں پھر خالی جگہ تھی تو اُس نے مشال سے کہا۔۔

Classic Urdu Material

لو کھینچ کر تھپڑ مارو۔۔ انہیں ساری عمر یاد رہنا چاہیے۔۔

مشال ہچکچائی۔۔ میں نے کہا مارو۔۔ اگر آج اپنا غصہ اور نفرت نہیں نکالو گی تو ساری عمر مردوں سے نفرت کرو گی۔۔ اسی ڈر کے ساتھ کبھی کسی اور اعتبار نہیں کرو گی میں نہیں چاہتی کہ تم اس ڈر کے ساتھ جیو۔۔

مشال نے اپنی پوری طاقت اور شدت سے اُن دونوں کے منہ پر ایک ایک چمٹا رسید کی۔۔

یہ ہوئی نہ بات۔۔ چلو اب۔۔ اُس نے ان دونوں کو گھسیٹا۔۔

اب وہ باقاعدہ رو رہے تھے۔۔ لیکن وہ مینجمنٹ آفس کے سامنے پہنچ چکی تھی۔۔ آفس کے سامنے بیٹھے گارڈ نے آگے بڑھ کر اُن کو دبو چا۔۔ اور منال کے ساتھ اُن دونوں کو اندر لے کر داخل ہوا۔۔

کہاں ہیں آپ کے مینجر؟؟ اُس نے ڈیسک پر ہاتھ مار کر کہا۔۔ ڈیسک کے دوسری جانب بیس سال کا ایک لڑکا کھڑا تھا۔۔ وہ اندر چلنے والے سی سی ٹی وی کیمرے کی ریکارڈنگ میں منال کو پہلے ہی دیکھ چکا تھا جب وہ انھیں گھسیٹ کر لارہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

جی جی میڈم۔۔ مینجر صاحب نماز کے لیے گئے ہیں۔۔

کون مالک ہے اس فارم ہاؤس کا۔۔ فون کریں اُسے۔۔ میں صرف مینجر سے بات نہیں کروں گی۔۔ وہ بلند آواز سے چیخ رہی تھی۔۔

میڈم۔۔ آپ کول ڈاؤن ہو جائیں۔۔ مجھے بتائیں کیا مسئلہ ہے؟؟

گارڈ نے بھی انہیں ایک ایک ہاتھ جڑ دیا تھا۔۔

اتنے میں ہیڈ آفس کا دروازہ کھلا۔ اور جو شخص باہر نکلا اسے دیکھ کر اُس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔ لیکن اس نے شاید منال کو نہیں پہچانا تھا۔ اس وقت وہ پہچاننے لائق تھی بھی

نہیں۔۔ اُس کے دونوں ہاتھوں اور منہ پہ مٹی لگی تھی کپڑے بھی بہت گرد آلود تھے

کیا ہوا ہے؟؟ مجھے بتائیں۔؟ آنے والے نے بھاری آواز میں پوچھا۔

آپ کو کیوں بتاؤں؟؟ آپ ڈی سی لگے ہیں یہاں؟؟

میں صرف آنر اور مینجر سے ہی بات کروں گی۔۔

آپ فون کریں دونوں کو۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے صاف جواب دیا۔

میڈم یہ آنر ہیں یہاں کے۔۔ میجر صاحب ابھی آتے ہوں گے۔۔ آپ بیٹھ جائیں۔۔ میں پانی منگواتا ہوں۔

رہنے دیں پانی۔۔ یہ چا پلو سی بند کریں۔۔ اُس نے جھاڑ دیا۔۔

آپ ریلیکس ہو جائیں۔۔ اور مجھے بتائیں۔۔ ہم آپ کی کمپلین دور کریں گے۔۔ اور سیلیو کریں میں آنر ہی ہوں۔۔

سامنے والے نے اُسے مضبوط لہجے میں یقین دلایا تھا۔۔

کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں؟؟ اُس نے ان دو لڑکوں کو دھکیل کر آگے کیا۔۔ رونے کی وجہ سے شاید ان کی آنکھوں سے مٹی ریت بھی نکل گئی تھی۔۔ لیکن وہ مسلسل رورے تھے

جی جی۔۔ یہ ہمارے کلیننگ والے لڑکے ہیں۔۔ اس سے پہلے کے وہ نو میں جواب دیتا ڈیسک کے پار کھڑے اُس لڑکے نے پہل کی۔

Classic Urdu Material

مسٹر بات یہ ہے کہ آپ کہ یہ دو مسٹنڈے لڑکے واشروم آنے جانے والی لڑکیوں کو اکیلا دیکھ کر ہراس کرتے ہیں۔۔ میں نے انہیں رنگے ہاتھ پکڑا ہے۔۔ اُس نے پھر ایک ایک چیپڑاُن دونوں کی کھتی میں ماری۔۔

کیا انہوں نے آپ کو بھی ہراس کیا ہے؟؟ سامنے والے نے اُلٹا اُس سے سوال پوچھا۔۔ میری دوست کو کیا ہے۔۔ ان کی مجال کے مجھے ہراس کریں۔۔ اُس نے تڑک کر کہا۔۔ مشال ابھی بھی نقاب میں کھڑی تھی۔۔

اور لفظ ہراس تو مصلحتاً استعمال کیا ہے۔ پتہ نہیں کیا کچھ کیا ہو گا اب تک ان دونوں نے

معصوم لڑکیوں کے ساتھ۔۔ اگر مجھے پانچ منٹ دیں تو وہ بھی اگلوالوں گی میں۔۔۔

اب ان کے ساتھ کیا کرنا ہے؟؟ آئی تھنک مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔۔

اُس نے اپنے مٹی والے ہاتھ جھاڑے۔

آئی تھنک آپ کو واشروم میں جا کر ہاتھ دھو لینے چائیں۔۔

اُس نے اپنے آفس کا دروازہ کھول کر اُسے آفر دی اور مشال اُس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئی۔۔ تب تک گارڈ نے دوپٹے کی گرہ کھول کر انہیں پھندے سے آزاد کر دیا تھا۔ جاتے ہوئے وہ دوپٹہ بھی کھینچ کر لے گئی تھی۔

وہ کمرہ کافی کشادہ تھا۔ اُسے انتہائی نفاست کے ساتھ سجایا گیا تھا۔۔ سامنے دیوار پر اُس کی اپنی تصویر ملک کے بہت بڑے سیاستدان کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔

وہ دونوں واشروم میں گھس گئیں۔۔ منال کے نمبر پر شانی کی کال آرہی تھی۔۔ مشال نے کال پک کر کے اسے بتایا کہ ہم واشروم سے ہو کر آرہے ہیں۔

ہاتھ منہ دھو کر وہ دونوں باہر نکلیں۔۔ مشال نے نقاب کھول کر اُسے دوپٹہ واپس کر دیا تھا۔۔ اور اپنا دوپٹہ اُس نے جھاڑ کر سر پہ لے لیا تھا۔۔

وہ کمرے میں واپس آچکا تھا۔۔ میز پر دو ڈرنکس پڑی تھیں۔۔ وہ جیسے ہی باہر نکلی۔۔ وہ کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔۔

آپ....؟؟؟ تو یہ آپ ہیں۔۔؟۔۔ اوہ مائی گاڈ۔۔ میں بھی کہوں یہ تیور یہ انداز کہیں دیکھے دیکھے لگتے ہیں۔۔ وہ اُس کے ساتھ ساتھ مشال کو بھی پہچان گیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اُن کی پہلی ملاقات اتنی بھی پرانی نہیں ہوئی تھی۔

پلیز بیٹھیں۔۔ وہ ابھی تک کھڑا تھا۔

نو تھنکس۔۔ ہم لیٹ ہو رہی ہیں۔ اُس نے صاف جواب دیا۔

پلیز۔۔ اُس ریکویسٹ۔۔ وہ مصر تھا۔

مالی کے لیے حیرانی یہ تھی کہ اُس نے اتنی دیر سے کیوں پہچانا تھا۔ یہی سوال اُس نے مشال سے بھی پوچھا۔ مشال نے اُس کے کان میں سرگوشی کی۔ تم لگ ہی اتنی کوجی رہی تھی پہچانتا کیسے؟!

آپ دونوں وہیں کھڑے ہو کر سرگوشی کرتی رہیں گی یا بیٹھ جائیں گی۔

وہ دونوں چپ چاپ بیٹھ گئیں۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں کافی ٹائم سے ڈفرنٹ کمپلین مل رہی تھیں۔۔ آج کی میٹنگ کا ایجنڈا بھی یہی تھا کہ ان کلیریٹ کو کیسے پکڑا جائے۔۔؟؟ اور آپ نے تو انہیں پکڑ ہی لیا۔

Classic Urdu Material

وہ خاصا سیریس تھا۔

چلیں کوئی بات نہیں۔۔ آپ کا کام بھی ہم نے کر دیا۔ اُس نے کریڈٹ لیا۔

ہم نے نہیں۔ صرف تم نے۔۔ مشال نے اُس کی بہادری کا اعتراف کیا۔

جس پر وہ شخص مسکرا کر رہ گیا۔

ہم چلتے ہیں۔ دیر ہو رہی ہے۔ وہ اُٹھی تو مشال بھی کھڑی ہو گئی۔

یہ میرا کارڈ ہے۔ اُس نے اُسے وزٹنگ کارڈ دیتے ہوئے کہا۔

کارڈ پر لکھا تھا۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

اُس کے نیچے جلی حروف میں اُس کا نام بھی تحریر تھا۔

سردار وہاج سلطان۔

وہ دونوں کمرے سے نکل گئیں۔۔ سامنے شانی انہیں ہی ڈھونڈتا ہوا آ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

شام ہو رہی تھی باقی سب لوگ کھانے پہ اُن دونوں کا ہی ویٹ کر رہے تھے۔۔ انہوں نے بھی کھانا شروع کر دیا۔ کھانا کھاتے ہوئے شانی نے بتایا کہ ابھی یہاں ایک لڑکی نے دو لڑکوں کی خوب پھینٹی لگائی ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے مشال کو اچھو لگا۔۔

تم نے دیکھا ہے اُس لڑکی کو؟! مالی نے ہمت کی۔۔

نہیں۔۔ کہاں۔۔؟؟ میں اور ہاشم بھائی دوسری طرف تھے۔ دیکھ ہی نہ سکے۔ اتنا اچھا چانس مس کر دیا ہم نے۔۔ لیکن لوگ باتیں کر رہے تھے۔۔

چپ کر کے کھانا کھاؤ۔ مشال نے اسے ٹوکا۔۔

ہاشم کا موڈ البتہ تھوڑا آف ہو گیا تھا۔ اتنی اچھی جگہ پر آکر بھی اُس کی موڈی کزن نے اُسے کوئی لفٹ نہیں کروائی تھی۔۔

کھانا کھاتے ہی وہ لوگ واپسی کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔۔

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے مشال نے مالی کے گلے لگ کر تھنکیو کہا۔۔ یہ تھینک یو اُن سب چیزوں ان سب خوشیوں کے لئے جو میری زندگی میں صرف تمہارے وجود سے ہیں۔۔ اور مالی مسکرا کر رہ گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

دوسری طرف میجر جو سی سی ٹی وی کی ریکارڈنگ دے کر گیا تھا اور اسے ریو اسنڈ کر کے چار بار دیکھ چکا تھا۔ وہ کسی بھوکے شیرنی کی طرح اُن دونوں کو نوچ رہی تھی۔ ابھی کل ہی تو خفیہ طور پر فارم ہاؤس کے کونے کونے میں سی سی ٹی وی کیمرے لگائے گئے تھے۔ کسی کو بھی پتہ نہیں تھا۔ سوائے وہاں اور میجر کے۔ مقصد صرف وہی تھا کہ اصلی مجرم پکڑا جائے۔ اگر کیمرے بتا کر لگائے جاتے تو مجرم چکنا ہو جاتا۔ آج کی ریکارڈنگ میں سب ریکارڈ ہو گیا تھا۔ شیڈول کے مطابق میٹنگ ختم ہوتے ہی اسے وہاں سے چلے جانا تھا۔ لیکن وہ وہیں موجود تھا اُسی کمرے میں۔ کبھی آنکھیں موند لیتا۔ کبھی آنکھ کھول کر سامنے والی کرسی کو یک ٹک دیکھتا۔ ہر دس منٹ بعد ریکارڈنگ کو دیکھتا۔ خواب اور حقیقت کی یہ چھپن چھپائی تب سے کھیلی جا رہی تھی۔ جب سے وہ اُس کے سامنے سے اُٹھ کر گئی تھی۔ اُسے ابھی تک یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا۔

پھر سے آنکھوں میں خواب انشاء جی۔۔؟؟

اجتناب، اجتناب، اجتناب انشاء جی۔۔!!

قسط نمبر تیرہ۔۔

اُن کے امتحانات ہو چکے تھے۔۔ اور اب ایک دفعہ پھر سے کالج پہنچ چکی تھیں۔۔ نئی کلاسز
نیا نصاب نئے اساتذہ۔۔ وہ تینوں بھی ایکساٹڈ تھیں۔۔

ایک ویک کے بعد مالی کا بر تھڈے آنے والا تھا۔ وہ دونوں اُسے سر پرانزدینے کا پلان کی
رہی تھیں۔۔ وہ چاہتی تھیں کہ اس دفعہ اُس کا بر تھڈے گھر کی بجائے کہیں اور سلبریٹ
کیا جائے۔۔ پہلے تو صرف مشال ہی ہوتی تھی اس لئے کبھی خاص اہتمام نہیں ہوتا تھا۔۔ وہ

منال کی طرف آجاتی بی اماں اہتمام سے کھانا بنا لیتیں۔ اور وہ تینوں مل کر کیک کاٹ
لیتیں۔ کبھی کبھار عائشہ بیگم اور شانی بھی آجاتے تھے گنتی کے چار لوگ مل کر اُس کے
جنم دن کی خوشی منالیتے۔ لیکن اس دفعہ تھوڑا چینیج کرنے کا پلان تھا۔۔

جبار صاحب اور نفیسہ بیگم واپس جا چکے تھے اس دفعہ اُنھیں یہ دو ویک بھی بہت کم لگے
تھے۔۔ جبار صاحب کا واپس جانے کا دل نہیں تھا۔ اُنھیں پہلی دفعہ یہ گھر مکمل ایک گھر

Classic Urdu Material

لگا تھا۔ اس لیے جانے سے پہلے انہوں نے خود ہی یوسف جان سے کہہ دیا تھا کہ میں بہت جلد اپنا بزنس یہاں شفٹ کر لوں گا۔ وارث تو اب بڑی ہے۔ لیکن ہانیہ یہاں ہے وہ یہ سب سنبھالے گی میرے ساتھ۔ انہیں ساری عمر ایک ہی رفتار سے کام کر کے شاید تھکان ہونے لگی تھی۔ اب وہ بھی سکون چاہتے تھے۔ بی بی جان بھی ان کے اس فیصلے سے بہت خوش ہوئی تھیں۔ سب نے بھاری دل کے ساتھ ایک دوسرے کو رخصت کیا تھا۔ اس اُمید پر کہ بہت جلد ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے رہ سکیں گے۔ وارث جان کا جوائنگ لیٹر بھی آ گیا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اُسے فیڈرل جانا تھا۔ ہانیہ کالج میں بڑی ہو گئی۔ بی بی جان کی سب منتیں پوری ہو چکی تھیں۔ اب وہ ہر وقت انہیں پورا کرنے کے چکر میں کبھی کسی درگاہ پر ہوتیں تو کبھی کسی مزار پر۔ یوسف جان بھی اپنے دوستوں کے ساتھ کبھی شکار پر ہوتے تو کبھی کسی کی دعوت پر۔ سب اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو گئے تھے۔ غرض پورے یوسف ولا کی زندگی اپنے ڈگر پر چل رہی تھی۔

سکندر بخت کے گھر میں بیماری ابھی تک اپنے پنچے گاڑے بیٹھی تھی۔ عائشہ بیگم کی طبیعت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی۔ اگرچہ اُن کو ابھی تک اُن کی بیماری کا نہیں بتایا گیا تھا لیکن اب ان سے کچھ چھپا ہوا بھی نہیں تھا۔ وہ اپنی گرتی حالت تیزی سے گرتے بالوں اور جھریوں زدہ چہرے سے اندازہ لگا سکتی تھیں کہ انہیں کیا مرض لاحق ہے۔۔ لیکن وہ بھی چُپ تھیں۔۔ کسی سے نہ کچھ پوچھتی تھیں نہ ہی کچھ کہتی تھیں۔۔ جس ڈاکٹر کے پاس جانے کو کہتے چپ چاپ چل پڑتیں۔ جس دوائی کو کھانے کا کہتے خاموشی سے کھا لیتیں۔۔ اُس دن بھی وہ دھوپ میں بیٹھی ہوئی مشال کے بال بنا رہی تھیں۔۔ اور آج کافی دن بعد وہ اُس سے باتیں بھی کر رہی تھیں۔ ہاشم اُسے آوازیں دیتا ہوا وہیں آ گیا۔ اُس کے ہاتھوں میں ٹرے تھی جس میں کینور کھے ہوئے تھے۔

میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہا تھا مشی۔۔ اُس نے اُن دونوں کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

صرف وہی تھا جو اُسے مشی کہتا تھا۔۔

میں نے سوچا کہ چلو تمہارے ساتھ دھوپ میں بیٹھ کر کینو کھائیں جائیں۔۔

لیکن تم تو اپنی جوئیں نکلوا رہی ہو۔۔ اُس نے ٹرے دور کرتے ہوئے کہا۔۔

Classic Urdu Material

میرے سر میں کوئی جوئیں نہیں ہیں وہ تو اماں چچی کر رہی ہیں آج اتنے دن بعد۔۔

اُس نے منہ بنا کر جواب دیا۔۔

ارے وہ دیکھو سامنے جوں جا رہی ہیں ایک قطار میں۔۔ لگتا ہے انہوں نے ہی تمہارا سارا خون بھی چوس لیا ہے۔۔

اُس نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا۔ وہ پچھلے کچھ دنوں میں بہت کمزور ہو گئی تھی۔۔ سارا دن کالج میں دماغ کھپائی کرتی اور ساری رات ماں کے بستر سے لگ کر بیٹھی رہتی کہ نجانے کب اُن کی آنکھ کھل جائے کب انہیں واشروم جانا ہو کب اُنہیں پانی چاہیے ہو۔۔

عائشہ بیگم اُسے لاکھ سمجھاتیں کہ سو جاؤ۔۔ لیکن وہ کتابیں کھول کر بیٹھی ہوتی اور بہانہ بنا دیتی۔۔ امی میں آپ کی وجہ سے نہیں جاگ رہی میں تو اپنا پڑھ رہی ہوں۔۔۔

ہاشم جانتا تھا اسی لئے آج وہ اسکی کلاس لینے کے موڈ میں تھا۔۔

میں نے کہا نا کہ میرے سر میں کوئی جوں ووں نہیں ہے۔۔ اور اگر اب تم نے کچھ کہا تو میں ضرور تمہارا خون پی جاؤں گی۔۔

Classic Urdu Material

ہاہا۔۔ اچھا چلو چھوڑو۔۔ میں کینو چھیل کے دیتا ہوں تم کھاتی جاؤ۔۔ آخر میں بھی تو دیکھوں تم کتنا کھا سکتی ہو؟؟

تم چپ کر کے چھیلو۔۔ زبان کم اور ہاتھ زیادہ چلاؤ۔۔

اُس نے انگلی اٹھا کر اشارہ کیا۔۔

ارے پھپھو آپ اپنی اس نک چڑی بیٹی پہ جو اتنی محبتیں لٹاتی ہیں۔۔ کیا ہم آپ کے کچھ نہیں لگتے؟؟ اُس نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔

تم بھی میرے لیے میرے شانی جیسے ہو۔۔ انہوں نے پیار آنکھوں میں بھر کر کہا تھا۔

شانہ جیسا ہوں نہ؟؟ اس جیسا کیوں نہیں؟؟ اُس نے جرح کی۔۔

میرے جیسے تم ہو بھی نہیں سکتے۔ نکھٹو۔۔ مثال نے منہ چڑاتے ہوئے کہا۔۔

شکر اللہ کا۔۔ مجھے تم جیسا ہونا بھی نہیں۔۔ میں جانتا ہوں کہ میں تم سے بہت اچھا ہوں۔

کیوں پھپھو۔۔؟؟

اُس نے عائشہ بیگم کو آنکھ مار کر اپنی سائڈ لینے کا کہا۔۔

Classic Urdu Material

ارے تم میری بیٹی کو کیوں تنگ کرتے رہتے ہو؟؟ صفیہ بیگم جو قریب سے گزر رہی ہیں
تھیں اُسے ڈپٹ کر بولیں۔۔

ارے واہ۔۔ اس نے تو گھر کے سارے ووٹ خرید رکھے ہیں۔ میری سگی ماں تک کو نہیں
چھوڑا۔ اُنہیں بھی خرید لیا تم نے اپنی تیکھی آنکھوں اور معصوم اداؤں سے۔۔
اُس نے باقاعدہ دہائی دی۔۔

دونوں نند بھانج ہنس پڑی تھیں
مشال نے ہیر برش کھینچ کر اُسے مارا جسے اُس نے کمال پھرتی کے ساتھ کچ کر لیا تھا۔۔
لیکن سنو لڑکی تم مجھے نہیں خرید سکتی۔۔ میں بالکل بکاؤ نہیں ہوں۔۔ مجھ پہ تمہاری اس
معصومیت اور اداؤں کا رتی بھرا اثر نہیں ہونے والا۔۔
اُس نے سینہ ٹھونک بجا کر کہا۔۔

مجھے اتنا پھٹیچھہر مال خریدنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔ زیرو مارکیٹ ویلیو ہے
تمہاری۔۔ مشال نے بھی چڑ کر کہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اے لڑکی اس ہینڈ سم منڈے کو ہلکے میں مت لے۔۔ کبھی چل میرے ساتھ یونیورسٹی اور پھر دیکھ میری مارکیٹ ویلیو۔۔ تیرے سے کہیں حسین لڑکیاں آگے پیچھے پھرتی ہیں جناب کے۔۔

لیکن یہ دل کسی مغرور کے لیے بچار کھا ہے ہم نے۔۔
اُس نے چھری کی نوک اُس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔
ہنہ۔۔ ہونہ۔۔ مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔۔ جان چھوڑو چپکو۔۔ اُس نے ناک پر سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔۔

میری آنکھوں سے دیکھو گی تو دلچسپی ہونے لگے گی پاگل لڑکی۔۔
میں نے ہزار بار دیکھا ہے۔ مجھے کچھ خاص نہیں لگا۔۔
تم نے دیکھا ہے صرف آنکھوں کو۔۔!!

تم نے آنکھوں میں کہاں دیکھا ہے۔۔؟؟
اُس نے کیوں اُس کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔۔

Classic Urdu Material

عائشہ بیگم کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔۔ آج کافی دن بعد وہ خوش دکھائی دے رہی تھیں۔۔

شاید آج پہلی بار انہیں لگا تھا کہ ان کے علاوہ بھی ہے کوئی۔ اُن کی بیٹی کو چاہنے والا۔۔ اُس

کی خاطر میاشرے سے لڑنے والا۔۔ اُس کی حفاظت کرنی والا۔۔ آخر کو وہ بیٹی کی ماں

تھیں۔۔ اپنے اس پیارے سے بھیتے کے جذبات وہ جان گئی تھیں۔۔ وہ جذبات جن سے

شائد اُن کی بیٹی بھی بھاگ رہی تھی۔۔ اسی لمحے انہوں نے آنکھیں موند کر اپنے رب سے

یہی دعا کی تھی کہ میری بیٹی کا نصیب مجھ جیسا نہ لکھنا۔۔ میری بیٹی کو وہ سب ملے جو اُس

کے حق میں بہتر ہے۔ ہاں میری بیٹی کو ہاشم ملے۔۔ اور ہاشم ہی ملے۔۔ اطمینان کے ساتھ

مانگی ہوئی دعا قبول ہو گئی تھی۔ انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ دونوں اُن کے سامنے

بیٹھے مسکرا رہے تھے۔۔

یہ بات تو کبھی انہوں نے بھی نہیں سوچی تھی کہ اُن کی بیٹی کا نصیب اسی گھر سے جڑا ہے۔

وہ جب کبھی اُس کی شادی کا سوچتی تھیں تو یہ سوچ کر دل بیٹھ جاتا تھا کہ نجانے کیسا بر ملے گا

میری بیٹی کو۔۔ وہ نہیں جانتی تھیں کہ اُن کا اپنا خون انہیں اس فکر سے آزاد کر دے گا۔۔

Classic Urdu Material

اپنی بیماری کی وجہ سے وہ اس قدر تنگ پڑ گئی تھیں کہ انہیں اُس کے مستقبل کی فکر بڑھ گئی تھی جو آج بلکل ختم ہو گئی تھی۔

اب صرف بات کرنے کی دیر تھی۔ وہ چاہتیں تو خود اپنے بھائی سے بات کر کے اپنی بیٹی اُن کی جھولی میں ڈال سکتی تھیں۔۔۔ لیکن وہ جانتی تھیں کہ یہ اُن کی خود دار بیٹی کی گوارا نہیں ہو گا۔۔۔ وہ ساری عمر اس احساس کے ساتھ جے گی کہ شاید جاتے وقت اُس ماں اپنا بوجھ دوسروں کو سونپ گئی۔ وہ صرف دعا کر سکتی تھیں کہ یہ رشتہ بھی ہو جائے اور ان کی بیٹی کی انا بھی باقی رہے۔۔۔ کہتے ہیں بستر مرگ پر مانگی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ سو ان کی یہ دعا بھی قبول ہوئی تھی۔ کیوں کہ دعا مانگ کر وہ خود بھی بہت مطمئن ہو گئی تھیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
http://www.classicurdumaterial.com

ہانیہ نے ایک دو دفعہ وہاں کا نمبر پڑائی کیا تھا لیکن اُس نے کال پک نہیں کی تھی۔ کرتا بھی کیسے؟؟ وہ کونسا جانتا تھا کہ یہ ہانیہ کا نمبر ہے؟؟ اُس نے رانگ نمبر سوچ کر اگنور کر دیا تھا۔۔

ہانیہ نے سوچا کہ اُسے میسج کر دے لیکن انا آڑے آگئی۔۔

Classic Urdu Material

وارث کے جانے کے بعد وہ بہت زیادہ بور ہو گئی تھی۔ پورے گھر میں اُس سے بات کرنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ اس وقت بھی وہ کافی کامگ ہاتھ میں لئے بیٹھی تھی۔ وہاں کا نمبر نکال کر اُسے ٹیکسٹ کرنے کا سوچا۔

ہائے وہاں۔

ہاؤڈویڈو؟؟؟ کال می وین یو فری۔

اُس ہانیہ۔۔۔!!

اُس نے میسج لکھا اور سینڈ کی بجائے ریز کا بٹن دبا دیا۔ لکھا میسج ایک سیکنڈ میں ختم ہو گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتی اُس نے وہاں کا نمبر ڈائل کر دیا تھا۔

اُس نے دوسری بیل پر بنا دیکھے کال پک کر لی تھی۔

ہیلو۔ اُس کی آواز ایک دم سنجیدہ اور کرخت تھی۔

ہیلو۔ کیسے ہیں آپ۔؟؟ اُس کی آواز کپکپا رہی تھی۔ وہ نارمل لائف میں بہت کنفیڈنٹ

لڑکی تھی۔ لیکن نجانے کیوں اُس کے سامنے وہ نروس ہو جاتی تھی۔

Classic Urdu Material

میں ٹھیک ہوں۔۔ لیکن آپ کون بات کر رہی ہیں؟؟ اُس نے اسی سنجیدگی سے پوچھا۔
منہمسم۔۔ میں وہ ہانیہ بات کر رہی ہوں۔۔ بلا آخر اُس نے اجنبیت کی دیوار پھلانگ لی
تھی۔۔

اوہ ہانیہ تم؟؟ یار کیسی ہو؟؟ اُس کے لہجے میں اپنائیت در آئی تھی۔۔

ہانیہ کو اُس کی یہی بات بہت اچھی لگتی تھی کہ اُس سے بات کرتے ہوئے اپنائیت اُس کی
باتوں سے جھلکتی تھی۔۔ اب وہ اپنے ہر جان پہچان کے بندے سے اسی اپنائیت سے بات
کرتا تھا یا صرف یہ ہانیہ کے لیے خاص تھی؟؟ اس کا جواب ہانیہ کے پاس بھی نہیں تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ سنائیں؟؟ وہ اُسے تم اور ہانیہ اُسے آپ کہہ کر بلاتی تھی۔۔ سات
سال کا ڈیفریٹس تھا دونوں میں۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ اور سناؤ کیسی چل رہی ہے لائف؟؟

میں ٹھیک ہوں اور لائف بھی چل رہی ہے کبھی بہت بور کبھی بہت ایکسائٹڈ۔۔ آپ نے
تو کبھی نہ چکر لگایا نہ حال چال پوچھا۔۔

بی بی جان بھی پوچھ رہی تھیں۔۔ بی بی جان کا نام اُس نے جان بوجھ کر لے لیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وارث تو ہوتا نہیں یہاں۔۔ چکر کیسے لگاتا؟؟ اکثر ہوتی رہتی ہے وارث سے میری بات۔۔
حال چال بھی پوچھ لیتا ہوں تم لوگوں کا۔۔ بی بی جان سے کہنا چکر لگاؤں گا کسی دن۔۔ اور
اُن کے ہاتھ کا کھانا بھی کھاؤں گا۔۔

اور تمہارا نمبر نہیں تھا میرے پاس۔۔ وارث سے مانگنا مناسب نہیں لگا مجھے۔۔ بس اسی
لیئے آؤٹ آف کنٹریکٹ رہا۔۔

اُس نے اپنی طرف سے صفائی دی۔

اب کیا کر رہے ہیں؟؟ اُس نے بات بدل دی۔۔

ابھی تو کچھ دوستوں کے ساتھ ایک بیچلر پارٹی میں جانے کا پلان ہے۔۔ اُس کی شادی فکس

ہو گئی ہے تو ہم یار دوستوں کے ساتھ آج آخری پارٹی ہے اُس کی۔۔

اُس نے مسکرا کر بتایا تھا۔۔

آخری کیوں؟؟ شادی کے بعد وہ کہیں اور جا رہا ہے؟؟

Classic Urdu Material

نہیں۔۔ نہیں۔۔ یہیں رہے گا۔۔ لیکن اُس کی محبوبہ نے پابندی لگادی ہے کہ شادی کے بعد کوئی پارٹی پروگرام نہیں ہوگا۔۔ صرف گنتی کے چند دوست رکھنے کا حکم ملا ہے اُسے۔۔

This is آئی مین کوئی اتنا باؤنڈ بھی رہ سکتا ہے محبت میں۔۔؟؟
redicilous

لیکن وہ تومان گیا بھی اُس کی یہ فضول فرمائش۔۔ میں نے تو اُسے لاکھ سمجھایا۔۔ کہ لعنت بھیج ایسی محبت پر جو تجھ سے تیری آزادی چھین لے۔۔ لیکن اُس پہ تو عشق کا بھوت چڑھا ہے۔۔ وہ ہنس کر کہہ رہا تھا۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
تو آپ کیسی محبت پر یقین رکھتے ہیں۔۔؟؟ اُس نے ہمت کر کے پوچھا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
محبت و حبت کچھ نہیں ہوتی۔۔ یہ صرف انسان کی ضرورت ہوتی ہے جب تک اُسے کسی انسان کی ضرورت رہتی ہے اُسے لگتا ہے کہ اُس سے محبت ہے۔۔ جب ضرورت ختم تو محبت بھی ختم۔۔

اُس نے اپنا خیال پیش کیا۔۔

Classic Urdu Material

ضرورت بھی تو وہیں ہوتی ہے جہاں محبت ہوتی ہے۔۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو ایک شخص سے محبت نہ ہو صرف ضرورت کا رشتہ ہو۔ تو کیا آپ اُس کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزار سکتے ہیں؟؟ اُس نے مزید بحث کی تھی۔۔ وہ اُس کے خیال سے متفق نہیں تھی۔۔

ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو اور وقت کے ساتھ اُس کی یہی ضرورت اُس کی مجبوری بن گئی ہو۔۔ اس لیے اُسے ساری زندگی اب اسی مجبوری کے ساتھ رہنا پڑے۔۔ وہ اپنی بات پر قائم تھا۔۔

اس کا مطلب انسان کو انسان سے محبت نہیں کرنی چاہئے صرف ضرورت پوری کرنی چاہئے۔ اور جب یہی ضرورت کہیں اور سے پوری ہو رہی ہو تو اسے انسان بھی بدل لینا چاہیے۔۔؟؟

ایم آئی رائٹ؟؟

Classic Urdu Material

ہاں کچھ ایسا ہی ہے۔۔ ارے یہ تم کیا بورنگ بات لے بیٹھی ہو۔۔؟؟ اچھا یہ بتاؤ کل کیا کر رہی ہو؟؟ اگر فری ہو تو کل لُنج اکٹھا کرتے ہیں۔۔ میں تمہیں کالج سے پک کر لوں گا۔۔ آر یوان؟؟

اُس نے پلان بنا کر تصدیق چاہی۔۔

وہ جو اُس کی باتیں سن کر افسردہ ہو رہی تھی۔۔ اُس کا یہ پلان سن کر چمک اُٹھی۔۔
اوکے ڈن۔۔ میں کالج سے فری ہو کر آپ کو کال کر دوں گی۔۔

فری ہو کر نہیں بلکہ لاسٹ لیکچر سے پہلے ریمائینڈ کروانا۔۔ تاکہ میں ٹائم پر پہنچ سکوں۔۔

چلو ٹیک کیئر۔۔ سی یو ٹومارو۔۔

ٹیک کیئر۔۔ فون کٹ چکا تھا۔۔

چند منٹوں کی بات نے اُسے بہت ہلکا کر دیا تھا۔۔ حالانکہ ابھی وہ مزید بات کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ گفتگو سے گریزاں۔۔!!

میں چاہوں بات پہ بات۔۔۔!!

بچلر پارٹی کا اہتمام وہاج کی طرف سے ہی کیا گیا تھا۔۔ حیدر اُس کا کالج فیلو تھا۔ یونیورسٹی ٹائم سے ہی وہ اپنی ایک کلاس فیلو کے عشق میں پڑ گیا تھا۔۔ لڑکی کی فیملی بہت سخت تھی۔ اس لیے اتنا عرصہ لگ گیا ان دونوں کو ایک ہونے میں۔۔ اب جب ان کی شادی فکس ہوئی ہی تھی تو اُس کی محبوبہ کی طرف سے لمبی لسٹ سینڈ کی گئی تھی جو اُس سے شادی کے بعد اُسے چھوڑنے پڑ رہے تھے۔۔ ان میں سے ایک شرط اس کے وہ سب دوست چھوڑنے کی بھی تھی جو اُسے اور اُس کی شادی شدہ زندگی کو خراب کر سکتے تھے۔۔

اس لیے آج کی بچلر پارٹی میں وہ سب کرنے کی اجازت تھی جو آج کے بعد حیدر کو چھوڑ دینا تھا۔ اس نے فارم ہاؤس پر پہنچ کر سب انتظامات دیکھے۔۔ کھانے پینے کا انتظام بالکل پرفیکٹ تھا۔۔ گنتی کے وہ چند دوست مدعو کیے ہوئے تھے جو کالج اور یونیورسٹی میں ایک ساتھ رہے تھے۔۔ اور جن کے شوق بھی تقریباً ایک جیسے ہی تھے۔۔ اُس کے کچھ دوست اپنی اپنی گریفینڈ کے ساتھ پہنچ چکے تھے۔۔ کچھ ابھی رستے میں تھے۔۔ وہ بھی حیدر کو

فون کر رہا تھا کیوں کہ اُس کا پہنچنا سب سے ضروری تھا۔۔ آج کی محفل اُسی کے نام تھی۔۔ وہاں کو ڈر تھا کہ عین وقت پر اگر اُس کی محبوبہ نے منع کر دیا تو شاید وہ آج بھی نہ آئے۔۔ لیکن وہ دوسری دفعہ کنفرم کے چکا تھا کہ وہ آ رہا ہے راستے میں ہے۔۔

کر موچا چانے سارا سامان گاڑی سے نکال کر اُس کے مخصوص کمرے میں رکھ دیا تھا۔ ہاتھ روم کا سامان بھی اُس نے ہاتھ روم میں جوڑ دیا تھا۔۔ وہاں گنگ کو ہدایات دے کر تیار ہونے چلا گیا۔۔ کچھ دیر بعد نہادھو کر تیار ہو کر وہ باہر نکلا تو غضب کا لگ رہا تھا۔۔

بھورے رنگ کی کھدر کی شلوار قمیض اور پاؤں میں ہم رنگ ہرن کی کھال سے بنی پشاور چپل پہنے کندھے پر سفید شال ڈالے ایک ہاتھ میں راڈو واچ اور آنکھوں میں غرور لیے وہ آئینے میں خود کو دیکھ رہا تھا۔۔ یہ بات وہ بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ آج کی ساری محفل میں وہ سب سے شاندار لگے گا۔۔

تیار ہو کر باہر نکلا تو کر موچا چا اُس کا کمرہ سمیٹنے لگ گیا۔ وہ سینما روم میں پہنچا تو ڈی جے بھی پہنچ چکا تھا۔ اور سب دوست بھی پہنچ گئے تھے۔ ہر مرد وہاں بغل میں لڑکی لیے پھر رہا تھا۔ کچھ اپنے اپنے ساتھی کے گلے کاہار بنی بیٹھی تھیں۔ یہ لڑکیاں اُن کی بیویاں تو ہر گز

Classic Urdu Material

نہیں تھیں۔ بلکہ ان کی نام نہاد فرینڈز تھیں۔ ان میں سے کئی دوست تو شادی شدہ اور بچوں والے بھی تھے۔ لیکن اس بات سے نہ ان لڑکیوں کو فرق پڑتا تھا۔ اور نہ ان مردوں کو۔ کچھ کے ساتھ ان کی کو لیکز تھیں جو اب باقاعدہ ان کی گرل فرینڈز بن گئی تھیں۔ سب کو جام پیش کیئے جا رہے تھے۔ کیوں کہ اس محفل کی پہلی شرط پینا ہی تھا۔ زیادہ تر لڑکیاں ایک دوسرے کو جانتی تھیں جو ان سے پہلی پارٹیز بھی اکٹھے اٹینڈ کر چکی تھیں۔ جبکہ کچھ نئے چہرے بھی دکھ رہے تھے۔ اور آج کی اس محفل میں یہی چہرے مرکز نگاہ بنے ہوئے تھے۔ جو لڑکی جتنے کم لباس میں تھی وہ اتنی ہی دلکش لگ رہی تھی اور اتنی ہی سراہی جا رہی تھی۔ میک اپ سے لندے پھندے چہرے حقیقت میں کیسے تھے؟؟ کوئی نہیں جانتا تھا۔ اور نہ ہی جاننے میں دلچسپی رکھتا تھا۔

حیدر بھی پہنچ چکا تھا۔ گیٹ سے اندر آتے ہی حیدر پر پھول نچھاور کیے گئے تھے۔ ایک وہی تھا جو لڑکی کے بناء آیا تھا۔ سب اُس کو گلے مل رہے تھے اور اپنے اپنے انداز اس کو چھیڑ بھی رہے تھے اور مبارکباد بھی دے رہے تھے۔

ابھی وہ سب ہلکی پھلکی گپ شپ میں مصروف تھے کہ کسی نے اطلاع دی

Classic Urdu Material

خواتین و حضرات۔۔ توجہ فرمائیے۔۔ آج کی شام کی ملکہ اور محفل کی شان نازلی پدہار چکی ہیں۔۔ سب نے واؤ سے تالیوں سے اور کچھ ایک نے سیٹیوں سے نازلی کا سواگت کیا۔۔ اتنے میں ایک انتہائی پتلی کمر کی خوب رود و شیرہ جس نے صرف ایک سفید شارٹ ٹاپ اور نیچے سرخ رنگ کی منی سکرٹ پہن رکھی تھی۔۔ پاؤں میں سرخ ہائی ہیلز تھیں۔۔ ہاتھوں پیروں کے ناخن بہت لمبے تھے اور اُن پر نفاست سے کیو ٹکس لگائی گئی تھی۔ میک اپ بہت شوخ تھا جو صرف اُسی پہنچ رہا تھا۔۔ ٹاپ کا گلہ بہت ڈیپ تھا اُس میں لٹکتا پینڈینٹ اور کانوں میں چھوٹے ٹاپس۔۔ پتلی کمر کے گرد اس نے ایک چین باندھ رکھی تھی۔۔ بال کسی حد تک براؤن شیڈ میں رنگے ہوئے تھے۔۔ جو اُس کی سرخ و سپید رنگت کو مزید بڑھاوا دے رہے تھے۔۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی مردوں کے منہ سے رال ٹپکنے لگی تھی۔۔ لڑکیوں نے اپنے اپنے ساتھی کا بازو کس کر پکڑ لیا تھا۔۔ مبادا وہ انہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔۔ کچھ دیر پہلے تک وہ لڑکیاں جو اپنے حسن اور فکر پر اترا رہی تھیں۔۔ اب ایک دم پھیکی لگنے لگی تھیں۔۔ ہر مرد اپنی لڑکی کو چھوڑ کر نازلی کی طرف لپکنا چاہتا تھا اُسے بانہوں میں بھرنا چاہتا تھا لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔۔ بہت سی لڑکیاں اُسے دل ہی دل میں گالیاں بھی دے رہی تھیں۔۔ لیکن نازلی کو ان سب سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

وہ سب کو اگنور کرتے ہوئے ٹک ٹک چلتی وہاج کے قریب آئی۔۔ اپنے گال اُس کے ساتھ مس کیے۔ اور اُس کے گلے لگ گئی۔۔ اُس نے بھی پوری شدت کے ساتھ اُسے اپنی طرف بھینچا۔۔

سب نے سیٹیاں بجائیں۔۔ نازی شرم سے لال پڑ گئی۔۔

اب سب اسے اپنے اپنے انداز میں ہائے۔۔ ہیلو۔۔ بول رہے تھے۔۔ اور وہ تقریباً سب کو ہی فلائنگ کسز دے رہی تھی۔۔ اور سب ہی اسے اپنی خوش قسمتی سمجھ رہے تھے کچھ لڑکیوں نے اُسے دیکھ کر ٹینشن میں سگریٹ سلگائے تھے۔۔ ایک ایک کش لگا کر وہ سگریٹ آگے پاس کر رہی تھیں۔۔ لیکن یہ ٹینشن مردوں کے لیے نہیں تھی جو اُسے اُٹھ کر آزادی سے گلے نہیں لگا سکے تھے وہ بیٹھے بیٹھے آنکھوں سے سلامی پیش کر رہے تھے۔۔ اور نازی اپنی طرف اُٹھنے والی ہر نگاہ کو اگنور کر رہی تھی۔۔ اُسے صرف ایک نگاہ چاہیے تھی جس کی خاطر آج وہ یہاں تھی۔ اور وہ نگاہ وہاج کی تھی۔۔

کچھ دیر تک پینے پلانے کا دور چلا۔۔ اور پھر سب نے نازی نازی کے نام کی رٹ شروع کر دی۔۔ وہ سب سے اجازت لیتے ہوئے ڈریس چینج کرنے چلی گئی۔۔ دس منٹ بعد آئی تو

Classic Urdu Material

سیاہ رنگ کی سیلو لیس میکسی میں تھی۔۔ جو اُس کے پیٹ تک چاک تھی۔۔ اُس کے نیچے اُس نے گھٹنوں تک تنگ پاجاما پہن رکھا تھا۔۔ پاؤں میں اب سینڈلز کی جگہ بہت بھاری بھر کم گھنگروں نے لے لی تھی۔ میک اپ بھی ڈریس سے میل کھا رہا تھا۔۔ سب یہ اندازہ لگا رہے تھے کہ وہ پہلے زیادہ غضب کی لگ رہی تھی یا اب قیامت لگ رہی ہے؟؟

اُس کے ساتھ آئے سازندوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی تھی۔۔ کمرے کی روشنیاں بھی گل کر دی گئی تھیں۔۔ صرف اُس جگہ روشنی پڑ رہی تھی جہاں نازلی اپنے فن کا ہنر دکھانے والی تھی۔ لوگ اپنی اپنی پسند کا گانا بتا رہے تھے۔۔ لیکن اُس نے پہل ایک کلاسیکی رقص سے کی۔۔ اُس کے بعد فرمائشی پروگرام بڑھتا چلا گیا۔۔ ہر کوئی اُسے اُٹھ اُٹھ کر داد دے رہا تھا۔ کوئی بہت ٹن ہو کر اُس کی طرف لپکتا تو اُسے پکڑ کر بٹھا دیا جاتا۔۔ جو زیادہ آپے سے باہر ہوتا اسے سینما روم سے باہر نکال دیا جاتا۔۔ یہاں کسی پر کوئی زور زبردستی والا اصول نہیں تھا۔۔ دوسرے کی مرضی کے بغیر کوئی کسی کو نہیں چھو سکتا تھا۔ رات کا پچھلا پہر شروع ہو گیا تھا۔

Classic Urdu Material

کچھ جوڑے اُٹھ کر کمروں میں گھس چکے تھے۔۔ کچھ وہیں صوفے پر کہیں کارپٹ پر بے سدھ پڑے تھے۔۔ سب کے دماغ ماؤف ہو چکے تھے وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کوئی کسی کو نہ دیکھ رہا تھا نہ ٹوک رہا تھا۔۔

حیدر آج ان سب چیزوں سے بہت دور بیٹھا تھا وہ آج صرف اور صرف وہاج کی خاطر آیا تھا۔۔ یہ سب وہ نجانے کتنے سالوں سے دیکھ رہا تھا خود بھی ان کا حصہ رہا تھا لیکن آج لگ رہا تھا کہ جیسے اُس کا دل بھر گیا ہے۔۔ وہاج نے اس قدر نوش فرمالی تھی کہ اب اُس سے اٹھنا مہال ہو رہا تھا۔۔ نازی حیدر کی مدد سے اُسے بیڈ روم تک لے آئی تھی۔۔ حیدر اُسے خدا حافظ کرتا چلا گیا۔۔ وہ بھی رقص کر کر تھک چکی تھی۔ اُسے بیڈ پر لٹا کر اُس نے کمرے کی لائٹ بند کی اور اُس کے پہلو میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی۔۔ وہ شاید نیند میں تھا یا بہت مدہوشی میں اُس نے بھی نازی کو کس کر بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔ نازی نے اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔۔ اور اُس نے نشے میں بہت دھیرے سے اُس کے کان میں پکارا تھا۔۔

نازی۔۔۔۔۔ میری جان نازی۔۔۔۔۔ !!!

۔۔۔۔۔ سنو جاناں۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

اگر۔۔۔۔۔

جو تم پکارو تو،

انا مسترد،

راہ ہموار،

غرور مسمار،

دل درخشاں،

جان حاضر،

سماعت واجب،

قدم یکساں،

تیری جانب۔۔۔۔۔!!!!

قسط نمبر چودہ۔

Classic Urdu Material

صبح وہ نجانے کب تک سویا رہتا اگر ہانیہ کی کال نہ آتی۔۔ وہ ابھی بھی گہری نیند میں تھا۔۔
ہانیہ اسے پچھلے پندرہ منٹ سے کالز کر رہی تھی۔۔ لیکن اُس کی خماری ٹس سے مس نہیں
ہوئی تھی۔ نازی کی آنکھ بھی انہی کالز کی وجہ سے کھلی تھی۔

نازی کی اتنی جرات نہیں تھی کہ اُس کا فون اٹھاتی۔۔ ایسی غلطی وہ ایک دفعہ کر چکی تھی اور
اُس کے شدید عتاب کا شکار بھی ہوئی تھی۔ پھر دوبارہ کبھی اُس کی ہمت نہیں ہوئی تھی اُس
کا فون چھونے کی۔ فون مسلسل بج رہا تھا وہ اٹھ کر شور لینے چلی گئی۔۔

اُس نے کروٹ لی اور کال اٹینڈ کر لی۔۔ نیند میں ڈوبی آواز سے اُس نے صرف ہیلو کہا
تھا۔۔

اوہ تو آپ ابھی تک سو رہے ہیں؟؟ جبھی میں کہوں کال کیوں پک نہیں کر رہے؟؟ وہ اس
وقت غصے میں تھی۔ اگر جناب کو یاد ہو تو آج لنچ کا وعدہ تھا میرے ساتھ۔۔ وہ تپتی بیٹھی
تھی۔۔

اوہ ہاں۔۔ کیا ٹائم ہوا ہے؟ اُس نے بمشکل آنکھوں کو کھولا۔۔

اس وقت دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں۔ میں آپ کا ویٹ کر رہی ہوں جلدی پہنچیں۔۔

یہ کہہ کر اُس نے فون رکھ دیا تھا۔

اُس نے پوری طرح آنکھیں کھول کر کمرے کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔۔ کمرے میں

بہت اندھیرا تھا۔ واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔ اُس نے تکیے سے سر

اٹھایا۔ لیکن ناکام رہا۔ اُس کا سر بری طرح چکرارہا تھا وہ دوبارہ سے لیٹ گیا۔

نازلی نہا کر ہاتھ ٹاول میں باہر آگئی تھی۔ اُس نے ڈرتے ڈرتے روپ لائٹ آن کی تھی۔

اُسے سوتے ہوئے روشنی ہو جانے سے چڑھتی۔

تم ابھی تک یہیں ہو؟؟ اُس نے نازلی سے پوچھا۔

وہ۔۔ میم۔۔ میں فریش ہو کر جا رہی تھی بس۔۔ نازلی نے منمناتے ہوئے جواب دیا۔

ڈرائیور سے کہو تمہیں چھوڑ آئے گا۔ اُس نے حکم دیا تھا۔

نازلی جانتی تھی کہ اُس کا نشہ اتر چکا تھا اب وہ اُس کی محبوبہ نہیں بلکہ عام سی نازلی تھی۔

اُس کے دن رات میں ایسا ہی تغیر تھا۔ جو اُسے دن میں دیکھتا یا ملا ہوتا وہ شاید کبھی رات

والے وہاں کو نہ پہچانتا۔ اکثر صبح ہونے سے پہلے ہی نازلی اٹھ کر چلی جایا کرتی تھی۔ اور وہ

سارے دن میں پلٹ کر پوچھتا بھی نہ۔۔ کہ کب گئی۔۔ کیوں گئی؟؟ کہاں گئی؟؟

ماسوائے رات کے۔۔ شام ہوتے ہی وہ نازی کو فون کرتا کہ چلی آؤ۔۔ تمہاری یاد آرہی ہے۔۔ اور وہ کوئی سوال کئے بنا بھاگی چلی آتی۔۔ اُس کے لیے تو یہی بہت تھا کہ پچھلے چار سال سے وہ اُس پہ ٹکا ہوا تھا۔۔ ورنہ اُس کے دوستوں سے وہ یہ بات جان گئی تھی کہ وہاں کی زندگی میں کوئی بھی حسینہ ایک رات سے زیادہ نہیں ٹکی۔۔ اگلے دن بستر سے اُٹھ کر وہ اُن سے ایسا رویہ اختیار کرتا کہ وہ یاد کرنا تو دور پلٹ کر دیکھنے کی جرات بھی نہ کرتیں۔۔ اور جو لڑکی ایک بار آ کر گئی۔ وہ دوبارہ کبھی نہیں بلائی گئی۔ بہت سی لڑکیوں کے تو شاید اُسے نام بھی یاد نہیں تھے۔ یا کبھی اُس نے پوچھے بھی نہ ہوں گے۔۔ اُسے رات بتانے سے مطلب تھا۔۔ دل کی رنگینی سے مطلب تھا۔۔ اُن کے نام سے تھوڑی۔۔

نازی تو اس بات پہ اترتی تھی کہ چلو اس کا رشتہ ایک رات کا نہیں تھا۔۔ بلکہ اب تو سالوں کا تھا۔۔ وہ ایسا ہی تھا بند کمرے میں اُس پر پیار پنچا اور کرتا اور پبلک میں اُسے پہچانا تو دور اُس کی جانب دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا تھا۔۔ آخر کو کرتا بھی کیوں؟؟ وہ جس جگہ سے تھی وہاں کی عورت ہر مرد کو دلکش لگتی ہے لیکن صرف بستر کی حد تک۔۔ اس سے زیادہ اگر کوئی اپنے جذبات کو پروان چڑھائے تو اُسے ہمارا مہذب معاشرہ اچھی نظر سے نہیں دیکھا

Classic Urdu Material

جاتا۔ ایسی عورت دل لبھانے کے لیے تو آئیڈیل ہو سکتی ہے لیکن گھر بسانے کے لیے نہیں۔

نازلی کسی حد تک اُس سے پیار میں بھی پڑ چکی تھی۔ لیکن یہ بات زبان پہ لانے کا مطلب تھا وہاں کی زندگی سے دوری۔ جو وہ کبھی انور ڈنہیں کر سکتی تھی۔ آخر کو اُس نے سب کچھ تو دے رکھا تھا اُسے۔ شہر کے پوش علاقے میں بنگلہ۔ گاڑی۔ ڈرائیور۔ نوکر چاکر۔ اور مہینے کا لگا بندہ خرچ۔ اس کے علاوہ ہر مہینے دل کھول کر شاپنگ کی اجازت۔ اور سال میں دو دفعہ کسی دوسرے ملک کا ٹور۔ وہ کیا پاگل تھی جو ایسی شان والی زندگی کو لات مار دیتی۔ سب کچھ تو تھا اُس کے پاس۔ سوائے اس کے نام کے۔ اس سے زیادہ کی نہ تو نازلی کو چاہ تھی نہ ہی اس کی اوقات۔

وہ بھی وہاں کو ایسی ہی کسی محفل میں ملی تھی۔ اُس وقت تو بمشکل اکیس برس کی تھی۔ بس دیکھتے ہی دل آگیا اُس پر۔ دوستوں یاروں نے مذاق ہی مذاق میں اُسے پٹانے کی شرط لگائی۔ اور اس نے اسی شرط کے چکر میں سب کے سامنے چلتی محفل میں نازلی کو بانہوں میں بھر کر صرف اتنا کہا تھا۔

Classic Urdu Material

ہر رات رنگ رنگ کے لوگوں کے سامنے ناچ دکھا کر صرف چند ہزار؟؟ یا اُس کے ساتھ
ٹھاٹھ۔ باٹھ اور شان سے دوستی کا تعلق۔؟؟ فیصلہ اُس کے ہاتھ میں ہے؟؟

نازلی جو اُس کی اس حرکت پہ خفا ہونے کا سوچ رہی تھی اُس کی آفر سن کر ٹھنڈی پڑ گئی۔۔
اُسے اس تئیس چوبیس سال کے لونڈے کی یہ جرات پسند آئی تھی۔۔ نا اُس کا نام پوچھنا
حسب نسب۔۔ اُس کی آنکھوں میں جو چمک تھی وہی اسے مسخر کر گئی۔۔ بیچ میں محفل
ادھوری چھوڑ کر اُس کا ہاتھ تھام کر وہ بڑے غرور سے چلتی ہوئی اُس کی گاڑی میں آ بیٹھی
تھی۔۔ بس وہ دن اور آج کا دن اُس نے دوبارہ کبھی کسی کے لیے ناچ گانا نہیں کیا۔۔ اُس
کی خاطر ہر مرد خود پر حرام کر لیا۔ وہ جیسے جیسے جوان ہو رہی تھی مزید جان لیوا ہوتی جا رہی
تھی۔۔ آئے روز اُسے کہیں نہ کہیں سے منہ مانگے دام میں محفل کرنے کے آرڈر آتے
لیکن وہ یہی کہہ کر ٹال دیتی

"کہ نازلی کو مرشد سائیں کا حکم نہیں۔۔"۔ لیکن وہ جب بھی اپنے ڈیرے پہ محفل رکھتا تو
چپ چاپ چلی آتی کوئی سوال جواب نہ کرتی۔۔

وہ خود بھی کئی دفعہ اُس سے پوچھ چکی تھی۔۔

Classic Urdu Material

کہ آخر کو اُس کے تعلق کی مدت کتنی ہوگی؟؟ وہ دھیرے سے کہتا جب تک دل نہیں بھرتا۔ جس دن دل بھر گیا اُس کے بعد کبھی نہیں دکھوں گا تمہیں۔۔ وہ دل توڑنے میں ماہر تھا۔۔

ایسا کیا اچھا ہے مجھ میں۔۔؟؟ جو تمہارے دل سے نہیں اُتری میں؟؟ وہ بھی ڈھٹائی سے پوچھتی۔۔

بس تم کوئی سوال نہیں کرتیں۔۔ جو کہتا ہوں مان لیتی ہو۔ جرہ نہیں کرتی۔ کوئی حق بھی نہیں جتاتی۔۔ اس لیے ابھی تک ٹکی ہوئی ہو۔۔ وہاں کے دل کو لبھاتی ہو اس لیے اچھی لگتی ہو۔ دل توڑ کر اُسے پیار سے جوڑنے کا فن بھی آتا تھا۔۔

کبھی نازلی سوچتی کہ شاید وہ ابھی تک اپنا قول نبھار رہا ہے۔۔ لیکن اُسے کیا پڑی؟ میں آخر کو اُس کی لگتی ہی کیا ہوں؟؟ جو میری اتنی پرواہ کرے۔۔ وہ نادان یہی سمجھتی تھی کہ شاید

اس کے دل میں بھی میری محبت کا دیپ جلا ہو۔ بتاتے ہوئے انا آڑے آتی ہو۔۔ لیکن کچھ بھی ہو وہ ابھی تک اُس کی زندگی کا حصہ تھی۔۔ اور یہ اُس کے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ تیار ہو کر کمرے سے نکلا تو نازلی جا چکی تھی۔ اُس نے ایک نظر بکھرے کمرے پر ڈالی اور کر مو چاچا کو آواز دی۔ اور خود کمرے سے نکل گیا۔ تقریباً سب لوگ ہی جا چکے تھے۔ کوئی اکا دکا دوست ابھی بھی کمروں میں پڑے سو رہے تھے۔ اُس کی عادت یہی تھی کہ آنے والا خود اپنی مرضی سے جائے۔ کر مونے اندرونی حصہ صاف کروا دیتا تھا۔ رات کا بکھیڑا سمیٹا جا چکا تھا۔ دو ملازم باہر کا حصہ دھو رہے تھے۔ دو لوگ پودوں کی کٹائی کر رہے تھے۔

اس نے باہر نکل کر گھڑی پر ٹائم دیکھا ایک بج رہا تھا۔ اُس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی کر مو بھاگ کر باہر آیا۔ وہاں نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ کر مو وہیں سے پلٹ گیا۔

وہ دیئے گئے وقت سے دس منٹ لیٹ تھا۔

ہانیہ کا موڈ سخت آف تھا۔ لیکن اُسے اپنے سامنے دیکھ کر اس کا سارا غصہ اُڑن چھو ہو گیا تھا۔ وہ ڈارک گرین کلر کی شلوار قمیض میں غضب کا لگ رہا تھا۔ نیند کی وجہ سے سو جی

Classic Urdu Material

ہوئی آنکھیں اُس نے گالز سے چھپالی تھیں۔۔ وہ بھی یونیفارم کی بجائے سفید رنگ کے سلک ٹراؤزر شرٹ میں تھی۔ ایک گھنٹہ جو اس نے ویٹ کیا تھا اُس میں وہ فارغ نہیں بیٹھی تھی بلکہ ہلکا ہلکا میک اپ کر لیا تھا۔ جیولری وہ اپنے بیگ میں رکھ کر لے آئی تھی۔

مالی اور مشال اُسے پوچھتی رہیں کہ وہ آخری دو لیکچر کیوں چھوڑ رہی ہے۔۔ جس پہ اُس نے کہا تھا کہ گھر پہ کام ہے۔۔ اس لیے آج جلدی جارہی ہوں۔ اب اگر وہاں دس منٹ اور نہ آتا تو ان کی لاسٹ کلاس بھی ختم ہونے والی تھی اور اُسے ابھی تک گیٹ کے پاس انتظار کرتے دیکھ کر وہ کوئی بھی سوال کر سکتی تھیں۔۔

یہ پہلا موقع تھا کہ وہ یوں اُس کے ساتھ اکیلی جارہی تھی۔ اس لیے تھوڑی نروس بھی تھی۔۔ بی بی جان کو بھی اُس نے کچھ نہیں بتایا تھا۔ بس یہی کہا تھا اکسٹر اکلاس ہے اس لیے لیٹ ہو جائے گی۔۔ گو کہ بی بی جان اور ادا جان اتنے ننگ نظر نہیں تھے لیکن وہ شاید یوں اُس کا وہاں کے ساتھ بے باک ہو کر ملنا پسند نہ کرتے۔۔ اسی ڈر کی وجہ سے اس نے بی بی جان کو بھی نہیں بتایا کہ آج وہ وہاں کے ساتھ لُنج پہ جائے گی۔۔

اس کا منہ ابھی تک بنا ہوا تھا۔۔ وہاں نے اُسے دیکھتے ہی جملہ کسا۔

Classic Urdu Material

کیا ہوا آج کلاس میں کوئی سزا ملی ہے۔۔ جو منہ پھلار کھا ہے۔۔؟؟

نہیں تو۔۔ یہ منہ کسی کے انتظار میں پھولا ہے۔۔ اُس نے بھی بناء لحاظ کیے کہا۔۔

صرف دس پندرہ منٹ ہی تولیٹ ہوں۔۔ اچھا چلو موڈ اچھا کر لو۔ میں نے سنا ہے انسان غصے اور دُکھ میں زیادہ کھاتا ہے۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میرا بل ڈبل کروادو کھا کھا کر۔۔

اُس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

ہانیہ کو بھی ہنسی آگئی تھی۔

اچھا چلو اب بتاؤ کہاں چلنا ہے؟؟ اُس نے بال اُس کے کورٹ میں پھینکی۔

میں کیا بتاؤں۔۔؟؟ اپنی کسی بھی فیورٹ جگہ لے چلیں۔ اُس نے یہ ذمہ داری بھی اُسی کو دی۔۔

کچھ دیر وہ اسے لے کر یونہی کوئی جگہ تلاش کرتا رہا بلا خراسے ایک ریسٹورنٹ پسند آگیا۔

اوپن ایر میں سیٹنگ کا بہت اچھا رینج کیا ہوا تھا۔ اپنی ٹیبل سیلیکٹ کر کے انہوں نے

کھانا آرڈر کیا۔۔

Classic Urdu Material

تو اب بتاؤ۔۔ کیا چل رہا ہے۔؟؟ پیپرز کیسے ہوئے؟؟ پڑھتی بھی ہو یا نہیں؟؟

اُس نے بات کرنے میں پہل کی۔۔ وہ گا گلز اُتار چکا تھا

آپ کی آنکھوں کو کیا ہوا ہے؟؟ بہت سو جی پڑی ہیں۔۔

اُس نے اُلٹا اسی سے سوال کیا۔

ہاں شاید نیند پوری نہیں ہوئی۔۔ وہ اس سوال کے لیے پہلے سے تیار تھا۔

آپ بتائیں کیا کرتے رہتے ہیں کہ آپ کو کسی سے دو منٹ بات کرنے کی بھی فرصت

نہیں۔ وہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ میں تو کچھ نہیں کرتا۔۔ بس فارغ رہتا ہوں۔ اور فارغ بندے کے پاس تو صرف

ہی فرصت ہوتی ہے۔ وہ اُس سے بھی دو ہاتھ آگے تھا۔۔

وہ دونوں اس قدر کھلکھلا کر ہنس رہے تھے کہ ارد گرد بیٹھے لوگ بھی انہیں مڑ مڑ کر دیکھ

رہے تھے۔۔

اتنے میں کھانا آگیا۔ کھانا کھاتے ہوئے ہلکی پھلکی گپ شپ بھی چلتی رہی۔۔

Classic Urdu Material

نیکسٹ ویک اینڈ کیا کر رہی ہو؟؟ اگر فری ہو تو میرے ساتھ گاؤں چلو۔ کوئی شکار کرنا سکھاتے ہیں تمہیں۔؟؟ اس نے کھلے دل سے اُسے آفر دی۔۔

میں تو خود شکار ہوئی پڑی ہوں میں بھلا کیا سیکھوں گی؟؟ اس نے مزاح میں بات اڑائی۔۔
وہ اس کی تعریفی نظروں کا مطلب شاید نہیں سمجھتا تھا یا پھر جان بوجھ کر انجان بن رہا تھا۔۔

ویل نیکسٹ ویک اینڈ پر تو میں بڑی ہوں۔ ایکچولی وہ میری فرینڈ ہے نامنال اُس کا سر پر انرز بر تھڈے پلان کیا ہے ہم نے۔۔ اُس نے اپنا سیکریٹ پلان آؤٹ کیا۔۔

منال؟؟ وہ کونسی فرینڈ ہے؟؟ جسے تم اتنی امپورٹنس دے رہی ہو۔۔ وہ کافی سالوں سے اس کا مزاج جانتا تھا وہ کسی سے بلا وجہ فری نہیں ہوتی تھی۔

ارے وہی مالی۔۔ یاد نہیں آپ کو؟؟ ملوایا تو تھا فنکشن پہ۔۔ وہ اُسے یاد دلاتے ہوئے بولی۔۔

اچھا۔۔؟؟ شاید دیکھا ہوگا۔۔ اب یاد نہیں۔۔

اسے یاد تھا لیکن جان بوجھ کر انجان بن رہا تھا۔

Classic Urdu Material

تو کیا پلان کیا ہے؟؟ اُس نے بات بڑھائی۔

کچھ نہیں بس ایک کیفے میں ایک ٹیبل بک کروائی ہے۔ اور پھر مووی کا پلان کیا ہے باقی اُسی دن دیکھ لیں گے۔ اُس نے اکسائیٹڈ ہوتے ہوئے کہا۔

واہ۔۔ اتنا کچھ پلان کر رکھا ہے؟؟ وہ بھی حیران ہوا۔۔ تو کونسا کیفے فائنل کیا ہے؟؟ اس نے بلاوجہ دلچسپی لی۔۔

وہ اُسے اپنی معصومیت میں کیفے کا نام بتا چکی تھی۔۔

اچانک اس کی نظر ہانیہ کے بازو پر پڑی۔ اس نے ہاف سیلیوز پہن رکھی تھی۔۔ ارے یہ

نشان ابھی تک ہے تمہارے بازو پر۔؟؟ اُس نے اُس کی کہنی کو چھوا۔ اور ہانیہ کو لگا کہ وہ برف کی ہو گئی ہے۔۔

ہاں یہ نشان کبھی ختم نہیں ہو گا شاید۔۔ اور میں چاہتی ہوں یہ ایسے ہی رہے ہمیشہ۔۔ اُس نے نشان کو چھو کر کہا۔۔ وہ بھی مسکرا دیا۔۔

بچپن کی یہ چوٹ اُن کی دوستی کی شروعات تھی۔۔ اُن کے ایک اچھے دوستانہ تعلق کی پہلی بنیاد۔۔ جس کا نشان ابھی بھی باقی تھا۔۔

Classic Urdu Material

چلو تمہیں چھوڑ دوں گھر تک۔۔ پھر مجھے ایک جگہ جانا ہے۔

اُس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔ وہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

اس کی پیدائش کے بعد سردار انور بہت خوش تھے۔ اُن کے والد نے اپنا سب کچھ پوتے کے نام کر دیا تھا۔ اب اُن کی حویلی میں سب کچھ مکمل تھا۔ جب وہ آٹھ برس کا ہوا تو اُس کے دادا کا انتقال ہو گیا۔ باپ کی وفات کے بعد سردار انور ٹوٹ سے گئے تھے۔ انہوں نے سیاست سے رخصت اک فیصلہ کیا۔ لیکن اُن کی پارٹی انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔ بمشکل اُنہیں صرف ایک سال کا بریک ملا تھا۔ جس میں انہوں نے خود کو اور وراثت کو سنبھالا تھا۔ باپ کے ہوتے ہوئے تو ان کو کبھی اس سب کی فکر نہ ہوئی تھی۔ لیکن ابھی ان کے کندھوں پر بھاری ذمہ داری آن پڑی تھی۔ حویلی میں زندگی نارمل ہوتے ہوئے کچھ ٹائم لگا تھا۔ لیکن اب سردار انور سلطان پر بہت بوجھ بڑھ گیا تھا۔ اس لیے اب اُن کے پاس اپنی محبت اپنی روحی کے لیے بھی وقت نہیں تھا۔ وہ گھر زمین اور سیاست کو ایک ساتھ اکیلے دیکھ رہے تھے۔ عظمیٰ خاتون تو اُن کے اس مزاج کی

Classic Urdu Material

عادی تھیں۔۔ انہوں نے ساری عمر اپنے خاندان میں یہ سب ماحول دیکھا تھا۔۔ لیکن نازو انداز والی روحی اُن کے اس ماحول کو نہ اپنا سکی۔۔ کبھی کبھی وہ مہینہ بھر گھر کا رخ نہیں کرتے تھے۔۔ پہلے پہل تو روحی نے دبے لفظوں میں احتجاج کیا۔۔ کچھ وقت بعد یہ لڑائی جھگڑے میں بدل گیا۔ جس کے لیے بھی سردار صاحب کے پاس ٹائم نہیں تھا۔۔ دو سال اسی لڑائی جھگڑے میں گزر گئے۔ بلا آخر روحی بانو کسی نتیجے پر پہنچ چکی تھیں۔ اُنہوں نے سردار صاحب سے طلاق لینے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت پر انہیں ایسے جیون ساتھی کی ضرورت تھی جو اُن کا سہارا بنے۔۔ لیکن شاید روحی میں وہ خوبی نہیں تھی۔۔ اس وقت انہیں اپنے باپ کی کہی ہوئی بات شدت سے یاد آرہی تھی۔۔ جو انہوں نے ان کی شادی کے وقت کی تھی۔۔

"پتر بندہ شادی ایسی عورت سے کرے جو اس کی جوانی اور ٹھاٹھ باٹھ نہ دیکھے بلکہ اُس کا اندر دیکھے۔ اس کے بڑھاپے کا سہارا بنے۔۔ کیوں کہ جوانی اور دولت آنی جانی چیز ہے۔۔ وہ احساس جو ایک جیون ساتھی کے بیچ مشترک ہونا چاہیے وہ ہے صبر و شکر۔۔ جس عورت میں یہ ہوتا ہے وہ کبھی مرد کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔۔"

Classic Urdu Material

سردار صاحب روحی کے اس فیصلے سے ٹوٹ گئے تھے۔ انہوں نے اس عورت سے شدید محبت کی تھی۔ اُسی محبت کے صدقے انہوں نے خاموشی سے اُس کو طلاق دے دی تھی۔ وہ اپنی اور اس کی علیحدگی کا تماشا نہیں بنانا چاہتے تھے۔ حالانکہ وہ آنے والی حکومت میں ایک بہت مضبوط وزارت کے امیدوار تھے۔ اُن کی ذرا سی گھریلو بات انہیں میڈیا میں بدنام کر سکتی تھی۔ اسی وجہ سے انہوں نے چپ چاپ روحی کو چھوڑ دیا تھا۔ لیکن وہ اپنی باقی عمر بھی اُس سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکے تھے۔

جب اُن دونوں کی علیحدگی ہوئی تو وہ دس سال کا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے؟؟ لیکن وہ اپنی سگی ماں سے اتنا پیچ بھی نہیں تھا جتنا وہ اپنی بڑی بے سے اٹیچ تھا۔ کیوں کہ روحی کو جب سردار میں دلچسپی ختم ہو گئی تھی تو یہ بھی اُسی کا خون تھا۔ اُسے وہ کیسے ساتھ رکھ سکتی تھی۔ اس لیے وہ اُسے اپنی مرضی سے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ سردار صاحب نے وہ سب چیزیں جو کبھی محبت کے نام پر اسے تحفے میں دی تھیں۔ وہ سب لے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ وہ اپنا سب کچھ بیچ بیچ کر یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلی گئی۔ اور یورپ منتقل ہو گئی۔

اس کے جانے کے بعد بے بے جی نے اپنی بیٹی سے بھی زیادہ اُس سے پیار کیا۔ کرتی بھی کیوں نہ وہ سردار کا خون تھا۔ اس حویلی کا اس جائیداد کا اکلوتا وارث تھا۔ گو کہ اپنی سگی ماں کے جانے سے اُسے تو کوئی فرق نہیں پڑا تھا لیکن اُس دن کے بعد اس نے کبھی اپنے باپ کو ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

زندگی دوبارہ اپنی ڈگر پر آگئی تھی۔ سردار صاحب نے اپنے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ مصروف کر لیا تھا۔ ابھی وہ بلوغت میں قدم رکھ رہا تھا۔ بمشکل سولہ برس کا ہو گا۔ جب ایک اور حادثہ اُن لوگوں کی زندگی سے آکر گزر گیا۔ اُن دنوں اس کے بابا سائیں اپوزیشن میں ہونے کی وجہ سے جیل میں تھے۔ اب تک اُسے یہ بات تو سمجھ آگئی تھی کہ سیاست دانوں کے لئے جیل جانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ وہ ابھی اولیول کر کے فارغ ہوا تھا۔ اُس دن اس کا آخری پیپر تھا۔ وہ ہاسٹل سے گھر جانے کے لیے پیکنگ کر رہا تھا۔ بے جی اور اس کی بڑی بہن ڈرائیور کے ساتھ شہر آرہی تھیں۔ جب راستے میں اُن پر کسی نے حملہ کر دیا۔ اُن کی گاڑی کو گولیوں سے بھون ڈالا۔ کچھ دیر پہلے وہ اُس کو ہاسٹل سے لینے آرہی تھیں۔ لیکن کچھ دیر بعد وہ اُن لوگوں کی ڈیڈ باڈی ہاسپٹل سے ریسو کر رہا تھا۔ اُس کے بابا سائیں کو ایک دن کے لیے پے رول پر رہا کیا گیا تھا۔ وہ آئے اور اُس

Classic Urdu Material

کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔ لیکن اُس کی آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا۔۔ یوں لگتا تھا کہ وہ پتھر کا ہو گیا تھا۔۔ بیوی بیٹی کی تدفین کر کے فارغ ہوئے اور وہاں کو یوسف جان کے سپرد کر دیا۔۔ اُنہیں ابھی چھ ماہ میں رہا ہونا تھا۔ اس لیے اب اسے اگلے چھ مہینے یوسف جان کے ساتھ رہنا تھا۔۔

وہ اس حادثے سے یکسر بدل گیا تھا۔۔ اُس کی شرارت کھلنڈ راپن سب ختم ہو گیا تھا وہ ہر وقت غصے میں رہتا تھا۔ کسی سے کوئی بات نہ کرتا۔ اُنہی دنوں وارث جان اور ہانیہ بھی پاکستان آئے ہوئے تھے۔۔ وہ اُن سے پہلے بھی ایک دو دفعہ مل چکا تھا۔ لیکن اب اُسے اُن کا یوں اُس کے ساتھ رہنا بات کرنا بہت چڑاتا تھا۔۔ وہ اُن دونوں سے جتنا دور رہنے کی کوشش کرتا وہ اتنا اُس کے قریب ہونے کی کوشش کرتے یہ بھی شاید ادا جان کی ہدایت تھی انہیں۔

اور پھر ایک دن جب بی بی جان اور ادا جان گھر پر نہیں تھے وارث بھی نفیسہ بیگم کے ساتھ اپنے کمرے میں تھا۔۔ گھر میں صرف خان بابا اور اس کی بیوی تھے۔ ہانیہ اس وقت دس

گیارہ برس کی تھی۔۔ لیکن اپنے قد اور جسامت کی وجہ سے اپنی عمر سے زیادہ کی لگتی تھی۔۔

وہاج حویلی کی چھت پہ منڈیر کے سرے پر کھڑا تھا۔ پتہ نہیں اُس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا شاید وہ چھت سے کودنے کی کوشش کر رہا تھا جب ہانیہ نے اُسے دیکھا۔۔ اور بھاگ کر اُس کی طرف لپکی تھی۔ پوری شدت کے ساتھ اس نے وہاج کو اپنی طرف کھینچا۔۔ اور وہ اپنے پورے وزن کے ساتھ اُس پر گر پڑا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کا ایک بازو ٹوٹ گیا تھا۔۔ کہنی کی ہڈی بری طرح باہر آگئی تھی۔۔ وہ ہانیہ کی چیخوں کو سن کر ایک دم ہوش میں

آیا۔ خان بابا نفیسہ وارث سب دوڑے چلے آئے۔ اسے ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا۔۔ سب نے پوچھا کہ چوٹ لگی کیسے تھی۔۔ لیکن وہ ایک لفظ نہ بولی۔ کسی کو کچھ نہ بتایا۔۔ اُس

کی اسی چپ نے وہاج کا دل موم کر دیا تھا۔ اس رات وہ پھوٹ پھوٹ کر رویا وہ اُس کی وجہ سے ایک بازو سے بھی معذور ہو سکتی تھی کیوں کہ اس کی بلڈ وینز بری طرح کٹ چکی تھیں۔۔ نفیسہ بیگم اُسے فوراً لندن لے گئی تھیں۔۔ یہ وہاں کی جدید ٹیکنالوجی کا کمال تھا

کہ اُس کا بازو چھ ماہ بعد ٹھیک ہو گیا تھا۔ اُن چھ ماہ میں وہ ہر ویک کے بعد اُسے کال کرتا تھا اور اُس کی خریدت پوچھنا اُس کا معمول بن گیا تھا۔۔ اور جب اُس کا بازو پوری طرح ٹھیک

Classic Urdu Material

ہو گیا اُس کے بعد کبھی اُس کا فون نہ آیا۔ اب بازو تو ٹھیک تھا لیکن اُن اسٹیچرز کا نشان آج بھی وہیں تھا۔۔۔۔

وہ گھر واپس آ کر سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔ یہ دن اُس کے یادگار دنوں میں سے ایک تھا۔ واپسی پر اس نے اُسے دونوں ہاتھوں کے لیے گجرے لے کر دیئے تھے۔ اُن کی مہک اُسے پاگل کر رہی تھی۔ وہ آئینے میں خود کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔ مسرور سی مغرور سی۔۔۔

اس نے بستر پر اوندھے لیٹ کر آنکھیں موند لیں۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اُسے واپس چھوڑے۔۔ اس کا بس چلتا تو اُس کے ساتھ ہی رہتی۔ کبھی واپس نہ آتی۔ اُسے خدا حافظ کہنا اُسے دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا۔

حدادب کی بات تھی حدادب میں رہ گئی۔

۔ اس نے کہا میں چلا میں نے کہا جائیے۔۔۔!!

سکندر بخت اپنی بہن کا علاج ہر اُس ڈاکٹر سے کروا رہے تھے جو آج کل اپنے علاج کی وجہ سے مشہور ہوئے پھرتے ہیں۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔ عائشہ بیگم کے اب کیمو سیشن چل رہے تھے۔ وہ اندر سے پوری طرح ختم ہو چکی تھیں۔ ڈاکٹر کے مطابق ان کانوے فیصد میدہ خراب ہو چکا تھا۔ یہ بات سکندر صاحب نے کسی کو نہیں بتائی تھی۔ اُن کا دل تھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں میں سے کسی ایک کے لیئے مشال کا ہاتھ مانگ لیں۔ یہی سوچ کر انہوں نے قاسم بخت کو کال کر دی۔ لیکن اُس نے صاف انکار کر دیا کہ وہ مشال کو اپنی چھوٹی بہن مانتا آیا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ یہاں اپنی کسی کلاس فیلو میں انٹر سٹڈ ہے۔ اس دفعہ پاکستان آئے گا تو اُس لڑکی کی دیتیل بھی لے کر آئے گا۔ پھر انہوں نے ہاشم کا سوچا۔ وہ بھی مشال سے چار سال بڑا تھا۔ لیکن وہ یہ سوچ کر چپ تھے کہ ابھی وہ بھی پڑھ رہا ہے۔ اور وہ اپنے اس بیٹے کی پسند ناپسند سے بھی آگاہ نہیں تھے۔ کہ کہیں وہ بھی اپنی یونیورسٹی میں ہی کسی سے قول و قرار کیے بیٹھا ہو۔ بس اسی جھجک میں ہی تھے اور یہی بات انہوں نے اپنی رفیق سفر سے بھی کی۔ صفیہ بیگم کو تو کوئی

Classic Urdu Material

اعتراض نہیں تھا۔۔۔ بلکہ انہیں مشال بہت پسند تھی۔۔۔ عائشہ نے اپنی اولاد کی تربیت بہت اچھے سے کی تھی۔ اور مشال تو ویسے بھی بہت کم گو اور صابر لڑکی تھی۔ لیکن ہاشم کے دل کی بات تو وہ بھی نہیں جانتی تھیں۔

اسی لیے سکندر صاحب اس رات دیر تک جاگتے رہے ہاشم ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔ اس لیے وہ باہر لان میں ہی ٹہل رہے تھے۔۔۔ جب وہ دبے قدموں اندر داخل ہوا۔۔۔
رکو۔۔۔۔۔ آج اتنی دیر تک کہاں تھے؟؟

وہ ابھی لان کر اس کر رہا تھا جب اُسے سکندر صاحب نے روک لیا۔

وہ اندھیرے کی وجہ سے انہیں نہیں دیکھ سکا تھا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
وہ میں آج دوستوں کے ساتھ ایک ڈنر پہ گیا ہوا تھا۔ امی کو بتا کر گیا تھا۔ آپ اس وقت گھر نہیں تھے۔ اُس نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سکندر صاحب کے گھر کا اصول تھا کہ کوئی بھی رات نو بجے کے بعد گھر سے باہر نہیں رہ سکتا۔۔۔ اگر کوئی کام ہے اور دیر تک رُکنا پڑ سکتا ہے تو اس کی اجازت ایڈوانس لی جائے گی۔
اچھا دھر آ کر بیٹھو میرے پاس۔ انہوں نے لان میں رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ اندھیرے میں ٹٹولتا ہوا کرسی تک پہنچا۔

پڑھائی اور ادھر ادھر کی چند باتوں کے بعد وہ اپنے مقصد کی بات پر آئے۔

تمہاری پھپھو کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔۔ میں جانتا ہوں اُسے مشال کے مستقبل کا غم کھائے جا رہا ہے۔۔ میرا اور تمہاری اماں کا خیال ہے کہ ہمیں تم دونوں میں سے کسی ایک کے لیے مشال کا ہاتھ مانگ لینا چاہیے۔۔ میرا دل ہے قاسم بہتر رہے گا۔ اس کی جاب میں تھوڑا وقت رہ گیا ہے تمہاری تو ابھی پڑھائی چل رہی ہے۔۔ انہوں نے بہت طریقے سے بات کی۔۔

اُسے پوری بات سن کر ایک دم ٹھسکا لگا۔ ابو میرا خیال ہے کہ قاسم بھائی اُس سے بہت بڑے ہیں اور انہوں نے مشال کو کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا ہو گا۔ قاسم بھائی کے لیے مشال کا ہاتھ مانگنا ٹھیک نہیں۔۔

اور رہی بات میری پڑھائی کی تو مشال خود بھی ابھی پڑھ رہی ہے۔۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو میرے لیے مشال کی بات کرنی چاہیے۔۔ مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس نے ایک سانس میں پوری بات کہہ دی۔۔

Classic Urdu Material

سکندر صاحب مسکرا پڑے۔۔

لیکن آپ مشال سے بھی اُس کی مرضی پوچھ لیں۔۔ وہ ہم دونوں میں سے کس کا انتخاب کرتی ہے۔۔ اُس کا فیصلہ ہی آخری ہونا چاہیئے۔۔

اُس نے ادھوری بات مکمل کی۔ وہ جانتا تھا کہ مشال کا جواب بھی اُس کے لیے ہاں میں ہو گا۔۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔ مجھے تم دونوں کی بجائے مشال سے ہی بات کرنی چاہیئے تھی پہلے۔۔

انہوں نے اس پہلو پہ تو سوچا ہی نہیں تھا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
چلو اس کا مطلب تمہاری رضامندی ہاں میں ہے ناں؟؟ وہ ایک دفعہ پھر کنفرم کر رہے تھے۔۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جی اَبو۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔ میں اپنی خوشی سے ہاں کر رہا ہوں۔۔ اُس نے پھر اعتراف کیا۔۔

Classic Urdu Material

سکندر صاحب نے اُٹھ کر اُسے سینے سے لگا لیا۔ ہاشم بھی پر سکون ہو گیا۔ وہ جو اتنے دن سے سوچ رہا تھا کہ کیسے یہی بات اپنے ماں باپ سے کرے آج وہ خود بخود ہو گئی تھی۔ ایک بوجھ اس کے سینے سے سرک گیا تھا۔

اب سکندر بخت مزید دیر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اُن کی بہن کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا اور وہ مرنے سے پہلے اُسے یہ آخری خوشی دینا چاہتے تھے اگلی صبح ہی انہوں نے ناشتے سے پہلے مشال کو اپنے کمرے میں بلا لیا۔ صفیہ بیگم اُس وقت کچن میں ناشتہ بنا رہی تھیں۔ وہ اپنی بھانجی سے خود بات کرنا چاہتے تھے۔

جی ماموں۔ آپ نے مجھے بلایا؟؟

اُس نے دروازہ پر ہلکی سی دستک دے کر اندر جھانکا

آؤ۔۔۔ آؤ۔۔۔ ہاں میں نے بلایا ہے۔ ایک ضروری بات کرنی تھی۔ یہاں میرے پاس آکر بیٹھو۔ انہوں نے بیڈ پر اُس کے لیئے جگہ بنائی۔

وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔

Classic Urdu Material

جوابات میں تم سے کرنا چاہتا ہوں وہ اصول کے مطابق تمہاری ماں کو کرنی چاہئے تھی۔
لیکن اُس کی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ یہ بات کر سکے۔۔
انہوں نے تمہید باندھی۔۔

میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹی کو ہمیشہ کے لیے اسی گھر میں رکھ لوں۔۔ اپنی بیٹی اور بہو دونوں
بنا کر۔۔ میں تمہیں اپنے ہاشم کی دلہن بنانا چاہتا ہوں۔۔ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے اس
فیصلے سے؟؟ دیکھو بیٹی یہ کوئی زور زبردستی کا فیصلہ نہیں ہے۔۔ تم چاہو تو انکار کر سکتی
ہو۔۔ آخری فیصلہ تمہارا اپنا ہوگا۔ تمہاری ہاں کے بعد ہی میں عائشہ سے بات کروں گا۔۔

انہوں نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔
وہ ایک دم رو پڑی۔۔ آج اُسے اپنے باپ کی یاد شدت سے آرہی تھی۔۔ وہ اُن کے گلے
لگ کر خوب رونا چاہتی تھی۔۔

ارے کیا ہوا؟؟ میں نے کوئی غلط بات کر دی۔۔ وہ اُس کے رونے پر ایک دم پریشان ہو
گئے تھے۔۔

Classic Urdu Material

منہم۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ماموں۔۔ جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔۔ میری خوشی
بھی آپ کی خوشی میں ہے۔۔

لفظ رک رک کر نکل رہے تھے۔۔

انہوں نے اُسے گلے سے لگالیا اور وہ جواتنی دیر سے ضبط کیے بیٹھی تھی ایک دم پھوٹ
پھوٹ کر رودی۔۔ وہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اُسے دلا سہ دے رہے تھے چپ کروا
رہے تھے۔۔ لیکن حقیقت میں وہ خود بھی رو رہے تھے۔

آج اُس کا جنم دن تھا کالج سے چھٹی تھی۔۔ وہ ابھی تک پڑی سو رہی تھی۔۔ ساری رات وہ
جاگ کر انتظار کرتی رہی کہ مشال اور ہانیہ اُسے وش کریں گی لیکن اُن کی طرف سے نہ
کوئی کال آئی نہ ٹیکسٹ۔ چلو ہانیہ کی تو خیر تھی۔ مشال کو کیا ہوا؟ وہ کیسے بھول گئی۔ اُسے
تو اتنے سالوں سے عادت تھی سب سے پہلے وش کرنے کی۔ پہلے اُس کا دل کیا اُن دونوں
کو باری باری کال کر کے خوب صلواتیں سنائے۔ اور مشال کا تو کچھ مر بنا دے۔۔ لیکن وہ
صبر کر کے بیٹھی رہی۔ ایک مووی ختم ہوتی تو وہ دوسری لگا لیتی۔۔ وہ موویز وہ پہلے بھی

Classic Urdu Material

دیکھ چکی تھی۔۔ لیکن رات اس نے ایک مووی کو کئی بار دیکھا۔۔ مووی فارورڈ کرتی ریو انسٹ کرتی۔۔ لیکن اُس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔۔

یہاں تک کہ فجر کی آذان ہو گئی۔۔ وہ اُٹھی وضو کیا۔۔ نماز پڑھ کر سو گئی۔۔ اب دن کے گیارہ بج رہے تھے اور وہ بے سدھ سو رہی تھی۔۔ بی اماں دو دفعہ اُس کے کمرے سے ہو کر جا چکی تھیں لیکن اُس اور رتی بھر اثر نہیں ہوا تھا۔۔ اب وہ تیسری دفعہ آئیں اُس کے نئے کپڑے جوتے نکالے واشروم میں گرم پانی چیک کیا۔ اور اُسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔

اُٹھ جامالی پتر۔۔!! جنم دن پہ اتنا نہیں سوتے۔۔ بندہ پھر سارا سال سویا ہی رہتا ہے۔۔ چل اٹھ جانا شتہ کر لے۔۔ دیکھ میں صبح سے بھوکی بیٹھی ہوں۔۔ تیری پسند کا ناشتہ بنایا ہے۔ اور تو ہے کہ ابھی تک سوئی پڑی ہے۔۔

وہ دلار سے اُس کے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھیں۔

مجھے سونے دیں اماں۔۔ اُٹھنے کا دل نہیں ہے آج۔۔ اور اُٹھ کر کیا کروں گی؟؟ میرا موڈ بہت خراب ہے رات سے۔۔ یہ نہ ہو سارا غصہ آپ پر اتر جائے۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے کھینچ کر کمبل منہ پر لیا۔۔

آئے ہائے۔۔۔ موڈ کیوں آف ہے؟؟ کیا ہوا ہے؟ بتا مجھے۔۔۔ آج کے دن غصہ نہ کر۔۔۔

عجیب منطق تھی بی اماں کی۔۔ کہ جنم دن پہ یہ نہ کرو نہ کر۔۔ سارا سال ایسا گزرے گا۔۔

عصّہ کیوں نہ کروں؟؟ آپ جانتی ہیں کہ آج زندگی میں پہلی دفعہ مشال میری برتھ ڈے
بھول گئی اُمّاں۔۔۔ وہ کیسے بھول سکتی ہے۔۔۔

وہ افسردہ تھی۔۔

پتر تو جانتی ہے آج کل اس کی ماں بیمار ہے اُسی فکر میں ذہن سے نکل گیا ہو گا۔ تو بھی

نہ۔۔ چل اٹھ تیار ہو جا۔۔ میں ناشتہ گرم کرنے جا رہی ہوں۔۔ میری شوگر لوہور ہے

ہے۔۔ اُنہوں نے کبیل پھر اُس کے منہ سے کھینچا۔۔ اور کمرے سے نکل گئیں۔۔

یہ بات اُس نے کیوں نہیں سوچی تھی۔۔۔؟ وہ دیکھ رہی تھی کہ مشال کی صحت دن بدن

گر رہی تھی۔۔ اُس کی آنکھوں کے گرد حلقے بڑھتے جا رہے تھے۔۔ اور جب اُس نے

Classic Urdu Material

مشال سے پوچھا تو اُس نے یہی کہا تھا کہ ساری رات امی کی خاطر جاگنا پڑتا ہے۔۔ اس لیے نیند پوری نہیں ہوتی تو صحت گر رہی ہے۔۔

اب اُسے مشال پر غصے کی بجائے پیار آ رہا تھا۔ ایسے ہی ناحق ساری رات کڑھتی رہی میں۔ اب وہی غصہ اُسے خود پر آ رہا تھا۔۔

وہ بستر سے نکلی اور نہانے چلی گئی۔۔

آج بی اماں نے اُس کے لیے بلیک شفون کا ڈریس سیا تھا۔۔ وہ ایک رنگ کے ہی کپڑے پہنتی تھی۔۔ اسے رنگ برنگے زردہ پلاؤ بنے کپڑے پسند نہیں آتے تھے۔۔

بی اماں نے اسی رنگ کی کڑھائی اُس کے دامن اور بازوؤں پر کروائی تھی۔۔ جو بہت اُٹھ رہی تھی۔۔ ساتھ میں بلیک کھسہ تھا۔۔

وہ نہا کر کپڑے بدل کر گیلے بالوں میں برش کرتی باہر نکلی اور ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھ گئی۔۔ برش ابھی بھی اُس کے ہاتھ میں تھا۔۔ بی اماں بھاگی بھاگی آئیں۔۔

اوہ اب سارا سال ایسے ہی کرو گی۔۔ جاؤ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے بیٹھو۔۔ اس کے ہاتھوں سے برش لے لیا۔۔

Classic Urdu Material

اور وہ برش اُنہیں دے کر اُن کے سینے سے چمٹ گئی۔۔

اوہو۔۔ اب تو میں سارا سال اسی طرح آپ کے سینے سے بھی چمٹی رہوں گی۔۔

ہاہاہا۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ وہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی اور بی اماں کے پیٹ پہ گدگدی کر رہی تھی۔۔
اماں بھی لوٹ پوٹ ہوتی جا رہی تھیں۔

ابھی وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوئی تھی۔۔ کہ بی اماں اُسے اپنے کمرے میں لے آئیں۔۔
یہاں بہت سے کپڑے شاپرز میں بند تھے۔۔

چل اب ان سب کپڑوں کو ہاتھ لگاتی جا۔۔ اور تھوڑی دیر میں لوگ لینے آجائیں گے۔۔

انہوں نے پیسوں کی ایک گڈی اٹھائی اور اس کے اوپر سے وار نے لگیں۔۔

اُن کا اہل: معبداللہ، اُس کے جنم نام: سید کُٹ، پاپا: مسرُ کا اتر لگا۔

کر خیرات کرتی تھیں۔ اس لیے بحث کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔۔

اماں آپ مجھے کوئی تحفہ نہیں دیں گی؟؟ اُس نے اماں کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔۔

Classic Urdu Material

ارے پگلی۔۔ سب تیرا ہی تو ہے۔۔ میں کون ہوتی ہوں تجھے کچھ دینے والی۔۔؟؟ میں تو خود تیرے وسیلے سے یہاں عزت کی روٹی کھا رہی ہوں۔۔ ورنہ منشی جی کے بعد تو رُل جانا تھا میں نے۔۔ انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں شکر ادا کیا۔۔

ارے اماں آپ کو یاد ہے آپ نے کہا تھا جب تو بیس برس کی ہوگی تو گاڑی لے کر دوں گی آج ہو گئی بیس کی۔۔ چلو اپنا وعدہ پورا کرو۔ مجھے اس دفعہ گاڑی چاہیے۔ اب آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گی میں۔۔ وہ اُن کے گلے کا ہار بنی بیٹھی تھی۔۔ اچھا مجھے تو ایسا کوئی وعدہ یاد نہیں۔۔ اماں نے ذہن پر زور دیا۔۔

ارے اماں آپ کو تو یہ یاد نہیں رہتا کہ کل کیا کھایا تھا یہ تو پھر دو سال پرانی بات ہے۔۔

اُس نے اماں کے گلے میں جھولتے تعویذ کو چھوتے ہوئے کہا۔۔

اچھا چل ٹھیک ہے۔۔ کل بلاتی ہوں وکیل کو۔ اور بنک سے پیسے بھی نکلاتی ہوں پھر کے لیتے ہیں گاڑی۔۔ اماں اتنی جلدی مان جائیں گی اُسے بھی یقین نہیں تھا۔۔

حاجی صاحب نے اپنی زندگی میں ہی منشی صاحب کے گزرنے کے بعد ایک وکیل رکھ لیا تھا۔ اتنے سالوں سے وہی اُن کے معاملات دیکھتا آ رہا تھا۔۔ حاجی صاحب اپنی زندگی میں

Classic Urdu Material

ہی اپنا سب کچھ منال کے نام کر گئے تھے۔ اُن کے گزرنے کے بعد ان کا اکاؤنٹ کیئر ٹیکر کے طور پر بی اٹاں کے نام ہوا۔ اور جیسے ہی وہ اٹھارہ برس کی ہوئی اٹاں نے وہ اکاؤنٹ اُس کے نام کروا دیا تھا۔ ہر ماہ کرائے کے سارے پیسے اُس کے اکاؤنٹ میں خود بخود جمع ہو رہے تھے۔ ہر تین ماہ بعد وکیل بابو آکر اٹاں کو حساب دے جاتا تھا۔ وہ خود بھی کافی دنوں سے سوچ رہی تھیں کہ اب گاڑی لے لینی چاہیے۔ اب تک اس ڈر سے گاڑی نہ لی تھی کہ اُس کے لیے ڈرائیور رکھنا پڑے گا۔ وہ اپنے اور اُس کے ساتھ کسی کو گھر میں رکھنا افورڈ نہیں کر سکتی تھیں۔ لیکن ابھی پچھلے ماہ ہی بی اٹاں کو پتہ چلا تھا کہ اُن کا بوڑھا دیور جس نے ساری عمر فوج میں ڈرائیوری کی ہے۔ ریٹائرڈ ہو کر گھر آ گیا ہے۔ وہ چاہتی تھیں کہ اُسے یہیں اپنے پاس بلا لیں۔ چلو اس طرح ہی کوئی مرد گھر پر ہو گا تو اُن کا ڈر کچھ کم ہو گا۔ جیسے جیسے وہ جوان ہو رہی تھی اور وہ خود بوڑھی ہو رہی تھیں۔ ویسے ان کا ڈر بڑھتا جا رہا تھا۔ اس لیے وہ اتنی آسانی سے گاڑی کی فرمائش پر مان گئی تھیں۔

اُن سے اجازت ملنے پر وہ خوشی خوشی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ ڈور بیل بجی۔ یہ سوچ کر کہ ضرور صدقہ خیرات والی عورتیں ہوں گی اس نے دروازہ کھول دیا۔

Classic Urdu Material

آگے ہانیہ کا ڈرائیور کھڑا تھا۔

سلام دعا کے بعد اُس نے بتایا کہ ہانیہ بی بی کل سے بیمار پڑی ہیں اور ہاسپٹل میں داخل ہیں۔ اور منال کو بلانے بھیجا ہے۔

اچھا چلو میں ہانیہ کو فون کرتی ہوں۔۔ یہ بات وہ مجھے فون پہ بھی بتا سکتی تھی۔۔ وہ خود بھی حیران تھی۔

جی وہ باجی نے کہا ہے کہ اُن کا فون بھی خراب ہے کل سے۔۔ اس لئے وہ فون نہیں کر سکیں۔۔ بس آپ کو ساتھ لانے کا بولا ہے۔

ہانیہ پر غصہ اپنی جگہ لیکن وہ بیمار تھی اور ہاسپٹل میں تھی یہ سن کر وہ دکھی ہو گئی۔

آپ یہیں رُو کو۔۔ میں اماں کو بتا کر آتی ہوں۔۔ وہ جیسے ہی مڑی۔۔ ڈرائیور نے شکر ادا کیا۔

حیرت تو اُسے بھی ہوئی تھی جب اُس نے ہانیہ بی بی کو ایک اچھے خاصے ہوٹل میں ڈراپ کیا اور گاڑی سے اترتے ہی ڈرائیور کو حکم دیا کہ جا کر منال بی بی کو لے آئے۔ اور وہاں جا کر کیا کہنا ہے یہ بھی سمجھا دیا۔ اب باقی زمہداری ڈرائیور کی تھی کہ وہ کتنی رونی صورت بنا کر

Classic Urdu Material

یہ سب ڈراما کرتا ہے۔۔ اپنی اداکارانہ صلاحیتوں پہ ابھی وہ خود کو داد دے رہا تھا۔۔ کہ وہ بی اماں کے ساتھ آتی دکھائی دی۔۔ اُسے لگائی اماں بھی ساتھ جانے کو تیار ہیں۔۔

جی وہ منال باجی کو ہانیہ باجی نے بلایا ہے۔۔ کل سے بی بی جان ہاسپٹل میں رکی ہوئی تھیں۔۔ اُنہیں ابھی گھر چھوڑا ہے تو باجی کو لے کر جاؤں گا۔۔ اس نے رونی صورت بنا کر کہانی پوری کی۔۔

اچھا چلو لے جاؤ۔۔ مجھے گھر میں کچھ کام ہیں۔۔ صدقہ خیرات والوں کو ٹائم دیا ہوا ہے ورنہ میں بھی ساتھ چلتی۔۔ انہوں نے ان کی نکلتی جان کو بریک لگائی۔۔

ڈرائیور نے اتنی دیر سے روکی ہوئی اپنی سانس بحال کی۔۔

چل پتر جاخیر سے تو۔۔ اور وہاں پہنچ کر مجھے فون کر۔۔ تجھے پتہ ہے تیری اماں کی جان

اٹکی رہے گی جب تک تیرا فون نہیں آئے گا۔۔

جی اچھا کہہ کر وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

Classic Urdu Material

پہلے اُس نے سوچا مشال کو ساتھ لے کر چلے لیکن پھر سوچا دیر ہو جائے گی۔۔ اس لیے وہ چپ چاپ بیٹھی رہی اور ڈرائیور گاڑی چلاتا اُسے ہانیہ بی بی کے بتائے ہوئے پتے پر لے جا رہا تھا۔۔

دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد آخر اُس نے پوچھ لیا کہ وہ کونسے ہاسپٹل میں ہے۔۔
جج۔۔ جی باجی وہ تو مجھے پتہ نہیں۔۔ ان پڑھ سا بندہ ہوں بس پانچ منٹ میں ہم وہاں ہوں گے۔ ڈرائیور کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا تھا۔۔

سر جھٹک کر وہ اپنے موبائل میں لگ گئی۔۔ ڈرائیور نے گاڑی کیفے میں پارک کی۔ منال نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔

جی میرا چھوٹا بھائی یہاں ویٹر کا کام کرتا ہے۔۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو مجھے اُس سے کچھ

سامان اٹھانا ہے۔۔ کیا میں وہ اٹھالوں۔۔؟؟؟ ابھی تو یہاں سے چکر لگ رہا ہے۔۔ پھر دوبارہ اس طرف آنا مشکل ہوگا۔۔

اُسے تھوڑا غصہ آیا لیکن ڈرائیور کی شکل دیکھ کر ترس آ گیا۔۔

اچھا جاؤ۔۔ لیکن جلدی آنا۔۔ اُس نے اجازت دی۔۔

Classic Urdu Material

باجی اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک بات اور ہے۔۔ میں آپ کو گاڑی میں یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔ آپ میرے ساتھ اندر تک چلیں۔ میرا خیال ہے ہمیں یہاں سے ہانیہ بی بی کے لیئے کوئی سوپ بھی پیک کروالینا چاہیئے۔۔

اب مجھے تو پتہ نہیں کہ بیمار بندے کو کونسا سوپ دینا چاہیئے۔۔ اگر آپ ساتھ چل کر آرڈر دے دیں۔۔ تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اُس کی یہ نئی فرمائش سن کر وہ سٹیٹنگی تھی۔۔ لیکن اُس کا خیال برا نہیں تھا۔۔ وہ خود بھی خالی ہاتھ نہیں جانا چاہتی تھی ہانیہ کو دیکھنے۔۔ وہ رستے سے فروٹ لینے کا سوچ رہی تھی لیکن سوپ ایک آئیڈیا بھی اچھا تھا۔۔

وہ گاڑی سے اتر کر اندر داخل ہوئی۔۔ اندر کیفے کی لائسنس آف تھیں۔۔ لیکن پورا کیفے کینڈلز کے ساتھ اور سرخ پھولوں کے ساتھ سجا ہوا تھا۔ اس نے جیسے ہی دروازہ بند کیا پھولوں کی ڈھیروں پتیاں اس پر پڑیں۔۔ جو دروازے کے اوپر اس طرح رکھی گئی تھیں کہ جو بھی پہلے اندر آنے والا دروازہ کھولتا وہ پتیاں اُس پہ ہی گرتیں

Classic Urdu Material

اور وہ جو یہ سوچ ہی رہی تھی کہ شاید یہ انجمنٹ کسی اور کے لیے تھا جسے وہ دروازہ کھول کر تباہ کر چکی ہے۔۔ اُسے دروازے کے پیچھے سے ہانیہ اور مشال نے پوری طرح دبوچ لیا۔۔

ہیپی بر تھ ڈے ٹویو۔۔ ہیپی بر تھ ڈے ٹوڈیر منال۔۔

اور وہ جو ابھی ایک سیکنڈ پہلے شرمندہ سی کیفیت میں تھی ایک دم خوشی سے اُچھل پڑی۔۔ اُس کے سامنے پھول ہی پھول تھے اور اس اور کینڈلز کی جھلملاتی روشنی۔۔ سامنے سارا اسٹاف تالیاں بجا رہا تھا۔۔ پارٹی پوپرز کھولے جا رہے تھے۔۔ اور وہ باری باری اُن دونوں کو گلے لگا رہی تھی۔۔

سو کیسا گاسرپرائز۔۔؟ مشال نے پوچھا۔۔

وہ ابھی تک اُسی سحر میں تھی۔۔ ساری رات تم دونوں پر شدید غصہ تھا۔۔ اور مشال تم پر تو خاص۔۔ کہ تم اپنی مالی کا جنم دن کیسے بھول گئی۔۔ وہ مشال کے کان کھینچ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

ارے بابا۔۔ کان چھوڑ۔۔ یہ سب اس ہانیہ کی بچی کا آئیڈیا تھا کہ ہم رات تمہیں وشنہ کریں ورنہ یہ سر پرانز خراب ہو جائے گا۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ کیسے خود کو روکا ہے ساری رات۔۔

وہ اپنا لال ہوتا کان مسل رہی تھی۔

ہانیہ کی بچی۔۔ تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔ مجھے بتایا ہوتا میں کچھ ڈھنگ کا پہن آتی۔۔ آخر کو میرے اعزاز میں یہ سلبریشن ہے۔۔ وہ ہانیہ پر جھپٹی لیکن وہ اپنا آپ بچا گئی۔۔

ارے اتنی غضب کی لگ رہی ہو۔۔ سیاہ رنگ ویسے بھی تم پر بہت جچتا ہے۔۔

ہانیہ نے اُسے گلے سے لگا کر کھلے دل سے تعریف کی۔۔

سارا اسٹاف ابھی تک ہاتھ باندھے اُن کے سامنے کھڑا تھا۔۔ آئیے میڈم اس طرف۔۔ اس مینجر نے اُنھیں ایک طرف ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔۔

کونسا ٹیبل ہے؟؟ کیونکہ اس کے سامنے صرف دو ٹیبلز ہی نظر آرہے تھے۔۔ ہانیہ نے آگے بڑھ کر اُس سے پوچھا۔۔

Classic Urdu Material

میم۔۔ اس وقت یہ سارا کیفے آپ کے لیے بک ہے۔۔ اُس نے سنجیدگی سے کہا۔۔

واٹ۔۔ واٹ ڈویو مین؟؟ آئی تھنک وی ریزرو ایڈاونٹی ون ٹیبل۔۔ اف آئی ایم نٹ
مسٹیکن۔۔؟؟

اُس نے اپنے مخصوص برٹش لہجے میں حیرانگی سے پوچھا۔۔

آئی نو میم۔۔ آپ نے صرف ایک ٹیبل بک کروائی تھی۔۔ لیکن آپ ہماری آج کی لکی وئر

ہیں۔۔ آج ہمارے کیفے کی بھی انیورسری ہے۔ آپ نے آج کے دن بکنگ سب سے پہلے

کروائی۔۔ اس لیے اگلے چار گھنٹے تک یہ پورا کیفے صرف آپ اور مخصوص آپ کی اسپیشل

گیسٹ مس منال کے لیے بک ہے۔۔ اُس نے بہت پکے منہ سے جھوٹ بولا۔۔ ایک ہاتھ

میں پکڑے ٹشو سے اس نے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔۔

اب وہ اُسے کیا بتاتا کہ تین دن پہلے ہی کسی اور نے آکر آج شام تک کی ساری بکنگ کی ڈبل

پیمنٹ کر دی تھی اور جو ایک دو ٹیبل اس وقت اُن کے ساتھ بک ہوئی تھیں وہ بھی انھیں

کینسل کرنا پڑی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

یہ سارا ریجنٹ اُسی کی ہدایات پر ہوا تھا۔ ورنہ جو ٹیبل ہانیہ نے فون پر بک کروائی تھی وہ تو بہت معمولی تھی۔ اُس ٹیبل پر سوائے چند پتیوں کے اور ایک فریش فلاور بکے کے علاوہ وہ کچھ سرو نہیں کرتے تھے۔ یہی ان کی میکسیم ڈیکوریشن ہوتی تھی۔ لیکن اس شخص کی ہدایت کے مطابق صرف دو ٹیبل رکھی گئی تھی باقی سارا سیٹ اپ ریمو کر دیا تھا۔ اور دونوں ٹیبل ایک سے ہی سجے ہوئے تھے۔ سارا فرش پھول کی تازہ پتیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ریڈ اور بلیک بالونز چھت سے لٹک رہے تھے۔ دروازے پہ پتیوں کا ایک ساتھ گرنا۔ اور سارے کیفے کو موم بتیوں سے سجانا یہ سب اسی کا کمال تھا۔

ہانیہ نے ایک ٹیبل سلیکٹ کی اور وہ تینوں بیٹھ کر مینیو دیکھنے لگیں۔ منال نے بی اماں کو کال کی اور بتایا کہ وہ ہانیہ اور مشال کے ساتھ ہی ہے۔

انہوں نے کھانا آرڈر کیا اور اپنے اپنے گفٹ نکال کر اسے دیے جو اُس نے تھنک یو کہہ کر رکھ لیے۔ اور وہ گپ شپ کرنے لگیں۔ منال بہت خوش تھی۔ اُسے پہلی دفعہ ایسا سرپرائز ملا تھا۔ مشال بھی اپنے گھٹے گھٹے ماحول سے نکل کر بہت فریش فیل کر رہی تھی۔ ہانیہ کسی گہری سوچ میں گم تھی۔

Classic Urdu Material

ابھی وہ کھانا کھا کر فارغ ہوئی تھیں کہ میخرا ایک دفعہ پھر ان کے سامنے تھا اس کے ایک ہاتھ میں کیک جبکہ دوسرے ہاتھ میں بہت بڑا بکے تھا۔ اور ساتھ ایک بیگ بھی تھا۔ اُس نے وہ سب ٹیبل پہ لا کر رکھ دیا۔ ہانیہ نے سوالیہ نظروں سے اُس کی طرف دیکھا۔ میم یہ آپ کے لیے کوئی ڈراپ کر گیا ہے۔ اُس نے منال کی طرف دیکھ کر کہا۔ میرے لیے؟؟ اُس نے انگلی اپنی طرف کی۔ جی میم۔۔ یہ صبح ہی کوئی ڈراپ کر گیا تھا۔ ہمارے اسٹاف نے ریسپو کر لیا تھا۔ اس نے نام نہیں بتایا۔

منال نے کیک کی طرف دیکھا اُس پہ لکھا تھا۔

Happy BIRTHDAY MAAli

اس کے بلکل

نیچے ایک تیج کا امیج بنا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

بیگ میں ایک فریم رکھا ہوا تھا۔ جس پر اُس کی پیچ کلر کے ڈریس والی بہت خوبصورت فوٹو لگی ہوئی تھی۔۔ جو وہ یوسف جان کے گھر پہن کر گئی تھی۔۔

وہ تینوں ہی ایک دم حیران ہوئیں۔۔

اب یہ بھی تم لوگوں کا کوئی سرپرائز ہے؟؟

اس نے سوالیہ نظروں سے اُن دونوں کو دیکھا تھا۔۔

نہیں یار۔۔ ہمارا سرپرائز یہیں تک تھا۔۔ یہ ہم نے نہیں بھیجا۔۔ نہ ہی ایسا کوئی پلان کیا۔۔

کیوں مشال؟؟

ہانیہ نے مشال کی طرف دیکھا۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ ہانیہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔

اُس نے بھی منال کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

آپ اسے واپس لے جائیں۔۔ منال نے سنجیدگی سے کہا۔۔

Classic Urdu Material

میم پلیرز ہم اسے ایسے نہیں لے جاسکتے۔۔ یہ آپ کو رکھنا ہوگا۔۔ مینجر نے التجاء کرتے ہوئے کہا۔۔

اچھی زبردستی ہے۔۔ جب میں نے کہا۔ مجھے نہیں چاہیئے۔۔ آپ میری بلا سے اسے ڈسٹ بن میں پھینک دیں۔

وہ ایک دم کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

ہا ہا ہا۔۔ اچانک ہانیہ نے ہنسنا شروع کر دیا۔۔

وہ دونوں ایک دم حیرانی سے اُسے دیکھنے لگ گئیں۔۔

اب تم کیوں ہنس رہی ہو۔۔؟؟ منال نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

ہانیہ نے ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا۔۔ وہ پلٹ گیا۔۔

ارے یہ میری طرف سے ایک اور چھوٹا سر پر ایز۔۔

منال نے اُسے ایک چپت لگائی۔۔ ہانیہ کی بچی تم نہیں سدھرو گی۔۔

Classic Urdu Material

چلو اب جلدی سے کیک کاٹو۔۔ ورنہ مووی مس ہو جائے گی۔ اُس نے ہاتھ پکڑ کر اُسے بٹھایا

انہوں نے کیک کاٹا۔۔ اور کافی آرڈر کر دی۔۔ باقی کا کیک انہوں نے وہاں کے اسٹاف کو دے دیا۔۔ اور جب ہانیہ پیمنٹ کرنے ٹیبل پر گئی تو اُسے پتہ چلا کہ الریڈی ساری پیمنٹ ہو چکی ہے۔۔

کس نے کی ہے یہ پیمنٹ؟؟ کیا میں پوچھ سکتی ہوں؟؟
سوری میم یہ ہماری پالیسی کے خلاف ہے ہم نام نہیں بتا سکتے۔۔

آئی مین کس کی طرف سے کی گئی ہے یہ پیمنٹ؟؟ میری طرف سے یا منال کی طرف سے؟؟ ہانیہ نے دوبارہ کوشش کی۔۔

میم یہ پیمنٹ مس منال کے نام پہ کی گئی ہے۔۔ اس سے زیادہ کی معلومات میرے پاس بھی نہیں ہیں۔ مینجر نے اپنی جان چھڑائی

اوکے۔۔ وہ پلٹ گئی۔۔ اُن دونوں کو ساتھ لے کر وہ مووی دیکھنے چلی گئی۔۔ لیکن اس کا ذہن اکھڑ چکا تھا۔۔

Classic Urdu Material

کیا وارث نے یہ سب کیا؟؟ اتنا چھپا رستم نکلا۔ مجھے بھی ان لو نہیں کیا اس پلان میں؟؟ وہ خود سے ہی جواب ڈھونڈ رہی تھی۔

گو کہ اُس نے کبھی وارث کے منہ سے منال کا نام بھی نہیں سنا تھا نہ ہی وارث نے ایسی کوئی پسندیدگی والی بات کی تھی۔ لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ منال کو اتنی آسانی سے اگور نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اب وہ جلد از جلد گھر پہنچ کر اپنے شک کو یقین میں بدلنا چاہتی تھی۔

جتنا وہ سوچ رہی تھی اتنا وہ الجھ رہی تھی۔

اُن دونوں کو ڈراپ کر کے گھر پہنچ کر سب سے پہلے اُس نے وارث کو کال کی۔ بہت چھپے رستم ہو۔ اگر ایسا کوئی پلان تھا تو مجھے ان نہیں کر سکتے تھے؟؟ اُس نے ہیلو سنتے ہی دھاوا بول دیا۔

کیا کہ رہی ہو؟؟ کیسا پلان۔؟؟ وہ لٹا اُس سے پوچھ رہا تھا۔

منال کی برتھ ڈے کا پلان۔ وہ کیک وہ پھول وہ فوٹو البم اور وہ سب اربنجمنٹ کی پیمنٹ۔ اُس نے ایک ایک چیز گنوائی۔

Classic Urdu Material

پاگل ہو کیا؟؟ میں کیوں کروں گا یہ سب؟؟ اور مجھے کیا الہام ہو گا کہ آج اُس کا برتھ ڈے ہے؟؟ وہ سٹپٹا گیا۔۔

مطلب آپ نے کچھ نہیں کیا؟؟ وہ ابھی بھی یقین نہیں کر رہی تھی۔۔
تمہاری قسم۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔

اچھا چلو میں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔

اُس نے وارث کی بات سنے بنا فون بند کر دیا۔۔

اب وہ سوچنے کے ساتھ ساتھ پریشان بھی ہو گئی تھی۔ کیوں کہ وہ اُن سب چیزوں کا زمہ

بڑے آرام سے اپنے سر لے چکی تھی۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اُن تینوں کے کیفے سے نکلتے ہی ایک بندہ کیفے میں داخل ہوا۔ اُس نے مینجر کے کان میں کچھ کہا۔۔

Classic Urdu Material

مینجر اپنے سکیورٹی روم میں گیا ایک ڈسک اٹھائی۔۔ کیک کو فریج سے نکالا۔۔ اسے دوبارہ پیک کیا۔۔ اور وہ دونوں چیزیں اُس بندے کے حوالے کر دیں۔۔

وہ اس وقت اپنے بیڈ روم میں بیٹھا تھا جب وہ بندہ اُس کے کمرے میں داخل ہوا۔۔ اُس نے وہ دونوں چیزیں ٹیبل پر رکھیں۔۔ اور ٹیبل پر پڑے پیسے اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔

اُس کے جانے کے بعد وہاں نے اٹھ کر ڈسک ڈی وی ڈی میں لگا کر آن کی۔۔ کمرے میں فل اندھیرا تھا۔۔ اُس نے کیک ڈبے سے نکال کر ٹیبل پر رکھا۔۔ پاس پڑی نائف سے کیک کٹ کر ناشروع کیا۔۔

HAPPY birthday maali--happy birthday to

you--

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ٹی وی کی سکرین پر وہ ابھر آئی تھی ٹی وی پر کیفے کے اندر کی فوٹیج چل رہی تھی۔۔ وہ اندر داخل ہوئی۔۔ اور سرخ پھولوں کی بارش میں نہا گئی۔۔ اسے بھی بلیک سوٹ میں دیکھ کر وہ مسکرایا۔۔

Classic Urdu Material

جچتا ہے سیاہ رنگ اُسے،، اور مجھے بھی۔۔

وہ چاند کسی رات کا، میں راکھ دیئے کی۔۔!!

بدلے ہیں ہم موسموں کی طرح۔۔!!

ہاشم اور مشال سے پوچھنے کے بعد سکندر بخت بہت مطمئن ہو گئے تھے۔۔ اب وہ مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔ انہوں نے عائشہ بیگم سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔ وہ شام کی چائے پر گھر آئے تو مٹھائی لے کر آئے تھے۔۔ صفیہ بیگم کو چائے کا کہہ کر وہ عائشہ کے کمرے میں آ گئے تھے۔۔ ابھی کل ہی وہ ایک ویک کے بعد ہاسپٹل سے گھر آئی تھیں۔ اب وہ مزید کمزور ہو گئی تھیں اس لئے زیادہ اپنے کمرے میں ہی رہتی تھیں۔ عائشہ بیگم اپنے بستر پر ہی نماز ادا کر رہی تھیں۔ سکندر بخت وہیں بیٹھ کر اُن کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگ گئے۔۔ جیسے ہی وہ سلام پھیر کر پلٹیں۔ مڑ کر بڑے بھائی کو سلام کیا۔۔

Classic Urdu Material

سکندر بخت نے جواب دیا ہی تھا کہ صفیہ بیگم بھی چائے لے کر اندر آ گئیں۔ وہ جانتی تھیں کہ اُن کا شوہر کیا بات کرنے والا ہے۔۔؟

سکندر صاحب نے بات شروع کی۔۔

عائشہ آج ہم تم سے کچھ مانگنے آئے ہیں۔۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بات ابھی کرنا بہت ضروری ہے۔۔ میں اپنی مشال کو بیٹی کے ساتھ ساتھ بہو بھی بنانا چاہتا ہوں۔۔ میرے بیٹے ہاشم کو بھی کوئی اعتراض نہیں۔۔ اور میں نے مشال بیٹی کی مرضی بھی پتہ کر لی ہے۔۔ وہ بہت فرمانبردار بچی ہے۔۔ اُس نے میری خوشی میں سر جھکا دیا ہے۔۔ اُسے بھی کوئی اعتراض نہیں۔۔ اب صرف تم رہ گئی ہو۔۔ تم اُس کی کفیل ہو ماں ہو۔۔ تمہاری رضا مندی بھی بہت ضروری ہے۔۔

عائشہ بیگم اپنے بھائی کے منہ سے اپنے دل کی بات سن کر رو پڑیں۔۔ وہ کیسے بتاتیں کہ یہ تو اُن کے دل کی خواہش بھی تھی؟؟

مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ یہ تو میری بیٹی کی خوش قسمتی ہے کہ وہ اس گھر سے جڑ رہی ہے۔۔ میں تو خود اس فکر میں تھی کہ آخر کو کیا بنے گا میری بچی کا میرے

Classic Urdu Material

بعد۔۔؟؟ بات کرتے کرتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔۔ صفیہ بیگم نے اٹھ کر انہیں گلے سے لگالیا۔۔ سکندر صاحب بھی آبدیدہ ہو گئے۔

اللہ زندگی رکھے تمہاری۔ تم خوشیاں دیکھو گی اپنے بچوں کی۔ انشاء اللہ۔۔ وہ اُسے دلا سہ دے رہی تھیں۔۔

اچھا جب سب راضی ہیں تو پھر ایک کام کر لیتے ہیں۔۔ کہ اس آنے والے جمعہ کو دونوں کا نکاح رکھ دیتے ہیں۔۔ گھر میں ویسے بھی ایک مدت سے کوئی فنکشن نہیں ہوا۔۔ یہ اُدا سی کا ماحول بھی ٹوٹے گا۔۔ اُنہوں نے کھڑے ہوتے ہوئے فیصلہ سنایا۔۔

لیکن قاسم تو نہیں آسکے گا اتنی جلدی۔۔ ابھی تو گیا ہے وہ۔۔ صفیہ بیگم بھی نہیں جانتی تھیں کہ سکندر صاحب ڈائریکٹ نکاح کی بات کریں گے۔۔ وہ تو صرف چھوٹی موٹی رسم کا سوچ کر بیٹھی ہوئی تھیں۔۔ نکاح کا سن کر دونوں خواتین کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔ صرف گنتی کے چار دن تو بچے تھے۔۔

ارے تم فکر نہ کرو۔۔ میں بات کرتا ہوں قاسم سے۔۔ ہو سکتا ہے تین چار دن کے لیے آ جائے۔۔ اگر نہ بھی آسکا تو کیا فرق پڑتا ہے؟؟ ابھی تو صرف نکاح ہے۔۔ رخصتی تھوڑی

Classic Urdu Material

ہے۔۔ لیکن میں کوئی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔۔ بس جمعہ فائنل ہے۔۔ میں اور ہاشم باقی انتظامات دیکھ لیتے ہیں۔۔ تم کل ہی جا کر شاپنگ کر لو۔ مشال جو بھی لینا چاہے اُسے سب کے دینا۔ اپنا حکم صادر کر کے وہ کمرے سے نکل گئے۔۔

مشال ان سب باتوں سے بے خبر اپنے کمرے میں اسٹڈی کر رہی تھی۔۔ جب شانی اُسے بتانے کے لیے بھاگا بھاگا آیا۔۔

ارے واہ لڑکی۔۔ تیری شادی ہے۔۔ خانہ بربادی ہے۔۔ تو کر لے تیاری۔۔ جب وہ تینوں باتیں کر رہے تھے تو آخر کی کچھ باتیں شانی نے بھی سن لی تھیں۔۔ اس لیے وہ اب سی آئی ڈی بنا پھرتا تھا۔۔

بکواس بند کرو شانی۔۔ مجھے نہیں کرنی کوئی شادی۔۔ اور تمہیں کس نے کہا ہے؟؟
وہ تپ گئی تھی۔۔

میں نے خود سن لیا ہے۔۔ اپنے ان کانوں سے۔۔ وہ ابھی بھی بھنگڑا ڈال رہا تھا۔۔
اُس نے جوتا کھینچ کر اسے مارا۔۔ جسے وہ بچا گیا۔۔ اور بھاگتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

Classic Urdu Material

وہ بھی اُس کے پیچھے ہی نیچے آئی تھی۔۔ صفیہ بیگم اُسے دیکھ کر مسکرائیں۔۔ وہ سیدھی اپنی ماں کے کمرے میں جا پہنچی۔۔

عائشہ بیگم نے اسے دیکھ کر اپنی بانہیں پھیلا لیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتی۔۔ انہوں نے خود ہی تمہید باندھی۔۔

مبارک ہو تمہیں بہت۔۔ ماموں نے تمہیں مانگ لیا مجھ سے۔۔ نکاح کا بول کر گئے ہیں۔۔ یہ بات سن کر تو میرے پورے جسم میں جان آگئی ہے۔۔ بڑی عزت اور مان سے مانگ لیا انہوں نے۔۔ اللہ نے میرا بھرم بھی رکھ لیا۔۔ کتنے دن سے یہی بات سوچ رہی تھی لیکن خود جا کر بیٹی دینے کی ہمت نہیں تھی مجھ میں۔۔ بس اسی لیے چپ بیٹھی تھی۔۔ وہ جو احتجاج کرنے کی خاطر آئی تھی اپنی ماں کو خوشی سے لوٹ پوٹ ہوتا دیکھ کر سب بھول گئی۔۔ آج نجانے کتنے دن بعد اس نے انہیں اتنی دیر بات کرتے دیکھا تھا۔۔ وہ چپک رہی تھیں۔۔

میں بھی یہی چاہتی تھی کہ اپنی زندگی میں تیری خوشی دیکھ جاؤں۔۔ آج ہوں کل شائد نہ رہوں۔۔ مجھے تو لگا تھا منگنی کا کہیں گے لیکن انہوں نے نکاح کا بول کر میرا سارا دکھ ہلکا کر

Classic Urdu Material

دیا ہے۔۔ اب میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو دلہن بناؤں گی۔۔ وہ بہت دلار سے بول رہی تھیں۔۔

میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔ آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔۔ اگر آپ کی خوشی نکاح میں ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔ بس آپ خوش رہیں۔۔ اور آپ صرف میری ہی نہیں شانی کی اور ہمارے بچوں کی خوشیاں بھی دیکھیں گی۔۔ انشاء اللہ۔۔
وہ ماں کے گلے لگ کر روتی جا رہی تھی۔۔

صفیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔۔ اُن کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ تھا۔۔ ایک گلاب

جامن انہوں نے مشال کو کھلایا۔۔ اور اُسے اُٹھا کر سینے سے لگا لیا۔۔

چپ ہو جا بیٹی۔۔ خوشی کے موقع پر روتے نہیں۔۔ بیٹی بنا کر رکھوں گی۔۔ اپنی بیٹی والے

سارے چاؤ تم پر پورے کروں گی۔۔ بڑا قسمت والا ہے میرا ہاشم۔۔ جسے تم مل رہی ہو۔۔

میرا تو گھر چمک اُٹھے گا تیرے آنے سے۔۔ صدا سکھی رہو جیتی رہو سہاگن رہو۔۔

آمین۔۔ وہ اُس کے ماتھے پر بوسہ دے کر بولیں۔۔

Classic Urdu Material

ہاشم کے لیے بھی یہ خبر بہت اچانک تھی۔ وہ بھی نکاح کا سن کر چونک گیا تھا لیکن یہ اچھی بات تھی کہ وہ اُس کا محرم بننے والا تھا۔ اُس کی بھی خواہش تھی کہ اُس کا بڑا بھائی قاسم بخت اُس کی خوشی میں ضرور شریک ہو۔۔

عائشہ بیگم ایک سسرال اور صفیہ بیگم کامیکہ ایک ہونے کی وجہ سے بہت آسانی ہو گئی تھی۔ دونوں کے رشتہ دار مشترک ہونے کی وجہ سے سکندر صاحب نے ہی سب کو فون پر انوائٹ کر لیا تھا۔ سارا خاندان بھی جانتا تھا کہ یہ اچانک کا فیصلہ بھی صرف ایک بھائی نے اپنی بہن کے لیے ہی لیا تھا۔۔

سکندر صاحب قاسم کو بھی یہ خبر دے چکے تھے۔ اُس نے کہا تھا کہ وہ پوری کوشش کرے گا آنے کی۔ اگر اُس کی چھٹی اپرو ہو گئی۔ تو وہ ضرور آئے گا۔ وہ بھی بہت خوش ہوا تھا کہ ہاشم اس بات کے لیے جلدی مان گیا۔۔

مشال نے کال کر کے منال اور ہانیہ کو بھی یہ خبر دے دی تھی۔ لیکن اُن دونوں کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ گنتی کے صرف چار دن تھے اُن کے پاس تیاری کے لئے۔ اس لیے انہوں نے کمر کس لی تھی۔۔ منال نے صفیہ بیگم کو فون کر کے مشال کی شاپنگ کروانے کی

Classic Urdu Material

ذمہ داری اپنے سر لے لی تھی۔ اور وہ اُس کی احسان مند تھیں کہ اُس نے انہیں بازاروں کے چکر سے بچا لیا تھا۔

اگلے دن سے ہی انہوں نے شاپنگ شروع بھی کر دی تھی۔ ہانیہ نے عین وقت پر جانے سے انکار کیا تھا۔ اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اس لیے پہلے دن ان دونوں کو ہی جانا پڑا تھا ہاشم کے ساتھ۔

منال صبح ہی اُن کی طرف پہنچ گئی تھی۔ ناشتہ کر کے وہ لوگ گھر سے سامان کی لسٹ لے کر نکلی تھیں۔ ہاشم نے اُن دونوں کو پیچھے بیٹھا دیکھ کر کہا تھا۔

میں ڈرائیور نہیں ہوں تم دونوں کا۔ ایک آگے بیٹھے میرے ساتھ۔

مشال یار تم پیچھے بیٹھی رہو میں ہاشم کے ساتھ آگے بیٹھ جاتی ہوں۔

منال نے بھی اُس کے صبر کا امتحان لیا تھا۔

ارے تم کیوں بیٹھو گی؟؟ مشال کو آگے بیٹھنا چاہیے۔ ہاشم جانتا تھا کہ وہ سچ مچ آگے بیٹھ جائے گی۔

Classic Urdu Material

میں بیٹھوں یا وہ؟؟ کیا فرق پڑتا ہے؟؟ آپ نے تو صرف گاڑی ہی چلائی ہے۔۔ کونسا ساتھ بیٹھی ہوئی کا ہاتھ بھی پکڑنا ہے؟؟ اُس سے معافی ملنا مشکل تھی۔۔ مثال کو بھی ہنسی آ گئی۔۔

کوئی پتہ تھوڑی چلتا ہے۔۔ کیا معلوم اگر موڈ بن گیا تو ہاتھ پکڑا بھی جاسکتا ہے۔۔ وہ بھی ڈھیٹ بنا کھڑا تھا۔۔

اب آپ ہمیں لے کر چلیں گے یا پھر یہیں پہ ٹائم ویسٹ کریں گے؟؟ ہم الریڈی لیٹ ہیں۔۔ وہ تم سے آپ پر آگئی تھی۔۔ اس بات کا اندازہ خود اُس کو بھی نہیں ہوا تھا

تم آگے آ کر بیٹھو گی تو چلوں گا ورنہ نہیں۔۔ اور بائی داوے ہم یہ ساری شاپنگ اکٹھے بھی تو کر سکتے ہیں۔۔ اس کو کباب میں ہڈی بنانے کی کیا ضرورت ہے؟؟ اُس نے منال کی طرف منہ کر کے کہا۔۔

ویری فنی۔۔ اگر میں ٹھان لوں تو مثال ابھی اسی وقت آپ کو ٹھینکا د کھا دے شادی سے انکار کر کے۔۔ کیوں مثال؟؟ اُس نے آنکھ کے اشارے سے پوچھا۔۔

Classic Urdu Material

ہاں کیوں نہیں؟؟ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ مشال کہاں اُسے زیر ہوتا دیکھ سکتی تھی۔۔

کیوں کسی غریب کی آہ لیتی ہو؟؟ ہاشم نے آسمان کی طرف ہاتھ کر کے دہائی دی تھی چلو مشال یار تم آگے چلی جاؤ۔۔ کیا یاد کریں گے موصوف۔۔ کس سخی سے پالا پڑا ہے؟؟ اُس نے مشال کو آگے بیٹھنے کی اجازت کھلے دل سے دی۔۔ اب وہ اس کے برابر جا کر بیٹھی اور ہاشم نے مسکراتے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔

ساری شاپنگ میں بھی ان کی نوک جھوک چلتی رہی۔۔ اُن کے ساتھ جا کر اسے معلوم ہوا کہ نہ صرف وہ اُن کا ڈرائیور تھا۔۔ بلکہ اس وقت اُن کے پیچھے چلتے ہوئے سارے بیگنز بھی اُسی نے اٹھا رکھے تھے اور وہ اسی مقصد کے لیے ہی ساتھ لایا گیا تھا۔۔ شام میں وہ

لوگ تھک ہار کر گھر پہنچے تو باقی کی شاپنگ کل پر شفٹ کر دی گئی تھی۔۔ گھر آتے ہی ہاشم نے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ کل ہر گز نہیں جائے گا۔۔ آج کی اس ورزش نے اس کا دماغ درست کر دیا تھا۔۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟؟ منال نے اُس کی شکل دیکھ کر کہا تھا۔۔ جس پر سب خواتین ہنس پڑی تھیں۔۔

ہانیہ ابھی تک بستر میں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ موسم بدل رہا تھا۔۔۔ بہار کا موسم آنے والا تھا۔۔۔
سردی جاتے جاتے بھی اپنا اثر دکھا رہی تھی۔۔۔ اُس کی طبیعت کل رات سے خراب
تھی۔۔۔ بی بی جان اُسے دو دفعہ بھاپ دے چکی تھیں۔۔۔ آج اُس کا منال اور مشال کے
ساتھ شاپنگ کا پلان بھی اسی وجہ سے کینسل ہوا تھا۔ بی بی جان اُسے ڈاکٹر کے پاس جانے کا
کہہ چکی تھیں لیکن وہ اُس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔ آج اُسے ماں کی گودی یاد آرہی
تھی۔۔۔ وہ بہت نازوں سے پلی تھی۔۔۔ بچپن سے لے کر آج تک وہ جب بھی بیمار ہوئی تھی
نفیسہ بیگم کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے تھے۔۔۔ وہ اس کا سر اپنی گودی میں رکھ کر بیٹھی رہتی
تھیں۔ جبار صاحب ہر ایک گھنٹے بعد اُس کا بخار چیک کرتے تھے۔ وارث جان اُس کا دل
لبھانے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا۔۔۔ اُس کے فیورٹ کارٹون سیریز سارا دن گھر میں چلتی
کہ وہ جہاں بھی بیٹھے اپنی طبیعت کی خرابی کا نہ سوچے۔۔۔ بس اُس کا دھیان بڑھ رہا ہے۔۔۔
اور آج اُس کو یہی سب بہت شدت سے یاد آرہا تھا۔ بی بی جان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ
اُس کے لیئے یہ سب کرتیں۔۔۔ رات نفیسہ بیگم کی کال آئی تو انہیں بھی پتہ چل گیا تھا کہ

Classic Urdu Material

وہ بیمار ہے۔۔ اور وہ سات سمندر پار بیٹھی ہی اُس کی فکر میں گھلی جا رہی تھیں۔۔ ماؤں کا دل ہوتا ہی ایسا ہے۔۔ جب اور جہاں اولاد کی تکلیف کا پتہ چلے تبھی دل وسوسوں میں ڈوب جاتا ہے۔ وہ ساری رات بے چین رہی تھیں۔۔ اب بھی صبح سے وہ اُسے فون کر رہی تھیں۔۔ لیکن وہ بات نہیں کر رہی تھی کہ کہیں ان کی آواز سن کر وہ رونا پڑے۔۔ وہ اُن کو مزید بے چین نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ملازمہ دو دفعہ فون لے کر آئی تھی اُس سے بات کروانے کے لیے لیکن وہ سوتی بنی رہی۔۔ ملازمہ لوٹ گئی تھی۔ وہ شاید سارا دن اسی طرح چپ چاپ کمرہ بند کر کے لیٹی رہتی۔۔ اگر وہاں کا فون نہ آتا۔۔ تیسری بیل پر اُس نے کال اٹھالی تھی۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ہیلو۔۔ وہ گلہ کھنکار کر بولی تھی
کیسی ہو۔۔؟؟ اس کی گھمبیر آواز ابھری تھی۔

میں بہت اچھی ہوں۔۔ اس نے مریل آواز میں کہا تھا۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟ اُس نے پھر سے پوچھا تھا۔۔

بس کچھ خاص نہیں۔۔ لیٹی ہوئی ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟؟

Classic Urdu Material

میں تو بہت ہی زیادہ اچھا ہوں۔۔ اُس نے ہانیہ کی بات پکڑی ہوئی تھی

ہا ہا۔۔ وہ ہنسی تھی۔۔ اور ساتھ ہی اسے کھانسی کا ٹھسکا لگا تھا۔۔

شام کے اس وقت تم بستر میں کیوں گھسی بیٹھی ہو؟؟ خیر تو ہے؟؟

ہم دُنیا سے جب تنگ آیا کرتے ہیں۔۔۔

اپنے ساتھ اک شام منایا کرتے ہیں۔۔۔

اُس نے شعر پڑھا تھا۔۔ اور وہاں کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہیں شاعری

کا شغف بھی ہے؟؟

ایسا کچھ خاص بھی نہیں ہے۔۔۔ ہانیہ نے جواب دیا۔۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔؟؟ آخر اُس نے ہانیہ کو پکڑ

لیا تھا۔۔

ہممم۔۔ بس کچھ ایسا ہی سمجھ لیں۔۔ رات سے طبیعت خراب ہے۔۔ اُس نے صاف گوئی

سے جواب دیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اوہ گاڈ۔۔ کوئی دوالی ہے تم نے؟؟ وہ پریشان ہو کر بولا۔۔

نہیں دل نہیں ہے کوئی دوالینے کا۔۔ اب اُس سے تو جھوٹ نہیں بول سکتی تھی۔۔

کیوں دوا نہیں لی؟؟ کیوں ڈاکٹر کو نہیں دکھایا؟؟ وہ اڑ گیا تھا۔۔

ارے بس یونہی۔۔ ادا جان گھر پر نہیں تھے۔۔ بی بی جان جاننا نہیں سکتیں۔۔ ڈرائیور کے

ساتھ مجھے جانا نہیں۔۔

وہ بھی اڑی ہوئی تھی۔

اچھا چلو تم آرام کرو۔۔ میں کچھ دیر میں بات کرتا ہوں۔۔ ہانیہ کا جواب سنے بغیر ہی اُس

نے کال کاٹ دی۔۔

اُس کا یوں فون بند کرنا اُسے ایکدم اُداس کر گیا تھا۔۔ وہ ابھی اُس سے باتیں کرنا چاہتی

تھی۔۔ لیکن اُس نے تو اُس کی بات سنے بناء ہی کال کٹ کر دی تھی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

بی بی جان اپنے کمرے میں مغرب کی نماز پڑھ چکی تھیں۔۔ جب خان بابا نے اُنہیں وہاں بابا کے آنے کی اطلاع دی۔

اُسے اندر ہی بلا لو۔۔ بی بی جان نے اُسے اپنے کمرے میں ہی بلانے کو کہا۔۔

دومنٹ بعد وہ اندر آتا دکھائی دیا۔۔

سلام دعا کے بعد اس نے ادا جان کا پوچھا۔۔

بھئی میاں جی تو اپنے کسی دوست کے ساتھ پشاور گئے ہیں۔۔ کل صبح تک ہی واپسی ہو گی۔۔

جاؤ خان چائے بنا کر لے آؤ۔۔ بی بی جان نے پاس کھڑے خان بابا کو حکم دیا تھا۔۔

جی اچھا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔۔

میں یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا آپ لوگوں سے ملتا چلوں۔۔ کسی دن آپ چکر لگائیں ہماری طرف بھی۔۔ ساتھ ہی اُس نے دعوت بھی دے ڈالی۔

Classic Urdu Material

ارے بیٹا ضرور۔۔ بس گھر کے جھمیلوں سے فرصت ملے تو کہیں نکلوں۔۔ اتنی بڑی حویلی
بنادی میاں جی نے۔۔ اس کی صفائی کا کام بھی روز نہ دیکھو تو اتنی دھول مٹی چڑھ جائے۔۔
بس ایک دن ایک کو ناصاف کرواؤ تو دوسرے دن دوسرا۔۔ پھر اُن کے دوست یاروں کا
تانتا بندھا رہتا ہے۔۔ بس ہماری تو ساری زندگی یو نہی گزر گئی۔۔

بی بی جان سٹارٹ ہو چکی تھیں۔۔

اور وارث کب تک آئے گا؟؟ اُس نے ہی بی بی جان کی بریک لگوائی۔۔

وارث سے بھی کل بات ہوئی تھی۔۔ دو ہفتے تک اُس کی آدھی ٹریننگ ہو جائے گی تو پھر

شاید ایک ہفتہ کی چھٹی ملے۔۔

بی بی جان ساتھ ساتھ تسبیح بھی پڑھ رہی تھیں۔۔

اور ہانیہ یہیں پاکستان ہے یا انکل آنٹی کے ساتھ چلی گئی۔۔ وہ معصوم بنا پوچھ رہا تھا جیسے کچھ

جانتا نہ ہو۔۔

Classic Urdu Material

ارے نہیں نہیں۔۔ یہیں میرے پاس ہے۔۔ کل سے بخار میں دہک رہی ہے لیکن مجال ہے جو کوئی دوا لے۔۔ میں نے تو بہت کہا کہ میں ساتھ چلتی ہیں یا ڈرائیور کو لے جاؤ۔۔ لیکن سنتی ہی نہیں۔۔

بی بی جان دانے پہ دانے گرا رہی تھیں۔۔

اوہ تو آپ مجھے فون کر دیتیں۔۔ میں لے جاتا ڈاکٹر کے پاس۔۔ آپ کیوں زحمت کریں گی۔۔ بلا آخر اُس نے پہلا پتا پھینکا۔۔

میری تو کچھ مانتی نہیں۔۔ تمہیں کیا بدلاتی۔۔؟؟ اب بھی اپنے کمرے میں ہی گھسی پڑی

ہے۔۔ ملازمہ دودفعہ ہو آئی لیکن نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے۔۔ بس منہ لپیٹ کر پڑی

بی بی جان کے سامنے تو وہ پہلی دفعہ بیمار ہوئی تھی اب وہ کیا جانیں کہ کیسے ٹھیک ہوگی؟؟

اگر آپ اجازت دیں تو میں لے جاؤں ڈاکٹر کے پاس۔۔؟ آج کل یہ وائرل بھی بہت

لوگوں کی جان لے رہا ہے۔۔ اور انکل آنٹی کو اگر پتہ چلے گا کہ اُس نے ابھی تک دوا نہیں

لی۔۔ تو وہ یہ تھوڑی سوچیں گے۔۔ کہ وہ خود ضد کر رہی ہوگی بلکہ وہ کہیں یہ نہ سوچ لیں

Classic Urdu Material

کہ ہماری بچی کا خیال ہی نہیں رکھا جا رہا پاکستان میں۔۔ آپ کو انکل جبار کی عادت کا تو پتہ ہے۔۔

اُس نے دوسرا اور آخری پتا پھینکا۔۔

اس بات کے بارے میں تو بی بی جان نے بھی نہیں سوچا تھا۔۔

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو بر خودار۔۔ اب پتہ نہیں تمہارے ساتھ بھی جائے گی یا نہیں؟؟ بی بی جان اب صحیح معنوں میں پریشان ہوئی تھیں۔۔

آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔۔ میں اُسے زبردستی لے جاؤں گا۔۔ اس طرح تو نہیں چھوڑ سکتے

اُسے اُس کے حال پر۔۔ ویسے بھی بیماری میں مریض کی نہیں سُننی چاہیے۔۔
اُس نے اُٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔

چلو تم بھی کوشش کر لو بیٹا۔۔ اوپر جا کر دایسنے ہاتھ پہلا کمرہ اُس کا ہے۔۔ بی بی جان نے اجازت دی تھی۔۔

خان بابا چائے لے کر آیا تو اُس نے پینے سے انکار کر دیا۔۔ کہ واپسی پر پی لے گا۔۔

Classic Urdu Material

سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے وہ اوپر پہنچا۔ اپنا سانس بحال کیا اور دروازہ پر دستک دی۔۔

اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔۔

اُس نے دوبارہ کوشش کی تو وہ چیخ پڑی۔۔

خان بابا آپ کو کتنی دفعہ کہا ہے۔ مجھے نہیں کرنی کسی سے بات۔۔ نہ کچھ کھانا ہے۔۔ آپ جائیں یہاں سے۔

ارے وہ خان بابا کو کہا ہے مجھے تو نہیں کہا۔ اس لیے میں تو دروازہ بجا سکتا ہوں نہ؟؟

وہاج کی آواز سن کر وہ اُچھل پڑی۔۔

پلیز کم ان۔۔ اُس کو اجازت دی گئی۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو وہ کمبل لے کر لیٹی ہوئی تھی۔ اُس نے اُٹھنے کی کوشش کی۔۔ لیکن

نقاہت کی وجہ سے اُٹھ نہ سکی۔۔

ارے لیٹی رہو پاگل لڑکی۔۔ وہ سامنے رکھے دیوان پر بیٹھ گیا تھا

آپ۔۔۔؟؟ یہاں اچانک کیسے؟؟ وہ ابھی تک بے یقینی کی حالت میں تھی۔۔

Classic Urdu Material

ارے میں یہاں ایسے کہ تم نے جو ڈراما رات سے لگایا ہوا ہے اُس کے ڈراپ سین کا وقت ہوا چاہتا ہے۔۔ اب تمہارے پاس صرف دس منٹ ہیں۔۔ اگر چیلنج کرنا ہے تو کر لو ورنہ ایسے ہی لے جاؤں گا ڈاکٹر کے پاس۔۔

اُسے دھمکی دیتے ہوئے وہاں نے ٹیبل سے ریموٹ اٹھایا۔۔ اور ٹی وی آن کر دیا۔۔ اس کی طرف سے دس منٹ شروع ہو گئے تھے۔۔

اب کوئی چارہ نہیں تھا۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اٹھی اور وارڈروب والے ایریا میں چلی گئی۔۔۔ واش بیسن پر منہ ہاتھ دھو کر ایک لائٹ پینک کلر کا ڈریس وہ پہن چکی تھی۔۔ برش اٹھا کر اُس نے بال بنائے۔۔ بخار کی وجہ سے اُس کا رنگ ویسے ہی سرخ ہوا پڑا تھا۔۔

صرف ہونٹوں پر لپ بام لگالی رات سے اُس کے ہونٹ خشک اور سخت ہوئے پڑے تھے۔۔ اور اب ان پر سکری کی تہہ جمی ہوئی تھی۔۔۔ بام لگانے سے ہونٹ کسی حد تک نرم ہو گئے تھے۔۔

Classic Urdu Material

وہ اُسے لے کر نیچے اُتر اتو بی بی جان لاؤنج میں بیٹھی تھیں۔ اُن دونوں کو نیچے اتادیکھ کر انہیں قرار آگیا تھا۔ اُن کی ضدی پوتی نے آخر اُس کی بات مان لی تھی۔ بی بی جان سے اجازت لے کر وہ گاڑی میں بیٹھے اور خان بابا نے حویلی کا گیٹ کھول دیا۔

سب سے پہلے وہ اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔ اُس ایک ٹمپریچر کافی زیادہ تھا۔ ڈاکٹر نے انجیکشن لگایا اور دوا دی۔ کلینک سے نکل کر وہ اُسے ایک چائینر ریسٹورینٹ لے گیا۔ لیکن اندر جانے کی بجائے گاڑی میں بیٹھ کر ہی اُس کے اور اپنے لیے ایک سوپ آرڈر کیا۔ ہانیہ نے ٹوکا۔

ارے آپ تو اپنے لیے کچھ اور آرڈر کر سکتے ہیں۔ میں تو ٹھہری بیمار۔ سوپ پی لوں گی۔ آپ کچھ اور کھا لیتے۔

میرادل بھی سوپ پینے کو کر رہا ہے۔ اس نے فوراً جواب دیا۔

اچھا اور بتاؤ کیا چل رہا ہے لائیف میں؟؟ نجانے وہ اُس سے کیا پوچھنا چاہتا تھا؟؟

Classic Urdu Material

بس کچھ خاص نہیں ہے۔۔ کمنگ فرائیڈے کو میری فرینڈ مشال کا نکاح ہے۔۔ اور میں بیمار پڑ گئی ہوں۔۔ ابھی تو میں نے اور منال نے اُس کی شادی کی ڈھیر ساری شاپنگ کرنی تھی۔۔

وہ بتاتے بتاتے افسردہ ہو گئی تھی۔۔

لگتا ہے تمہاری اور منال کی بہت گہری دوستی ہے؟؟ اُس نے کریدا۔۔
ہاں یہ تو ہے۔۔ "مجھے منال بہت پسند ہے"۔۔ اُس نے آنکھوں میں روشنی بھر کر کہا۔۔

"مجھے بھی"۔۔۔۔۔ وہاج نے زیر لب کہا۔۔ جسے ہانیہ پوری طرح سن نہ سکی۔۔

آپ نے کچھ کہا۔۔ ہانیہ نے پلٹ کر پوچھا۔۔

نہیں تو۔۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ کوئی خاص وجہ اتنی پسندیدگی کی؟؟

وہ مزید پوچھ رہا تھا۔۔

بس وہ بہت خاص ہے۔۔ بہت معصوم بہت پیاری۔۔

اُس نے پیار سے کہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

"خاص تو وہ ہے"۔۔۔۔۔ وہاں ایک دفعہ پھر منہ میں بڑبڑایا۔۔

اس سے پہلے کہ ہانیہ اُس سے کچھ پوچھتی کہ اُس نے کیا کہا؟؟

ویٹران کا آرڈر لے آیا۔ ایک باؤل سوپ اُسے دے کر ایک اُس نے پکڑ لیا۔۔

ہاں تو تم کیا کہہ رہی تھی۔ منال کے بارے میں۔۔ بتایا نہیں تم نے کہ ایسا کیا خاص

ہے؟؟ اور تمہاری پسندیدگی کی وجہ بھی نہیں بتائی تم نے۔۔

وہاں نے پہلا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔

میں اسے وارث بھائی کے لیے پسند کر چکی ہوں۔۔ اپنی بھابی بنانا چاہتی ہوں۔۔ اُس نے

ایک دم پر جوش ہو کر اُس کے سر پر بم پھوڑا۔۔

کیا۔۔۔؟؟ وہاں ایک دم اُچھل پڑا۔ اُس کی زبان جل گئی تھی۔۔ پتہ نہیں سوپ جی

وجہ سے یا اس کی بات سے۔۔ وہ جان نہیں سکا کہ سوپ زیادہ گرم تھا یہ ہانیہ کا انکشاف۔۔

آپ کو کیا ہو گیا۔۔ ہانیہ بھی چونک گئی۔۔

کچھ نہیں سوپ بہت گرم تھا۔۔ بس منہ جل گیا تھوڑا۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے ٹشو سے منہ صاف کیا۔۔

دھیان سے دیکھ کر بیٹیں نہ۔۔ اُس کی تکلیف پہ ہانیہ بھی تڑپ اُٹھی تھی۔۔

ہممم۔۔ تم کیا کہہ رہی تھیں۔۔ وہ سُن پڑ گیا تھا لیکن بات جاری رکھنا چاہتا تھا۔۔

وارث بھی انٹر سٹڈ ہے اُس میں۔۔؟؟ وہ شاید غفلت میں مارا جانے والا تھا۔۔

یہ تو ابھی تک پوچھا نہیں میں نے بھائی سے۔۔ بس ایک دفعہ ذکر کیا تھا اُن سے کہ یہ میری

خواہش ہے۔۔ اور انہوں نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا۔۔

چھوڑو پرے۔۔ میرا خیال ہے وہ معمولی لڑکی وارث کے قابل نہیں۔۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

اور کیا تم نے یہ بات منال کو بھی بتادی ہے؟؟ کہ تم اس سے کیوں چپکی رہتی ہو؟؟

وہاں نے ہنس کر کہا۔۔

وہ اس معاملے کو بہت لائٹ لے رہا تھا لیکن اب وہ خود پر ہنس رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

نہیں۔۔۔ ابھی تک تو نہیں کی منال سے بات۔۔ کر لوں گی۔۔ ایک دفعہ بھیا کی ٹریننگ ختم ہو جائے۔۔ اُس نے پوری تیاری کر رکھی تھی۔۔

اور اگر وہ کسی اور میں انٹر سٹڈ ہوئی تو؟؟ کیا یہ پوچھا ہے اُس سے۔۔ وہ ابھی بھی متجسس تھا۔۔

نہیں۔۔ آئی ڈونٹ تھنک سو۔۔ پھر بھی میں اس سے جلدی ہی یہ بات بھی پوچھ لوں گی۔۔

اُس نے پر عزم ہو کر کہا۔۔

چلو دیکھ لو۔۔ میرا نہیں خیال کہ کوئی فائدہ ہو گا۔۔ اُس میں اور وارث میں کوئی میل نہیں۔۔

اب کی دفعہ اُس نے جل کر کہا تھا۔۔

چلو چھوڑو۔۔ میں بھی کیا فضول باتیں لے بیٹھا ہوں۔۔ کچھ اور بات کرو۔۔

Classic Urdu Material

اُس کے بعد ہانیہ بیماری کے باوجود بولتی رہی وہ صرف سنتا رہا۔ ہوں۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں
جواب دیے دیتا۔۔

اُس اک دل اچاٹ ہو گیا تھا۔ اس جگہ سے۔۔ ہانیہ کی باتوں سے۔ ڈرائیو سے۔۔ اُس
پورے ماحول سے۔۔ اور شاید خود سے بھی۔۔

اگلے تیس منٹ اُس نے بہت مشکل سے گزارے ہانیہ کے ساتھ اور پھر کچھ دیر بعد اُسے
کہا۔۔

بی بی جان انتظار کر رہی ہوں گی چلو اب میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔۔۔۔۔

اُسے گھر ڈراپ کر کے اُس نے اپنا فون پاور آف کیا وہ اب بلا مقصد خالی سڑکوں پر گاڑی
دوڑا رہا تھا۔ اُسے سب کچھ زہر لگ رہا تھا۔ وہ صرف اس وقت اپنے ساتھ اور اپنی تنہائی
کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔۔

مجھے راس ہیں۔۔۔

سرد موسم،

برف لہجے،

Classic Urdu Material

ٹھنڈی راتیں۔۔۔۔

بھگی یادیں،

تلخ باتیں،

کڑوا گھونٹ۔۔۔۔۔

بے باک سچائی،

اور

شبِ تنہائی۔۔۔۔۔!!!

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ گھر آئی۔۔۔ کچھ دیر بی بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹی رہی۔۔۔ دوا کا اثر تھا کہ اُن کی گود میں سر رکھے رکھے ہی جلدی سو گئی۔۔۔ صبح اُٹھی تو اُس کا بخار اتر چکا تھا۔۔۔ رات کی ملاقات کا اثر تھا یاد دوا کا۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ لیکن وہ بہت بہتر فیمل کر رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہاں کا شکر یہ ادا کرنے کے لیے اُس نے وہاں کا نمبر ڈائل کیا لیکن اُس کا نمبر پاور آف آرہا تھا۔۔

فون چارج پر لگا کر وہ شاور لینے کیلئے چلی گئی۔۔ نہانے کے بعد وہ اپنے مام ڈیڈ سے بات کرنے لگ گئی۔۔ نفیسہ بیگم اُس پہ غصہ ہو رہی تھیں لیکن وہ اُن کی ڈانٹ بہت خاموشی سے سن رہی تھی۔۔ اتنے میں خان بابا اُس کا ناشتہ لے آئے۔۔ ناشتہ کر کے اُس نے منال کو کال ملا دی وہ اُن کے ساتھ آج کی شاپنگ کا پلان ڈسکس کر رہی تھی۔۔

آج وہ دونوں ہانیہ کے ساتھ شاپنگ کرنے والی تھیں۔۔ ہاشم نے ایک دن ہی اُن دونوں کے ساتھ جا کر ہاتھ کھڑے کر لیے تھے۔۔ اب وہ مزید اپنا آپ خوار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ اس لیے منال نے ہانیہ کو گاڑی اور ڈرائیور لانے کا کہہ دیا تھا۔۔ آج وہ ڈرائیور کی بجائے خود ڈرائیو کرنے کے موڈ میں تھی۔ ہانیہ اُنہیں ٹائم پر لینے پہنچ چکی تھی۔۔ یہ بات اُن دونوں کو تب پتہ چلی۔۔ جب وہ دونوں کو پک کرنے منال کے گھر پہنچی۔۔ مشال صبح ہی نشانی کے ساتھ منال کے گھر پہنچ گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

منال نے اُسے بناء ڈرائیور کے دیکھتے ہی کہا تھا۔

تم ڈرائیو بھی کر لیتی ہو؟؟

ہاں تھوڑا بہت یو کے میں سیکھا تھا۔ باقی وارث بھیا نے پچھلے ایک سال میں سکھادی ہے۔۔ لیکن بہت کم چلاتی ہوں۔۔ بی بی جان خود ڈرائیو نہیں کرنے دیتیں۔۔ آج وہ سو رہی تھیں تو بس خود ہی آگئی۔۔

بھئی ہم انڈرپراس ڈرائیور کے ساتھ جانے کا رسک نہیں لے سکتیں۔
منال نے مسکرا کر کہا تھا۔

ٹھیک کہہ رہی ہے مالی۔۔ ابھی ہم نے دیکھا ہی کیا ہے؟؟ ابھی تو میرا نکاح بھی سر پر ہے۔۔

نابابانہ۔۔ ہم یہ رسک نہیں لے سکتیں۔۔

وہ دونوں وہیں دروازے پر ہی ہانیہ کو تنگ کر رہی تھیں۔۔

اتنے میں بی اماں باہر آگئی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

کون آیا ہے مالی۔؟؟ جو دروازے سے چپکی کھڑی ہو تم دونوں۔۔

ارے اماں ہانیہ آئی ہے۔۔ بتایا تو تھا آپ کو کہ آج شاپنگ پر جانا ہے ہم تینوں نے۔۔

ہانیہ اندر آچکی تھی اور مالی نے دروازہ بند کر دیا۔۔

تم کچھ کھاؤ گی۔؟؟ منال نے اُسے پوچھا۔

نہیں میں ابھی ناشتہ کر کے آرہی ہوں۔۔ ہانیہ بی اماں کے گلے لگتے ہوئے بولی۔۔

لیکن بیٹی کچھ تو کھاؤ گی نہ؟؟ تم نے میرے ہاتھ کی چائے نہیں پی کبھی۔۔ ورنہ ضرور

فرمائش کرتی۔۔ تم لوگ بیٹھو میں ابھی بنا کے لاتی ہوں۔۔ بی اماں کبھی کسی کو خالی پیٹ

نہیں جانے دیتی تھیں۔

چائے ختم کر کے وہ تینوں نکل کھڑی ہوئیں۔

خوب ساری شاپنگ کے بعد وہ تینوں تھک گئی تھیں۔۔ اب ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی

پیٹ پوجا کر رہی تھیں۔۔۔

Classic Urdu Material

ہانیہ نے ایک دفعہ پھر وہاں کا نمبر چیک کیا۔۔ اب نمبر آن تھا۔۔ وہاں نے کال کٹ کر دی اور اُسے میسج کر دیا۔۔

آئی ایم بڑی۔۔ کال یولیٹر۔۔

کہاں تھے آپ۔۔ نمبر کیوں بند تھا آپ کا۔۔ فری ہو کر مجھے کال کریں۔ ہانیہ نے بھی اُسے دوبارہ میسج کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اُن دونوں کو گھر ڈراپ کر کے وہ گھر چلی گئی۔۔

وہ اگلے دو دن اور دو رات تک اُس کی کال کا ویٹ کرتی رہی تھی

لیکن اُس کی کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔۔ اُس کا انتظار کر کر کڑھتی رہی۔۔ اُس کے ساتھ بیتے ہوئے

پلوں کو یاد کر کے بے سکون ہوتی رہی۔۔ اب ہانیہ کو نہ دن کو قرار تھا نہ رات کو چین۔۔

شب بھر کھیلیں آپس میں۔۔۔

دو آنکھیں اک خواب اور میں۔۔۔!!

منال ایک دن پہلے ہی بی اماں کو لے کر مشال کی طرف چلی گئی تھی۔ بی اماں شور شرابے سے بہت دور بھاگتی تھیں۔ منال کا ایک رات پہلے ہی مشال کے ساتھ رکنے کا پلان تھا۔ اس لیے اُس نے بی اماں سے کہا تھا کہ وہ آج ہی جا کر اُن کو مبارکباد دے آئے۔ نکاح والے دن لاکھ جھمیلے ہوتے ہیں۔ نہ سکون سے بندہ دو گھڑی بیٹھ سکتا ہے۔ نہ کوئی بات کر سکتا ہے۔ اس لیے طے یہ پایا کہ اماں ایک دن پہلے ہی ہو آئیں گی۔ بی اماں مشال کے لیے بہت سا سامان بھی لے کر گئی تھیں۔ کپڑے۔ جوتے۔ میک اپ کا سامان۔ اور پیسے بھی۔ یہ سب کچھ انہوں نے منال کے بغیر کہے ہی کر لیا تھا۔ وہ تو پچھلے چار دن بہت مصروف رہی تھی۔ اُس کے لئے کچھ بھی نہ لے سکی۔ لیکن جب نکلنے سے پہلے بی اماں نے اتنا سا سامان بھی نکالا۔ تو وہ پوچھے بناء نہ رہ سکی۔

اماں یہ سب کیا ہے؟؟ اور کس لیے؟؟

ارے اپنی مشال کے لیے ہے۔۔ ویسے تو اُسے بہن بہن کہتی پھرتی ہے۔۔ لیکن ایک دفعہ خیال نہ آیا کہ کچھ خرید لے اُس کے لیے۔۔

Classic Urdu Material

وہ تو بھلا ہو نورن کا۔ کل ہی مجھے بازار لے گئی۔ اور میں یہ سب خرید لائی۔۔ کچھ کپڑے پہلے سے ہی لے رکھے تھے۔۔ سوچا وہ بھی ساتھ دے دوں۔۔ اماں دینے دلانے کے معاملے میں بہت کھلے دل کی تھیں۔۔ اتنا سب کچھ مشال کے لیے دیکھ کر وہ خوشی سے اماں کو چمٹ گئی۔۔

میری پیاری اماں۔۔ اچھی اماں۔۔ دل جیتنا آتا ہے آپ کو بس۔۔
اچھا اب چھوڑ مجھے۔۔ صرف مسکا لگنا آتا ہے تجھے۔۔ بی اماں نے اُسے خود سے الگ کیا۔۔
جب وہ یہ سب کچھ لے کر مشال کی طرف پہنچیں۔۔ تو عائشہ اور صفیہ بیگم بھی بہت حیران ہوئی تھیں۔۔

ارے اماں یہ تکلف کس لیے؟ ابھی تو صرف نکاح ہے۔۔ رخصتی تھوڑی۔۔ اتنا سب کچھ لانے کی کیا ضرورت تھی۔۔

ارے یہ سب منال اپنی خوشی سے لائی ہے۔۔ آخر کو بہن ہے اُس کی۔۔ اور خیر سی سلہ رخصتی پہ اتنا کم تھوڑی لاؤں گی۔۔ تب تو خیر سے جو منال کے لیئے بناؤں گی وہی مشال کے لیے بھی بنے گا۔۔

Classic Urdu Material

بس اب چپ کر کے رکھ لو۔۔ جب میں نے مالی اور مشال میں کوئی فرق نہیں کیا تو تم بھی مت کرو۔۔

عائشہ بیگم نے مسکرا کر سب کچھ رکھ لیا۔۔

شام ہونے سے پہلے بی اماں اُن سے اجازت لی۔۔ عائشہ اور اُس کی بھانج نے لاکھ روکا کہ آپ بھی رات یہیں رک جائیں۔۔ لیکن بی اماں نہیں مانیں۔۔ کیوں کہ وہ رات کو گھر خالی چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتی تھیں۔۔

اس وقت گھر پر کوئی نہیں تھا جو انہیں چھوڑ کے آتا۔۔ ویسے بھی شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔۔ منال کو ہزار تاکید کر کے وہ وہاں سے روانہ ہو گئیں۔

ابھی انہیں سکندر صاحب کے گھر سے نکلے کچھ دیر ہی ہوئی تھی۔۔ وہ رکشہ کی تلاش میں چلتے چلتے کافی دور نکل آئی تھیں۔۔ لیکن شاید وقت ایسا تھا کہ یہاں انہیں دور دور تک کوئی رکشہ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔ خیر وہ کافی دور تک پیدل چلتی رہیں۔۔ کہ اچانک دولڑ کے موٹر بانک پر اماں کے قریب آئے۔۔ وہ بمشکل بیس اکیس کی عمر کے تھے۔ اماں نے مڑ کر دیکھا۔۔ انہوں نے اماں کو پستول دکھائی۔ اس سے پہلے کہ اماں چیختی یا کسی کو اپنی مدد کے لئے

Classic Urdu Material

بلا تیں۔۔ اماں کے ہاتھ میں پکڑا پرس انہوں نے چھینا اور یہ جاوہ جا۔۔ اماں تو ایک انچ ہل بھی نہ سکیں اپنی جگہ سے۔۔ جب انہیں ہوش آیا وہ اُن کے پیچھے دوڑیں۔ لیکن وہ کہاں دکنے والے تھے۔۔ اب ویسے بھی اُن کی بوڑھی ہڈیاں اس قابل کہاں تھیں کہ کچھ کر سکتیں۔۔ وہ تھک کر وہیں ایک گھر کے سامنے بنے چبوترے پر بیٹھ گئیں۔۔ اُن کا سانس بحال ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔۔

اُنہیں پانی کی شدید طلب ہو رہی تھی۔

تبھی ایک ہاتھ اُن کی طرف بڑھا۔۔ جو پانی کی بوتل اُن کی طرف بڑھا رہا تھا۔

لیجئے ماں جی۔۔ پانی پی لیں۔۔ بی اماں نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔

اُن کمبختوں کا پیچھا کروایا ہے۔۔ چھوڑوں گا نہیں اُنہیں۔

آپ یہ پانی لیں۔ وہ ابھی تک پانی پیش کر رہا تھا۔۔ لیکن بی اماں ہچکچا رہی تھیں۔

پلیز۔۔ درخواست کر رہا ہوں۔۔ آپ یہ پی لیں۔ اتنے میں اُس شخص کا ڈرائیور گاڑی سے

تولیہ لا چکا تھا۔۔ بی اماں کو پسینے میں شرابور دیکھ کر۔۔

Classic Urdu Material

بی اماں نے پانی کی بوتل پکڑ لی اور غٹ غٹ سارا پانی ایک ہی سانس میں پی گئیں۔۔
ڈرائیور کے ہاتھ سے تولیہ لے کر اپنا منہ صاف کیا۔۔

آئیے۔۔ میں آپ کو گھر تک چھوڑ دیتا ہوں۔۔ اُس نے اماں کا ہاتھ پکڑا۔
جسے اماں نے جھٹکے سے چھڑا لیا تھا۔۔

نہیں بیٹا میں خود چلی جاؤں گی۔۔ بس وہ سامنے سڑک ہے وہاں سے رکشہ مل جائے گا۔
بی اماں نے انکار کیا تھا۔۔

ماں جی شرمندہ نہ کریں۔ شام گہری ہو گئی ہے اور آپ کی حالت ایسی نہیں کہ آپ رکشہ
پہ سفر کر سکیں۔۔

اُس نے ایک دفعہ پھر ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

بی اماں نے اُس کی بات مان لی تھی۔۔ تبھی اُس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا۔

اُس نے سہارا دے کر اماں کو اپنی بڑی سی گاڑی میں بٹھایا۔۔ خود وہ ڈرائیور کے ساتھ والی
سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔ اور ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔

Classic Urdu Material

بی اماں ابھی بھی پیچھے بیٹھی تھر تھر کانپ رہی تھیں۔۔ وہ درود شریف کا ورد کر رہی تھیں۔۔ جسے وہ شخص بخوبی سن سکتا تھا۔۔

آپ کے پرس میں کتنے پیسے تھے ماں جی۔۔؟؟ اُسے اماں کا خیال بھٹکانے کو اور کچھ نہیں سوچا تو اُس نے یہی بے تکا سوال کر ڈالا۔۔

بیٹا چند ہزار ہی ہوں گے۔۔ ایک موبائل بھی تھا۔۔ پیسے تو گنے نہیں ہوئے تھے۔۔ بی اماں صاف گوئی سے بولیں۔۔

آپ فکر نہ کریں۔۔ میرے ڈرائیور نے اُن کی بانگ کا نمبر نوٹ کر لیا تھا۔۔ میرا ایک

دوست ہے پولیس میں۔۔ اُسے ساری ڈیٹیل بتاؤں گا۔۔ اُمید ہے کل تک آپ کا پرس

واپس مل جائے گا۔۔

وہ بی اماں کو حوصلہ دے رہا تھا۔۔

بی اماں ڈرائیور کو ساتھ ساتھ گھر کا راستہ بھی بتاتی جا رہی تھیں۔۔ بیس پچیس منٹ کی

ڈرائیو کے بعد اماں نے اپنے گھر کے آگے بریک لگوائی۔۔ وہ بھی اُن کے ساتھ نیچے

Classic Urdu Material

اُترا۔ ہاتھ پکڑ کر اماں کو نیچے اُتارا۔ اماں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور ڈھیروں دعائیں دیں۔۔

وہ اماں کے تالا کھول کر اندر جانے تک وہیں کھڑا رہا۔ بی اماں نے پلٹ کر دیکھا اُس نے ایک دفعہ پھر خدا حافظ کہا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

ابھی وہ گاڑی میں بیٹھا ہی تھا کہ کرمونے اُسے چونکا دینے والی خبر دی۔۔
"یہ تو ہانیہ بی بی کی دوست منال کا گھر ہے"۔۔

کیا۔۔۔؟؟ تمہیں کیسے پتہ۔۔۔؟؟ وہ سچ میں شک د تھا

سائیں اُس دن میں یہاں سے گزر رہا تھا تو ہانیہ بی بی کا ڈرائیور یہیں کھڑا ہوا تھا۔ تب میں نے اُس سے پوچھا تھا۔ تو اس نے شاید یہی نام بتایا تھا۔۔

اُس کا موڈ ایک دم اچھا ہو گیا تھا۔ انجانے میں ہی اُس سے ایک بہت اچھا کام ہو گیا تھا۔۔
اب وہ زیر لب مسکرا رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ تو وہاں اپنے ایک دوست سے ملنے گیا تھا۔ ابھی وہ اُس سے مل کر دوست کے گھر سے نکلا ہی تھا اُس کا ڈرائیور پہلے ہی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ گھر کا مین گیٹ کھلا ہوا تھا۔ تبھی اُس کے ڈرائیور نے اپنے سامنے والے گھر کے باہر دو لڑکوں کے ہاتھوں ایک عورت کو لٹتے دیکھا۔

اور جیسے ہی وہاں آکر گاڑی میں بیٹھا تو اُسے بھی بتا دیا۔ جب اُن کی گاڑی قریب پہنچی تو وہ بوڑھی عورت بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اُسے اس عورت پر ترس آ گیا تھا۔ اس لیے اُس نے کرمو کو گاڑی روکنے کا اشارہ کیا تھا۔ اور خود پانی کی بوتل لے کر گاڑی سے نیچے اتر گیا تھا۔۔۔

بی اماں کو چھوڑ کر جیسے ہی وہ وہاں سے نکلا اُس نے ہانیہ کا نمبر ملا لیا تھا۔ لیکن دوسری طرف سے کال پک نہیں ہوئی تھی۔

سکندر صاحب کا گھر بہت شاندار طریقے سے سجایا گیا تھا۔ سارے انتظامات مکمل ہو گئے تھے۔ قاسم بخت نکاح پہ نہیں پہنچ سکا تھا۔

Classic Urdu Material

ہاشم خوشی سے پھولا نہیں سمارہا تھا۔ عائشہ بیگم بھی آج بہت خوش تھیں۔ سکندر صاحب نے سارے انتظامات ایک شادی ہال میں کروائے تھے۔۔ جو گھر سے کافی دور تھا۔ نکاح کا فنکشن رات کے وقت کا تھا۔ سارے گھر میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔۔

مالی مشال کو لے کر پارلر آئی ہوئی تھی۔ وہ دوپہر سے بی اماں کو کال کر رہی تھی۔۔ لیکن بی اماں کا فون سارا دن بند مل رہا تھا۔ وہ تھوڑی پریشان بھی ہو گئی تھی۔۔ لیکن اب انتظار کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ اُن کو پارلر سے سیدھا شادی ہال جانا تھا۔۔ مشال حسبِ موقع لال رنگ کے لہنگے میں تھی اور بہت بچ رہی تھی۔۔

منال نے پستہ کلر کا ہلکا کام والا سوٹ بنوایا تھا۔ جو اُس کے رنگ روپ کو مزید نکھار گیا تھا۔ اُس پہ اماں نے اُسے گولڈ کا ایک سیٹ اُس کے جوڑے ہوئے جہیز میں سے نکال کر دیا تھا۔

جو اُس کے سرخ سفید رنگت پہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ وہ بہت سیمپل اور سوبر لگ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

دلہن کے ساتھ آنے کی وجہ سے پارلروالی نے اُس کو بھی ہلکا ہلکا میک اپ کر کے بالوں کا ایک اچھا سٹائل بنا دیا تھا۔۔ وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔

فنکشن بہت شاندار رہا تھا۔۔ سکندر صاحب نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔ حالانکہ نکاح سادگی سے کرنا تھا لیکن پھر انہوں نے سوچا کہ کہیں اُن کی بہن اور بھانجی یہ بات نہ محسوس کر لیں۔۔ کہ اگر مشال کا باپ زندہ ہوتا تو دھوم دھام سے بیٹی کی خوشی کرتا۔۔ سب ہی جوڑے کی تعریف کر رہے تھے۔۔ نند بھاج کے سلوک کی تعریف ہو رہی تھی۔۔ اور بہت سے لوگ انہیں اور اُن کے بچوں کو یونہی ہمیشہ ساتھ رہنے کی دعائیں دے رہے تھے۔۔

ہانیہ تھوڑا لیٹ پہنچی تھی۔ وہ حسب معمول ایک بہت اچھے ماڈرن کٹ والے بلیک ڈریس میں تھی۔۔ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔ وہ دونوں زیادہ وقت مشال کے ساتھ اسٹیج پر ہی تھیں۔۔

فنکشن کے دوران بھی ہانیہ کے نمبر پر وہاج کی کال آرہی تھی۔۔ وہ کل رات سے اُسے کال کر رہا تھا۔۔ لیکن وہ جان بوجھ کر نہیں اٹھا رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

آخر اُس نے کال پک کر لی تھی۔۔

ہیلو۔۔۔ وہ اپنی مخصوص آواز میں ہیلو کہہ رہا تھا۔۔

جی فرمائیے۔۔؟؟ وہ اُس کی آواز سنتے ہی پگھل جاتی تھی۔۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے رات سے لے کر اب تک اُس کی کال پک نہیں کی تھی۔۔

تم ناراض ہو مجھ سے؟؟ وہ جان گیا تھا۔۔

نہیں۔۔۔ میں کون ہوتی ہوں ناراض ہونے والی۔۔؟؟ اُس نے طنز کیا تھا۔۔

پوچھو گی نہیں کہاں بڑی تھا؟؟ وہ ابھی بھی مصرعہ تھا۔۔

میں کیوں پوچھوں؟؟ وہ بھی ضدی تھی۔۔

ارے تم مت پوچھو۔۔ میں خود بتا دیتا ہوں۔۔

وہ بھی اڑا ہوا تھا۔۔

میں بابا کے ساتھ اسلام آباد گیا ہوا تھا۔ ابھی کل ہی واپس آیا ہوں۔۔ بولو اب بھی

ناراض ہو۔؟؟

Classic Urdu Material

وہ اُسے منارہا تھا۔۔

تو کیا اتنے بڑی تھے ایک کال نہیں کر سکے۔۔ وہ ابھی بھی ناراض تھی۔۔

ہاں یہی سمجھ لو۔۔ وہ بھی اڑ گیا۔۔

اب کہاں ہو۔۔ یہ پیچھے شور کیسا ہے؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔۔

میں یہاں آئی ہوں۔ مشال کی نکاح کی تقریب ہے۔ لگ رہا تھا کہ وہ مان گئی تھی۔

واہ۔۔ پھر تو خوب انجوائے کر رہی ہو۔۔ کب تک فری ہو جاؤ گی۔۔ وہ آج اچھے موڈ میں

تھا۔۔

کس جگہ ہے فنکشن؟؟ وہ بات کرنے کے موڈ میں تھا۔۔

ہانیہ نے اپنی لوکیشن بتائی۔۔

ارے واہ۔۔۔۔ پھر تو تم میرے آس پاس ہو۔۔ وہ پکے منہ سے جھوٹ بول رہا تھا۔۔

اگر تم کہو تو تمہیں واپسی پہ ڈراپ کر دوں؟؟ وہ اُسے آفر کر رہا تھا۔۔ ایک دفعہ پھر چند

لمحوں کا ساتھ۔۔

Classic Urdu Material

اوکے میں ڈرائیور کو منع کر دیتی ہوں پھر۔۔ آپ مجھے ڈراپ کر دینا۔۔ وہ ایک دفعہ پھر اس کے خوبصورت لفظوں کے جال میں پھنس گئی تھی۔۔

وہ جتنی تیز گاڑی چلا سکتا تھا اُس ہال میں پہنچنے کے لیے۔۔ وہ چلا رہا تھا۔۔ وہ اُس وقت گھر پہ تھا جب ہانیہ سے بات ہوئی تھی اُسے وہاں پہنچنے کے لیے پچاس منٹ لگ سکتے تھے۔۔ لیکن وہ اُسے صرف تیس منٹ کا بول کر نکلا تھا۔۔

وہ گاڑی بھگا رہا تھا۔۔ تیس کی بجائے وہ پینتیس منٹ تک وہاں پہنچ گیا تھا۔۔ وہ منال کی صرف ایک جھلک دیکھنا چاہتا تھا ہانیہ کو پک کرنے کے بہانے۔۔

جب وہ وہاں پہنچا تو زیادہ تر لوگ جا چکے تھے۔۔ گھر کے چند ایک مخصوص لوگ ہی تھے۔۔

ہانیہ وہاں کا ویٹ کر رہی تھی۔ تبھی منال اُس کے پاس آئی۔۔

ہانیہ یار تم مجھے ڈراپ کر دو گی۔۔؟ اس نے معصوم سی شکل بنا کر پوچھا۔

ہانیہ ایک دم بوکھلا گئی تھی کیوں کہ منال اُسے اب کہہ رہی تھی جب وہ خود اپنے ڈرائیور کو منع کر چکی تھی۔ اور وہاں کوہاں کر چکی تھی۔۔

Classic Urdu Material

مجھے تو لگاتم مشال کی طرف ہی رُکو گی۔ اُس نے بات بنائی۔۔

ہاں شاید رک جاتی۔۔ ایکچولی صبح سے بی اماں کو کال کر رہی ہوں وہ پک نہیں کر رہیں۔۔

مجھے بہت فکر ہو رہی ہے اُن کی۔ مشال کے گھر میں رُک جاتی اگر اماں سے بات ہو

جاتی۔۔ انہوں نے مجھے آج واپس آنے کو کہا تھا۔۔ اگر نہ گئی تو وہ ساری رات جاگ کر

گزاریں گی۔۔

اب وہ رونے والی ہو گئی تھی۔۔ سارا فنکشن بھی اس نے ٹینشن میں گزارا تھا۔۔

ہانیہ نے اُسے لے جانے کی حامی بھر لی۔۔ اگر وہ وہاں کے ساتھ نہ جا رہی ہوتی تو منال کو

کبھی انکار نہ کرتی۔۔ لیکن اس طرح اُسے شادی ہال میں چھوڑ جانا خود غرضی تھی۔۔ اور

انکار کر کے اُسے کسی شک میں بھی نہیں ڈال سکتی تھی۔ ایک منٹ سوچنے کے بعد اُس نے

ہاں کر دی تھی۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ ہال کے باہر پہنچ کر ہانیہ کو ہی کال کر رہا تھا۔۔ ہانیہ نے اس کی کال پک کی اور دو منٹ کا

کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

Classic Urdu Material

منال کا ہاتھ پکڑ کر وہ ہال سے باہر جا رہی تھی جب اُس نے منال کو بتایا۔۔ آج شام سے ڈرائیور کی طبیعت خراب تھی۔۔ ابھی ادا جان کی کال آئی تھی کہ ڈرائیور چھٹی لے کر دوا لینے گیا ہے۔۔ تبھی انہوں نے میرے کزن کو بھیج دیا ہے۔۔ اس سے پہلے کہ منال کچھ کہتی۔۔ وہ دونوں پارکنگ میں اُس کی گاڑی کے پاس پہنچ گئی تھیں۔

وہ باہر نکل آیا تھا۔۔ اُن دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر۔۔ اب تک وہ یہی سمجھا تھا کہ شاید وہ ہانیہ کو سی آف کرنے آرہی ہے۔۔ جب اُسے یہ معلوم پڑا کہ وہ پہلے اُسے بھی ڈراپ کرنے والا ہے تو وہ خوشی سے نہال ہو گیا۔۔

منال وہاں کو دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔۔ وہ تو ہانیہ کا کوئی اور ہی کزن سمجھ رہی تھی۔ اُس نے پیچھے کا دروازہ منال کے لیے کھولا تھا۔۔ جسے وہ اگنور کر کے ہانیہ کے لیے چھوڑ گئی اور دوسری طرف سے جا کر پیچھے بیٹھ گئی۔۔ وہ دونوں پیچھے بیٹھی تھیں۔۔ اور وہ ڈرائیور کر رہا تھا۔۔ اُس نے ہانیہ کو اپنے برابر بیٹھنے کا نہیں کہا تھا۔۔

کیسا رہا تم لوگوں کا آج کا فنکشن۔۔؟؟ وہ اُسے بلوانا چاہتا تھا۔۔

بہت اچھا تھا۔۔ ہانیہ بہت خوش تھی۔۔ اُسی نے جواب دیا۔۔

Classic Urdu Material

وہ بیک مر میں اُس کا سجا سنورا روپ دیکھ کر نہال ہو رہا تھا۔ وہ بہت بھولی اور دلکش لگ رہی تھی آج۔۔

وہ خود بھی کچھ کم نہیں لگ رہا تھا۔ آج وہ ڈارک گرین شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔ آستین کہنی تک فولڈ تھیں۔ اُس نے گلے میں ایک لائٹ گرین کلر کا ہی مفلر سٹائل سے باندھ رکھا تھا۔۔

لگتا ہے صرف تمہارا فنکشن اچھا رہا سب کا نہیں۔ اُس نے ایک کوشش پھر سے کی۔ وہ ابھی بھی مالی کے وجود کو اپنی آنکھوں میں جذب کر رہا تھا۔

مالی کسی گہری سوچ میں کھوئی ہوئی تھی اس لیے اُس کی بات سن نہیں سکی۔۔
ہانیہ نے اُسے ہاتھ ہلا کر اپنی طرف متوجہ کیا۔ مالی کہاں گم ہو؟؟
کہیں نہیں۔۔ یہیں ہوں۔۔ وہ ایک دم چونکی۔۔

آپ لوگ کچھ پیو گی۔۔ جو س۔۔ چائے۔۔ کافی؟؟ اُس نے کھلے دل سے صلح ماری۔۔

Classic Urdu Material

نہیں میرا موڈ نہیں ہے ہانیہ۔۔ اُس نے اُسے ڈائریکٹ جواب دینے کی بجائے ہانیہ کو جواب دیا۔۔ لیکن ہانیہ کا جواب ہاں میں تھا۔۔

وہ انہیں لمبے روٹ سے لے جا رہا تھا۔۔

اُس نے ایک جوس کارنر پر گاڑی روکی۔۔

تین جوس آرڈر کیئے۔۔ دس منٹ مزید ضائع ہو گئے۔۔

جوس پک کر کے وہ پھر روانہ ہوا۔۔ اب وہ منال کو مزید تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا

۔۔۔ منال کو ڈراپ کر کے وہ جانے لگے تو مالی نے ہانیہ سے کہا کہ گیٹ تک چھوڑ آؤ۔۔

بی اماں تمہیں ساتھ دیکھے گی تو تسلی ہو جائے گی اگر اکیلی گئی تو یہی سمجھے گی کہ شاید میں اس

وقت اکیلی آئی ہوں۔۔

ہانیہ اسے اندر تک چھوڑنے چلی گئی۔۔ اور وہ اُس کی چھوٹی سی بات پر فکر کرنے کی دیکھ کر مسکرایا۔۔

ہانیہ واپسی پہ اُس کے برابر آکر بیٹھ گئی۔ سارے راستے اُس کے ساتھ گپیں لگاتی رہی۔۔

اس لیے کہ وہ خوش تھی۔ اور یہ خوشی اُس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

خوش تو وہ بھی تھا۔۔ گھر سے صرف خواہش تو اُس کے دیدار کی لے کر نکلا تھا اُسے کیا

معلوم تھا کہ قسمت اُسے واپسی کے سفر میں مالی کا ساتھ بھی دے گی۔۔۔؟؟

ہانیہ بے چاری یہی سوچتی رہی کہ آج وہ اُس سے ملنے آیا تھا۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اُس کی آڑ میں کسی اور ہی سے ملنے آیا تھا۔۔

ایسا نہیں کہ تیرے بلانے سے آگیا۔۔

وہ رہ نہیں سکا تو بہانے سے آگیا۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

منال اگلے دن صبح دیر تک سوئی رہی۔۔ رات جب وہ گھر لوٹی تھی تو کافی رات ہو چکی تھی۔ بی اماں اُس کے انتظار میں جاگ رہی تھیں۔ وہ سونے ہی والی تھیں۔۔ جب وہ پہنچ گئی۔۔ اُنہیں سلام دعا کر کے وہ کپڑے بدلنے چلی گئی۔۔ شام سے وہ یہ بھاری بھر کم کپڑے اور زیور اٹھا کر تھک گئی تھی۔۔ جب تک وہ کپڑے بدل کر فریش ہو کر اماں کے

کمرے کی طرف اس خیال سے آئی تھی کہ اماں کے کمرے میں اپنی عدالت لگائے گی آج سارا دن اماں نے فون کیوں بند رکھا۔۔ لیکن وہ اُس کے آنے تک سوچکی تھیں۔۔

اب اس وقت اُن کی نیند خراب کرنا مناسب نہیں یہی سوچ کر وہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ ٹی وی آن کر لیا۔۔ اُسے نیند آنے میں تھوڑا وقت لگا۔۔ وہ کل بھی ٹھیک طرح سے نہیں سو سکی تھی۔۔ اُسے اپنے بیڈ کے علاوہ کہیں نیند نہیں آتی تھی۔۔ اور پھر جو وہ سوئی تو ابھی بھی پڑی سو رہی تھی۔۔

بی اماں اسے ایک دفعہ دیکھ کر جاچکی تھیں۔۔ لیکن وہ بہت گہری نیند میں تھی۔ دوپہر کے دو بج رہے تھے۔۔ جب وہ اُٹھی۔۔ اُٹھ کر واش روم گئی۔ ان دونوں کی مصروفیت نے اُسے بہت تھکا دیا تھا۔ اب شاور لینے کے بعد وہ اپنے آپ کو تھوڑا بہت فریش محسوس کر رہی تھی۔۔

وہ اپنے گیلے بال تولیہ سے خشک کرتی باہر آئی۔۔ تولیہ اُس نے صحن میں لگی تار پہ ڈالا۔۔ آج اس نے بلیو کلر کا ٹراؤزر نثرٹ پہنا تھا۔ گھر میں وہ ویسے بھی دوپٹہ نہیں لیتی تھی۔۔ تولیہ ڈال کر اُس نے برآمدے میں لگے بیسن پر ہاتھ دھوئے۔۔ اور کچن میں آگئی۔۔ اُسے

Classic Urdu Material

بھوک لگ رہی تھی۔ اس نے برتنوں میں جھانک کر دیکھا۔ بی اماں حسبِ عادت کھانا بنا چکی تھیں۔۔ لیکن خود کھانا ڈال کر کھانا اُس کے مزاج کے خلاف تھا۔۔

اُس نے فریج کھولا۔۔ ایک سیب نکالا۔۔ اور بنا اُسے کٹ کیے منہ سے نوچتی ہوئی اماں کے کمرے کی طرف چل پڑی۔۔

اماں اپنے کمرے میں نہیں تھی۔ اُس نے باقی کمروں میں دیکھا۔ لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھیں۔ البتہ ڈرائنگ روم میں بی اماں کے بولنے کی آواز آرہی تھی۔۔ اُسے لگا ضرور اماں آج کام والی بائی کے سر پہ کھڑی ہو کر کام کر رہی ہیں۔۔

تبھی وہ اپنے مخصوص انداز میں باہر سے ہی بولتی ہوئی انہیں آوازیں دے رہی تھی۔۔

بی اماں۔۔ اماں او اماں۔۔ مالی کی اماں۔۔

اور کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔

اور اُس کا منہ کھلا رہ گیا۔۔

اندر کا منظر اُس کی توقع کے بالکل برعکس تھا۔۔

Classic Urdu Material

اندر بی اماں کوئی صفائی نہیں کروا رہی تھیں۔۔

بلکہ اماں ایک شخص سے باتوں میں مصروف تھیں۔ اور وہ شخص کوئی اور نہیں وہاں ہی تھا۔۔

وہ دو منٹ تک وہیں بت بنی کھڑی رہی۔۔ اُسے لگا کہیں وہ اماں کو اُس دن فارم ہاؤس والی مار کٹائی کی روداد سنانے تو نہیں آیا۔۔

اب تو اماں اُس کا گھر سے نکلنا ہی بند کر دیں گی پکا۔ اور اگر ایسا ہوا تو وہ اس شخص کو چھوڑے گی نہیں۔۔ اُس نے ایک منٹ میں نجانے کیا کچھ سوچ لیا تھا۔ غصہ اور انتقام کی ملی جلی

کیفیت تھی۔۔ وہ شاید یونہی کھڑی رہتی اگر بی اماں کی آواز اُس کے کانوں میں نہ پڑتی۔۔

ارے لڑکی۔۔ باؤلی ہوئی ہے کیا؟؟ دیکھ نہیں رہی مہمان بیٹھے ہیں۔۔ اور تو سر جھاڑ منہ

پھاڑ اندر آگئی ہے مالی۔۔ دوپٹہ کہاں ہے تیرا؟؟

وہ اواماں۔۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ کس کس کو گھر میں گھسا کے بیٹھی ہیں۔۔؟؟

اُس نے سامنے ٹیبل پر بچھا کور سرعت سے اٹھایا اور گلے کہ گرد لپیٹ لیا۔۔ بی اماں اپنا

Classic Urdu Material

ما تھا پیٹ کر رہ گئیں اُس کی یہ نرالی حرکت دیکھ کر۔۔ کر مونے اُسے دیکھ کر نظریں نیچی کر لیں۔۔ لیکن وہ مسکراتے ہوئے آنکھ جھپکے بناء اُسے دیکھ رہا تھا۔۔ کمرے میں جا کر دوپٹہ لانے کا رسک وہ نہیں لے سکتی تھی۔۔ اتنی دیر میں نجانے وہ اماں کے اور کتنے کان بھر دیتا۔۔؟؟

اُن دونوں کے سامنے چائے کے کپ بھی پڑے تھے۔
کر مو کا کپ خالی ہو چکا تھا لیکن اُس کا کپ خالی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا تھا۔
وہ وہیں اُس کے ساتھ والے صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔

وہ اُسے دیکھ کر چائے کی چسکیاں لے رہا تھا۔
اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا مالی نے ڈرتے ڈرتے خود پہل کی۔۔
کیسے آنا ہوا آپ کا؟؟ وہ اُسے باقاعدہ گھور رہی تھی۔۔

اماں جانتی ہیں کہ میں یہاں کیوں آیا؟؟

وہ بھی گول مول باتیں کر رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

میرا مطلب ہے۔۔ گھر کا کیسے پتہ چلا؟

وہ بوکھلائی ہوئی تھی۔۔

آپ نے خود ہی دکھایا گھر۔۔ میں تو کب سے موقع کی تلاش میں تھا۔ اُس نے تھوڑا اُس کی طرف جھک کر کہا۔۔

بی اماں سن نہ سکیں کہ وہ دونوں کیا گٹ پٹ کر رہے تھے۔۔

اماں آپ ایسے ہی ہر کسی کو گھر گھسالتی ہیں۔۔ پوچھ تو لیا کریں۔۔ کون ہے؟؟ کہاں سے ہے؟؟ وہ اب اماں پہ غصہ ہو رہی تھی۔

لگتا ہے آپ کی بیٹی کو میرا یہاں آنا مناسب نہیں لگا ماں جی۔۔

وہاں نے اماں کو مخاطب کیا۔۔

ارے نہیں بیٹا۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔ اسے کچھ پتہ نہیں ہے۔۔ ابھی تک اس بارے

میں بات نہیں ہوئی میری۔۔ تو چپ کر کے بیٹھ مالی۔۔

گھر آئے مہمان سے ایسے بات نہیں کرتے۔۔

Classic Urdu Material

اماں اُسے آنکھیں دکھا رہی تھیں۔۔

وہ اندر سے بہت ڈری بیٹھی تھی۔ لیکن اوپر سے مضبوط دھکنے کی ادکاری کر رہی تھی۔۔

مجھے بھی تو پتہ ہونا چاہیے نہ؟؟ وہ کہاں چپ بیٹھنے والی تھی۔۔

تو نہیں سدھرے گی۔۔؟؟ صبر تو نام کو نہیں۔۔ یہ بچہ میرا پرس لوٹانے آیا ہے۔۔

پرسوں مشال کے گھر سے آتے ہوئے دو لٹیروں نے میرا پرس چھین لیا تھا۔۔ بھلا ہوا اس

لڑکے کا۔۔ جس نے وقت پہ پہنچ کر میری مدد کی۔۔ بی اماں نے اُسے چیدہ چیدہ تفصیل

بتائی۔

کیا۔۔؟؟ آپ کو لٹیروں نے لوٹا؟؟ اور آپ مجھے اب بتا رہی ہیں؟ کوئی نقصان تو نہیں

پہنچایا آپ کو؟؟ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔؟؟ مجھے بتایا ہوتا میں ایسا دھوٹی ان

بد معاشوں کو۔۔ نانی یاد کروادیتی انہیں۔۔ وہ نان سٹاپ بولے جا رہی تھی جب بی اماں

نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھا دیا۔

وہ جو تھوڑی دیر پہلے بھیگی بلی بنی بیٹھی تھی۔ اب وہ شیرنی کی طرح دھاڑ رہی تھی۔۔

وہاں بھی اُس کا بدلتا لہجہ دیکھ کر چونک گیا۔۔

Classic Urdu Material

وہ چائے ختم کر چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اُس پر بھی دھاوا بول دیتی۔ اس نے کپ میز پر رکھا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

چلیں ماں جی اب مجھے اجازت دیں۔ اُس نے اُن سے اجازت چاہی۔

بی اماں اٹھیں اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

جیتے رہو بیٹا۔ کبھی فرصت سے آنا اپنے ہاتھ کا کھانا کھلاؤں گی۔ اماں نے اپنی ہمیشہ والی آفریدی جو وہ ہر جانے والے مہمان کو دیتی تھیں۔

وہ ادب سے کھڑا مسکرا رہا تھا اور پھر کمرے سے نکل گیا۔ بی اماں اُسے دروازے تک

چھوڑنے لگی تھیں۔

واپس آئیں تو وہ وہیں غصے میں بیٹھی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اب تو کب تک بیٹھی رہے گی؟؟ چل آجا کھانا کھاتے ہیں۔ وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا رہی تھیں۔

میں کل سارا دن آپ کے لیے پریشان تھی۔ احساس ہے آپ کو؟؟ وہ اُن کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی آرہی تھی۔

Classic Urdu Material

اچھا باقی باتیں کھانا کھانے کے بعد کریں گے۔ اُس کا موڈ آف ہو چکا تھا۔

وہ شاید کبھی ایک پرس کی خاطر اتنی کوشش نہ کرتا اگر وہ پرس بی اماں کا ناں ہوتا۔ وہ ایک دن اور ایک رات سے مسلسل اپنے ڈی ایس پی دوست کو فون کر رہا تھا۔ صرف ایک پرس کو خاطر۔

کرمونے اس بانک کا نمبر ٹھیک نوٹ کیا تھا۔ اُس پورے ایریا میں ناکہ لگا ہوا تھا پچھلے دو دن سے۔ اور پھر اب تو ہر سوسائٹی کے باہر سیکورٹی کیمرے بھی لگے ہوتے ہیں۔

وہاج کے دوست نے بہت خواری کے بعد بلا آخر اُن لڑکوں کو ٹریس کر لیا تھا۔ وہ دونوں

پہلے بھی چھوٹی موٹی واردات میں ملوث رہے تھے۔ پرس کے علاوہ بھی بہت سامال اُن

سے برآمد ہوا تھا۔ کیش تو پرس میں نہیں تھا صرف ایک موبائل تھا۔ چابیوں کا گچھا بھی

موجود تھا۔ لیکن اگر گھر کی چابی یہاں تھی۔ تو اماں نے اُس دن دروازہ کیسے کھولا تھا۔ یہ

بھی وہاج کے لیے ایک سوال تھا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اماں نے دو گوتھے بنوار کھے

تھے۔ منال کے آئیڈیا کے مطابق کافی عرصے سے ایک چابی وہ اپنے گھر کے باہر رکھے

گملے کی مٹی میں دبا کر رکھتی تھیں۔ اور ایک اپنے پرس میں۔ اُس دن بھی انہوں نے

Classic Urdu Material

گملے والی چابی لگا کر گیٹ کھول لیا تھا۔ پرس میں کتنا کیش تھا؟؟ یہ بات اُس نے اپنے دوست کے تھروان لڑکوں سے پتہ کروالی تھی۔ اتنا کیش پرس میں رکھ کر وہ انہیں صبح صبح پرس لوٹانے چلا آیا تھا۔

وہ چاہتا تو کر مو کو بھی بھٹیج سکتا تھا۔ اگر وہ کسی اور عورت کا پرس ہوتا تو وہ یہی کرتا۔ لیکن یہاں معاملہ دوسرا تھا۔

بی اماں پرس کی واپسی پہ بہت خوش تھیں۔ اُس کے لئے چائے بھی بنالائیں۔ وہ بھی بیٹھنا چاہتا تھا اُسے دیکھنے تک۔

لیکن وہ کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ ایک اماں نے اُس کو بٹھا بھی ڈرائنگ روم میں دیا تھا۔

وہ دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا اور پھر اُس کی دعا قبول بھی ہوئی جب اُس نے دھاڑ سے دروازہ کھولا۔ اُس کی دید کے بعد اُس کی پرس کے پیچھے کی گئی مشقت کا اجر اُسے مل گیا تھا۔ اُس کا بس چلتا تو وہ روز کسی بہانے سے اُس کی دید کرنے حاضر ہو جاتا۔

تیرے دیدار پہ گر میرا اختیار ہوتا۔

یہ روز روز ہوتا یہ بار بار ہوتا۔۔!!

مشال اب نکاح کے بعد مشال ثاقب سے مشال ہاشم بن چکی تھی۔۔ سکندر صاحب اور صفیہ بیگم بھی بہت خوش تھے۔۔ عائشہ بیگم کی حالت ابھی کچھ سنبھلی ہوئی تھی۔۔ شاید انہوں نے موت سے لڑ کر اپنے لیے چند خوشیاں چھین لی تھیں۔۔ ابھی ابھی تو ان کی بیٹی کا فرض ادا ہوا تھا۔۔ ابھی تو ان کے گھر میں خوشیوں نے بسیرا کیا تھا۔۔ ابھی ابھی تو سب ان کی بیماری کو بھول کر خوش رہنا شروع ہوئے تھے۔۔ ایسے میں وہ کیسے اپنی بیماری کو ان خوشیوں کا قاتل بننے دے سکتی تھیں۔۔ وہ بھی جینا چاہتی تھیں۔ اس لیے بہت مشقت کر رہی تھیں اپنے آپ کو خوش رکھنے کے لیے۔۔۔

ان کو خوش دیکھ کر سب گھر والے بھی مطمئن ہو گئے تھے۔۔ سوائے سکندر صاحب کے جو اچھی طرح جانتے تھے۔۔ کہ ان کی بہن کے پاس گنتی کے دن بھی کم ہوتے جارہے تھے۔۔

Classic Urdu Material

ہاشم اُس کا نام اپنے نام کے ساتھ جڑنے پہ پھولے نہیں سمارہا تھا۔۔ وہ جب بھی باہر جاتا واپسی پر کچھ نہ کچھ پھپھو کے بہانے سے مشال کے لیئے لے آتا تھا۔ کبھی اُس کی فیورٹ آئسکریم۔۔ اُس کی چاکلیٹ۔۔ اُس کی کوئی نہ کوئی فیورٹ ڈش۔۔ مشال جانتی تھی کہ یہ سب اسی کے لیے ہوتا تھا۔۔ ورنہ یہ سب نہ تو عائشہ بیگم کو پسند تھا نہ وہ کھا سکتی تھیں۔۔

کھانے پینے کی حد تک تو ٹھیک تھا۔ ایک دن وہ گجرے اٹھالایا۔ تازہ پھولوں کے گجرے۔۔ مشال اپنے آپ کو روک نہ سکی۔

کیا یہ بھی پھپھو کے لئے لے کر آئے ہو؟

نہیں یہ میں شانی کے ہونے والے بچوں کی پھپھو کے لیئے لے کر آیا ہوں۔ اُس نے

برجستہ جواب دیا تھا۔

مشال اپنی رکی ہوئی ہنسی کو مزید نہیں روک سکی تھی۔

اُسے ہنستے دیکھ کر ہاشم نے خود سے وعدہ کیا تھا۔

"میں اس لڑکی کو ہمیشہ یونہی خوش رکھوں گا۔۔ اسے کبھی دُکھ نہیں دوں گا۔ اور نہ ہی کسی

کو یہ جرات دوں گا کہ وہ اسے دکھ دے۔۔"

Classic Urdu Material

خدا کرے۔۔۔!

سلامت رہے۔۔۔۔

کسی دعا کی طرح۔۔۔۔

اِک تو اور دوسرا مسکراتا تیرا۔۔۔۔!!

وارث جان کو ایک ہفتہ کی چھٹی مل چکی تھی۔۔ وہ اگلی صبح آ رہا تھا۔۔ بی بی جان اُس کے لیے خاص کھانوں کی تیاری کروا رہی تھیں۔۔ بقول اُن کے بچہ تو سوکھ کر کاٹا ہو گیا ہو گا۔۔ چھ ماہ سے باہر کا کھانا کھا رہا ہے۔ باہر کا کھانا تو اچھے خاصے بندے کو گرا دیتا ہے۔۔ اس لیے کل رات کو ہی انہوں نے خان بابا کو خاص ہدایات کر دی تھیں۔۔ کہ کیا کچھ منگوانا ہے۔۔ اور صبح بی بی جان کے اٹھنے سے پہلے کون کون سے کام ہو جانے چاہئیں۔۔ ہانیہ بھی بہت زیادہ خوش تھی۔۔ اُس کا بھائی سے اتنا عرصہ دور رہنے کا یہ پہلا اتفاق تھا۔۔ وہ بھی اتنے دنوں سے اُس کو بہت یاد کر رہی تھی۔۔ اُس کے آنے کا سن کر اُس نے بہت

Classic Urdu Material

سی موویز۔۔ اوٹنگ اور شاپنگ پلان کر لی تھی۔۔ وہ اگلا پورا ہفتہ اُس کے ساتھ بہت مصروف گزارنے والی تھی۔۔

اگلی صبح ابھی وہ سو کر بھی نہیں اُٹھی تھی کہ وارث جان آگیا تھا۔ وہ بی بی جان اور ادا جان سے مل کر سیدھا اُس کے کمرے میں آگیا تھا۔ اُس ایک دروازہ ناک کیا۔۔ لیکن وہ بے سدھ سو رہی تھی۔۔

وارث جان اُس کے کمرے میں چلا آیا۔۔ اسے سوتے میں گلے لگا کر اٹھا دیا تھا۔۔ وہ بہت نیند میں تھی۔۔

اب اٹھ بھی جاؤ۔۔ بھائی اتنی دور سے آیا ہے اپنی پیاری سی بہن کی اداسی ختم کرنے۔۔ اور تم پڑی سو رہی ہو۔۔

وارث بھیا آپ۔۔ واؤ۔۔ واٹ اے سر پرائیز۔۔؟؟ وہ آنکھیں ملتے ہوئے نیند ختم کر رہی تھی۔۔

میں نیچے جا رہا ہوں۔۔ تم فریش ہو کر آؤ جلدی سے۔۔ وہ اُسے حکم دیتا ہوا نیچے جا چکا تھا۔۔ وہ اُٹھی۔۔ نہادھو کر ہلکا پھلکا تیار ہوئی اور کمرے سے نکل گئی۔۔

Classic Urdu Material

حویلی کے دالان میں پہنچی تو بی بی جان ڈاننگ ٹیبل پر ناشتہ لگوار ہی تھیں۔ ادا جان صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔ اُس نے دونوں کو باری باری گلے لگا کر مارنگ کس کیا۔

وارث کے کمرے میں جھانک کر دیکھا۔ وہ وہاں نہیں تھا۔ اُس نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ کچن میں آگئی۔ خان بابا نے اُسے بتایا کہ وارث بابا ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہیں۔

وہ بھی وہاں جادھمکی۔ وارث وہاں اکیلا نہیں تھا۔ اُس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔ ابھی اُس نے ہیلو کہا تھا۔ کہ اُن دونوں نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا۔

ہانیہ نے دیکھا وہ بہت گڈ لوکنگ تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی فائر بیٹھا ہو۔ اُس کی

آنکھیں بہت بھوری تھیں۔ لیکن زیادہ بڑی نہیں تھیں۔ اُس کے بال بھی ہلکے بھورے

تھے۔ جس کی وجہ سے اُس کی لک کسی فرنگی جیسی لگ رہی تھی۔ ابھی تو وہ بیٹھا ہوا تھا اس

لیئے قد کاٹھ کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ لیکن اُس کی ڈریسنگ سینس بہت کمال کی تھی۔ وہ

اس وقت لائٹ گرے اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا۔ جو اُس پہ بہت بچ رہی تھی۔ اُس

کے بیٹھنے کا طریقہ بتا رہا تھا کہ وہ بہت ویل میسرڈ ہے۔

جیسے ہی انہوں نے پلٹ کر دیکھا ہانیہ تھوڑی کنفیوژ ہو گئی تھی۔

Classic Urdu Material

آؤ۔۔۔۔۔ آؤ۔۔۔۔۔ ہانیہ۔۔ بیٹھو۔۔ وارث نے اُسے اپنے پاس بلایا۔۔

وہ وہیں بھائی کے پاس بیٹھ گئی۔۔

ہانیہ ان سے ملو۔۔ یہ ہیں میرے بچ میٹ۔۔ میرے نئے دوست۔۔ روحان بیگ۔۔
اور روحان یہ ہے میری جان۔۔ میرے دل کا چھوٹا سا ٹکڑا۔۔ میری پیاری سی بہن۔۔
ہانیہ جبار۔۔

اُس نے بہت گرمجوشی سے ہانیہ کو ہیلو کہا تھا۔۔ جواب میں ہانیہ نے بھی ہیلو کہا۔۔

وہ دونوں اپنی ٹریننگ کی کوئی بات چیت کر رہے تھے۔۔

وہ کچھ دیر وہیں بیٹھی رہی۔۔ جلد ہی اُن کی باتوں سے بور ہو گئی تو بہانے سے اُٹھ گئی۔۔

میں ذرا بی بی جان کی ہیلپ کر دوں۔۔ وہ صبح سے اکیلی لگی ہوئی ہیں۔۔

بی بی جان ٹیبل سیٹ کر چکی تھیں۔ خان بابا اُن لوگوں کو ہی بلانے آرہے تھے۔۔

Classic Urdu Material

وہ تینوں اُٹھ کر باہر آ گئے۔۔ روحان بھی اُن کے ساتھ ٹیبل پر تھا۔۔ وہ سمجھ سکتی تھی کہ روحان خاص دوست بن گیا ہے وارث کا۔۔ ورنہ وہ یونہی کسی کو گھر تک نہیں لاتا تھا۔۔ اور کجا کہ ٹیبل پہ فیملی کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے۔۔ ادا جان حسبِ معمول اپنا انٹرویو سٹارٹ کر چکے تھے۔۔ تو اینگ مین۔۔ کچھ بتاؤ اپنی فیملی کے بارے میں۔۔؟؟ فادر کیا کرتے ہیں؟؟ فیملی میں کون کون ہے؟؟

Well uncle I am only son of my parents-My father was also beaurocrtae He belongs to Islamabad--Basically he is landlord-so later on he left his service and started his own business-My mother belongs to America-when I was only ten they had divorced--you know some culture difference--

Classic Urdu Material

So she decided to leave me here and went back--
I visit her off and on--But I am very close to my
father--now I passed my exams -and I am
taking service training with waris-I chose this
profession because this was my passion--
That's it--

وہ بہت روانی سے انگلش بول رہا تھا۔ اور بالکل کوئی انگریز ہی معلوم ہوتا تھا۔ اب ہانیہ
سمجھی کہ اُس کی لکس انگریزوں جیسی کیوں تھیں؟؟

اداجان اُس کے لب و لہجہ سے زیادہ اُس کے سی ایس ایس کے پیشن کو لے کر متاثر ہوئے
تھے۔ انہوں نے بہت خوب کہا تھا۔

کھانا کھاتے ہوئے وہ بی بی جان سے ہر ڈش کا نام پوچھ رہا تھا۔ اور اُن سے وعدہ بھی لے
چکا تھا کہ وہ ان سب کھانوں کی ریسیپز بھی اُسے دیں گی۔

Classic Urdu Material

وارث نے ادا جان کو بتایا کہ روحان بیگ اُس کے ساتھ یہیں ایک ہفتہ رکے گا۔ وہ لاہور دیکھنے کے لیے بہت ایکسائٹڈ تھا۔ اس لیے وہ اپنے گھر جانے کی بجائے وارث کے ساتھ لاہور آ گیا تھا۔

ادا جان نے اور بی بی جان نے اُسے کھلے دل سے ویلکم کیا تھا۔

لیکن ہانیہ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ کھانے کے دوران بھی بار بار ہانیہ کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن اُس کی لکس انگلش ٹام کروڑ جیسی تھی۔ اور وہ ہانیہ کا فیورٹ ہیرو تھا۔ اس لیے وہ اُسے چاہ کر بھی انور نہیں کر سکتی تھی۔

دوسری طرف روحان کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔ اُسے ہانیہ دیکھنے میں زیادہ اچھی لگی تھی۔ اس سے پہلے وہ اُسے وارث کے فون میں دیکھ چکا تھا۔ اور وارث کے ساتھ لاہور آنے کا پلان بھی اسی لیے بنایا تھا کہ اُسے قریب سے دیکھ سکے۔ اُسے جان سکے۔ اُسے اپنے سامنے دیکھ کر وہ بے قابو ہو رہا تھا۔ وہ اپنے آپ کو بہت روک رہا تھا اُسے بار بار دیکھنے سے۔ لیکن یہ اس کے اختیار میں نہیں تھا۔ دل کے معاملے بھلاں کب کسی کے اختیار میں ہوتے ہیں؟؟

Classic Urdu Material

میں کہتا ہوں اُسے مت دیکھوں۔۔۔!!

لیکن میری آنکھیں میری سنتی کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟

بدلے ہیں ہم موسموں کی طرح۔۔۔!

ہانیہ آئینے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔ وہ کچھ دیر میں وارث کے ساتھ شاپنگ پہ جانا پلان کر رہی تھی۔۔۔ روحان ابھی سو رہا تھا اُسے لگا یہی ایک موقع ہے کہ وہ وارث کے ساتھ چلی جائے۔۔۔

پچھلے دو دن سے وہ لوگ جہاں بھی جا رہے تھے۔۔۔ وہ اُن کے ساتھ ہی چپکا ہوا تھا۔ گو کہ وہ بہت خوش مزاج سالٹر کا تھا۔۔۔ لیکن ہانیہ کو اُس کا یوں بے تکلف ہونا زیادہ ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ ان دونوں میں اُسے اچھا خالص لاہور گھما چکے تھے۔ اور وہ لاہور کی ہر چیز دیکھ کر ایسے ایکساٹڈ ہوتا تھا جیسے پہلی دفعہ ہی دیکھی ہو۔

ہانیہ نے اگرچہ بہت انکار کیا تھا کہ وہ اُن دونوں کے ساتھ نہیں جانا چاہتی۔ لیکن وارث کا ایک ہی بہانہ تھا۔ میں تمہارے لیئے ایک ویک کی چھٹی لے کر آیا ہوں اور تمہیں احساس نہیں۔ اور وہ خاموش ہو جاتی۔

لیکن آج وہ ایسا کوئی پلان نہیں چاہتی تھی جس میں اُن دونوں بہن بھائی کے علاوہ کوئی اور بھی ہو۔

وہ تیار ہو کر نگلی تو بہت پیاری لگ رہی تھی۔
وارث اپنے کمرے میں ہی تھا۔

چلیں۔۔۔؟؟ آئی ایم ریڈی۔۔ وہ اُس کے سامنے لہک لہک کر بول رہی تھی۔

کہاں۔۔۔؟؟ وارث حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔

آج آپ اور میں شاپنگ پہ جارہے ہیں۔ اُس نے باقاعدہ اطلاع دی تھی۔

Classic Urdu Material

تم اور میں؟؟ اور روحان؟؟ وہ کیوں نہیں جا رہا؟؟

مجھے کیا پتہ وہ کیوں نہیں جا رہا۔؟؟ وہ تنک کر بولی۔

ر کو میں پوچھتا ہوں اُسے۔۔ وہ اُس کے کمرے کی طرف جانے کے لیئے اُٹھا۔

ارے رہنے دیں نہ۔۔۔ روز تو جاتے ہیں وہ۔۔ آج مجھے کباب میں کوئی ہڈی نہیں

چاہیئے۔۔ آج اُن کو گھر چھوڑ جائیں گے تو ادا جان اُن کو کمپنی دے دیں گے۔۔۔

وہ ضد پہ اڑ گئی تھی۔۔

اچھا تھوڑی لگتا ہے مہمان کو گھر چھوڑ کے جانا۔۔ وارث اُسے سمجھا رہا تھا۔۔

اب وہ اُسے کیا بتاتی کہ وہ اُن دونوں کے ساتھ جا کر بورہوتی ہے۔ وہ دونوں تو اپنی باتوں

میں لگے رہتے تھے۔۔ روحان بہت کوشش کرتا تھا کہ وہ ہانیہ سے بات کرے لیکن ہانیہ

اُس کی بات کا کم ہی جواب دیتی تھی۔۔

ابھی وہ وارث کے کمرے سے نکلی ہی تھی کہ روحان اُسے سامنے سے آتا دکھائی دیا۔۔ وہ

گیسٹ روم سے نکل کر وارث کے کمرے کی طرف ہی آ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اُسے سامنے دیکھا تو جوش سے ہیلو کہا۔

ہانیہ نے بھی اُسے بدل نحواستہ ہیلو کہا تھا۔

تو آج کہاں کا پلان ہے؟؟ لک آئی ایم ریڈی۔ وہ اسی طرح ٹوٹی پھوٹی اردو میں بات کرتا تھا۔

پچھلے ڈیڑھ سال میں ہانیہ کی اردو بہت اچھی ہو گئی تھی پاکستان میں رہتے ہوئے۔ اور یہ یہاں رہ کر بھی ایسی ٹوٹی ہوئی اردو بولتا ہے۔ ہانیہ کو حیرت ہوئی تھی۔

مجھے نہیں پتہ کہ آج کہاں جائیں گے؟؟ اُس کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اب وہ

بھی ساتھ ضرور جائے گا۔

آپ کا موڈ کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔ روحان جانچ گیا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے۔ وہ بات بدل گئی۔

I felt that you didn't like me to stay

Classic Urdu Material

Here-even you don't like me-Am I right.. But
believe me I am not that bad ,at least we can be
good friends-

روحان اُس کے مزاج سے جان گیا تھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ اُسے جھٹلا رہی تھی۔

اب اُسے روحان پہ عَصّے کی بجائے ترس آرہا تھا۔

وہ ایسی نہیں تھی کہ کسی کا دل دکھائے۔۔ اُس ایک لمحے میں اُس نے فیصلہ کیا کہ اب وہ

اس کے ساتھ روڈ نہیں ہوگی۔۔

وارث بھائی تیار ہو رہے ہیں۔۔ آئیے میں تب تک آپ کو حویلی کے پیچھے کالان دکھاتی

ہوں۔۔ جو میں نے اور ادا جان نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔

وہ اُسے ایکساٹڈ ہو کر بتا رہی تھی۔۔

لان سچ میں بہت خوبصورت تھا۔۔ وہ تعریف کی نئے بناء نہ رہ سکا۔

Classic Urdu Material

روحان اُسے اپنی بورڈنگ سکول لائف کے قصے سنارہا تھا۔ وہ ہنستی جا رہی تھی۔

آپ ہنستی ہوئی بہت اچھی لگتی ہیں ہانیہ۔۔ آپ کی ہنسی بہت ڈفرنٹ ہے۔۔ میں نے آج سے پہلے ایسی ہنسی نہیں دیکھی۔۔

ہاہاہا۔۔ ایسا کیا ہے میری ہنسی میں؟؟ وہ پوچھے بناء نہ رہ سکی۔۔

مجھے خود نہیں پتہ۔۔ لیکن بہت زندگی ہے آپ کی ہنسی میں۔ جو سامنے والے کو آپ کی طرف دیکھنے پہ مجبور کرتی ہے۔ سامنے والا کھنچا چلا آتا ہے آپ کی طرف۔۔ بہت کشش ہے آپ کی ہنسی میں۔۔ وہ دونوں ہاتھ کمر پہ باندھے اُس کی تعریف کر رہا تھا۔۔

اچھا تو یہ بات ہے۔۔ لیکن آج سے پہلے تو کسی نے میری تعریف نہیں کی۔ وہ ابھی بھی شک میں پڑی ہوئی تھی۔

ہو سکتا ہے لوگ کنجوسی کرتے ہوں۔۔ لیکن میں بالکل کنجوس نہیں ہوں تعریف کے معاملے میں۔۔

لگتا ہے اب آپ کا موڈ اچھا ہو گیا ہے۔۔

تو کیا اب ہم فرینڈز بن سکتے ہیں؟؟ روحان اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

جی ہاں۔۔ اُس نے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

جسے روحان نے گرمجوشی سے تھام لیا تھا۔۔

وارث تب تک گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اور اُن دونوں کو ہی بلارہا تھا

وارث اور روحان ایک ہفتہ گزار کر واپس جا چکے تھے۔ باقی کے دنوں میں ہانیہ نے اُسے

خوب وقت دیا تھا۔ وہ بہت اچھا تھا۔ اُس نے اپنی باتوں سے ہانیہ کا دل لگا لیا تھا۔۔ وہ بہت

سادہ مزاج کا شخص تھا۔۔ جسے کوئی بھی عورت آسانی سے سمجھ سکتی تھی۔۔ یوسف جان

اور بی بی جان کا دل بھی اُس نے اپنی چٹکلی باتوں سے جیت لیا تھا۔۔ وہ جاتے ہوئے یوسف

جان کی حویلی میں اپنی اچھی یادیں چھوڑ کر گیا تھا۔۔

ایک دن بعد ویلنٹائن ڈے تھا۔۔ وہ شروع سے یو کے میں پلے بڑھی تھی۔ جہاں ایسے

تہوار بہت اہتمام سے مناتے تھے۔ اور وہاں پہ ہمارے مشرق کی طرح لڑکا لڑکی کا امتیاز

نہیں۔۔ وہ لوگ جس طرح محبت کرنے میں آزاد ہیں۔۔ ویسے ہی اُس کا اظہار کرنے میں

بھی ہیں۔

Classic Urdu Material

دونوں محبت کرنے والوں میں سے جو چاہے پہلے پرپوز کر دے۔۔ مغرب میں لڑکی بھی پہل کرے تو یہ کوئی معیوب بات نہیں ہے۔۔

اسی سوچ کے تحت وہ اس دفعہ وہاج کو اپنے دل کی بات کھل کر بتانا چاہتی تھی۔ اُسے نہیں لگتا تھا کہ وہاج کسی میں انٹر سٹڈ تھا کیونکہ اس نے کبھی ہانیہ سے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔ اور وہ اس کی طرف سے پہل ہونے کا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔ وہ تو بس اپنی طرف کی فیلنگز اُس کو بتانا چاہتی تھی۔

وہ اُس کے لیئے اُس کے کچھ فیورٹ پرفیوم لے آئی تھی۔۔ جو اس نے وہاج کے گھر اور گاڑی میں اب تک دیکھے تھے۔ اس کے علاوہ اس کے لیے بہت سے سٹف ٹویز بھی لیئے تھے۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کے لیے کیا کچھ لے؟؟ بس جو ذہن میں آیا سب لیتی گئی۔۔

گھر آ کر جب اس نے سامان بیگنز میں سے نکالا تو اس کا بیڈ پورا بھر چکا تھا۔۔ وہ بہت خوش تھی اور پر جوش بھی پہلی دفعہ اُس نے وہاج کے لیئے کچھ لیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اسی خوشی میں اُس نے وہاج کو کال ملا دی۔۔ وقت اچھا چل رہا تھا اُس کا۔۔ وہاج نے پہلی دفعہ میں ہی اس کی کال پک کر لی تھی۔

اُس نے خوشی سے آج اسے ہیلو کی بجائے آداب کہا تھا۔

وعلیکم آداب۔۔ وہ بھی اچھے موڈ میں تھا۔۔ یا شاید اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اب ہانیہ سے بے رخی نہیں برتے گا۔ ایک وہی تو تھی جو اُسے منال سے تک رسائی دے سکتی تھی۔۔ وہ اُس سے اپنا تعلق خراب نہیں کر سکتا تھا۔ آنے والے وقت میں اُسے منال کی قربت حاصل کرنے کے لیے ہانیہ کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔

کیسے ہیں آپ؟؟

میں بہت اچھا ہوں۔۔ تم کیسی ہو؟؟ اُس نے شرارت سے جواب دیا۔۔

میں آپ سے زیادہ اچھی ہوں۔ وہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔

کیا کر رہے تھے آپ۔۔؟

میں آج گاؤں آیا ہوا ہوں۔ زمینوں پر کچھ کام کروانا تھا۔۔ یہاں پہ فیکٹری لگانے کا پلان کر رہا ہوں۔ اُسی سلسلے میں کچھ انجنیئرز کو لے کر آیا ہوں۔

Classic Urdu Material

اور تم بتاؤ۔؟؟ کیا کر رہی ہو؟ مجھے پتہ لگا تھا کہ وارث بھی آیا تھا کچھ دن پہلے۔۔

۔۔ جی ہاں آئے تھے وارث بھیا۔۔ ابھی کل ہی گئے ہیں۔۔ اور میں کچھ نہیں کر رہی تھی۔۔

بس ابھی شاپنگ کر کے آئی ہوں۔۔ اور بہت تھک گئی ہوں

تم شاپنگ بہت کرتی ہو۔۔ وہ کہے بناء نہ رہ سکا۔

ہا ہا ہا۔۔ ہاں وہ تو میں کرتی ہوں۔۔ لیکن آج کی شاپنگ میں نے اپنے لیے نہیں کی۔۔ کسی

اور کے لیے کی ہے۔۔

اس نے صاف گوئی سے کہا تھا۔۔

اچھا تو کون ہے وہ۔ جس کے لیے تم اپنی جان کھپا رہی ہو۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا

ابھی نہیں بتا سکتی۔۔ پھر کبھی بتاؤں گی۔۔

وہ اگر اُس سے اتنے پیار سے دودفعہ اور پوچھ لیتا تو شاید وہ اُسے فون پہ ہی بتا دیتی اور سارا

سر پرانز خراب ہو جاتا۔۔

Classic Urdu Material

اس لیے بات ٹال گئی۔۔

تو آپ واپس کب آرہے ہیں۔؟ ملنے کا بہت دل ہے۔۔ وہ ایک دم معصوم بن گئی۔۔

میں کل صبح یہاں سے نکلوں گا۔۔ دوپہر تک پہنچ جاؤں گا۔۔

تو بس ٹھیک ہے پھر کل شام میں ملتے ہیں۔۔؟؟

ہانیہ نے وقت مقرر کیا۔۔

شام میں۔۔؟؟؟ تھوڑا مشکل ہو جائے گا۔۔ پرسوں پہ رکھ لو۔۔ وہ ٹال رہا تھا۔۔

نہیں۔۔ کل شام میں ہی ملنا ہے مجھے۔ وہ ضد کر رہی تھی۔۔

ورنہ ناراض ہو جائے گی آپ کی یہ دوست آپ سے۔۔ اگر آپ نے کل عین وقت پر کوئی

بہانہ کیا۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کبھی بھی انکار کر سکتا ہے اس لیے ایڈوانس دھمکی دے رہی

تھی۔

ہاہاہا۔۔ اچھا چلو ڈن کرتے ہیں کوئی بہانہ نہیں کروں گا۔۔

Classic Urdu Material

وہ بھی اُسے آج کل میں مل کر منال کے بارے بتانا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ منال سے بات کر سکے۔ اس لیے اُس نے ملنے کی حامی بھر لی۔۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔ جب خان بابا نے اُس کا دروازہ بجایا۔۔ وہ جانتا تھا کہ ہانیہ بی بی دیر تک جاگتی رہتی ہیں۔

وہ اُس وقت کوئی انگلش مووی دیکھ کے ٹائم پاس کر رہی تھی۔
دروازہ نبھنے پہ چونکی۔۔

اٹھ کر دیکھا تو خان بابا ہاتھ میں ایک دل کی شکل کا کیک ایک ہاتھ میں بکے اور کارڈز لے کر کھڑے تھے۔۔

وہ ایک دم حیران ہوئی تھی۔

خان بابا نے اُسے چیزیں پکڑاتے ہوئے کہا۔۔

Classic Urdu Material

بی بی جی یہ چیزیں کوئی دے کر گیا ہے۔۔ آپ کا نام لیا تھا۔۔ میں نے پوچھا کہ کس نے
بھیجی ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم صرف پارسل پہنچاتے ہیں۔۔ بھیجنے والے کا نام نہیں
رکھتے۔۔

بی بی جان اور ادا جان کہاں ہیں؟؟

وہ تو جی سو رہے ہیں۔ خان بابا نے جواب دیا۔۔

چلیں آپ جائیں میں پتہ کرتی ہوں کہ کس دوست نے بھیجوائی ہیں۔۔

اُس نے سامان خان بابا کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

کارڈز پر صرف اس کا نام تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک پنڈٹ بھی تھا جس پر اُس کا اپنا نام
کنندہ تھا۔۔ کیک اور پیچی ویلنٹائن لکھا تھا۔۔

کافی دیر وہ ان چیزوں کو پلٹ کر دیکھتی رہی۔ لیکن اُن پر کہیں بھی بھیجنے والے کا نام نہیں
تھا۔

کہیں وہاں نے تو نہیں؟؟ یہ خیال آتے ہی لا لگی اُس کے چہرے پر پھیل گئی۔۔ لیکن سوال
یہ تھا کہ وہ کیسے کنفرم کرے۔۔؟؟

Classic Urdu Material

اس وقت کال کرے۔؟؟ نہیں یہ مناسب نہیں۔۔ وہاں کو ہی کال کرنی چاہیے۔۔ اُس نے اپنا خیال خود ہی جھٹک دیا۔۔

ابھی اُس نے کیک کھایا ہی تھا۔ اور انہی سوچوں میں مگن تھی کہ اُس کے نمبر پر روحان کی کال آرہی تھی۔۔

جاتے ہوئے وہ ہانیہ سے نمبر لے گیا تھا۔ لیکن جانے کے بعد یہ اُس کی پہلی کال تھی۔۔ چلو روحان کو بتاتی ہوں۔۔ وہ بھی اچھا فرینڈ ہے۔ ہو سکتا ہے وہی مدد کر دے خفیہ عاشق کو ڈھونڈنے میں۔۔

یہی سوچ کر اُس نے روحان کی کال پک کی تھی۔۔
ہیلو۔۔ ہانیہ کیسی ہو؟ اُس کی آواز میں جھجک تھی۔۔

میں تو بہت اچھی ہوں۔ بلکل اس میٹھے کیک جیسی جو اس وقت میرے سامنے پڑا ہے۔۔
اور میرے کسی گمنام عاشق نے بھیجا ہے۔۔ وہ ہنستے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

تو کیسا لگا تمہیں میرا سر پرانز۔۔؟؟ ہانیہ ول یو بی مائی ویلنٹائن؟؟ وہ اُس کی ہنسی کو اُس کی رضا مندی سمجھ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

واٹ۔۔؟؟ واٹ ڈویو مین؟؟ یہ آپ نے بھیجا ہے؟؟ وہ ایک دم غصہ میں آگئی۔۔

ہاں یہ میں نے بھیجا ہے۔۔ ہانیہ میں آپ کو پسند کرتا ہوں۔ تب سے جب آپ کو صرف تصویر میں دیکھا تھا۔ آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔۔ یہ بات میں نے آپ کے سامنے کہنے کو کوشش کی لیکن میری ہمت نہیں ہوئی۔۔ تو سوچا واپس جا کر بتاؤں گا۔۔ اور پھر ویلنٹائن سے اچھا موقع بھلا کیا ہو سکتا تھا۔۔؟؟

وہ ابھی بھی ڈرتے ڈرتے کہہ رہا تھا۔۔

مسٹر روحان۔۔ آئی تھنک آپ نے میرے خلوص اور میری دوستی کا غلط مطلب لے

لیا۔۔ میں نے یہ سوچ کر آپ سے دوستی کی تھی کہ آپ ایک اچھے انسان ہیں۔۔ میں

سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ اپنے دل دماغ میں میرے بارے میں یہ سب کچھ لیے

پھرتے ہیں۔ مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے۔۔ میں جو سوچ رہی تھی کہ ایک اور اچھا دوست

مل گیا۔۔ وہ میری بیوقوفانہ سوچ تھی۔۔ پلیز فار گیٹ می۔۔ آئی ایم نوٹ انٹر سٹڈ۔۔

یہ کہہ کر اُس نے کال کٹ کر دی تھی۔۔

اُس کے اچھے بھلے موڈ کا ستیاناس کر دیا تھا روحان بیگ نے۔۔

منال ابھی کالج سے آئی تھی۔ آج ہانیہ اور مشال دونوں نے چھٹی کر لی تھی بغیر بتائے۔۔
اُسے اُن دونوں پر تپ تھی۔۔ وہ آج کالج میں بہت بور ہوتی رہی۔۔ اسی غصے میں اُس نے
ان دونوں کو فون بھی نہیں کیا تھا۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے گھر پہنچی تھی۔۔ اماں نے اُس کا فیورٹ قورمہ بھی بنایا تھا آج۔ بس اسی
وجہ سے وہ کھانے پر راضی ہوئی تھی۔ ورنہ اس کا دل منہ سر لپیٹ کر سونے کا تھا۔۔
وہ کپڑے بدل کر آئی تو دروازہ پہ دستک ہوئی۔۔ بی اماں کھانا گرم کر رہی تھیں۔ اس لیے
وہی دروازہ کھولنے چلی آئی۔

دروازہ کے دوسری طرف کوریر بوائے کھڑا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں پھولوں کی ایک
بہت بڑی باسکٹ تھی۔۔ جبکہ ایک ہاتھ میں بیگ تھا۔ جس میں کچھ گفٹس نظر آ رہے
تھے۔۔ ایک باکس میں کچھ کپ کیس تھے۔۔

منال نے آنکھیں گھما کر لڑکے کو دیکھا۔۔

کیا ہے بھائی۔۔؟؟

Classic Urdu Material

میڈم یہ مس منال کے لیے ہے۔۔ کیا آپ انہیں بھیج سکتی ہیں؟؟
لڑکا پر اعتماد تھا۔۔

کس نے بھیجا ہے؟؟ اور کیوں؟؟ وہ ابھی بھی نہیں سمجھ سکی تھی۔۔
میڈم سینڈر کا نام بتانا تو کمپنی کی پالیسی نہیں ہے۔۔ اور کیوں بھیجا۔؟؟ آج ویلنٹائن ہے۔
شاید مس منال کے کسی چاہنے والے نے اُن کے لیے بھیجا ہو۔۔ اب کیا آپ اُن کو بلا سکتی
ہیں؟؟ مجھے نیکسٹ آرڈر بھی ڈیلیور کرنا ہے۔۔

میں ہی منال ہوں۔۔ اور مجھے یہ سب نہیں چاہے۔۔ آپ اسے واپس لے جائیں۔۔
منال نے منہ بنا کر انکار کیا۔۔

سوری میم۔۔ برانہ منائیں۔۔ میں اسے واپس نہیں لے جاسکتا۔۔
وہ لڑکا مصر تھا اپنی بات پر۔۔

تو پھر آپ ایسا کریں کہ آپ خود رکھ لیں۔۔ مجھے نہیں چاہیے۔۔
اس نے اب قدرے غصے سے کہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

سوری میم۔۔ ہم ایمپلائز کو یہ سب رکھنے کی اجازت نہیں۔۔

لڑکا شائستگی سے بول رہا تھا۔۔ شاید اس کی ٹریننگ ہی ایسی کی گئی تھی۔۔

اُس نے وہ سب سامان اُس سے پکڑا۔۔ اور دو گھر چھوڑ کر رکھے سو سائٹی کے ڈسٹ بن
میں پھینک دیا۔

لڑکے کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔۔

میرا خیال ہے اب آپ کو اور آپ کی کمپنی کو کوئی پرالہم نہیں ہوگا۔

اس نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔

نومیم۔۔ بٹ۔۔ لڑکا کچھ کہتے کہتے رک گیا۔۔

اب اُسے افسوس ہو رہا تھا کہ اُسے یہ سب رکھ لینا چاہیے تھا۔۔ چلو مفت کا مال اپنی گرل
فرینڈ کو دے کر آج نمبر بنو لیتا۔ اُس نے اپنے تئیں آج کے دن کی بہت بڑی چول ماری
تھی۔۔

منال دروازہ بند کر کے پلٹی تو بی اماں اُسے دیکھنے ہی آرہی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

کون تھا۔ اتنی دیر لگادی تو نے دروازہ پر؟؟

کوئی نہیں تھااں۔۔ کسی بچے کی بال آئی تھی چھت پر وہی مانگ رہا تھا۔ میں نے انکار کر دیا۔ اب آپ دروازہ نہ کھولنا۔ ورنہ پیچھے پڑ جائے گا۔

اور وہ ہاتھ دھو کر چپ چاپ کھانا کھانے لگ گئی۔

کھانا کھاتے ہوئے بھی وہ سوچوں کے گھوڑے دوڑا رہی تھی۔

کون ہے۔۔؟ کیوں ہے۔۔؟؟ چاہتا کیا ہے...؟؟

جیسے سوال اُس کو پریشان کر رہے تھے۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہانیہ رات دیر تک غصے میں بیٹھی رہی تھی۔ اسی وجہ سے اسے نیند بھی بہت دیر سے آئی

تھی۔۔ صبح بہت دیر سے آنکھ کھلی۔۔ کالج کا ٹائم گزر چکا تھا۔ اب اٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں

تھا۔ اس لیے لمبی تان کر سوئی رہی۔

سہ پہر کے بعد اُٹھی۔ اُس کا موڈ بہت بہتر تھا۔

Classic Urdu Material

سب سے پہلے اس نے اپنے لیے نیاریڈ کلر کا ڈریس نکالا۔ جو وہ کل ہی لے کر آئی تھی۔

وہ ایک منی فرائک تھی۔۔ اُس کے ساتھ سفید جینز کا اچھا پیچ تھا۔

شاہر لے کر نکلی بال بلوڈ رائیر سے ڈرائی کیے۔۔ تھوڑا میک اپ کیا۔ اُس کا رنگ روپ مزید نکھر گیا تھا۔ ابھی شام ہونے میں تھوڑا وقت تھا۔

اس نے وہاں کو کال ملا دی۔

وہاں بھی شاید سو رہا تھا اُس کی آواز نیند سے بھرپور تھی۔

آپ سو رہے تھے۔۔؟ ہانیہ شرمندہ ہوئی۔

نہیں بس یونہی آنکھ لگ گئی مووی دیکھتے ہوئے۔۔ پتہ ہی نہیں چلا۔

میں نے پوچھنا تھا کہ آپ مجھے پک کریں گے؟؟ یا میں خود آ جاؤں۔۔؟؟

ہاں تم ابھی رکو۔۔ میں اپنی لوکیشن سینڈ کرتا ہوں۔ تم آ جانا۔ مجھے آل داوے تمہیں پک کرنے آنا پڑے گا۔

اُسے فکس ٹائم بتا کر وحاج نے کال کٹ کر دی۔

Classic Urdu Material

وہ کپڑے بدل کر کافی دیر تک خود کو آئینے میں کھڑی سنوارتی رہی۔

جب دل بھر گیا تو گفٹ بیگز اٹھا کر نیچے آئی۔۔ ادا جان اس وقت گھر پر نہیں تھے۔۔ بی بی جان عصر کی نماز کے بعد والی تسبیح کر رہی تھیں۔۔

اُس نے بیگز خان بابا سے کہہ کر گاڑی میں رکھوائے۔۔

اور خود بی بی جان سے اجازت لینے چلی آئی۔ بی بی جان کو اس نے بتایا کہ وہ منال کی طرف جارہی ہے۔ اور کچھ دیر میں واپس آجائے گی۔

بی بی جان نے اُس پر آیت لکری پڑھ کر پھونکی۔ اور اُسے اجازت دے دی۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھی اور خان بابا نے گیٹ کھول دیا۔۔

راستے سے اُس نے پھولوں کا ایک بکے لیا۔ کیک لینا اسے بہت اکورڈ آئیڈیا لگا۔ اس لیے

اُس نے خود ہی یہ خیال رد کر دیا۔

ابھی وہ پھول لے کر گاڑی میں بیٹھی ہی تھی کہ وہاں نے اسے اپنی لوکیشن ٹیکسٹ کر دی۔

وہ زیادہ دور نہیں تھا اس سے بیس منٹ کی دوری پر اپنے ہی فارم ہاؤس پہ بیٹھا تھا۔۔

Classic Urdu Material

ہانیہ نے شکر ادا کیا۔ وہ اُس سے کسی پبلک پلیس پر ملنے سے بچتا رہی تھی۔ دراصل وہ نروس تھی۔

بیس منٹ بعد وہ وہاں پہنچ گئی تھی۔ وہ وہیں لان میں بیٹھا تھا۔ شام کا اندھیرا پھیل گیا تھا۔ لان میں لگی لائٹس چل رہی تھیں۔

وہ کچھ تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ ہانیہ نے اُسے قریب جا کر ہیلو کہا۔ وہ اُس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔

جب تک ہانیہ بیٹھی نہیں وہ کھڑا رہا۔

اُس نے ملازم کو ڈرنکس لانے کا بولا۔ اور بیٹھ گیا۔

ہانیہ نے ملازم کو گاڑی کی چابی دی اور پیچھے پڑی چیزیں نکالنے کو کہا۔

ملازم ساری چیزیں لے آیا اور ٹیبل پر رکھ دیں۔ اور واپس پلٹ گیا۔

ہانیہ نے اُٹھ کر بکے اُس کو پیش کیا۔

Classic Urdu Material

ارے اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔۔؟؟ اُس نے مسکراہٹ کے ساتھ پھول لے لیے۔۔

اور ان بیگنز میں کیا ہے؟؟ اُسے تجسس ہو رہا تھا۔۔

یہ آپ کے لیے کچھ گفٹس لائی تھی۔۔ اُس نے سارے بیگ اُس کے سامنے رکھے۔۔ وہ کچھ جھجک گیا۔۔

اتنے سارے گفٹس۔۔؟؟ اور سارے پرفیوم۔۔ وہ بھی میری پسند کے۔۔؟؟،

بس یو نہی۔۔ کل شاپنگ پہ گئی تھی خاص آپ کے لیے۔۔ جو پسند آیا لیتی گئی۔۔

اس نے معصومیت سے ہنس کر کہا۔

لیکن میں اتنے گفٹس لے کر کیا کروں گا؟؟ اور وہ بھی تم سے؟؟ کوئی وجہ بھی تو ہو۔۔؟

وہ انکار کر رہا تھا۔۔

وہاں کیا آپ کو میرے سے کچھ لینے کے لیئے کسی وجہ کی ضرورت ہے؟؟

وہ منہ بنا گئی۔۔

Classic Urdu Material

لیکن میں یہ سب نہیں لے سکتا۔ وہ ابھی بھی انکار کر رہا تھا۔

آج کا دن بہت خاص ہے۔ اپنے خاص لوگوں کو کچھ دینے کے لیے۔ وہاں آپ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔ نجانے کب سے۔؟؟ یہ میں خود بھی نہیں جانتی۔ اور میں جانتی ہوں کہ میں بھی آپ کو پسند ہوں۔

مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز ہے جو مجھے آپ کی اور کھینچتی ہے۔ میں آپ کے ساتھ ہوں یا نہ ہوں۔ آپ کی خوشبو میرے ساتھ رہتی ہے ہر جگہ ہر وقت۔

مجھے اچھا لگتا ہے آپ کو سوچنا۔ اور سوچتے رہنا۔ اب یہ محبت ہے یا کچھ اور۔؟؟ میں نہیں جانتی وہاں

وہ ایک دم چپ کر گئی۔ کیونکہ وہاں نے اُسے ہاتھ کا اشارہ کر کے چپ کروا دیا تھا۔

پلیز ہانیہ۔۔۔ بس چپ کر جاؤ۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔ کہ میں نے کب اور کہاں کوئی ایسا

ایکٹ کر دیا جس سے تمہیں لگا کہ میں بھی تم میں انٹر سٹڈ ہوں۔؟؟ مانا کہ تم میری اچھی

دوست ہو۔۔۔ بچپن کی دوست۔۔۔ لیکن اس دوستی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ساری زندگی

کے لیے کسی ایسے رشتے میں بندھ جائیں۔ جس میں چاہت نہ ہو۔

Classic Urdu Material

تم صرف میری بہت اچھی دوست ہو۔ اور میں یہ دوستی کا رشتہ ختم نہیں کرنا چاہتا۔
ویسے بھی میں کسی اور میں ان لوہوں۔۔ آج میں نے یہی بات بتانے کے لیئے ہی تمہیں
بلا یا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ تم نے غلط شخص کے ساتھ دل لگالیا۔

امید ہے تم مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گی۔ اگر انجانے میں میری کسی بات نے یا عمل نے
تمہیں ہرٹ کیا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔۔

تم بھول جاؤ مجھے ہانیہ۔۔ جتنا جلدی مجھے بھول جاؤ گی اچھا ہو گا۔ اس محبت کو پینے مت دو جو
تمہارے اندر پل رہی ہے۔۔ میں تمہاری محبت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔۔

لفظ تھے کہ تیر۔۔ جو اُس کے سینے میں پیوست ہوتے جا رہے تھے۔۔ وہ کراہ بھی نہ
سکی۔۔ لیکن اس کی تکلیف اُس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں سے عیاں تھی
وہ اُٹھی۔۔ اپنے آنسوؤں سے ترچہرے کو دونوں ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

سردار وہاج سلطان میری دعا ہے کہ آپ کو آپ کے حصے کی محبت ضرور ملے۔۔ آپ کو وہ
تشنگی نہ ملے جو آج میرے نصیب میں لکھ دی آپ نے۔۔

Classic Urdu Material

اُسے خدا حافظ کہہ کر گاڑی میں جا بیٹھی۔۔ اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔ وہ کھل کر رونا
چاہتی تھی۔۔ لیکن رو نہیں سکتی تھی۔۔ زور زور سے چیخنا چاہتی تھی لیکن چیخ نہیں سکتی
تھی۔۔

اب وہ کہتا ہے کہ بھول جاؤں اُسے۔۔؟؟
ہائے جب حفظ ہو گیا وہ مجھ کو۔۔۔!!!

بدلے ہیں ہم موسموں کی طرح۔۔!!

جب وہ واپس حویلی پہنچی تو رات کا وقت ہو چکا تھا۔۔ بی بی جان اور ادا جان اپنے کمرے میں
تھے۔۔ وہ اُن سے ملے بناء اپنے کمرے کی طرف دوڑی تھی۔۔ اس لیے اس کی حالت کسی
نے نہیں دیکھی تھی۔۔ ویسے بھی وہ اس وقت

بہت ازیت میں تھی۔۔ وہ وہاں سے توچپ چاپ لوٹ آئی تھی لیکن اپنے کمرے میں آکر
اُس نے ضبط کھو دیا تھا وہ خوب روئی تھی۔ جتنا چیخ کر رو سکتی تھی۔۔ گلا پھاڑ کر رونا کبھی

Classic Urdu Material

کبھی انسان کو ہلکا کر دیتا ہے۔۔ اُس کا کمرہ بھی اوپر تھا۔۔ جو کہ اس وقت اُس کے لیئے غنیمت تھا۔۔ اوپر کے حصے میں اُس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔

جب اس کے آنسو بھی ختم ہو گئے تو وہ وہیں اوندھے منہ سو گئی۔۔ بہت گہری نیند میں بھی وہ بار بار وہاں کا نام پکار رہی تھی۔۔

صبح وہ بہت دیر تک سوئی رہی۔۔ خان بابا اُسے دو دفعہ اٹھانے آئے لیکن اُسے کچھ خبر نہیں تھی۔ جب وہ جاگی تو دن کے بارہ بج رہے تھے۔۔ اُس نے اپنا فون اپنے بیگ سے نکالا۔۔ رات تو اسے فون دیکھنے کا ہوش بھی نہیں تھا۔

اس کے نمبر پر اس کی مام کا، وارث کا، اور روحان کی بہت سی کالز تھیں۔۔ اُس نے میسج باکس دیکھا تو روحان کا میسج بھی تھا۔۔

ڈیر ہانیہ۔۔۔!!

مجھے معلوم ہے کہ میں نے آپ کو ہرٹ کیا ہے۔۔ لیکن میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میں تو صرف آپ سے اپنی فیملنگز شیئر کرنا چاہتا تھا۔ اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ میں نے آپ کو ایک نظر دیکھا اور آپ مجھے بھاگئیں۔ یا میں ایک ہفتے کی ملاقات کے بعد جذباتی ہو کر آپ

Classic Urdu Material

کو چاہنے لگا تو ایسا بلکل نہیں ہے۔۔ آپ کا اور میرا تعلق اُس ایک ہفتے سے پہلے کا ہے۔
دراصل جب سے وارث یہاں آیا تھا۔۔ اُس کے پاس صرف آپ کی ہی باتیں تھیں۔ جو
وہ ہر وقت مجھ سے کیا کرتا تھا۔ سب سے پہلے میرا اور آپ کا صرف باتوں کا رشتہ تھا۔۔
میں نے اپنے تصور میں ہی ایک خیالی خاکہ بن لیا تھا ہانیہ کا۔۔ پھر ایک دن اُس نے مجھے
آپ کی پکس دکھائیں۔۔ آپ میری سوچ سے بڑھ کر حسین تھیں۔۔ مجھے آپ اور زیادہ
اچھی لگنے لگیں۔ ان گزرے چھ ماہ میں مجھے صرف آپ سے ملنے کی چاہ تھی۔۔ اور جب
وارث لاہور آ رہا تھا تو میں نے بھی اُس کے ساتھ آنے کا پلان بنایا۔۔ لاہور میرے لیئے نیا
نہیں تھا۔ لیکن اس دفعہ مجھے پہلی دفعہ لاہور آ کر اچھا لگا۔۔ صرف اور صرف آپ کی وجہ
سے۔۔ وہ وقت جو میں نے آپ کے ساتھ بتایا وہ میری زندگی کے حسین پل ہیں۔۔
جنہیں میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔۔ میں محبت میں زور زبردستی کا قائل نہیں۔۔
میں نہیں جانتا کہ آپ کا وجود اس دنیا میں کسی دوسرے شخص کے لیے کتنی اہمیت رکھتا
ہے۔۔؟؟

Classic Urdu Material

لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا وجود میری زندگی میں میرے لیے بہت معنی رکھتا ہے۔ اگر میں نے آپ کو انجانے میں دکھ دیا ہو تو سوری کرتا ہوں۔۔

میں کل رات سے سو نہیں سکا۔ ابھی بھی جاگ رہا ہوں اور تب تک جاگتا رہوں گا۔ جب تک آپ مجھے رپلائی نہیں کرتیں۔۔

آپ کا اور صرف آپ کا روحان بیگ۔۔

اُس نے روحان کا یہ میسج نجانے کتنی دفعہ پڑھا۔۔

اور پھر اُسے بہت ہمت کر کے رپلائی کیا۔۔

ڈیئر روحان۔۔۔!

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔ میں اپنے کل کے رویے پہ شرمندہ ہوں۔۔ میں آپ کے جذبات کی قدر کرتی ہوں۔۔ لیکن میں جواب میں ایسا کچھ نہیں کہہ سکتی جو میرے بس میں نہیں ہے۔۔ آپ پلیز سو جائیں۔۔

سینڈ کا بٹن دبا کر اُس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔۔

Classic Urdu Material

جب انسان خود تکلیف میں ہو اور وہ اُس لمحے اپنے سے جڑے کسی دوسرے انسان کی تکلیف کم کر دے تو یہ اپنے آپ میں ایک خوبصورت احساس ہے۔۔

اُس نے اُٹھ کر خود کو آئینے میں دیکھا وہ ایک رات میں ہی بہت بیمار لگ رہی تھی۔۔ ساری رات رونے کی وجہ سے آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔ اُس نے بولنے کی کوشش کی تو آواز اُس کے گلے میں دب کر رہ گئی۔۔ چیخ کر رونے کی وجہ سے اُس کا گلابی طرح بیٹھ چکا تھا۔۔ وہ آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی لیکن اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔ کل شام کو ہانیہ اور آج کی ہانیہ میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔

اُسے کسی کی محبت ٹھکرانے سے لے کر اپنی محبت کے ٹھکرائے جانے تک کا یہ سفر بہت مہنگا پڑا تھا۔

کون کہتا ہے نفرتوں میں درد ہے محسن۔۔؟؟

کچھ محبتیں بھی بڑی افیت ناک ہوتی ہیں۔۔!

Classic Urdu Material

ہانیہ دودن سے کالج نہیں آرہی تھی۔۔ مالی نے مشال سے پوچھا کہ کیا ہانیہ سے بات ہوئی
۔۔ مشال نے انکار میں سر ہلایا۔۔

وہ کل سے ہانیہ کو فون بھی کر رہی تھی لیکن اُس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔۔ ایسا پہلی بار ہوا
تھا۔۔ کالج کے بعد اُس نے ہانیہ کی طرف جانے کا پکارا ارادہ کر لیا تھا۔۔ مشال سے اُس نے
ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن مشال نے انکار کر دیا۔۔ عائشہ بیگم ایک دفعہ پھر ہاسپٹل میں
شفٹ کر دی گئی تھیں۔۔ اور مشال کو کالج سے سیدھا ہاسپٹل ہی جانا تھا۔۔

کالج سے واپسی پر اُس نے ہانیہ کو ایک دفعہ پھر فون کیا لیکن جواب نہ دار د تھا۔۔ میسج کا جواب
تو وہ ویسے بھی نہیں دیتی تھی۔۔ منال نے اماں کو کال کر کے بتایا کہ آج کالج سے آتے
ہوئے لیٹ ہو جائے گی۔۔ کیوں کہ اُسے ہانیہ کی طرف جا کر کچھ نوٹس لانے ہیں۔۔ بی
اماں نے اُسے زیادہ دیر نہ کرنے کا کہہ کر اجازت بھی دے دی۔۔

وہ اُس کے گھر پہنچی تو بی بی جان سے پتہ چلا کہ جس دن سے وہ منال کی طرف سے ہو کر
آئی ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے کالج بھی نہیں آرہی تھی۔ منال خود حیران
تھی کہ ہانیہ کب اُس کے گھر آئی تھی؟؟ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ مشال کے نکاح کے بعد

Classic Urdu Material

وہ ایک دفعہ بھی اُس کے گھر نہیں آئی تھی۔۔ ہو سکتا ہے بی بی جان کو غلط فہمی ہوئی ہو۔
کچھ دیر وہ بی اماں کے پاس بیٹھی رہی پھر اُن سے اجازت لے کر اُس کے کمرے میں چلی
آئی۔۔

کمرہ لاک نہیں تھا۔۔ اُس نے ناک کیا۔۔ کوئی جواب نہ ملا۔۔ ہانیہ شاید واش روم میں
تھی۔۔ منال نے دوبارہ دستک دی۔۔ اب بھی جواب نہ آیا۔۔ اُس نے دروازہ کھول کر
دیکھا تو کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔۔

تبھی ہانیہ باتھ روم سے نکلی اور منال کو دیکھ کر چونک گئی۔۔

اوہ تم...؟ یہاں اچانک۔۔؟؟ آئی مین تم نے بتایا نہیں۔۔

ہانیہ وہیں تھم گئی وہ کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

اب تم فون نہیں آنسر کرو گی۔۔ میسج کارپلائی نہیں کرو گی تو یہی ہو گا مجھے بتائے بناء ہی آنا

پڑے گانہ؟؟؟

منال نے آگے بڑھ کر اُسے گلے سے لگایا۔۔

وہ بہت کمزور لگ رہی تھی۔۔ جیسے دو دن نہیں دو سالوں سے بیمار ہو۔۔

Classic Urdu Material

تم تو سچ میں بیمار ہو۔۔ بی بی جان ٹھیک کہہ رہی تھیں۔۔

ہانیہ شرمندہ سی ہوئی۔۔ ہاں اب کچھ بہتر ہوں۔۔

تم بیٹھو۔۔ اُس نے منال کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

وہ سامنے رکھے دیوان پہ بیٹھ گئی۔۔

ہانیہ اُس سے نظریں چرا رہی تھی۔۔ وہ لوگوں کو فیس کرنے سے ڈر رہی تھی۔۔ اُس نے

اپنے آپ کو کمرے میں قید کر لیا تھا۔۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے میں لگی ہوئی تھی۔۔

بی بی جان بتا رہی تھیں کہ جس دن تمہاری طبیعت خراب ہوئی تم مجھ سے ملنے گئی تھی۔۔

وہ ہانیہ سے سوال کر رہی تھی۔۔

ہانیہ ایک دم پریشان ہو گئی۔۔ ہاں میں تمہاری طرف آرہی تھی کہ راستے میں ہی وامٹ

ہو گئی۔۔ بس پھر راستے سے واپس آ گئی۔۔ وہ جھوٹ بول رہی تھی لیکن اُس کی آنکھیں

اُس کے لفظوں کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

منال کو شک بھی نہیں ہوا تھا۔۔

Classic Urdu Material

خیر چھوڑو۔۔ یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی۔۔؟ ہانیہ نے اُسے آفر کیا۔

ہمم۔۔ کچھ خاص بھوک نہیں ہے۔۔ میں اماں کے ساتھ کھاؤں گی کھانا۔۔ ابھی صرف چائے پیوں گی۔۔

ہانیہ نے خان بابا کو چائے لانے کا کہا۔۔

اور ہاں میں تمہیں دعوت دینے بھی آئی تھی۔ میں نے گاڑی بک کروائی ہے۔۔ کل لینے جانا ہے۔۔ میں چاہتی ہوں مشال تم اور میں ایک ساتھ چلیں۔۔ تمہیں ڈرائیو بھی آتی ہے۔۔ میرا ڈرائیو پر سوں آئے گا۔ اس لیے سوچ رہی تھی کہ کل اگر تم ہمارے ساتھ چلو۔۔ ویسے بھی کوویکند ہے۔۔

منال نے اُسے ریکویسٹ کی۔۔

ہانیہ سوچ میں پڑ گئی۔۔ آج چار دن ہو گئے تھے اُس نے باہر نکل کر نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ بھی تھک سے گئی تھی بستر پر پڑے رہ کر۔ آخر وہ کب تک خود کو کمرے میں بند رکھ سکتی تھی۔

یہی سوچ کر اُس نے منال کو حامی بھر لی

Classic Urdu Material

منال کچھ دیر اور بیٹھی۔۔ آج اسے ہانیہ بہت بدلی بدلی لگ رہی تھی۔۔ نہ وہ چہک رہی تھی نہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔۔ بلکہ ہر بات کا سنجیدگی سے جواب دے رہی تھی۔۔ منال کو لگا شاید بیماری کا اثر ہے۔۔ اس لیے ہانیہ کو کریدنا اُسے مناسب نہیں لگا۔۔

ابھی منال وہیں بیٹھی تھی کہ موسم ایک دم خوشگوار ہو گیا۔۔ ایک دم گھنے بادل آئے اور برسن شروع ہو گئے۔۔ ہانیہ کا دل بھر آیا وہ چاہتی تھی منال اب چلی جائے۔۔ ابھی وہ یہ بات سوچ ہی رہی تھی کہ منال جانے کے لیے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔

بس اب چلتی ہوں بی اماں زیادہ پریشان ہوں گی اب۔۔ بارش کا کچھ پتہ نہیں کب تک تھمے۔۔

تم اپنے ڈرائیور سے کہو مجھے ڈراپ کر آئے۔۔ ہانیہ نے باہر نکل کر خان بابا سے کہا کہ
ڈرائیور منال کو گھر تک چھوڑ آئے۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

منال کے جانے کے بعد اُس کا ضبط ٹوٹ گیا۔۔ وہ کھڑکی سے لگی اسے یاد کر رہی تھی۔۔
کھڑکی کے اس طرف بارش برس رہی تھی اور کھڑکی کے اس طرف اُس کی آنکھیں۔۔۔۔

Classic Urdu Material

اندر یادیں سوکھ رہی ہیں۔۔۔!!

باہر منظر بھیگ رہے ہیں۔۔۔!!!

وہاں دو دن سے کر موچا کا فون ٹرائی کر رہا تھا۔ اُس نے اسے دو دن پہلے ایک کام کرنے

بھیجا تھا۔ وہ آفس میں ہی اُس کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن اُس کا انتظار بے سود ثابت

ہوا تھا۔ اُس کے بابا سائیں نے کر مو کو آفس کی بجائے گھر بلا لیا تھا اور اپنے ساتھ اسلام

آباد لے گئے تھے۔ کر مو اُن کے پرانے اور با اعتماد ملازمین میں سے ایک تھا۔ جس کے

بناء سردار انور سلطان سفر نہیں کرتے تھے۔

ابھی وہ کچھ دیر پہلے گھر آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اُس کے بابا واپس آ چکے ہیں۔ اُس نے

ملازمہ کو بھیجا کر مو کو بلا کر لائے کو اڑے۔

کر مو کچھ ہی دیر میں آنکھیں ملتا ہوا آیا تھا۔

جی وہاں بابا۔۔ آپ نے بلایا۔

Classic Urdu Material

میرے کمرے میں آؤ چاچا۔۔ وہ غصے سے کہتا ہوا اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ کرمو بھی اُس کے پیچھے چل پڑا۔۔

چاچا ایک کام کہا تھا تم سے۔۔ وہ بھی نہیں ہو سکا۔۔ میں دو دن سے پاگلوں کی طرح کالز کر رہا ہوں آپ کو۔۔ نمبر کیوں بند تھا۔۔
وہ اُن پہ خفا ہو رہا تھا۔۔

وہاں بابا میں آفس ہی آ رہا تھا کہ راستے میں وڈے سائیں کی کال آگئی گھر پہنچو۔۔
یہاں آیا تو پتہ چلا کہ سائیں اسلام آباد جانے کے لیئے تیار ہیں اُن کے ساتھ جانا پڑا۔۔ اور میرا فون تو جانے سے پہلے پانی میں گرا ہوا تھا۔۔ دوکان پہ دیا ہے ٹھیک ہونے کے لیئے۔۔
آج شام واپس ملے گا۔۔

اوہ چاچا بس کرو۔۔ میں نے پوری روداد سنانے کے لیئے نہیں کہا۔۔ اور تمہیں کہا تھا کہ جب وہاں جاؤ تو ویڈیو بنا کے لانی ہے۔۔ اور کس کو ساتھ لے کر گئے تھے تم اُس دن؟
میں اُس دن سے سوچ سوچ کر پریشان ہو گیا ہوں۔
اس کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

کرمونے اُسے پانی کا گلاس بھر کر دیا

سائیں آپ بیٹھ جائیں میں سب بتاتا ہوں۔۔ میرا ایک بھتیجا ہے وہ کسی کوریر کمپنی میں پارٹ ٹائم کام کرتا ہے۔۔ میں اُسے ساتھ لے کر گیا تھا۔۔ وہ اُن لوگوں کو ٹریننگ ہوتی ہے جی بات کرنے کی۔ اور یونیفارم بھی ملا ہوا ہے کمپنی کا۔۔

آپ کو تو پتہ ہے کہ باجی نے دیکھا ہوا ہے مجھے۔۔ میں خود جاتا تو پہچان جاتیں وہ مجھے۔۔ اور میرے بھتیجے کے پاس اسمارٹ فون بھی تھا۔۔ بنائی تھی جی ویڈیو میں نے گاڑی میں بیٹھ کر۔ اور وہ کیا کہتے ہیں جی ریٹس اوپ۔۔۔۔۔

چاچا نے ذہن پہ زور دے کر نام یاد کرنے کی کوشش کی۔۔

اوہ چاچا واٹس ایپ کہتے ہیں اُسے۔۔

اُسے ہنسی آتے آتے رک گئی۔۔

ہاں جی اوہی اوہی۔۔ اُس پہ بھیجی بھی تھی آپ کو ویڈیو اسی وقت۔۔ میرے سامنے۔۔

چاچا نے پوری بات بتائی۔۔

Classic Urdu Material

لیکن مجھے ایسی کوئی ویڈیو نہیں ملی۔ اُسے چاچا کی بات سن کر مزید غصہ آیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟ چاچا حیران تھا۔

اپنے بھتیجے کو فون کرو ویڈیو چاہئے مجھے۔

بی بی جی نے چیزیں رکھ لی تھیں نہ؟؟؟

کر موکارنگ پیلا پڑ گیا۔ اگر وہ سچ بتا دیتا تو وہاں کا غصہ مزید بڑھ جاتا۔

آپ بیٹھیں جی میں ابھی پوچھتا ہوں اُس کم ذات سے۔ ویڈیو کیوں نہیں آئی۔

کر مو باہر نکل گیا اور وہ غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

دس منٹ بعد کر مو دوبارہ آیا۔ وہ جی اُس دن نمبر غلط سیو کر لیا تھا اُس نے۔ غلط نمبر پہ

سینڈ ہو گئی تھی۔ ابھی پوچھا ہے میں نے اُسے۔ صحیح نمبر لکھوایا ہے اب۔

ذرا دیکھیں آگئی ہوگی اب ویڈیو۔ کر مو اُسے رام کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اُس نے فون اٹھایا۔ ویڈیو آگئی تھی اور ڈاؤن لوڈ ہو رہی تھی۔

اب میں جاؤں بابا؟؟ کر مو وہاں سے غائب ہونا چاہتا تھا۔

Classic Urdu Material

ہاں جاؤ۔ اور جاتے ہوئے لائٹ بند کرتے جانا۔ کرمونے حکم کی تعمیل کی لائٹ بند کر کے اُس نے کمرے کا دروازہ بھی بند کر دیا۔

ویڈیو ڈاؤن لوڈ ہو چکی تھی۔ ایک اکیس بائیس برس کا لڑکا منال کے گھر کی ڈور بیل بجا رہا تھا۔۔۔

اور پھر دروازہ کھلا اور وہ باہر نکلی۔۔۔ ویڈیو کافی دور سے بنائی گئی تھی۔۔۔ وہ آواز نہیں سن سکتا تھا۔۔۔ صرف آواز کے بناء ساری ویڈیو دیکھ سکتا تھا۔

لڑکے اور منال کے بیچ بحث ہوئی۔۔۔ پھر اُس نے دیکھا کہ منال نے اُس کے ہاتھ سے سب کچھ پکڑا۔ وہاں کے منہ پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس سے پہلے کہ مسکراہٹ گہری ہوتی۔۔۔ اُس نے دیکھا کہ منال نے اُس کا بھیجا ہوا سارا سامان گھر کے باہر رکھے بڑے سے ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔۔۔

وہاں کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔۔۔ ویڈیو ختم ہو چکی تھی۔۔۔ اُس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔ اُس نے فون بستر پر پٹخ دیا۔ اور اُٹھ کر کمرے میں سٹلنے لگا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ ریوالونگ چیئر پہ بیٹھ گیا۔۔۔ فون اُٹھا کر اُس نے نازی کو کال ملا دی۔۔۔

Classic Urdu Material

آج پورے دو ہفتے بعد اُس نے نازلی کو یاد کیا تھا۔ وہ بھی چونک گئی وہاں کا نمبر دیکھ کر۔۔

بہت سی سوچوں کے ساتھ اُس نے کال پک کر لی تھی۔۔

ہیلو۔۔۔ آداب۔۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔۔؟؟

اُس کی آواز کپکپا رہی تھی۔۔

دوسری طرف وہ تھا۔۔ جانِ نازلی۔۔ ستم گر۔۔

چلی آؤ نازلی آج تمہاری بہت یاد آرہی ہے۔۔

وہ اُسے سرِ شام پکار رہا تھا۔۔

جی حاضر سائیں۔۔ جو حکم سائیں۔۔ نازلی نے خود کو کہتے سنا تھا۔۔

کال کٹ کر کے وہ اٹھا الماری کھولی۔۔ ایک نئی بوتل نکالی۔۔ اسے کھولا۔۔ پاس رکھا گلاس

اٹھایا۔۔ اُس میں پانی ڈالا۔۔ چند گھونٹ بوتل سے ٹپکائے۔۔ جام بنایا اور لبوں کو لگا لیا۔۔

ہوش میں رہ کر وہ نازلی کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

جان تیرے فراق میں، شام سے شب جو کی گئی۔۔

خوب شراب پی گئی، اور خراب پی گئی۔۔۔!!

جب تک نازلی آئی۔۔ وہ اپنے ہوش میں نہیں تھا۔ نازلی اُسے دیکھ کر چونک گئی۔۔ آج سے پہلے کبھی اُس نے اکیلے نہیں پی تھی۔۔ جب تک نازلی نہ آتی وہ جام کو ہاتھ نہ لگاتا۔۔ وہ خود اپنے ہاتھ سے جام بنا کر دیتی اور وہ پیتا جاتا۔۔ اور ہوش سے مدھوشی کا سفر طے کرتا۔۔

لیکن یہ کیا۔۔۔؟؟ آج اُس نے نازلی کے آنے کا انتظار کیوں نہ کیا۔۔؟؟

وہ وہیں قالین پر بیٹھا تھا۔ وہ بھی اُس کے پاس بیٹھ گئی۔ اُس کی آنکھیں بند تھیں۔ اُس نے خوشبو سے جان لیا تھا کہ وہ آگئی ہے۔۔

نازلی۔۔ تم آگئی۔۔؟؟؟ یہاں بیٹھو میرے پہلو میں۔ اُس نے بند آنکھوں کے ساتھ اُس کے لیے جگہ بنائی۔۔

تصور میں وہ نازلی کو نہیں کسی اور کو پہلو میں بٹھا رہا تھا۔ اور آنکھ کھول کر وہ اپنا تصور نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔

Classic Urdu Material

نازلی۔۔۔ حکم کی باندی۔۔ چپ چاپ بیٹھ گئی۔۔

وہ اُس کی زلفوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔

کوئی بات کرونازلی۔۔ آج تم کچھ کہو۔۔ وہاں صرف سنے گا آج۔۔

وہ دم بخود اسے دیکھ رہی تھی۔۔

میں کیا بولوں سائیں۔۔؟؟

تم مرتی ہو مجھ پہ۔۔؟؟ سچ بتانا۔۔ آج کوئی روک ٹوک نہیں۔۔

اس کا خون خشک ہو گیا۔۔

اس نے ایک آہ بھر کر اُس ظالم کو دیکھا۔۔

جی سائیں۔۔ لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟۔۔ آپ تو نہیں مرتے نہ مجھ پر۔۔؟؟

وہ جانتی تھی پھر بھی پوچھ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

میں تم پہ مروں یا نہ مروں۔ تم سے محبت کروں یا نہ کروں۔ تم بس مجھ پہ یو نہی اپنی محبت لٹاتی رہنا۔ اس محبت نے ہی مجھے باندھ رکھا ہے۔۔۔ بس تم یو نہی میرے پاس رہنا ہمیشہ۔۔۔ یا جب تک میں چاہوں۔۔۔

دو آنسو نازلی کی آنکھوں میں لگے کا جل کو چیرتے ہوئے اُس کے گال کو تر کر گئے۔۔۔ وہ ابھی بھی آنکھیں بند کیے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے اُس کی سلجھی زلفیں الجھا رہا تھا

وہ کہتے ہیں میرے پاس رہو۔۔۔!

آس پاس رہو۔۔۔۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
میرے عشق میں دن رات رہو۔۔۔۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

۔ مطلب برباد تھے۔۔۔ برباد ہو۔۔۔ برباد ہو۔۔۔!!

بدلے ہیں ہم موسموں کی طرح۔۔۔!!

قسط نمبر اکیس

منال اُسے صبح سے فون کر رہی تھی۔۔ لیکن وہ رات نیند کی گولی کھا کر سوئی تھی۔۔ اُس نے پچھلے دو دن سے آنکھ لگا کر نہیں دیکھی تھی۔۔ وہ صرف ٹی وی اور موویز دیکھ رہی تھی۔۔ لیکن کل رات اُس کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔ تو اسے نیند کی گولی کھا کر سونا پڑا تھا۔۔ اسی وجہ سے اب اُسے کوئی ہوش نہیں تھا۔ وہ شاید نہ اُٹھتی۔۔ اگر خان بابا اُس کا دروازہ نہ بجاتے۔۔

وہ آنکھیں ملتے ہوئے اُٹھی دروازہ کھولا۔۔

کیا بات ہے بابا۔۔؟؟ وہ ابھی بھی نیند میں تھی۔۔

آپکی دوست منال کا فون آیا ہے۔۔ اس نے وائرلیس سیٹ اُسے تھماتے ہوئے کہا۔۔

اُس نے فون پکڑ لیا۔۔

ہیلو۔۔ وہ ابھی بھی نیند سے ٹن تھی۔۔

ہیلو کی بچی۔۔ صبح سے کال کر رہی ہوں۔۔ کیا آج کل بھنگ پی کر سوتی ہو؟؟

منال تپی بیٹھی تھی۔

سوری یار مجھے پتہ نہیں چلا۔۔ رات بہت دیر سے سوئی تھی۔۔

وہ شرمندہ تھی۔۔ چلو اب تیار ہو کر جلدی پہنچو میری طرف۔۔ میں اور بی بی جان انتظار کر رہی ہیں۔۔

اس سے پہلے کہ وہ انکار کرتی منال نے فون کٹ کر دیا۔۔

اب اُسے تیار ہونا ہی تھا۔ اُس نے اپنا فون دیکھا۔ اس کی مام کی بھی بہت سے کالز آئی ہوئی تھیں۔ روحان کی کال بھی تھی۔۔ اور منال کی تو بے تہا شکالز تھیں۔۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اُٹھی۔۔ ہلکا پھلکا سا تیار ہوئی۔ اور بی بی جان سے اجازت لینے آئی۔۔

بی بی جان اُسے دیکھ کر حیران تھیں۔۔ آج وہ پورے چار دن بعد کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

کھانا بھی وہ اپنے کمرے میں منگوا لیتی۔۔ اور بناء کھائے اُسے واپس بھی بھجوا دیتی۔۔

Classic Urdu Material

بی بی جان سوچ رہی تھیں کہ شاید وہ اپنے ماں باپ کو مس کر رہی ہے۔ یہی بات سوچ کر انہوں نے نفیسہ بیگم کو کال کی تھی۔ لیکن اُن سے بات نہ ہو سکی۔ پھر بی بی جان نے یہ سوچ کر اُن سے بات نہیں کی کہ وہ دونوں پردیس بیٹھے ہیں۔ بلاوجہ پریشان ہو جاتے۔۔

پہلے وہ خود ہانیہ سے بات کر کے پوچھنا چاہتی تھیں کہ آخر مسئلہ ہے کیا۔۔؟؟
اب وہ اُن کے کمرے میں آئی تو وہ اُس کی کلاس لے رہی تھیں۔۔

ارے لڑکی۔۔ کیا ہوا ہے۔۔ کچھ مجھے بھی بتاؤ۔؟؟ تمہاری اماں دن میں بیسیوں بار فون

کرتی ہے خ ہانیہ ٹھیک تو ہے؟؟ فون بھی نہیں اٹھاتی تم اس کا۔۔؟؟

جھوٹ بول بول کر میری زبان پہ تو چھالے پڑ گئے۔۔ اب اُن کی کال آئی تو میں صاف بتا

دوں گی کہ ہر وقت کمرہ بند کیے پڑی رہتی ہے۔۔

بی بی جان نے اُسے دھمکی دی۔

Classic Urdu Material

ارے بی بی جان آپ کو پتہ تو ہے میرے ایگزائمز ہونے والے ہیں۔ اُسی کی تیاری کرتی رہی ہوں۔۔ بہت سی اسائنمنٹس باقی تھیں وہ ساری کل جمع کروانی ہیں۔۔ آپ تو بس پتہ نہیں کیا کچھ سوچتی رہتی ہیں۔۔

اُس نے دلیری سے جھوٹ بولا۔۔

میں تو سوچ رہی تھی کہ آج تیرے ادا جان آتے ہیں تو تیری ٹکٹ کروا کے تجھے تیرے اماں باوا کے پاس بھجواتی ہوں۔۔
اچھا ہوا جو تو خود ہی چلی آئی۔۔

بی بی جان نے ایک اور انکشاف کیا۔۔

ارے بس بس۔۔ ایسا بھی کیا کر دیا میں نے؟؟ جو آپ اتنا آگے جا کر سوچ رہی تھیں۔۔ وہ سچ میں شوکڈ ہوئی تھی۔۔

اچھا اب مجھے اجازت دیں۔۔ منال کی طرف جانا ہے گاڑی ڈرائیور لے کر جا رہی ہوں۔۔
شام تک آجاؤں گی۔۔

اُس نے آگے جھک کر اُن کے گال سے اپنے گال مس کیے۔۔ اور کمرے سے نکل گئی۔۔

Classic Urdu Material

بی بی جان اُس کے پیچھے آیت الکرسی پڑھ کر پھونک رہی تھیں۔۔

جب وہ منال کی طرف پہنچی تو منال اُسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔ وہاں پہنچ کر اُسے پتہ چلا کہ
مشال نہیں آسکتی۔۔ کیوں کہ وہ اپنی امی کے ساتھ ہاسپٹل میں تھی۔

مالی اس وقت اپنے صحن میں بی اماں کے ساتھ بیٹھی کینو چھیل چھیل کھا رہی تھی جب ہانیہ
اُس کے گھر داخل ہوئی۔۔

آؤ بیٹھو بیٹی۔۔ بی اماں نے اُس کے سر پہ پیار دیتے ہوئے کہا۔۔

منال نے تخت پر اس کے لیے جگہ بنائی۔۔ وہ بھی وہیں ٹک گئی۔۔

منال اُس کی طرف یک ٹک دیکھی جا رہی تھی۔۔ اُس کی رنگت اس قدر پیلی ہو رہی

تھی۔۔ جیسے کاٹو تو ایک قطرہ خون نہ نکلے۔۔

ہانیہ اُس کے یوں دیکھنے پہ کنفیوژ سی ہو گئی تھی۔۔

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟؟ ایسے لگ رہا جیسے تم صدیوں سے بیمار ہو۔

Classic Urdu Material

ن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔ تم جلدی کرو پھر نکلتے ہیں۔۔
بی اماں بھی اُسے دیکھ رہی تھیں۔۔ ابھی پچھلی دفعہ آئی تھی تو بہت کھلی کھلی سی تھی۔۔ وہ
کہے بناء نہ رہ سکیں۔۔

بس اماں ایسی کوئی بات نہیں۔۔

مجھے لگتا ہے تم نے آئینہ نہیں دیکھا۔۔ مالی کہاں اُسے معافی دینے والی تھی۔۔؟

وہ اُٹھی اُس کا ہاتھ تھام لیا۔۔ اور اسے صحن میں لگے آئینے کے سامنے لے گئی۔۔

یہ دیکھو ذرا خود کو۔۔ مر جھاگئی ہو۔۔ جیسے کوئی گھن لگا ہو تم کو۔ تمہارا رنگ روپ ایسا تو
کبھی نہیں تھا۔۔ تم تو کھلتے گلاب جیسی تھی۔۔ کوئی ٹینشن ہے کیا۔۔؟ مجھے بتاؤ۔۔ وہ اُس کا
ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔

ہانیہ نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ تم جلدی آؤ اماں کو لے کر۔۔

میں گاڑی میں ویٹ کرتی ہوں تمہارا۔۔

Classic Urdu Material

وہ جس محبت سے پوچھ رہی تھی اُس کے لیئے آنسو روکنا مشکل ہو رہا تھا۔

اُس سے ہاتھ چھڑا کر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔

اس ہجر نے ہم سے مت پوچھو۔۔۔

کیا کیا تاوان لیا جانا۔۔۔

وہ روپ گنوا یا موتی سا۔۔۔

جس روپ کے لوگ شیدائی تھے۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ دن کے بارہ بجے تک سوتا رہا تھا۔۔۔ رات کا نشہ ابھی تک باقی تھا۔۔۔ وہ شاید سویا ہی رہتا

اگر اُس کا دوست جبران اُسے کال کر کے نہ اٹھاتا۔۔

Classic Urdu Material

اُٹھ جایا۔۔ تو ابھی تک سو رہا ہے۔۔ میں یہاں تیرا ویٹ کر رہا ہوں۔۔ اگر تجھے یاد ہو تو میں نے ایک ہفتہ پہلے ہی تجھے بتا دیا تھا کہ آج وقت پہ پہنچ جانا۔۔ لیکن تجھے اثر نہیں ہوتا۔۔

اُس نے ذہن پہ زور دے کر یاد کرنے کی کوشش کی کہ جبران نے آج کے دن کونسا کام کرنا تھا جس میں اس کا ہونا بھی ضروری تھا۔۔
یار مجھے یاد نہیں۔۔ تو بتا دے کیا کام کرنا تھا آج۔۔
اُس نے ہار مان لی۔۔

اگر تجھے یاد ہو تو میں نے کہا تھا کہ آج کے دن وہ گاڑی مل جائے گی جو تم نے چھ مہینے سے بک کر وار کھی تھی۔۔ اور یہ گاڑی لینے کے لیے تمہیں میرے بھائی کے شوروم یاد سے پہنچنا تھا۔۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے بھی ریما سنڈر دیا تھا میں نے۔۔۔

تم تو آئے نہیں۔۔ بھائی نے صبح ہی صبح میری کلاس لگا دی۔۔ ابھی ابھی شوروم پہنچا ہوں۔۔ وہ سخت تپے ہوئے ہیں تم پر بھی اور مجھ پر بھی۔۔۔

Classic Urdu Material

کیونکہ گاڑی آچکی ہے۔ لیکن تم نہیں پہنچے۔۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ دو کسٹمز آکر اسی کلر کی گاڑی ڈیمانڈ کر چکے ہیں۔۔ تمہیں بتایا تھا کہ جو رنگ تمہیں چاہیے وہ مارکیٹ میں شارٹ ہے۔۔ صرف میری سفارش پہ بھائی نے بہت مشکل سے یہ کلر رینج کروایا ہے۔۔

بھائی کہہ رہے ہیں کہ اگر تمہارے دوست کو گاڑی نہیں چاہیے تو میں یہ آگے بیچ دیتا ہوں۔۔ انہیں منہ مانگے دام مل رہے ہیں۔۔

اگر تو آدھ گھنٹے میں نہیں پہنچا تو وہ یہ گاڑی آگے دے دیں گے۔۔ جلدی پہنچ۔۔۔
جبران اتنی لمبی روداد سنا کر فون بند کر چکا تھا۔۔

وہاں نے ایک موٹی سی گالی جبران کے بڑے بھائی کو دی۔۔ اور بستر سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

نازی سامنے ریوالوینگ چیئر پہ بیٹھی کافی پی رہی تھی۔۔ کمرہ ابھی بھی اندھیرے میں ڈوبا

ہوا تھا۔۔ اُس نے سائڈ کالیمپ جلایا۔۔

تم یہیں بیٹھی ہو۔۔؟؟ وہ آنکھیں ملتا ہوا اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔

جی سائیں۔۔ وہ سہ لیتے ہوئے بولی۔۔۔

Classic Urdu Material

اچھا ہوا تم نہیں گئی۔۔ میرا آدھا ٹائم بچ جائے گا۔۔

تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔ میرے ساتھ جانا ہے تمہیں۔۔

وہ اُسے حکم دیتا واش روم میں گھس گیا۔۔

اُسے جبران پہ غصہ آ رہا تھا۔ لیکن اُس میں بھلا اُس بیچارے کا کیا قصور۔۔ اُس نے تو اپنا کام کیا تھا۔۔

وہاں نے چھ مہینے پہلے نازلی کے لیئے ایک گاڑی بک کروائی تھی۔۔ اُس وقت وہ کلر مارکیٹ میں شارٹ تھا۔ اس لیے اُس نے آرڈر تبھی بک کروا دیا تھا۔۔ گو کہ جبران نے اُسے ایک ویک پہلے ریما سنڈر بھی دیا تھا۔۔ لیکن کل رات سے اُسے اپنا ہوش نہیں تھا۔ وہ گاڑی کیا خاک یاد رکھتا۔۔

جب تک وہ نہا کرتا زہ دم ہوا۔۔ نازلی بھی تیار ہو چکی تھی۔۔

یہ پہلا موقع تھا کہ وہ اُس کے ساتھ یوں دن دھاڑے جا رہی تھی۔۔ ورنہ وہ تو اُس کی زندگی میں صرف رات کی داسی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ کچھ جھجک بھی رہی تھی۔ اُسے عادت نہیں تھی یوں اس کے ساتھ کھلے عام پھرنے کی۔۔ یہ آزادی صرف اسے ملک سے باہر کے ٹورز میں میسر تھی۔۔

منال اور ہانیہ پچھلے پندرہ منٹ سے شوروم کے مینجر کے آفس میں بیٹھی تھیں۔۔ بی اماں گاڑی میں ہی بیٹھی انتظار کر رہی تھیں۔۔ آفس بوائے نے اُنہیں بتایا تھا کہ مینجر نماز پڑھنے گیا ہے۔ اسی لیے وہ بیٹھی انتظار کر رہی تھیں۔۔ اسی اثناء میں منال کا وکیل بھی آچکا تھا۔ لیگل ورک کے لیے اُس کی ضرورت تھی۔۔

اتنے میں مینجر آگیا۔۔ اُن کے انکار کے باوجود اُس نے آتے ہی چائے کا کہہ دیا تھا۔۔ اب نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں مزید دس منٹ بیٹھنا پڑ گیا تھا۔۔ پیپر ورک کے بعد وہ انہیں گاڑی دکھانے لگ گیا۔۔

منال نے اپنے لیے بلیک گاڑی پسند کی۔۔ ابھی وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ کر ٹرائی لے رہی تھیں۔۔ کہ شوروم میں وہاں کی کروڑ داخل ہوئی۔۔ ہانیہ اُس وقت گاڑی سے اتر رہی تھی۔۔ وہ وہیں رک گئی۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے مڑ کر دیکھا وہ گاڑی سے اتر رہا تھا۔ اُس کے برابر والی سیٹ سے اُس نے نازلی کو اترتے ہوئے دیکھا۔ اُسے لگا اُس کی سانس رک گئی ہے۔۔

وہ وہیں تھم گئی۔ اُسے لگا زمین گھوم نہیں رہی۔۔ ساکت ہو گئی ہے۔ اس کی سانسوں کی طرح۔۔

منال نے اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ وہ اُن سے تھوڑا دور شوروم کے گیٹ کے پاس تھا

مالی کو لگا کہ وہ وہاں جیسا دکھتا ہے۔۔ لیکن جب اُس نے گاڑی کا دروازہ بند کیا تو منال نے

دیکھا وہ حقیقت میں وہاں ہی تھی۔۔ اور ہانیہ وہاں کو ہی دیکھ رہی تھی۔ اُس کے ساتھ

تینیس چوبیس سال کی دوشیزہ تھی۔۔ جو اس وقت میک اپ کی دوکان معلوم ہو رہی

تھی۔۔ مالی کے لیئے فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ وہ سچ میں حسین تھی یا اس قدر میک اپ نے

اُسے دلکش بنا دیا تھا۔۔ وہ انتہائی ٹائٹ شرٹ کے ساتھ فٹڈ جینز پہنے ہوئے تھی۔ ایسا لگ

رہا تھا کہ جیسے اُس کے ناز و نذا پر خاص محنت کی گئی تھی۔۔ اُس نے گاڑی سے اتر کر اپنے

Classic Urdu Material

سن گلا سزا اپنے سر پہ ٹکائے۔ اپنے لمبے سلکی بال اس نے اپنے سینے سے ہٹائے۔ اور اُن میں ہاتھ پھیر کر مٹک مٹک چلتی ہوئی اُس کے ساتھ شور و م کے مین آفس میں داخل ہو گئی۔۔

ہانیہ کی طرف مڑ کر اُس نے دیکھا۔۔ وہ بس گرنے کو ہی تھی کہ منال نے آگے بڑھ کر اُسے تھام لیا۔۔

کیا ہوا ہے ہانیہ۔۔؟؟ سنبھالو خود کو۔۔ وکیل صاحب نے دیکھا تو بھاگ کر پانی لینے چلا گیا۔۔

جب تک وہ واپس آیا تو شور و م کا مینجر بھی ساتھ تھا۔۔

میڈم اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کو بلا دوں؟؟

نہیں اب ٹھیک ہے۔۔ آپ باقی کے معاملات کل ہمارے وکیل سے طے کر لیں۔۔

ہمیں جلدی جانا ہے۔۔

منال نے چیک کاٹ کر مینجر کو دیا۔۔ اور ہانیہ کو گاڑی میں بٹھایا۔۔ اور خود برابر میں بیٹھ گئی۔۔

Classic Urdu Material

وکیل صاحب نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔ بی اماں دوسری گاڑی میں ہانیہ کے ڈرائیور کے ساتھ تھیں۔ اُس نے ڈرائیور کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔

وکیل انکل نے اُن کو گھر ڈراپ کیا۔ بی اماں انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا کر سب کے لیے چائے بنانے چلی گئیں۔ وہ ہانیہ کو لے کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔

سارے راستے ہانیہ آنکھیں بند کر کے بیٹھی رہی تھی۔ منال نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ نہ ہی ہانیہ نے آنکھیں کھولیں۔ نہ کوئی بات کی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے آپ سے بھی نظر نہیں ملانا چاہتی تھی۔ شاید وہ اپنے آپ سے بھاگ رہی تھی۔

منال نے اُسے اپنے بستر پر لٹا دیا۔ پانی کا گلاس بھر کر دیا۔ وہ ابھی بھی آنکھیں نہیں کھول رہی تھی۔ وہ منال کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

منال نے اُس کے پاس بیٹھ کر اُسے اپنے سینے سے لگالیا۔ اُس کا ساتھ لگنا تھا کہ ہانیہ اُس سے چپک گئی۔ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ وہ اُسے چپ کر وارہی تھی۔

کیا ہوا ہے ہانیہ؟؟ پلیز مجھے بتاؤ۔

کچھ نہیں ہوا۔۔ بس ماما کی یاد آگئی ہے آج۔

Classic Urdu Material

اُس نے بات بدلنے کی کوشش کی۔۔

کیا وہ اج تم سے فلرٹ کر رہا ہے۔۔ اور آج کسی اور کے ساتھ دیکھ کر تمہیں دکھ ہوا۔۔؟؟

وہ اپنے شک کو دور کرنا چاہتی تھی۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ ہانیہ مکر گئی۔۔ میں بھلا اُس کے بارے میں ایسا کیوں سوچوں

گی۔۔؟؟ وہ جسٹ ایک فیملی فرینڈ تھا۔۔

آئی مین ہے۔۔

اس نے اپنے الفاظ کی تصحیح کی۔۔

منال اتنی بھی بچی نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ ضرور کوئی بات ہے۔۔

بلا آخر وہ اُسے چپ کروانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

اماں چائے اور کھانا لے آئیں۔۔

تب تک ہانیہ منہ ہاتھ دھونے جا چکی تھی۔۔

منال نے اُسے زبردستی کھانا کھلایا۔۔

Classic Urdu Material

وہ ہانیہ کی آج کی حالت دیکھ کر کسی فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ چکی تھی۔۔

کھانا کھانے کے دوران منال اُسے مزے مزے کے جوک سنارہی تھی۔۔ اور وہ زبردستی
ہنس رہی تھی۔۔ آج اُس کی ہنسی ویسی نہیں تھی۔۔ جو اُس کی شخصیت کی پہچان تھی۔۔
آج کی ہنسی بہت کھوکھلی اور بے جان تھی۔۔ سیاہ رنگ جیسی۔۔ تاریک اور تکلیف دہ ہنسی
۔۔ جو سامنے والے کو اُس پہ ترس کھانے پہ مجبور کر دے۔۔

کسی کی آنکھ پر غم ہے

محبت ہو گئی ہو گی۔۔!!

زبان پر قصہ غم ہے۔۔

محبت ہو گئی ہو گی۔۔!!

کبھی ہنسنا کبھی رونا۔

کبھی ہنس ہنس کر رو دینا۔

عجب دل کا یہ عالم ہے۔

محبت ہو گئی ہو گی۔!!

قسط بائیس۔

روحان پچھلے ایک ہفتہ سے اُسے کالز کر رہا تھا۔ لیکن وہ اُس کی کالز کا کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔ ابھی بھی وہ بی بی جان کے کمرے سے اُٹھ کر آئی تھی۔ اُس دن کے بعد وہ دو گھنٹے روز بی بی جان کے ساتھ بتانے لگ گئی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ بی بی جان اُس کے ماں باپ کو فون کریں۔ اور وہ سات سمندر پار اُس کے دکھ میں بیٹھے رہیں۔ وہ اُن کو ایسا کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی کہ وہ اُس سے کوئی بھی سوال کریں۔

وہ کمرے میں آئی تو اس کا فون بج رہا تھا۔ اُس نے دیکھا روحان کی ہی کال تھی۔ آج نہ چاہتے ہوئے بھی اُس نے کال پک کر لی تھی۔

ہیلو۔۔ ہانیہ کیسی ہیں آپ۔۔؟

ہیلو۔۔ ہیلو۔۔ ہانیہ۔۔!!

روحان ہیلو ہیلو کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ چپ چاپ فون کان سے لگائے بیٹھی تھی۔۔

آپ برہم ہی سہی،

بات تو کر لیں ہم سے۔۔

کچھ نہ کہنے سے

محبت کا گماں ہوتا ہے۔۔!!

اُس نے بہت مشکلوں سے یاد کیا ہوا شعر کہا تھا۔۔ یہ سب اُس کا مزاج نہیں تھا۔۔

مجھے لگتا ہے آپ ناراض ہیں مجھ سے؟؟ وہ خود سے ہی سوال کر رہا تھا۔۔

کافی دیر وہ سنتی رہی۔۔ روحان ہانیہ ہانیہ پکار رہا تھا۔۔

نہیں میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔۔ بس کچھ دن بہت مصروف رہی ہوں۔۔ اب

فرصت ملی ہے۔۔ وہ اتنا آہستہ بولی کہ اسے اپنی آواز بہت ہی کھوکھلی محسوس ہوئی۔۔

کیا کر رہی تھیں آپ۔۔؟ وہ بات کرنے پہ مصر تھا۔۔

کچھ نہیں بی بی جان کے پاس بیٹھی تھی۔ ابھی اپنے کمرے میں آئی ہوں بس۔

Classic Urdu Material

آپ بتائیں آپ کیسے ہیں؟ اُس نے بھی حال پوچھ ہی لیا۔

میں بس ٹھیک ہوں۔۔ اس وقت دل کا مریض ہوں۔۔ ہا ہا ہا۔۔ وہ اپنی بات پر خود ہی ہنسا۔

ہانیہ بھی اُس کی بات سن کر مسکرا پڑی۔

کیا آپ میرا علاج کرنا پسند کریں گے ڈاکٹر ہانیہ۔۔؟؟

وہ اب فری ہو رہا تھا۔

آپ کو علاج سے زیادہ مار کی ضرورت ہے روحان بیگ۔

وہ سنجیدہ تھی۔۔ لیکن وہ ہر گز سنجیدہ نہیں تھا۔

ہا ہا ہا۔۔ آپ غصے میں اور بھی اچھی لگتی ہیں۔

وہ دل سے اُس کی تعریف کر رہا تھا

Classic Urdu Material

ہانیہ کیا ہم پھر سے دوست نہیں بن سکتے۔۔ ایسے دوست جو ایک دوسرے سے ہر بات کر سکیں۔ میرے نزدیک آپ کی محبت سے زیادہ اہم ہے آپ کی دوستی۔۔ کیا مجھے اپنی پرانی والی ہانیہ واپس مل سکتی ہے؟؟ جسے میں آنے سے پہلے لاہور چھوڑ کر آیا تھا۔

بھلے آپ مجھ سے چاہت کا رستہ نہ رکھیں۔۔ لیکن دوستی کا رشتہ تو رکھ سکتی ہیں نہ؟؟

وہ اُس کی چاہت کا طلبگار نہیں تھا۔۔ بلکہ اُس سے اُس کی دوستی کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔ تو میں نے کب کہا کہ ہم دوست نہیں ہیں؟؟

اُسے ترس آنے لگا تھا روحان پر۔۔

کیا ہم اچھے دوست ہیں پہلے کی طرح۔۔؟؟

وہ اُس کے منہ میں اپنے لفظ ڈال رہا تھا۔۔

ہاں ہم اچھے دوست ہیں۔۔ جیسے لاہور میں تھے۔۔ اب خوش؟؟ وہ بھی مان گئی تھی۔۔

اچھا تو پھر آپ اسلام آباد ہی آجائیں۔۔ میں آپ کو اپنا شہر دکھاتا ہوں۔۔

وہ اُسے کھلے دل سے دعوت دے رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

میں اسلام آباد آکر کیا کروں گی؟؟ سنا ہے شہرِ خموشاں ہے۔۔ کوئی رونق میلہ نہیں
وہاں۔۔ ہمارے لاہور والی بات نہیں ہے وہاں۔۔

آپ آئیں گی تو رونق خود بخود لگ جائے گی۔۔ اس نے ہنس کر کہا تھا۔۔

آپ نہیں باز آؤ گے مجھے یقین ہو گیا ہے۔۔ وہ بھی ہنس پڑی تھی۔۔

اس کے بعد وہ دونوں ہلکی پھلکی گپ شپ کرتے رہے۔ اُس سے بات ختم کر کے ہانیہ کا
موڈ بہتر ہو چکا تھا۔۔

اُس نے اپنے آپ کو حالات کے سپرد کر دیا تھا۔۔ وہ کالج بھی باقاعدگی سے جانے لگ گئی
تھی۔۔ بی بی جان کے ساتھ وقت گزارنے لگی تھی۔۔ وقت پہ کھانا کھانے لگی تھی۔۔
اپنے مام ڈیڈ سے روز بات کرنے لگی تھی۔۔ دوسرے لفظوں میں اُس نے خود کو سنبھال
لیا تھا۔

ہر انسان کی زندگی میں ایسا لمحہ ضرور آتا ہے جب اُسے خود بھاگنے کی بجائے حالات کا سامنا
کرنا پڑتا ہے۔ ہانیہ کی زندگی میں شاید وہ لمحہ آچکا تھا۔۔

Classic Urdu Material

عائشہ بیگم کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ اُن کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے میں ناکام رہی تھیں۔ ابھی ہاشم اور مشال کے نکاح کو صرف چھ ماہ ہی تو ہوئے تھے۔ اور ان چھ ماہ میں ہر فرد نے اُن کی خوب خدمت کی تھی۔ سکندر بخت نے ہاشم اور صفیہ بخت کو بھی بتا دیا تھا کہ ڈاکٹر نے اُن کی بہن کو جواب دے دیا تھا۔ لیکن یہ بات مشال سے ابھی تک چھپائی گئی تھی۔

مشال دن رات اپنی ماں کے لیئے دعائیں کر رہی تھی۔ لیکن یا تو اس کی دعاؤں میں وہ اثر نہیں تھا جو اُس کی ماں کی سانسیں بڑھا دیتیں۔

یا پھر اُس کی یہ دعائیں قبولیت کے مرحلے تک نہیں پہنچ سکی تھیں۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک انسان اتنی شدت سے کسی اپنے کی زندگی کی دعا مانگے اور اللہ اُسے قبول نہ کرے۔؟؟ وہ اللہ جو اپنے ہاتھوں سے تخلیق کیے ہوئے انسان سے ستر

ماؤں جتنا پیار کرتا ہے۔ وہ کیسے کسی بھی دعا کو رد کر سکتا ہے؟؟ انسان نادان ہے جو صرف

اپنی اوقات کے مطابق مانگتا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس دعا کو کب قبول کرنا ہے؟ اور

کس کے بدلے انسان کو کیا عطا کرنا ہے۔؟

Classic Urdu Material

وہ اپنی شان کے مطابق عطا کرتا ہے۔۔ اور اُس کی من پسند عطا میں ہی ہماری بقا ہے۔۔
وہ بھی ایک عام سادہ تھا۔۔ مثال صبح سے ہی اپنی ماں کے ساتھ چپکی بیٹھی تھی۔۔ آج
صبح سے اُن کی طبیعت سنبھل نہیں رہی تھی۔۔ پانی کا گھونٹ بھی اُن کے حلق سے نہیں
اُتر رہا تھا۔ وہ کومہ کی حالت میں تھیں۔۔ اُن کی پہچان کرنے کی صلاحیت بھی جواب دے
گئی تھی۔۔ صرف نبض چل رہی تھی۔۔

سورت یسین کی تلاوت کی جا رہی تھی۔۔ پانی پر دم کر کے اُن کو پلانے کی کوشش ہو رہی
تھی۔ لیکن سب بے سود تھا۔۔ اُن کے حلق سے پانی نہیں اتر رہا تھا۔۔

بلا آخر عصر کے وقت اللہ کو اُن پر رحم آگیا۔۔ یہ اللہ کا کرم ہی ہے کہ جب ہم اپنے کسی عزیز
کی تکلیف نہیں دیکھ پاتے تو اللہ انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے۔۔ ورنہ اُس کے لیے کیا مشکل
ہے کہ وہ ہمارے پیاروں کو ہمارے سامنے ہی نہ ختم ہونے والی تکلیف میں رکھے۔۔ یہ
اُس کا فضل ہے کہ اُس نے انسان کی زندگی میں موت کا عنصر رکھا۔۔ ورنہ اس دنیا کی
خوشیاں مختصر ہو جاتیں اور دکھ ابدی ہو جاتے۔۔ طویل سے طویل تر۔۔ کبھی نہ ختم ہونے
والے۔۔

Classic Urdu Material

عائشہ بیگم اپنے شوہر کے پاس چلی گئی تھیں۔۔ مشال نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا۔۔
صفیہ بیگم انہیں سینے سے لگا کر تسلی دے رہی تھیں۔۔ ہاشم کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔ وہ
اُس کے آنسو روک لیتا۔۔ اُس کے اندر کا دکھ اپنے اندر سمو لیتا۔۔ لیکن یہ سب اُس کے
ہاتھ میں نہیں تھا۔۔

سکندر بخت کی کمر ٹوٹ گئی تھی۔۔ شانی نہ صرف اپنے ماموں کو بلکہ اپنی بہن کو بھی
سنجھال رہا تھا۔۔ اب وہ دونوں ہی ایک دوسرے کا سہارا تھے۔۔ بھائی کتنے ہی چھوٹے
کیوں نہ ہوں۔۔ بہنوں سے ہمیشہ بڑے ہی ہوتے ہیں۔۔ اس وقت وہ کسی بڑے بھائی کی
طرح مشال کو اپنے بازوؤں میں لے کر دلا سہ دے رہا تھا۔۔ حالانکہ ماں تو اُس کی بھی گئی
تھی اس دنیا سے۔۔ وہ صرف مشال کی ماں نہیں تھی۔۔

کچھ دیر بعد منال اور ہانیہ بھی پہنچ گئی تھیں۔۔ اب اُس کا دکھ سمیٹنے والے زیادہ ہو گئے
تھے۔

Classic Urdu Material

خوشی اور غم کا بھی عجیب رشتہ ہے۔۔ خوشی انسان اکیلا ہی سمیٹ لیتا ہے۔۔ اُسے بانٹنے کی حاجت نہیں ہوتی۔۔ لیکن دکھ بانٹنے کے لیے اسے ہمیشہ کسی نہ کسی کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔۔

عائشہ بیگم کے ساتویں کا ختم ہو چکا تھا۔۔۔
منال ساتویں دن آتی رہی تھی۔۔ رات جب سونے کا وقت ہوتا تو وہ گھر چلی جاتی۔ اب سکندر بخت کے گھر میں زندگی معمول پر آنے لگ گئی تھی۔۔ مشال ابھی تک کالج جانا سٹارٹ نہیں ہوئی تھی۔۔ صفیہ بیگم اُسے دوبارہ سے کالج جانے پہ راضی کر رہی تھیں۔۔۔ شانی نے دوبارہ سکول جانا شروع کر دیا تھا۔۔ لیکن مشال کے لیے سب کچھ دوبارہ سے شروع کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

ہاشم بھی ایک ہفتے بعد آج یونیورسٹی گیا تھا۔۔ جب وہ واپس آیا تو مشال بدستور اپنے کمرے میں تھی۔۔ اپنی ماں کے جانے کے بعد اُس نے اپنے آپ کو صرف کمرے تک محدود کر لیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

ہاشم نے کپڑے بدل کر ماں سے مشال کا پوچھا۔

وہی جواب ملا جو وہ جانتا تھا کہ وہ روز کی طرح کمرے سے ہی نہیں نکلی۔

وہ اپنا اور اُس کا کھانا نکال کر اس کے کمرے کی طرف آیا۔

دستک دینے پہ کوئی جواب نہ دینا مشال کی پرانی عادت تھی۔

مشال پلیز دروازہ کھولو۔ میرے ہاتھ میں گرم گرم کھانا ہے۔ اور میرا ہاتھ جل رہا ہے۔

مشال نے دروازہ کھول دیا تھا۔

وہ پچھلے ایک ہفتے سے صرف اتنا ہی کھا رہی تھی۔ جس سے زندہ رہا جاسکے۔ اس لیے

بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اُس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے مزید گہرے ہو گئے تھے۔

آنکھیں بھی بہت رونے کی وجہ سے اب سو جی رہتی تھیں۔

ہاشم کا دل کٹ گیا اُس کو اس حالت میں دیکھ کر۔

Classic Urdu Material

کھانے کی ٹرے اُس کے سامنے رکھ کر وہ وہیں بیٹھ گیا۔ وہ بھی دیوار کا سہارا لیتے ہوئے اپنے آپ میں سمٹ کر بیٹھ گئی تھی۔

اب تم خود کھاؤ گی یا میں اپنے ہاتھ سے کھلاؤں؟؟

مشال نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ اُسے لقمے بنا کر دینے لگا۔ اور وہ چپ چاپ کھانے لگی۔

ایک دو لقموں کے بعد اس نے بس کر دی۔

آج ایک دو لقموں پہ بس نہیں ہو گی سارا کھانا ختم کرنا پڑے گا۔ ورنہ میں بھی آج کچھ

نہیں کھاؤں گا۔ پھر شاید تمہیں پتہ چلے کہ جب کوئی اپنا بھوکا رہتا ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔؟؟

وہ اُسے دھمکی دے رہا تھا۔

وہ اپنے ہاتھ سے لقمہ بنانے لگی۔ اور ہاشم کی طرف بڑھایا۔

اُس نے حیرت کے ساتھ منہ کھولا اور اس کے ہاتھ سے کھانا چکھا۔

Classic Urdu Material

ارے واہ۔۔ کھانا سچ میں مزیدار ہے آج یا صرف تمہارے ہاتھ کا کمال ہے۔۔؟؟

وہ اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔

کھانا اچھا ہے۔۔ میرے ہاتھ کا کوئی کمال نہیں۔۔ مثال نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

نہ۔۔ نہ۔۔ میں نہیں مانتا۔۔ کوئی تو بات ہے۔۔

آج ہاشم بخت تو واقعی ہی بخت والا ہو گیا۔ اُن کی منکوحہ صاحبہ نے اپنے ہاتھ سے کھلانے کا ریکارڈ بنا ڈالا۔۔

مثال نے دوسرا قلم بنا کر دیا۔ تو وہ مزید حیران ہوا۔۔

مثال کا ہنسنے کو دل نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ ہنس پڑی۔۔

وہ جانتی تھی کہ وہ اتنے دن سے اپنے پیاروں کو تنگ کر رہی تھی۔۔ اور وہ بنا کوئی شکوہ کیے

اُس کا دل بہلانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔ منال۔۔ ہاشم۔۔ شانی۔۔ صفیہ بخت۔۔

سکندر بخت سب ہی اُس کی دلجوئی میں لگے ہوئے تھے۔۔ وہ ان پیاروں کو مزید نہیں ستانا

چاہتی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اچھا اب کل سے کالج جانا بھی شروع کر دو۔۔ ماما بابا پریشان ہیں۔۔ تم اپنی روٹین پر آؤ گی تو وہ بھی فکر مند نہیں ہوں گے۔۔

اوکے۔۔ کل سے کالج بھی جاؤں گی۔۔ اُسے خبر نہیں تھی کہ وہ اتنی آسانی سے مان جائے گی۔۔

وہ بھی خوش ہو گیا۔۔

اور اب وقت پہ کھانا کھاؤ گی۔۔؟؟ ٹھیک ہے نہ؟؟ مشال نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

چلو پھر اسی خوشی میں آسکریم کھانے چلتے ہیں۔۔

اوکے تم چلو میں چیخ کر کے آتی ہوں۔۔

اُسے جینا تھا۔۔ شانی کے لیے۔۔ اپنے لیے۔۔ اور سب سے بڑھ کر ہاشم کے لیے۔۔

جس کی محبت اُسے زندگی کی طرف کھینچ لائی تھی۔۔

اُس کی آنکھوں میں ڈھیروں ڈھیروں تھامشال کے لیئے۔۔

مشال نے بھی اُسی محبت سے ہاشم کو دیکھا تھا اور مسکرا دی تھی۔۔

کبھی کبھی توں میرے دیکھنے کو دیکھا کر۔۔

کبھی کبھی تو محبت سے دیکھتا ہوں میں۔۔!!

موسم کافی حد تک بدل چکا تھا۔ اماں نے کمر اور گرم بستر پیٹی میں رکھ دیئے تھے۔۔
سخت گرمیوں کے دن شروع ہو چکے تھے۔ اب اے سی کے بناء بیٹھنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔

منال پچھلے کچھ دنوں بہت مصروف رہی تھی۔ مشال کی امی کی وفات نے اُس کی مصروفیت کو مزید بڑھا دیا تھا۔ پورے دس دن بعد وہ اپنی نارمل روٹین کو پکڑ پائی تھی۔۔

پچھلے دس دن وہ روز مشال کی طرف جاتی رہی تھی۔ بی اماں نے بھی اُسے نہیں روکا تھا۔۔

Classic Urdu Material

ویسے بھی گھر میں اب ڈرائیور چاچا آچکا تھا۔ بی اماں نے اپنے فوجی دیور کو شہر بلا لیا تھا۔ وہ اُن کے پاس ہی رہنے لگا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بی اماں کو اُس کی ٹینشن کم ہو گئی تھی۔ آج بھی وہ ہانیہ کی طرف جانے کے لیے تیار بیٹھی تھی۔ ہانیہ اُسے دو تین دفعہ اپنی طرف آنے کا بول چکی تھی۔ لیکن وہ نہیں جاسکی تھی۔

ڈرائیور چچا نے اُسے گاڑی میں بیٹھ کر آواز دی۔ بی اماں کو خدا حافظ بول کر وہ گھر سے نکل گئی۔

ہانیہ کی طرف پہنچی تو وہ بی بی جان کے ساتھ کچن میں لگ ہوئی منال کے لیے کوفتے بنا رہی تھی۔

اے واہ تمہیں کو کنگ آتی ہے۔؟ بی بی جان سے مل کر وہ ہانیہ کو گلے لگا رہی تھی۔

نہیں آتی تو نہیں۔ لیکن تمہارے لیے کچھ بھی۔ ہانیہ نے خوش دلی سے مالی کو گلے لگایا۔

تم بیٹھو۔ یہاں بہت گرمی ہے۔ میں لاؤنج میں اے سی چلا آئی تھی۔ وہیں آتی ہوں۔

Classic Urdu Material

اُس نے منال کو کچن سے باہر دھکیلا۔۔

خان بابا منال کے لیے شربت بنا لائے۔۔

اُس نے لاؤنج میں جا کر ٹی وی آن کر لیا۔۔ ہانیہ بھی وہیں آگئی۔۔

کچھ دیر وہ مووی سلیکٹ کرتی رہیں۔ پھر ایک ہارر مووی دونوں کو پسند آہی گئی۔۔ مووی لگا کر وہ دونوں چپک کر بیٹھ گئیں۔۔

منال نے نوٹ کیا کہ ہانیہ آج کافی دن بعد اس قدر ایکٹو ہوئی تھی۔۔ ورنہ پچھلے دو ماہ سے وہ بہت اُداس اور خاموش سی ہو گئی تھی۔۔ آج اُسے دیکھ کر منال بھی خوش ہوئی تھی۔

مووی دیکھنے کے بعد انہوں نے بی بی جان کے ساتھ کھانا کھایا۔۔

بی بی جان بھی منال کی بلائیں لیتی رہیں۔۔ اور اُسے ہفتے میں دو بار آنے کا پابند کرتی

رہیں۔۔

منال نے بھی وعدہ کر لیا کہ اب وہ ہر ہفتے بی بی جان سے ملنے آئے گی۔۔

Classic Urdu Material

کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں ہانیہ کے کمرے میں چلی گئیں۔۔ کالج کی بہت سی باتیں تھی کرنے کو۔۔

باتیں کرتے کرتے ہانیہ نے ایک دم منال سے پوچھا۔۔

مالی تمہیں میرا بھائی وارث جان کیسا لگتا ہے؟؟

کیا مطلب کیسا لگتا ہے؟؟ مالی اس سوال سے حیران ہوئی تھی۔

میرا مطلب ہے۔۔ کہ کیسا۔۔؟؟ آئی مین۔۔؟؟ اوہ کیسے ایکسپلین کروں۔۔؟؟

وہ خود نہیں جانتی تھی کہ کونسے لفظ چنے۔۔؟؟

اوکے۔۔ لسٹن۔۔ میں تمہیں اپنی بھابی بنانا چاہتی ہوں یار۔۔ تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو۔۔

میرا دل ہے ان فائنل کے بعد ہم تمہارے گھر پر اپر رشتہ لے کر آئیں۔۔ مام ڈیڈ بھی آنے والے ہیں۔۔ تب تک وارث جان بھی آجائیں گے۔۔

وہ اُسے ساری رام لیلا سنار ہی تھی۔

Classic Urdu Material

منال کو اس کی معصومیت پہ ہنسی آگئی۔۔

ہانیہ میں نے کبھی ایسا سوچا نہیں ہے۔۔ وہ صاف جواب دے رہی تھی۔۔

اوہ تو بابا اب سوچ لو۔۔ میرا بھائی بہت اچھا ہے۔۔ اُس نے آج تک کسی لڑکی کو بھی نہیں

دیکھا۔۔ دوستی کرنا تو دور کی بات ہے۔۔ میں گارنٹی دیتی ہوں اپنے بھائی کی۔۔

وہ ایک دم وارث جان کی وکیل بن گئی تھی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ میں نے کب کہا کہ تمہارے بھائی کا کہیں چکر ہے؟؟

میں تو اپنی بات کر رہی ہوں۔۔ میں نے تو تمہارے بھائی کو کبھی غور سے دیکھا ہی نہیں۔۔

منال اسے انکار کر رہی تھی۔۔

لو اس میں کیا بڑی بات ہے؟؟ ایک منٹ رُو۔۔

اُسے ہاتھ کا اشارہ کر کے اُٹھی۔۔ الماری سے ایک البم نکالا۔۔ اور اُس کے سامنے رکھ

دیا۔۔

Classic Urdu Material

یہ ہمارا فیملی البم ہے۔۔ اس میں وارث جان کی بہت بہت زیادہ تصویریں ہیں۔۔ تم تسلی سے بیٹھ کر دیکھو۔۔ میں ابھی بی بی جان کو دوا دے کر آتی ہوں۔۔ اُن کی دوا کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔

البم اُسے پکڑا کر وہ باہر نکل گئی۔۔

منال نے مسکرا کر البم دیکھنا شروع کر دیا۔۔

ہانیہ اور وارث کے بچپن کی تصویروں سے البم شروع ہو رہا تھا۔۔ وہ ایک ایک کر کے

ساری پکچرز دیکھتی چلی گئی۔۔ بچپن۔۔ سکول۔۔ کالج کی بہت سی پکچرز تھیں۔۔

اور آخر میں لاسٹ فنکشن کی پکس بھی تھیں۔۔ جو بی بی جان اور ادا جان کی انیورسری پر

کھینچی گئی تھیں۔۔

اُس میں آئے بہت سے مہمانوں کی طرح منال اور مشال کی بھی کچھ پکچرز تھیں۔۔

لیکن منال نے نوٹ کیا کہ انہی تصویروں میں ایک دو گروپ فوٹوز کو چھوڑ کر جہاں ہانیہ

وہاج کے ساتھ اکیلی کھڑی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہاں وہاج کے منہ پر بال پین سے بہت بڑے کر اس لگے ہوئے تھے۔ وہاج کے منہ پر اس قدر سیاہی ملی ہوئی تھی کہ اُسے پہچاننا مشکل تھا۔۔۔ اور وہ پکچرز کہیں کہیں سے پانی کے نشان ہونے کی وجہ سے خراب ہو چکی تھیں۔۔۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ان تصویروں کو دیکھنے والا انہیں آگے رکھ کر روتا رہا ہے۔۔۔ کیوں کہ وہ آنسو کے قطروں جیسے نشان ہی تھے جنہوں نے تصویروں کو خراب کر دیا تھا۔۔۔

منال کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔ اب اُس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔۔۔ جب تک ہانیہ بی بی جان کو دودا دے کر لوٹی وہ البم الماری میں رکھ چکی تھی۔۔۔ اور کسی فیصلہ کن نتیجے پر بھی پہنچ گئی تھی۔۔۔ منال جان گئی تھی۔۔۔

کہ اس کی یہ پیاری سی دوست ہانیہ جبار واقعی سردار وہاج سلطان سے محبت کرنے کی غلطی کر بیٹھی تھی۔۔۔

میرا کارنامہ زندگی۔۔۔

میری حسرتوں کے۔۔۔

Classic Urdu Material

سو اچھ بھی نہیں۔۔۔

یہ کیا نہیں۔۔۔

وہ ہوا نہیں۔۔۔

یہ ملا نہیں۔۔۔

وہ رہا نہیں۔۔۔!!

قسط نمبر تیس۔۔

نازلی اس اچانک تحفے کو دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سمار ہی تھی۔ وہاں نے اُسے گاڑی کا سر پرانزدے کر بہت حیران کر دیا تھا۔۔

یہی وجہ تھی کہ اُس نے اپنے گھر پر پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں وہاں اور اُن کے کچھ مشترکہ دوست بھی تھے جو اب نازلی کو بھی اچھی طرح جانتے تھے۔ اس کے علاوہ نازلی

Classic Urdu Material

کی اپنی چند ایک دوستیں تھیں۔۔۔ جو نازلی کی اُس وقت دوست بنی تھی جب وہ اس ناچ گانے کے دھندے میں نئی نئی آئی تھی۔۔۔

وہ ساری ہی چند ہزار کی ماہانہ آمدن والی تھیں۔۔۔ اور نازلی کی قسمت دیکھ کر رشک کرتی تھیں۔۔۔ کہ اُن کے بعد آنے والی لڑکی اپنی ہی عمر کے لڑکے کو پھنسا بیٹھی تھی اور پچھلے تین چار سال میں ایک پر ہی لگی ہوئی تھی۔۔۔ اُن کے نصیب میں کوئی جوان عاشق نہیں تھا نازلی جیسا۔۔۔ جو اتنے لاڈ پیار سے رکھتا۔۔۔ جو نہ کسی غیر کے سامنے ناچنے دیتا نہ کسی غیر کو نوچنے دیتا۔۔۔

اُنہیں نوچنے والے تو چالیس پچاس یا اس سے بھی بڑی عمر کے بڑھے کھوسٹ ہوتے تھے۔۔۔ جو ایک رات میں اُن کی جوانی کے ساتھ خون تک چوس لیتے تھے۔۔۔ جنہیں وہ کسٹمرز کم اور ڈریکولاز زیادہ لگتے تھے۔۔۔ وہ سب نازلی کو دیکھ کر کم اور وہاج کو دیکھ کر زیادہ ٹھنڈی آہیں بھرتی تھیں۔۔۔

اب جب نازلی نے اُن سب کو فون کر کے بتایا کہ وہاج نے اُسے نئی گاڑی تحفے میں دی ہے تو وہ سب ہی دیکھنے کو بے تاب تھیں۔۔۔

Classic Urdu Material

نازلی بھی اُن کے سامنے اتر کر چلتی تھی۔۔ اترائے بھی کیوں نہ؟؟ آخر کو ملک کے مشہور سیاست دان کا بیٹا ان کا اکلوتا وارث سردار وہاج سلطان جان دیتا تھا نازلی پہ۔۔ اُس کے دل کی ملکہ تھی وہ۔۔ اُس کی راتوں کی تنہائی ختم کرنے والا جگنو تھی وہ۔۔ اُس کا اترانا تو فطری عمل تھا۔۔

سرشام ہی محفل سچ گئی تھی۔۔ نازلی کی سب دوستیں پہنچ چکی تھیں۔۔ اور کچھ اُسی کی طرف تیار ہو رہی تھیں۔۔ وہاج اور نازلی کے دوست بھی پہنچ گئے تھے۔۔ صرف وہ ہی تھا جو ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔۔

ساری محفل اُس کا انتظار کر رہی تھی۔۔ جو لڑکیاں تیار ہو رہی تھیں وہ بھی اب بن ٹھن کر بیٹھی تھیں۔۔ ان پارٹیز میں پارٹنر کی ضرورت رہتی ہے۔۔ نازلی کی سب دوستوں نے اپنی اپنی مرضی کا بندہ چن لیا تھا۔۔ یاہر بندے نے اُن میں سے اپنی مرضی کی لڑکی کو چنا تھا یہ فیصلہ کرنا تھوڑا مشکل تھا۔۔

نازلی نے سارا کھانا وہاج کی پسند کا بنوایا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ بار بار جا کر کچن میں انتظامات دیکھ رہی تھی۔۔۔ خانساں کی شامت آئی ہوئی تھی آج اُس کے ہاتھوں۔۔۔ پاکستانی۔۔۔ انڈین۔۔۔ چائینز۔ سب کی دودو ڈشز بنائی گئی تھیں۔۔۔۔۔ اُس کا شیف بہت ماسٹر تھا اچھا کھانا بنانے میں۔۔۔ اور وہاں کو اُس کے ہاتھ کا کھانا پسند بھی تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اُسے اچھی خاصی تنخواہ سے نواز رہی تھی۔۔۔

مہینے میں ایک آدھ دعوت رکھ کر وہ اپنے دوستوں سے بھی داد سمیٹ لیتی تھی اُن کے من پسند کھانے کھلا کر۔۔۔ آج کی دعوت کا بھی خاص مینیو ترتیب دیا گیا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے نازی بار بار اپنی تسلی کر رہی تھی۔۔۔ وہاں کو کھانے کی ٹیبل پر ہر چیز پر فیکٹ چائے ہوتی تھی۔۔۔

اس کے بعد نازی خود تیار ہونے چلی گئی۔۔۔ آج اُس نے ایک گولڈ کلر کی ساڑھی نکالی تھی۔۔۔ جو کمر سے بیک لیس تھی۔۔۔ صرف بلاؤز کو باندھنے کے لیے ایک ڈوری کمر کے نیچے باندھی گئی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ خوبصورت ٹسلسز لٹک رہے تھے۔۔۔ ساڑھی فل شماری تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

سامنے کا گلا بھی کافی ڈیپ تھا۔ اور پیٹ کے پاس بھی اُس نے گولڈ کی ایک چین باندھ رکھی تھی جو کمر کے سائڈ پہ لٹک رہی تھی۔

جب وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو پہلے سے تیار لڑکیوں کو اپنا آپ ایک دم پھیکا لگنے لگا۔۔۔ سب نے ہی اس کی تعریف کی۔ وہ ابھی سب کی تعریفیں سمیٹ ہی رہی تھی کہ وہ اندر داخل ہوا۔

نازلی نے اُس کی طرف دیکھا وہ آج بھی سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔ پاؤں میں بلیک پشاور ی چپل۔۔۔ کندھوں پہ آف وائٹ شال رکھے ہوئے وہ وہاں موجود ہر مرد کی مردانگی کو مات دے گیا تھا۔

اُس کے علاوہ بھی کچھ مرد حضرات شلوار قمیض میں تھے۔ لیکن وہ اتنے نہیں بچ رہے تھے۔ پنجابی کی کہاوت اُس پہ فٹ آتی تھی

پاجانے ہر کوئی۔۔۔۔۔ ٹھمکا جانے کوئی کوئی۔۔۔

اُس پہ ہر رنگ چٹا تھا۔

نازلی نے مسکرا کر اُسے دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اُس کی بلائیں لیں۔

Classic Urdu Material

اُس نے بھی آنکھوں سے ہی شکریہ ادا کر دیا تھا۔

اب مرکز نگاہ وہ تھا۔ نازلی بھی پھسکی پڑ گئی تھی اُس کی مردانہ وجاہت کے سامنے۔

وہ وہیں صوفے پر ٹک گیا۔ سب اٹھ اٹھ کر اُس سے مل رہے تھے۔

آخر میں نازلی آئی اور وہاج نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اُسے سینے سے چمٹا لیا۔

وہ جھٹکا کھا کر اس پہ گرمی وہاج نے اپنے گرم ہونٹ اُس کی گردن پہ لگا کر بوسہ لیا۔ اور وہ

شرم سے لال ہو گئی۔ سب نے تالیوں سیٹیوں سے وہاج کی اس حرکت کو سراہا۔

نازلی سنبھلی۔ اور اُس کے برابر صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا داہنا بازو نازلی کی کمر سے

لپٹا لیا تھا۔ اور وہ چھوٹی موٹی سی ہو گئی تھی۔

آج کی محفل میں نازلی کی کچھ دوست رقص کرنے والی تھیں۔ اُس کے آتے ہی کمرے

کی بتیاں گل کر دی گئیں۔ اور دیئے جلادے گئے۔ جام بھی تھا شباب بھی تھا۔ سب

ہی مست ہونے لگے۔

کوئی کسی کے ہونٹوں کو چھو رہا تھا۔ کوئی دوسرے کے جسم کے پسندیدہ حصوں کو۔

کوئی کسی کے سینے میں منہ دیئے بیٹھا تھا۔ کوئی کسی کی زلفوں میں چہرہ چھپا رہا تھا۔ کوئی

Classic Urdu Material

روک ٹوک نہیں تھی۔۔۔ چند لڑکے لڑکیاں بانہوں میں بانہیں ڈالے جھوم رہے تھے۔۔۔ کچھ لڑکیاں اپنی اپنی آواز میں کسی نہ کسی کو دو بول پیش کر رہی تھیں۔۔۔ کوئی گانا گا رہی تھی۔۔۔ کوئی شعر سنار ہی تھی۔۔۔ محفل کا رنگ جمع ہوا تھا۔۔۔

کوئی محور قص ہے، تو۔۔۔

کوئی گم ہے، خیال یار میں۔۔۔

یہ مدہوشی کے رنگ ہیں۔۔۔

نہیں کچھ کسی کہ اختیار میں۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

محفل ختم ہوئی۔۔۔ سب کو وہ سر پر اُتر دیکھنے کا شوق تھا جو وہاں نے نازلی کو دیا تھا۔۔۔ وہ سب گھر کے پچھلے حصے میں گئے۔۔۔ گاڑی پر سے کپڑا ہٹایا گیا۔۔۔ اور سب کی چنجیں نکل گئیں۔ وہاں کے دوستوں نے واہ واہ کا نعرہ لگایا۔۔۔ لڑکیوں نے اپنے ہونٹ چبا ڈالے۔۔۔ سچ میں بہت خوبصورت تحفہ تھا۔۔۔

کمال ہو گیا۔۔۔ کمال کر دیا۔۔۔ کی صدا بلند ہو رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

نازلی کا سر اور اونچا ہو گیا۔۔ گردن تن گئی۔۔ غرور سے۔۔ خوشی سے۔۔ اُس نے وہاں کا ہاتھ کس کر پکڑ لیا تھا۔۔

بہت بہت شکریہ۔۔ نوازش سائیں۔۔ میں آپ کا یہ تحفہ بھی دل سے لگا کر رکھوں گی۔۔
اُس نے حسن کی اس مورت کو گلے سے لگا کر اُس کے گال پر اپنی دوستی اور نوازش کی مہر ثبت کی۔۔ اور وہ لجا گئی۔۔

اتنے میں خانساں نے کھانا لگنے کی اطلاع دی اور سب نے اندر کی طرف دوڑ لگا دی۔۔

نازلی بھی تشکر سے مسکراتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھام کر اُس کے ساتھ چل پڑی۔۔

میرے حق میں کوئی دعا سائیں۔۔۔

بے رنگ ہوں رنگ چڑھا سائیں۔۔۔!!

منال جب سے ہانیہ کی طرف سے آئی تھی۔۔ بہت بے چین ہو گئی تھی۔

وہ دو باتوں کو لے کر الجھ گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

ایک تو اُس کی وارث جان کی شادی کی بات۔۔ جو اُس کے لیئے کسی شک سے کم نہیں تھی۔۔ اُس کا حیران ہونا بجا تھا۔۔ ہانیہ نے بات ہی ایسی کر دی تھی۔۔

اُس نے تو وارث جان کو کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا تھا۔۔

گو کہ وہ دیکھنے میں بھی بہت اچھا تھا۔۔ اس کا فیوچر بھی سیکیور تھا۔۔ لیکن منال اور اُن کے اسٹیٹس میں بہت فرق تھا۔۔ اُن کی فیملی بہت زیادہ امیر کبیر اور کسی حد تک آزاد خیال بھی تھی۔۔

جبکہ منال کی زندگی بہت متوسط حالات میں گزر رہی تھی۔ گو کہ اُن کے پاس اللہ کا دیا

سب کچھ تھا۔۔ بی اماں نے اُس کی تربیت بہت اچھی کی تھی۔۔ اور بی اماں نے اُسے کبھی

اپنے سے اوپر ہو کر خواب نہیں دیکھنے دیئے تھے۔۔

اس لیئے اُس کے دل میں ایسی کوئی چاہ تھی بھی نہیں۔۔ کہ اُسے ہانیہ کا پُرپوزل جیک

پاٹ لگے۔۔

Classic Urdu Material

ویسے بھی وہ ابھی شادی جیسے امتحان میں نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔ وہ اپنے بل بوتے پر کچھ کرنا چاہتی تھی۔۔ کچھ بننا چاہتی تھی۔۔ اس لیئے ابھی اس وقت اتنا چھارشتہ آنا اُس کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔

وہ چاہتی تو وہیں صاف انکار کر سکتی تھی۔۔ لیکن وہ ہانیہ کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔ آج اتنے دن بعد تو اُس نے ہانیہ کو خوش دیکھا تھا۔۔ اُس نے سوچا بی اٹاں سے بات کر کے ہی کوئی فیصلہ کرے گی۔۔

جو دوسری بات اُسے پریشان کر رہی تھی۔۔ وہ ہانیہ کے دل میں وہاج کے لیئے انسیت

تھی۔ جس سے شاید وہ بھی بے خبر تھا۔۔ اور ہانیہ بھی اس سب سے نظریں چرا رہی تھی۔ حالانکہ ہانیہ اُسے بہت عزیز تھی۔۔ اُسے وہاج سے کہیں زیادہ اچھے رشتے مل سکتے تھے۔۔ تو اب ایک دوست کی حیثیت سے منال کا فرض بنتا تھا کہ وہ اپنی اس دوست کے دل کا حال وہاج تک پہنچائے۔۔

اسی مقصد کے تحت وہ کل رات سے سلطان فارمز والا وزٹنگ کارڈ ڈھونڈ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اپنا سارا بیگ اُس نے دیکھ لیا تھا۔ اُسے اچھی طرح یاد تھا کہ کارڈ اُس نے بیگ میں ہی رکھا تھا۔۔

اگر ٹیبل پہ رکھا تھا تو پھر اُماں اُسے ٹھکانے لگا چکی ہوں گی۔۔ تب تو کارڈ نہیں ملنے والا تھا۔۔

اچانک اُسے یاد آیا اس نے اپنا ٹریول بیگ الماری سے نکالا۔۔ یہ آخری جگہ تھی جہاں کارڈ ہو سکتا تھا۔۔

اور سارا بیگ چیک کرنے کے بعد اُسے آخر وہ کارڈ مل گیا۔۔

کارڈ پر اُس کا موبائل نمبر اور مینجر کا نمبر درج تھا۔۔
کارڈ ملتے ہی وہ پرسکون ہو گئی تھی۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اگلی صبح فون کرنے کا پکارا ادہ کر کے اُس نے کارڈ تکیہ کے نیچے رکھا اور سو گئی۔۔

اگلی صبح وہ کالج نہیں جانا چاہتی تھیں آج اُسے ایک ضروری کام نمٹانا تھا۔ اس لیے اُس نے دیر تک سونے کا فیصلہ کیا۔۔

Classic Urdu Material

بی اماں اُسے کالج کے لیے اٹھانے آئیں لیکن وہ پڑی سوتی رہی۔۔ اماں واپس چلی گئیں۔۔
دن کے گیارہ بج چکے تھے۔۔ جب وہ اُٹھی۔۔ لیکن ابھی تک بستر میں پڑی تھی۔۔ جب بی
اماں اُسے دوبارہ جگانے آئیں۔۔

اُٹھ جامالی۔۔ تو بہت ستاتی ہے مجھے۔۔ میری بوڑھی ہڈیاں اب اس قابل نہیں ہیں کہ دو
دی دفعہ ناشتہ بناؤں۔۔

میں تو سوچ رہی ہوں اب کوئی کام والی رکھ لوں۔۔ اب ہم دو نہیں۔۔ تین ہو گئے ہیں۔۔
اور تیرے ڈرائیور چاچا کو تو دن میں چار دفعہ بھوک لگتی ہے شوگر کی وجہ سے۔۔ اب مجھ
سے پہلے کی طرح کام نہیں ہوتا بھاگ بھاگ کر۔۔

بی اماں کا ٹیپ ریکارڈ شروع ہو چکا تھا۔۔

اس نے بازو سے پکڑ کر اماں کو بستر میں کھینچ لیا۔۔

اماں چیختی رہیں لیکن اُس نے کس کر جیھی ڈال لی۔۔

آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔ وہ اُن سے زیادہ دیر کوئی بات چھپا نہیں سکتی
تھی۔۔

Classic Urdu Material

رات جس مشکل سے اُس نے نکالی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

کیا بات کرنی ہے؟؟ اب اور وقت ضائع کر دے میرا۔۔ دوپہر کے کھانے کا وقت ہو جانا ہے۔۔

اماں اپنا آپ کو چھڑا رہی تھیں۔۔ لیکن اُس کی گرفت مضبوط تھی۔۔

ایک تو آپ کو ہر وقت لگتا ہے میں مذاق کرتی ہوں۔۔ وہ ہانیہ ہے نہ؟؟ کل اُس نے اپنے بھائی کے رشتے کی بات کی ہے مجھ سے۔۔

لوجی ہم اُسے رشتے کروانے والے لگتے ہیں۔۔؟؟ لو بتاؤ بھلاں۔۔؟؟ اُسے کہو کہ اُن

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اماں تاسف سے بولیں۔۔ وہ بھی ہانیہ کے پہناوے اور بول چال سے سمجھ گئی تھیں۔۔ کہ

وہ بہت اوپر کی چیز ہے۔۔

ارے اماں۔۔ اُس نے اپنے بھائی کا رشتہ میرے لیے بولا ہے۔۔ آپ بھی نہ...؟؟؟

پوری بات تو سن لیا کریں۔۔

اماں کو جھٹکا لگا تھا۔۔

Classic Urdu Material

منال کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

کیا ہوا اٹاں؟؟ آپ کو تو کرنٹ لگ گیا۔۔؟؟ وہ ابھی بھی ہنسنے جا رہی تھی۔۔

مالی تو نے تو بتایا تھا کہ لڑکا کسی سرکاری نوکری میں بہت اونچے عہدے پر ہے؟؟ اٹاں نے اس کی بات یاد کرتے ہوئے کہا۔۔

ہاں اٹاں۔۔ وہ فارن سروسز میں ہے۔۔ بہت اونچا لیول۔۔

اُس نے اٹاں کے انداز میں کہا تھا۔۔

تو انہیں ہم سے رشتہ جوڑنے کی کیا پڑی۔۔؟؟ ویسے بھی وہ تو بہت اونچے لوگ ہیں؟؟

اٹاں یہ بات تو مجھے بھی سمجھ نہیں آئی۔۔ اب ہانیہ نے مجھ سے بات کی تو سوچا آپ کو بتا

دوں۔۔

اٹاں نے پلٹ کر اُس کی طرف دیکھا۔۔ آج کل تیری زیادہ دستی مشال کی بجائے ہانیہ سے

کیسے ہو گئی؟؟ میں بھی سوچوں۔۔؟؟ سچ سچ بتا مالی کہیں تو نے خود آنکھ مٹکا تو نہیں لگا لیا

اُس کے بھائی سے۔۔؟؟؟

Classic Urdu Material

اماں کی تشویش بجا تھی۔۔

اماں آپ مجھے ایسا سمجھتی ہیں۔۔؟؟ میں نے تو کل کی فوٹو میں اُسے پہلی دفعہ غور سے دیکھا۔۔ ورنہ مجھے کیا پڑی؟؟ وہ منہ بنا گئی تھی۔۔

بی اماں جانتی تھیں کہ جب وہ منہ بناتی ہے کسی بات پر تو وہ سچی ہوتی ہے۔۔ ویسے بھی انھیں اپنی تربیت پہ پورا یقین تھا۔۔ وہ جانتی تھیں کہ اُس کے دل دماغ میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔۔ آخر کو وہ اُس کی ماں ہی تو تھیں۔۔ کیا ہوا اگر انہوں نے اسے اپنے پیٹ سے نہیں جنا تھا۔۔ پالنے والی تو پیدا کرنے والی سے زیادہ سگی ماں ہوتی ہے۔۔

وہ ناراض سی منہ بنا کر لیٹی ہوئی تھی۔۔

اچھا یہ تو بتا کہ فارم۔۔ فارن۔۔ کیا بلا ہوتی ہے۔۔؟؟ اب مجھے کیا پتہ ان پڑھ جاہل

کو۔۔؟

اماں اپنا ماتھا پیٹ کر بولیں۔۔۔

فارن سروسز۔۔ مطلب۔۔ باہر کے ملکوں میں اُس کی نوکری لگا کرے گی۔۔

وہ ڈیٹیل بتانے لگ پڑی۔۔

Classic Urdu Material

آئے۔۔۔۔۔ ہا آئے۔۔۔ میں تو کبھی نہ کروں ایسی جگہ جہاں وہ میری بچی کو سمندر
پار لے جائے۔۔

میں تو مر ہی جاؤں گی اگر روزِ تجھے نہ دیکھوں۔؟؟

اماں آنکھوں میں آنسو لا کر بولیں۔۔

میں تو اسی شہر میں بیاہوں گی روز تجھے دیکھنے آؤں گی۔۔ اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر لاؤں گی
روز۔۔ یہاں تو تجھے کبھی پانی تک اٹھ کر نہیں پینے دیا۔ اتنی دور کیسے بھیج دوں۔۔؟؟
تیرے اماں باو تو مجھے چھوڑیں گے نہیں۔۔

وہ بھی اماں کی باتیں سن کر آبدیدہ ہو گئی تھی۔ اماں سچ میں اُس سے اتنا ہی پیار کرتی تھیں۔۔

اُس نے اٹاں کو گلے لگالیا۔۔ وہ انکار کرنے کا اٹل فیصلہ کر چکی تھی۔۔ وہ خود بھی اٹاں کے بغیر جینے کا تصور نہیں کر سکتی تھی۔۔

اچھا اب ناشتہ کروادیں۔۔ میں نے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔ اُس نے اماں کے گال چومے۔۔

Classic Urdu Material

بی اماں اس کی بلائیں لیتی ہوئی کچن میں چلی گئیں۔۔

اور وہ فریش ہونے چلی گئی۔۔ فریش ہونے کے بعد وہ وہاج کو کال کرنے والی تھی۔۔۔

وہاج رات کو نازلی کی طرف ہی رک گیا تھا۔۔ ویسے بھی وہ اس حالت میں نہیں تھا کہ خود

گاڑی ڈرائیو کر سکتا۔۔ اسی وجہ سے نازلی نے اُسے رات اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔۔۔

وہ جب کبھی بہت زیادہ پی لیتا تھا تو اُس کے پاس ہی رک جایا کرتا تھا۔۔

آج تو نازلی بہت خوش تھی اسی خوشی میں اُس نے روک لیا تھا وہاج کو۔۔

اس وقت بھی دوپہر کے بارہ بج رہے تھے۔۔ اور وہ دونوں ابھی تک نہیں اٹھے تھے۔۔

وہاج کا فون بج اُٹھا تھا۔ اُس نے نیند میں ہی کال کٹ کر دی۔۔ کوئی ان نون نمبر تھا۔۔

ابھی اُس نے کروٹ لی ہی تھی کہ فون پھر سے بج اُٹھا۔ اُس نے جھنجلا کر کال اٹینڈ کر لی۔

ہیلو۔۔۔ وہ غصے میں مخاطب تھا۔۔

کون گستاخ تھا جس نے اُس کی نیند میں خلل ڈالا تھا۔۔

Classic Urdu Material

ہیلو۔ کیا میں وہاں سلطان سے بات کر سکتی ہوں؟؟

دوسری طرف کوئی بہت خوبصورت آواز میں اُس سے مخاطب تھی

اُس کی جھنجلاہٹ اُڑن چھو ہو گئی تھی۔

جی بات کر رہا ہوں۔۔۔ لہجہ بدل گیا تھا۔

آپ کون....؟؟ اب وہ اُس سے پوچھ رہا تھا۔

مجھے آپ سے ملنا ہے۔۔ کیا ہم آج مل سکتے ہیں...؟ وہ نام بتانے کی بجائے ملنے کا کہہ رہی تھی۔

لیکن۔۔۔ مجھے پتہ بھی تو چلے۔۔ آپ ہیں کون..؟ اور کیوں ملنا چاہتی ہیں مجھ سے۔۔؟؟

وہ اُس کی آواز کی شربنی سے محظوظ ہوئے رہا تھا۔

اس کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں۔۔

میں منال بات کر رہی ہوں۔۔ ہانیہ کی فرینڈ۔۔ میرا خیال ہے کہ آپ مجھ سے مل چکے ہیں

ایک دودفعہ۔۔ آئی گیس آپ جانتے ہیں مجھے۔۔

Classic Urdu Material

نام سنتے ہی وہ اچھل پڑا تھا۔۔

منال۔۔۔؟؟ آپ کیوں ملنا چاہتی ہیں۔۔۔...؟

اسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں آرہا تھا۔۔

یہ تو میں آپ کو مل کر ہی بتا سکوں گی۔۔ آپ اپنا فری ٹائم بتادیں۔۔ اور جگہ بھی۔۔

میں خود پہنچ جاؤں گی۔۔

اُسے یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا۔۔۔

ابھی تو وہ اُسے بھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ وہ اُس کی ٹائپ کی لڑکی نہیں تھی۔۔

اور اب۔۔۔ وہ خود چل کر آرہی تھی۔۔ اُس سے ملنے۔۔۔ اپنی مرضی سے۔۔

وہ خوش نہ ہوتا تو اور کیا کرتا۔۔؟؟

اپنی قسمت پہ رشک نہ کرتا تو اور کیا کرتا۔۔؟؟

وہ اتنا حیران تھا کہ کوئی جواب نہ دے سکا۔۔ ہیلو۔۔ آپ نے بتایا نہیں۔۔ کیا ہم آج مل

سکتے ہیں۔۔؟؟ اُس کی آواز اُسے عالم حیرت سے عالم ہوش میں لے آئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے اُسے اگلے دن کاٹائم اور لوکیشن بتائی تھی۔۔ وہ اُسے اپنے فارم ہاؤس پہ ہی بلا رہا تھا۔۔ آج وہ اُس سے کیسے مل سکتا تھا۔۔؟؟

اُسے ایک دن تو چاہیے تھا اُس کے استقبال کے تیاری کے لیے۔۔ اتنے کم وقت میں وہ اُس کے شایانِ شان تیاری نہیں کروا سکتا تھا۔۔

اوکے۔۔ ٹھیک ہے پھر میں کل آ جاؤں گی۔۔

منال نے خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔۔

وہ تو خدا حافظ کہنے کی ہمت بھی نہیں کر پایا تھا۔۔

کتنی دیر تک وہ فون آن کر کے نیند بھگانے کی کوشش کرتا رہا۔۔ وہ ابھی تک اسے خواب کا حصہ سمجھ رہا تھا۔۔ اُسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

اُس نے پلٹ کر دیکھا۔۔

کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔۔

اُسے لگا کہ نازلی گہری نیند میں سو رہی ہے۔۔

Classic Urdu Material

وہ اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔

اپنی مسروری میں مگن وہ جان نہیں سکا کہ وہ تو بہت پہلے سے اٹھ چکی تھی۔۔ صرف
سونے کا ٹاٹک کر رہی تھی۔۔

وہ اٹھ کر جا چکا تھا۔۔ بستر اب خالی تھا۔۔ بلکل اس کے ذہن کی طرح۔۔ صرف ایک نام
تھا

ابھی کچھ دیر پہلے جو نام اس ستم گر کے منہ سے نکلا تھا

وہی نام نازلی کے ذہن میں بار بار گونج رہا تھا۔۔

منال۔۔۔۔۔؟؟؟ منال۔۔۔۔۔؟؟؟

اور اُس پہ وہاں کے لہجے میں چھلکتی خوشی۔۔۔

نازلی کے دماغ میں گھنٹیاں سی بجنے لگی تھیں۔۔

میرا ہو کے بھی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ غیر کی جاگیر تھا۔

وہ شخص بھی بالکل خطہ کشمیر تھا۔!!

قسط چوبیس۔

کون کہتا ہے عمر بھر نباہ کیجئے۔؟؟

آئیے بیٹھئے، تباہ کیجئے، فنا کیجئے!!

وہ اُس وقت سوچ سوچ کر نہال ہو رہا تھا کہ وہ ملاقات کے لیے آنے والی ہے۔۔

کل شام سے اُس کے سارے ملازمین ڈرائیور اور گارڈز کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔ وہ

سب کو الگ الگ حکم دے رہا تھا۔ اُس کے ماتحت تو سمجھ رہے تھے کہ ضرور کسی وزیر

مشیر کی دعوت ہے۔۔ یا پھر کوئی فارن ڈیلیگیشن آ رہا ہے جو چھوٹے سائیں اس قدر سخت

انتظامات کروا رہے ہیں۔۔ ورنہ وہ اس طرح کے معاملات میں خود دلچسپی نہیں لیتے تھے۔

Classic Urdu Material

صرف کر موچا چاہی کافی ہوتا تھا یہ چھوٹے موٹے انتظامات دیکھنے کے لیے۔۔ بڑے سائیں سارا کام کر مو کے زمرہ لگا دیا کرتے تھے۔۔

دوسری طرف اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ کہ اُس کے استقبال کے لیے کون کون سی تیاریاں کرے۔۔؟ کیسے اُس کو ویلکم کہے۔۔؟؟؟
اس کا ویلکم اُس کے شایان شان ہونا چاہیے۔۔

اتنا سوچنے کے بعد اُس نے فی الحال پورے فارم ہاؤس کو سرخ پھولوں سے سجانے کا حکم دے دیا تھا۔۔ مین گیٹ سے لے کر ڈرائنگ روم تک سارا فرش پھولوں سے ڈھکا ہوا

تھا۔۔ جگہ جگہ سفید اور سیاہ غبارے لٹکائے گئے تھے۔۔ جو داخلی دروازے سے اندر آنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے۔۔ لیکن وہ اس سجاوٹ پر بھی غیر مطمئن سا نظر آ رہا تھا۔۔
www.classicurdumaterial.com
support.classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ پہلا موقع تھا اُس کی زندگی کا جب وہ اس قدر نروس محسوس کر رہا تھا۔۔ رات سے اُس کے ذہن میں جو بھی آئیڈیا آ رہا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد اُسے وہ خود ہی رد کر دیتا۔۔

وہ خود ذاتی طور پر اس کیفیت سے پہلی دفعہ گزر رہا تھا کہ مالی کو کیسے ایمپریس کرنا ہے۔۔؟

Classic Urdu Material

ورنہ اس سے پہلے تو وہ اپنے دوستوں کو مشورے دیا کرتا تھا کہ لڑکی کو امپرس کیسے کیا جاسکتا ہے؟۔ جو زیادہ تر کامیاب ہی ہوتے تھے۔۔

اور اب جب خود پہ بات آئی تو وہ سوچنے سے قاصر تھا کہ ایسا کیا کرے منال دیکھتی رہ جائے۔۔ دنگ رہ جائے۔۔ خوش ہو جائے
اُس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا۔۔

وہ یہ بات سوچنے سے قاصر تھا۔۔ کہ آخر وہ اُس سے ملنے کیوں آرہی ہے؟؟
لیکن وہ اس بات پہ زیادہ خوش تھا کہ چلو وجہ جو بھی وہ آتورہی ہے۔۔ وہ بھی اُس سے ملنے۔۔ خود اپنی مرضی سے۔۔ اپنے پیروں پر چل کر۔۔

آج وہ صبح جلدی جاگ گیا تھا۔۔ کر موچا چاکی شامت آئی ہوئی تھی۔ وہ بھاگ بھاگ سارے کام کروا رہا تھا۔۔

اُس نے منال کو دوپہر کے کھانے کا وقت اسی لیے دیا تھا۔۔ گو کہ منال نے اس کے ساتھ کھانا کھانے کی کوئی حامی نہیں بھری تھی۔۔ لیکن وہ اُسے کھانا کھلائے بغیر نہیں جانے دے سکتا تھا۔۔

Classic Urdu Material

دوپہر کے کھانے کے لیے اُس نے بہت ساری ڈشز بنوائی تھیں۔ وہ ابھی تک نہیں جانتا تھا کہ اُسے کھانے میں کیا پسند تھا؟؟ اس لیے اس نے تقریباً سب انواع و اقسام کے کھانے بنوالیئے تھے۔۔

اس کے آنے میں کچھ وقت ہی باقی تھا۔۔

وہ تیار ہونے چلا گیا۔۔ اب معاملہ کپڑوں کی سلیکشن کا تھا۔۔ وہ اس پر بھی بہت کنفیوژ تھا۔۔ اُس نے اپنی ساری وارڈروب الٹ پلٹ دی تھی۔ لیکن اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ آج کے دن کیا پہنے؟؟

بالآخر ایک بلیک کلر کا سوٹ اُسے بھا گیا۔۔ اب وہ دعا کر رہا تھا کہ کاش وہ بھی آج اسی رنگ میں ہو۔۔

کپڑے بدل کر وہ باہر آیا۔ وہ بار بار آئینے میں خود کو دیکھ رہا تھا۔۔ آج اُسے اپنا آپ مکمل نہیں لگ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

بلیک قمیض اور گھیردار شلوار کے نیچے اپنی پشاوری چپل پہنے وہ شاندار لگ رہا تھا۔
آستینیں اُس نے حسبِ معمول کہنی تک فولڈ کر رکھی تھیں۔ ایک ہاتھ میں بلیک واچ
تھی۔۔ جو بہت نیچ رہی تھی اس کے ہاتھ پر۔۔
اُس نے شال کندھوں پہ ڈالی۔۔ لیکن پھر اتار دی۔۔ کچھ کچھ اور محسوس ہو رہا تھا اُسے۔۔
اب وہ ڈرائنگ روم میں اُس کا انتظار کر رہا تھا۔
کبھی وہ سامنے رکھے دیوان پہ بیٹھتا کبھی صوفے پر۔۔ اور کبھی اُٹھ کر ٹہلنے لگتا۔ اُسے سمجھ
نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنے بیٹھنے کے لئے کونسی جگہ کا انتخاب کرے۔۔
دونج چکے تھے۔۔ وہ پہنچنے ہی والی تھی۔۔ اور پھر چوکیدار نے اُسے اطلاع دی کہ سائیں
آپ سے کوئی لڑکی ملنے آئی ہے۔۔
وہ بھاگ کر داخلی دروازے کی طرف آیا۔۔ منال کہیں نہیں تھی۔۔
کہاں ہے وہ۔۔؟؟ وہاں نے چیخ کر پوچھا۔۔
سائیں اُسے تو گیٹ کے باہر روک رکھا ہے میں نے۔۔ اندر تو ابھی بلایا ہی نہیں۔۔

Classic Urdu Material

وہاں نے اُسے موٹی سی گالی سے نوازا۔۔

جا کمبخت اندر لے کر آ۔۔ باہر کیوں روک رکھا ہے۔۔

اپنی طرف سے بے چارے چوکیدار نے تو عقل کا کام کیا تھا۔ اتنی پھولوں سے سچی سڑک پہ وہ ہر کسی کو تو نہیں چلنے دے سکتا تھا۔۔ نجانے آج چھوٹے سائیں نے کس لیئے اتنا شاندار انتظام کروایا تھا۔۔؟؟ وہ تھوڑی جانتا تھا کہ جس لڑکی کو وہ گیٹ پہ ہی روکے کھڑا تھا۔۔ یہ سب اسی کے استقبال کے لیے تھا۔۔

وہاں کی طرف سے گالی وصول کر کے وہ منال کو لانے چلا گیا۔۔

چوکیدار نے چھوٹا دروازہ کھولا تھا۔۔ منال نے پلٹ کر ڈرائیور چاچا کو گاڑی میں ہی ویٹ کرنے کا کہا تھا اور خود اندر داخل ہو گئی۔۔

اُس نے جیسے ہی قدم اندر رکھا پھولوں سے بھری سڑک اُس کے سامنے تھی۔۔

منال ٹھٹک گئی۔۔

آپ مجھے کسی دوسرے راستے سے اندر لے جائیں۔۔ یہ تو میرے چلنے سے خراب ہو سکتا ہے۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے مڑ کر چوکیدار سے کہا تھا۔

ارے باجی۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ صاحب نے بولا یہیں سے جانا ہے۔۔۔ آپ تسلی سے

جاؤ۔۔۔ ہم یہیں گیٹ پر رکتا ہے۔۔۔ سیدھا چلتے جانا ہے۔۔۔ وہ بڑا لکڑی کا دروازہ کھول کر

سیدھے ہاتھ میں ڈرائنگ روم بنا ہوا ہے۔۔۔ اُدھر ہی جانا ہے۔۔۔

پٹھان چوکیدار اپنے مخصوص لہجے میں اُسے ہدایت دے رہا تھا۔

یقیناً آج کسی فنکشن کا رینج کیا جا رہا ہے یہاں پر۔۔۔ منال نے دل میں سوچا اور پھولوں پہ

چھوٹے چھوٹے قدم رکھتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

وہ اس وقت سفید لباس میں تھی۔۔۔ سفید لمبی قمیض اُس کے پاؤں سے کچھ اوپر تھی۔۔۔ نیچے

چوڑی دار پاجامہ تھا۔۔۔ گلے میں کریپ کا لال دوپٹہ تھا۔۔۔ اُس کے لمبے بھورے بال اُس

کی پشت کو چھپا رہے تھے۔۔۔ آدھے بال اُس نے آگے کی طرف نکال رکھے تھے۔۔۔ نیچے

پیروں میں لال رنگ کا ویلیوٹی کھسہ تھا۔۔۔ چہرہ میک اپ سے بالکل عاری تھا۔۔۔ ہونٹوں

پہ ہلکا سا گلوز لگا تھا۔

اُس کا سرخ و سفید سراپا اس سفید رنگ میں بہت کھل رہا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ اُسے ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے اندر آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ وہ سیاہ رنگ میں نہیں تھی آج۔۔ بلکہ وہ سفید رنگ میں تھی۔۔ پاکیزگی کا رنگ۔۔ اُمید کا رنگ۔۔ وہ بت بنا دیکھ رہا تھا کہ اچانک اپنی عقل کا ماتم کرتے ہوئے اُس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل آن کیا اور ان لمحوں کو ویڈیو میں قید کرنے لگا۔ راہداری کافی لمبائی میں تھی۔ تین سے چار منٹ کی مسافت تو بن جاتی تھی اندرونی دروازے تک آتے ہوئے۔۔ وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔۔

"سفید رنگ میں اس کا سراپا جان لیوا تھا۔ سفید رنگ کبھی بھی اُس کا فیورٹ نہیں تھا۔۔ لیکن آج کے بعد سفید رنگ اُس کا پسندیدہ ہونے والا تھا۔"

لال گلاب کے پھولوں کی سڑک پہ چلتی ہوئی وہ ایسے معلوم ہوتی تھی جیسے اس گرم پتی دوپہر میں برف باری ہو رہی ہو۔۔ اور برف زمین پر گرنے سے پہلے لال رنگ کے پھولوں میں ڈھل جائے۔۔ اُس کا کھسہ لال رنگ کا ہونے کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ اس وقت ننگے پاؤں ہی اُن پھولوں پہ چل رہی ہو۔۔

وہاں کابس چلتا تو وہ اس راہداری کو خیر سے کشمیر تک جتنا لمبا کرنے دیتا۔ اور وہ اس پہ
یو نہی چلتی رہتی۔۔ کبھی اپنے چہرے پہ آئے بال ہٹاتی۔۔ کبھی دھوپ سے بچنے کے لیے
اپنے نازک ہاتھ ماتھے پہ رکھ کر آنکھوں کو ڈھکتی۔۔ سورج کی گرمی اُس کے سرخ چہرے
کو مزید لال کر گئی تھی۔ اتنا چلنے کے بعد پسینے کے ننھے ننھے قطرے اُس کی گردن سے
یوں ٹپک رہے تھے۔۔ جیسے پہلی دھوپ پڑنے سے گلشیر پگھلتا ہے۔۔ قطرہ قطرہ۔۔
جیسے سخت گرمی میں رات کی پڑی اوس کے چند شبہنی قطرے آپ کو اچانک کسی پتے پر
دیکھنے کو مل جائیں۔۔ وہ اپنی گردن سے چپکی زلفوں کو ہاتھ کی پشت سے الگ کر رہی
تھی۔۔

اور پھر وہ داخلی دروازہ تک پہنچ ہی گئی۔۔ اُس کا سانس پھول رہا تھا۔۔ دروازہ کھولنے سے
پہلے اُس نے اپنا سانس بحال کیا۔۔ اور دانے ہاتھ پہ بنے کمرے میں داخل ہو گئی۔۔
اندرونی حصہ بہت جدید انداز کا بنا ہوا تھا۔۔ دیواروں پہ گاؤں کی ثقافت کا رنگ نمایاں
تھا۔۔ سامنے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔۔ جو اوپر کے حصے کو نیچے سے الگ کر رہی تھیں۔۔
دیواروں پہ بڑی قد آور پینٹنگ آویزاں تھیں۔۔ جن میں بھی گاؤں کے مختلف رنگ
تھے۔۔ کسی تصویر میں عورت چرکھا کات رہی تھی۔۔ کہیں مزدور کھیتوں میں منجی لگانے

Classic Urdu Material

کا منظر پیش کر رہے تھے۔۔ ہر پینٹنگ ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔۔ اندر کا سارا انٹیر بھی پرانے ڈیزائن کا تھا۔۔ لگ رہا تھا کہ اس جگہ کو بنانے والے نے یہاں شہر میں اپنا گاؤں آباد کر رکھا تھا۔۔

اُس نے دو منٹ تک جائزہ لیا اور اپنے سیدھے ہاتھ پہ بنے کمرے کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔

وہ تب تک سامنے رکھے دیوان پہ بیٹھ چکا تھا۔۔

منال نے دروازہ چھوڑا تو وہ خود بخود بند ہو گیا۔۔

وہ ایک دم نریوس ہو گئی تھی۔۔ اُس نے اپنا خشک گلہ ترک کیا اور اُسے سلام کیا۔۔

منال: اسلام و علیکم۔۔۔۔۔

وہاج: و علیکم السلام۔۔۔ اُس نے بڑی جاندار آواز میں جواب دیا تھا۔۔

وہاج: آئیے تشریف لائیے۔۔ اُس نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے صوفہ دکھایا۔۔

منال صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

اتنے میں ایک ملازم جو س کے دو گلاس لے کر اندر داخل ہوا۔۔

Classic Urdu Material

ایک گلاس اُس نے منال کو جبکہ دوسرا ہاج کو پیش کیا۔۔

اور کمرے سے نکل گیا۔۔

وہ گلاس ہاتھ میں لے کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔۔ اور وہ بدستور اُس کا۔۔۔

کمرے کا ٹمپرچر اُس وقت بہت زیادہ تھا۔۔ کمرے کے چاروں طرف اے سی لگے ہوئے

تھے۔۔ اس وقت دوائے سی چل رہے تھے۔۔ اندر بیٹھے انسان کو باہر کی گرمی کا اندازہ

نہیں ہو سکتا تھا۔۔ اُسے بھی خنکی سی محسوس ہو رہی تھی۔

ڈرائنگ روم تھوڑا ویسٹرن انداز میں بنا ہوا تھا۔۔ ایک طرف صوفے اور دیوان رکھے گئے

تھے۔۔ جبکہ دوسری نلڑ میں ایک جہازی سائیز کا ڈائمنگ ٹیبل لگا ہوا تھا جس کے ارد گرد

بہت بڑی بڑی کرسیاں رکھی گئی تھیں۔۔

کمرے کے عین وسط میں بہت خوبصورت فانوس لٹک رہا تھا۔۔ کمرے میں کسی مشہور

سیاست دان کی دو تین مختلف تقریبات میں لی گئی قد آور تصویریں آویزاں تھیں۔۔

Classic Urdu Material

یہ وہی سیاست دان تھا جس کی تصویر وہ اُس کے گیٹ ہاؤس میں بنے آفس میں لگی ہوئی تھی۔۔ ضرور وہ اس شخصیت کا مداح تھا۔۔ ورنہ کوئی کسی دوسرے کی اتنی تصویریں کیوں لگائے گا۔۔؟؟

وہاج: کیسی ہیں آپ۔۔؟؟ بلا آخر اُس کی مردانہ آواز نے کمرے کی خاموشی کو توڑا۔۔
منال: میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ آپ کے گیٹ سے یہاں تک کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔۔
میں تو چل چل تھک گئی۔۔
وہ اُس کی بات سن کر مسکرایا۔۔

وہاج: ہم لوگ اتنا چل کر نہیں آتے۔۔ یہاں اندرونی دروازے کے پاس گاڑی رکھتی ہے۔۔ اس لیے کبھی اندازہ ہی نہیں ہوا کہ اتنی مسافت ہے۔۔ کہ کوئی چلتے چلتے تھک جائے۔۔

منال: میں بھی شاید یہی کرتی۔۔ لیکن آپ نے لگتا ہے کسی کے لیے ارنجمنٹ کر رکھا ہے۔۔ باہر گیٹ تک ساری سڑک پھولوں سے بھری ہوئی ہے۔۔ اس لیے گاڑی باہر

Classic Urdu Material

چھوڑ کر پیدل یہاں تک آنا پڑا۔ پھر بھی بہت بچ بچا کر آئی ہوں تاکہ آپ کا ارنجمنٹ تباہ نہ ہو۔ اتنا چلی ہوں تو لگ سمجھ گئی مجھے۔۔

منال نے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ وہاج کی ہنسی چھوٹ گئی۔ اتنے دن میں جو غصہ اُس پہ آیا تھا

سب رفع ہو گیا تھا۔ اُس کی آنکھوں میں مالی کے لیے پیار ہی پیار تھا۔

ہاں جی یہ اہتمام اپنے کسی بہت خاص مہمان کے لیے کروایا ہے میں نے۔۔

منال بھی مسکرا پڑی۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے بات شروع کرے۔۔ گھر سے تو وہ

ہمت کر کے اس گئی تھی لیکن یہاں آکر ذہن ایک دم بلیںک ہو گیا تھا۔

منزل: گیتا پورہ، آسٹریلیا کے فیڈریشن ہائیڈرو پلانٹ کے آس پاس، جہاں آج کل کے تصدیق شدہ لوگ

رکھی ہیں۔۔

وہاج: ہا ہا ہا۔۔ ہاں میں ان کا فین اس لیے ہوں کہ میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں۔۔ یہ

میرے بابا سائیں ہیں۔۔ آپ کو لا علمی کو داد دینی پڑے گی۔۔

Classic Urdu Material

میرا پورا نام ہے۔۔ سردار وہاج سلطان۔۔ اور ان کا نام ہے سردار انور سلطان۔ اگر میرے نام پہ ہی غور کیا ہوتا تو یہ جواب مل جاتا۔۔

منال نے شرمندہ سی مسکراہٹ سے اُسے سوری کہا تھا۔ اتنی دفعہ اُس کا نام دیکھا سنا اور اتنی سی بات اُس کے پدی سے دماغ میں نہیں آئی۔۔

اتنے میں ملازم آکر ڈائنگ ٹیبل پہ کھانا لگانے لگ گئے۔۔ یقیناً اُس کے مہمانوں کے آنے کا وقت ہو رہا تھا۔۔ وہ زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتی تھی۔۔ لیکن اُسے بات کا سرا نہیں مل رہا تھا کہ آخر کہاں سے شروع کرے۔۔

وہاج: آپ کی اماں کیسی ہیں۔۔؟؟

اُس نے ہی دوسری بات کی۔۔

منال: اچھی ہیں اماں۔۔ اکثر آپ کا ذکر کرتی ہیں۔۔ کہ کیسے آپ انہیں گھرتک

چھوڑنے گئے۔۔ مجھے آپ کا شکریہ ہی ادا کرنا تھا۔۔ آپ نے اس دن ایک اجنبی کی

طرح اُن کی جو مدد کی۔۔ وہ بہت معنی رکھتا ہے میرے لیے۔۔

اُسے بات کا سرا خود اس نے تھما دیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہاج: ارے اس میں شکریہ کی کیا بات ہے؟؟ جیسے وہ آپ کی اماں ہیں۔۔ ویسے ہی میری ماں بھی ہیں۔۔ اور میں نے یہ جان کر اُن کی مدد نہیں کی تھی کہ وہ آپ کی اماں ہیں۔۔ میں نے صدق دل سے اُن کی مدد کی تھی۔۔ اُن کی جگہ کوئی خاتون بھی ہوتی میں اُن کی مدد ضرور کرتا۔۔

اُس نے اس کا شکریہ ڈبے میں ڈال کر اُسے واپس کے دیا تھا۔۔
اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتی۔۔ ملازم نے اُسے کھانا لگنے کا بتایا۔۔
منال: اوہ آئی تھنک آپ کے مہمان آنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔ مجھے چلنا چاہیے۔۔ میں پھر کبھی آ جاؤں گی۔۔

وہاج: ارے یہ کھانا آپ کے لیے لگوا یا ہے۔۔ ہمارے ہاں روایت ہے ہم کسی کو کھانا کھلائے بنا نہیں بھیجتے۔۔

منال: لیکن مجھے تو بھوک نہیں ہے۔۔

وہاج: لیکن مجھے بھوک ہے۔ میں نے تو ناشتہ بھی نہیں کیا آج۔۔ وہ سچ بول رہا تھا۔۔
صبح سے ایک گھونٹ پانی بھی نہیں پیا تھا اُس نے۔۔

Classic Urdu Material

وہاج: چلیں آپ مجھے کمپنی تو دے سکتی ہیں نہ؟؟

وہ التجا کر رہا تھا۔۔

اب اتنی دور سے آپ مجھے صرف شکریہ ادا کرنے آئی ہیں اور میں آپ کو یو نہی جانے
دوں۔۔؟؟ ایسا ہو نہیں سکتا۔۔

وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ مالی اُسے صرف شکریہ ادا کرنے آئی تھی۔۔
منال کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔ وہ اٹھ گئی۔ اور اُس کے پیچھے چلتی ہوئی ڈائننگ ٹیبل
تک پہنچ گئی۔۔

وہاج نے سرعت سے کرسی اُس کے آگے کی۔۔ وہ شکریہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

وہ اُس کے برابر والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔

آج اُس کے پاؤں زمین پہ نہیں پڑ رہے تھے۔۔

منال اتنا سارا کھانا دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔

کیا آپ کے گھر روز اتنا کھانا بنتا ہے۔۔؟؟ وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔

Classic Urdu Material

نہیں۔۔ لیکن جب کوئی بہت خاص مہمان آئے تو ضرور بنتا ہے۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بول رہا تھا۔۔

کھانا بہت لذیذ تھا۔۔ وہ ہر چیز کی دل کھول کر تعریف کر رہی تھی۔۔
وہاج: کیا آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟؟

منال: نہیں۔۔ کچھ خاص نہیں۔۔ اماں کچھ کرنے ہی نہیں دیتیں۔۔ رانی بنا کر پالا ہے انہوں نے مجھے۔۔ وہ خوش ہو کر بتا رہی تھی۔۔

اور وہ دل ہی دل میں اماں کا مشکور ہو رہا تھا۔۔ وہ رانی ہی تو تھی۔۔ اس لیے اس کا مزاج بھی رانیوں والا تھا۔۔

کھانا ختم کر کے وہ دوبارہ صوفے پہ بیٹھ گئے۔۔ اب وہ دیوان کی بجائے اس کے برابر بیٹھا تھا۔۔ ایک گھنٹے میں اُس کی ہمت بڑھ گئی تھی۔۔

منال: آپ پوچھیں گے نہیں کہ کیا بات کرنے آئی ہوں آج؟؟

وہاج: مجھے لگا آپ اماں والی بات کا شکریہ ادا کرنے آئی ہیں۔۔

Classic Urdu Material

منال: وہ تو ایک بات تھی۔۔ اس کے علاوہ ایک بات اور ہے۔۔

وہاج: اور کیا بات ہے؟؟ وہ متجسس ہوا تھا۔۔

منال: آپ کو ہانیہ کیسی لگتی ہے۔۔ وہاج کا سانس اٹک گیا۔۔

وہاج: کیا مطلب کیسی لگتی ہے۔۔؟؟ اچھی لڑکی ہے۔۔ ہماری فیملیز کے بہت اچھے ٹرمز

ہیں۔۔ ایک دوسرے کو بچپن سے جانتے ہیں۔۔

منال: وہ تو میں بھی جانتی ہوں۔ لیکن مجھے ایسے لگتا ہے وہ آپ کو آؤٹ آف دی وے جا

کر پسند کرتی ہے۔۔ آئی مین وہ محبت کرتی ہے آپ سے۔۔

www.classicurdumaterial.com
وہاج کا سانس رکنے جیسا ہو گیا تھا۔۔

support@classicurdumaterial.com

وہاج: یہ سب آپ سے ہانیہ نے کہا ہے؟ آپ اس کی وکیل بن کر آئی ہیں۔۔؟؟ وہ ہمت

جمع کر کے پوچھ رہا تھا۔۔

منال: نہیں نہیں۔۔۔ ہانیہ نے مجھے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔ لیکن میں پچھلے کچھ ماہ سے دیکھ

رہی ہوں وہ بہت بدل گئی ہے۔۔ وہ اندر ہی اندر گھٹ رہی ہے۔۔ شاید وہ یہ بات آپ سے

کرنے کی ہمت نہیں رکھتی۔۔ اس لیے صرف خود کو سزا دے رہی ہے۔۔

Classic Urdu Material

میں اپنے طور پہ آپ سے بات کرنے آئی ہوں۔۔ کہ آپ کی فیلنگز کی قدر کرنی چاہیے۔۔
وہاج: واہ۔۔ ایسی بھی لڑکیاں ہوتی ہیں آج کل؟؟ جو دوسروں کی فیلنگز ان کے محبوب
تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں۔۔

اب وہ تمسخر اڑا رہا تھا۔۔

منال: وہ دوست ہے میری۔۔ اس لیے میں نے سوچا کہ مجھے اُس کی خوشی کی خاطر یہ کام
کر دینا چاہیے۔۔

وہاج: لیکن میں کسی اور کو چاہتا ہوں۔۔ اُس کا کیا۔۔؟؟ وہ اس نئی سچوشن کے مزے
لے رہا تھا۔۔

منال: میں جانتی ہوں۔۔ دیکھا ہے میں نے اُسے آپ کے ساتھ۔۔ لیکن وہ اتنی کچھ خاص
نہیں ہے۔۔ مجھے تو میک اپ کی دوکان لگی وہ۔۔ ہانیہ اُس سے لاکھ درجے بہتر ہے۔۔

وہ ناک چڑا کر بولی۔۔

وہاج: آپ کو میری پسند کو یوں کہنے کا کوئی حق نہیں۔۔ وہ منہ ہی منہ میں مسکرا رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

منال: آزادی رائے کا حق تو سب کو ہوتا ہے۔۔ میں نے اپنی رائے دی ہے۔۔

وہاج: آپ اُسے کیسے جانتی ہیں؟؟؟

منال: میں نے خود دیکھا تھا آپ کو اُس کے ساتھ۔۔ اُس دن شوروم پہ۔۔

وہ معصومیت سے بتا گئی۔۔

وہاج کا دل چاہا وہ اپنا منہ خود نوچ لے۔۔ زندگی میں پہلی بار وہ نازلی کو لے کر پبلک میں گیا

تھا۔۔ اور اُسے یہ بہت مہنگا پڑا تھا۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مالی کبھی اُس کو نازلی کے ساتھ دیکھے گی۔۔ اُس کا رنگ لال پڑ

گیا۔۔

منال: اُس دن میں اور ہانیہ ایک ساتھ تھے۔۔ وہیں شوروم پہ۔۔ آپ کو اُس لڑکی کے

ساتھ دیکھ کر ہانیہ کی حالت بگڑ گئی تھی۔۔ بس مجھے شک ہو گیا۔۔ پھر میں نے اپنے شک کو

کنفرم کیا تو پتہ چلا کہ وہ سچ میں آپ پہ مرتی ہے۔۔

منال نے ایک اور بم اُس کے سر پہ پھوڑا۔۔

Classic Urdu Material

وہاج: لیکن میں تو اُس سے پیار نہیں کرتا نہ؟؟ اور یہ زبردستی کی محبت پہ میرا کوئی ایمان نہیں۔۔

منال: میں آپ سے محبت کرنے کا نہیں کہہ رہی۔۔ میں تو صرف اس کی محبت قبول کرنے کا کہہ رہی ہوں۔۔ اور یہ اتنا مشکل بھی نہیں ہے۔۔ جتنا آپ سوچ رہے ہیں۔۔ وہاج: اور فرض کروا اگر یہی کام میں آپ سے کرنے کو کہوں۔۔؟؟ تو۔۔؟؟ کیا کریں گی آپ؟؟

منال: میں اس سب کے بچہ کہاں سے آگئی؟؟

اس نے اپنی طرف انگلی کہ اشارہ کیا۔۔

وہاج: کیوں نہیں آسکتی آپ۔۔ اگر میں کہوں کہ یہی احسان آپ میری ذات پہ کر

دیں۔۔

"اگر میں کہوں آپ کی زندگی میں حاکمیت کے خانے میں سردار وہاج سلطان کا نام ہونا چاہیے"۔۔

تو کیا آپ مان جائیں گی؟؟

Classic Urdu Material

منال: یہ کیا بیہودہ مذاق ہے۔؟؟ وہ ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔

وہاج: ہاں تو ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔ اگر آپ مجھ سے محبت کرنے پہ راضی ہیں۔۔ مجھ سے شادی کرنے کی حامی بھرتی ہیں۔۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔

اسلام میں مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے۔۔ آپ کے بعد دوسری شادی میں ہانیہ سے بھی کر لوں گا۔۔ میں بھی خوش۔۔ وہ بھی خوش۔۔ اور آپ تو اُس کی خوشی میں ہی خوش ہیں۔۔

وہ بات ختم کر کے خود ہی ہنس پڑا تھا۔۔

منال سیخ پا ہو گئی۔۔ میں اور آپ سے شادی...؟؟ کبھی سوچنا بھی مت۔۔ کہ میں تم جیسے مرد سے شادی کروں گی۔۔

وہ غصے میں آپ سے تم پہ آگئی تھی۔۔

وہاج: میں کوئی مذاق نہیں کر رہا۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔ تم اچھی لگتی ہو مجھے۔۔ تم شاید میری زندگی کی پہلی لڑکی ہو جسے میں نے پہلی ہی دفعہ میں شادی کا کہا ہے۔۔ ورنہ آج تک

Classic Urdu Material

کسی بھی لڑکی کو ایک رات سے زیادہ اپنی زندگی کا حصہ نہیں بننے دیا۔ تمہیں اپنی پوری زندگی عطا کر رہا ہوں۔ سودا گھائے کا نہیں۔۔ سوچ لو۔۔

بات کرتے کرتے اُس نے منال کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

اُس کا گلاب کی پنکھڑی جیسا ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں دب کے رہ گیا تھا۔

منال کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔۔ اب اُسے خود پہ غصہ آرہا تھا کہ وہ خود چل کر شکاری کے جال میں آگئی تھی۔

تو پھر کان کھول کر بات سن لو۔۔ سردار وہاج سلطان اگر تم اس دنیا کے آخری مرد بھی

ہوئے تب بھی میں تم سے شادی نہیں کروں گی۔ شادی کرنا تو دور کی بات دیکھو بھی نہ

تمہاری طرف۔۔ تمہاری کلاس کے مرد عورت کو صرف بستر کی رونق سمجھتے ہیں۔۔ آج

میں اچھی لگی۔۔ کل کوئی اور۔۔ اور پرسوں کوئی اور۔۔ تم لوگوں کے ہاں مرد کم اور تماش

بین زیادہ پلتے ہیں۔۔ محبت کا لفظ بہت چھوٹا لگتا ہے تمہارے منہ سے۔۔

مجھے تو ہانیہ جبار پہ ترس آرہا ہے جو تم جیسے بگڑے ہوئے شخص سے دل لگا بیٹھی ہے۔

وہ اُسی ٹون میں اس سے بات کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

تم کیسی دوست ہو۔۔؟ ایک ایسے مرد کو اپنی دوست کے لیئے چن رہی ہو۔۔ جو بہت برا شخص ہے۔۔ چچ۔۔۔ چچ۔۔۔ ترس آرہا ہے مجھے تم پر۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔ ہاں میں ہوں بہت بڑا تماش بین۔۔ ہر وہ برا کام کرتا ہوں جسے کوئی بھی شریف گھر کی لڑکی برا سمجھے۔۔ شراب پیتا ہوں۔ میں اور لڑکیوں سے تعلق رکھتا ہوں۔۔ بدکاری کرتا ہوں۔۔ لیکن اُن کی مرضی سے۔۔

میں کوئی زور زبردستی نہیں کرتا کسی سے۔۔

وہ خود آتی ہیں میرے پاس۔۔ میں نہیں جانتا کسی کے پاس۔۔

نجانے کتنی لڑکیاں میری زندگی میں آئیں اور گئیں۔۔ کسی لڑکی کو میں نے پیار محبت کا لارا نہیں دیا۔۔

لیکن کوئی بھی میرے دل تک نہیں پہنچی۔۔

تم وہ واحد لڑکی ہو جس نے میرے دل کے تاروں کو چھوا ہے۔۔

Classic Urdu Material

اور جو چیز میرے دل کو بھا جائے اُس پہ صرف میرا حق ہوتا ہے۔۔۔ صرف اور صرف
میرا۔۔۔ کوئی دوسرا اُسے چھوئے تو دور اُسے دیکھ بھی نہیں سکتا۔۔۔ اور سنو۔۔۔ منال تم
بھاگئی ہو میرے اس بگڑے دل کو۔۔۔

اور میں قسم کھاتا ہوں پیدا کرنے والے کی اگر تمہیں اپنا نہ بنایا۔۔۔

اب صرف ایک موت ہی ہے جو مجھے ایسا کرنے سے روک سکتی ہے۔۔۔

اور تم دعا کرو کہ میں مر جاؤں تبھی یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ تم مجھ سے بچ سکو۔۔۔

تمہیں مس منال سے مسز منال وہاں بننے سے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔۔۔

وہاں نے اُس کا ہاتھ اس شدت سے تھام رکھا تھا۔۔۔ اُس نے اُسے جھٹکا دے کر اپنی طرف

کھینچا تھا۔۔۔ وہ اُس کے اتنا قریب تھا کہ منال کو اُس کی سانسیں اپنی گردن پہ محسوس ہو

رہی تھیں۔۔۔

اور سنو میری جانیمن۔۔۔ آج کا یہ اہتمام صرف اور صرف تمہارے لیے تھا۔۔۔ تمہارے

استقبال کے لیے۔۔۔

Classic Urdu Material

اور ہاں۔۔۔ تم جو ابھی یہاں بیٹھی ہو اگر میں چاہوں تو تمہیں یہاں سے کبھی نہ جانے
دوں۔۔۔ اور تمہیں ایسی جگہ چھپا دوں کہ تمہارا نام و نشان بھی کسی کو نہ ملے۔۔۔ لیکن میں
ایسا نہیں کروں گا۔۔۔ میں محبت میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔۔۔

میں ضدی ہوں۔۔۔ بگڑا ہوا ہوں۔۔۔ بد تمیز ہوں۔۔۔ تماش بین ہوں۔۔۔ لیکن میں بدل
سکتا ہوں صرف اور صرف تمہارے پیار سے۔۔۔ محبت سے۔۔۔ اگر میری محبت کا جواب
محبت سے دوگی تو میں موم ہو جاؤں گا۔۔۔ پھر جس شکل میں چاہو مجھے ڈھال لینا۔۔۔
وہ اپنی ناک اُس کی گردن پہ رگڑ رہا تھا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
سنگدل ہو کے بھی عزیز ہیں آپ۔۔۔!
بندہ پرور۔۔۔ عجیب چیز ہیں آپ۔۔۔؟

Classic Urdu Material

منال نے غصے اور تکلیف سے آنکھیں میچ لیں۔ اُس کا ہاتھ دکھ رہا تھا۔ اُس کا بدن کپکپا رہا تھا۔ وہ جو خود کو لڑکیوں کا سپر مین کہتی تھی۔ وہ آج خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔

میں بھی دیکھوں گی کہ تم یہ سب کیسے کرتے ہو۔ میں کوئی گری پڑی نہیں ہوں۔۔ کہ تم مجھے اتنی آسانی سے ہضم کر جاؤ گے۔ اور تم بھی سن لو میں مرنا پسند کروں گی۔۔ تمہاری ملکیت میں آنے سے بہت اچھا ہے میں مر جاؤں۔۔ مجھے حاصل کرنے کی غلطی کبھی نہ کرنا

ورنہ تم میری نفرت نہیں جھیل سکتے۔ میں نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا ہر ایرے غیرے کو اپنی محبت سے بدلنے کا۔ میری بلا سے تم چاہے اگلے سو برس تک نہ بدلو۔ میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں مسٹر وہاج۔۔۔

بہتر یہی ہے کہ مجھے بھول جاؤ۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔۔ ویسے بھی تمہارے جیسے لوگ بدل نہیں سکتے۔۔ کتے کی دم سو سال بھی پتھر کے نیچے دبا کر رکھو تب بھی ٹیڑھی ہی رہتی ہے۔۔

Classic Urdu Material

اُس کی آواز کپکپا رہی تھی۔۔ لیکن وہ ڈٹ کر کھڑی تھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہی تھی۔۔

ویسے تمہارے لیے ایک آفر ہے میرے پاس۔۔ تم چاہو تو میں تمہاری نفرت میں بھی خود کو بدل سکتا ہوں۔۔ ہا ہا ہا۔۔

وہ خود ہی اپنی بات پہ ہنسا تھا۔۔

اب اُسے لطف آرہا تھا۔۔ اُس نے منال کو ابھی تک جکڑ رکھا تھا۔۔

ویسے تمہارا شکریہ۔۔ میں شاید اگلے ایک ماہ تک بھی یہ سب کہنے کا موقع نہ بناتا۔۔ لیکن

تم نے یہ موقع خود میری جھولی میں ڈال دیا۔۔ آج کی اس خوبصورت ڈیٹ کے لیے میں

دل سے تمہارا مشکور ہوں۔۔ ہو سکتا ہے کہ یہ فی الحال ہماری آخری ملاقات ہو۔۔ میں

جانتا ہوں۔۔ ایسا دلکش موقع دوبارہ مجھے روز روز تو نہیں ملے گا۔۔

بے حد لاچاری کا عالم تھا۔۔۔

معلوم جب ہو ملاقات آخری ہے۔۔!

اس نے منال کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔ مالی کا ہاتھ نیلا پڑ گیا تھا۔۔ وہ اپنا ہاتھ مسل رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

'جاؤ۔۔ تمہیں اجازت ہے۔۔ صرف یہاں سے جانے کی۔۔ تمہیں جانے دے رہا ہوں۔۔۔'

"کیوں کہ میں عزت کرتا ہوں تمہاری عزت کی۔۔ اور میں جانتا ہوں کہ تمہاری پاکیزگی تمہارا غرور ہے۔۔ اور تمہارا یہ غرور مجھے بہت عزیز ہے مالی۔۔"

"یاد رکھنا میری محبت اتنی بھی سستی نہیں کہ یہ کسی کے دل پہ دستک دے اور اُس کے لئے درہی نہ کھلے۔۔"

اب میں اُس دن کا انتظار کروں گا۔۔ جب تم مجھ سے کہہ سکو کہ وہاں تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔ تمہارے عشق نے مجھے بے کار کر دیا۔۔ یہ تو تم بھی بدلے میں میرا عشق تاوان کے طور پہ رکھ لو اور میری روح کو آزاد کر دو۔۔۔

تیرے "ہاتھ" بناؤں پنسل سے...

پھر "ہاتھ"، پہ تیرے ہاتھ رکھوں۔۔۔

کچھ "اُلٹا سیدھا" فرض کروں۔۔۔

Classic Urdu Material

کچھ "سیدھا الٹا" ہو جائے۔۔۔

میں "آہ" لکھوں تو ہائے کرے۔۔۔

بے چین لکھوں، "بے چین" ہو تو۔۔۔

پھر میں بے چین کا "بے" کاٹوں۔۔۔

تُجھے "چین" ذرا سا ہو جائے۔۔۔

ابھی "عین" لکھوں تو سوچے مجھے۔۔۔

پھر "شین" لکھوں تیری نیند اُڑے۔۔۔

جب "قاف" لکھوں تجھے کچھ کچھ ہو۔۔۔

میں "عشق" لکھوں تجھے ہو جائے۔۔۔!

قسط نمبر پچیس۔۔۔

Classic Urdu Material

جب سے وہ گھر آئی تھی۔۔ اپنے کمرے میں دہکی بیٹھی تھی۔۔ اُس کا پھول جیسا بدن تھر تھر کانپ رہا تھا۔۔ اُسے وہ سب ایک بھیانک خواب لگ رہا تھا۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اُس کے ساتھ یہ سب کیوں اور کیسے ہوا۔۔؟؟

وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اُس کے ساتھ زندگی میں کبھی یہ سب بھی ہو سکتا تھا۔۔؟؟

وہ تو اپنے آپ کو بہت مضبوط اور طاقتور سمجھتی تھی۔۔ وہ آج کے دور کی لڑکی تھی۔۔ اُسے لگتا تھا کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتی۔۔ لیکن یہ کیا۔۔؟؟ وہ تو ایک ملاقات میں ہی ڈر گئی تھی۔۔ تو کیا اب تک وہ کسی خوش فہمی میں جیتی رہی تھی۔۔؟؟

بی اٹاں اُسے دو دفعہ دیکھ کر واپس جا چکی تھیں۔۔ رات تک وہ بخار میں تپنے لگی تھی۔۔ بی اٹاں سونے سے پہلے ایک دفعہ پھر اُس کے کمرے میں آئیں۔۔ وہ کمبل منہ پہ لیئے لیٹی تھی۔۔ اتنی گرمی میں اُسے کمبل میں دیکھ کر بی اٹاں حیران رہ گئیں۔۔

ارے مالی۔۔ یہ کیا پنکھا بھی بند کر رکھا ہے۔۔ اور کمبل اوڑھے لیٹی ہے اتنی گرمی میں۔۔ دماغ تو نہیں چل گیا تیرا۔۔

Classic Urdu Material

اُس کے قریب آکر انہوں نے کمبل منہ سے ہٹایا۔ اُس کا سفید چہرہ لال انگار بنا ہوا تھا۔
وہ بری طرح کانپ رہی تھی۔

بی اماں نے اُسے چھو کر دیکھا تو انہیں بھی کرنٹ سا لگا۔
ارے تجھے تو بہت تیز بخار ہے مالی۔ مجھے بتایا کیوں نہیں۔ اور میں عقل کی ماری سمجھی
کہ تو سو رہی ہے۔
اماں اپنا ماتھلیٹنے لگ گئیں۔

رک میں پٹیاں لے کر آتی ہوں۔ اماں چند منٹوں میں واپس آئیں تو اُن کے ہاتھ میں

سلور کا ٹھنڈے پانی کا کٹورا اور ساتھ میں پٹیاں تھیں۔

اماں اُس کے سرہانے بیٹھ کر اُسے پٹیاں کرنے لگیں۔ وہ اس وقت چپ چاپ لیٹنا چاہتی

تھی۔ اُس نے اماں کو روکنا چاہا لیکن اُس کی آواز حلق میں گھٹ کر رہ گئی تھی۔

وہ ایک لفظ نہ بول سکی۔

اماں آرام سے پٹیاں کرتی رہیں۔

Classic Urdu Material

کتنی دفعہ سمجھایا ہے۔۔ کڑی دوپہر میں باہر نہ نکلا کر۔۔ اور اوپر سے سفید رنگ تجھ پہ چٹا بھی بہت ہے۔۔ ایسا کھلتا روپ لے کر باہر نکلے گی۔۔ تو یہ سب تو ہو گا نہ۔۔۔؟؟؟

اگر میں دوپہر کو جاگ رہی ہوتی تو کبھی تجھے اکیلے نہ جانے دیتی۔۔ رنگ تو تیرا اپسی پہ ہی پیلا پڑا ہوا تھا۔۔

ہائے میں مر گئی کہیں کوئی سایہ وایہ تو نہیں ہو گیا۔۔۔؟؟ کوئی جن بھوت تو نہیں چمٹ گیا تجھے۔۔۔؟؟

اماں ایک ہاتھ سے سینہ پیٹ کر بولیں۔۔

اب وہ اماں کو کیا بتاتی کہ اسے جن بھوت سے بھی بڑا آسیب چمٹ گیا ہے۔۔۔؟؟

اماں دوپٹہ سر پہ لے کر اُس پہ چاروں قل اور آیت لکری پڑھ کر پھونکنے لگ گئیں۔

اب وہ اماں کو کیسے سمجھاتی کہ جس آسیب نے اُسے جکڑا ہے۔۔ وہ اماں کے چھوٹے موٹے دم درود سے نہیں جانے والا۔۔۔

وہ تو اس کا بچ کی گڑیا کو اپنے محل میں تا عمر قید کرنے کا عزم لیئے بیٹھا ہے۔۔

Classic Urdu Material

وہ ڈر گئی تھی۔ اُس کے ارادوں سے۔۔ اُس کے لہجے کی پختگی سے۔۔ اُس کی آنکھوں میں
چھپی محبت کی آتش سے۔۔ اُس کی جان لیوا گرم سانسوں سے۔۔ جو ابھی بھی اُسے اپنی
صراہی جیسی گردن پہ محسوس ہو رہی تھیں۔۔

وہ ڈر گئی تھی اُس کے ہاتھ جکڑنے کی مضبوطی سے۔۔ اُس کے خوشبو سے تر جسم کے لمس
سے۔۔ اُس کی طنزیہ ہنسی سے۔۔ اور سب سے بڑھ کر اُس کی قسم سے۔۔ جو اُس نے مالی کو
گواہ بنا کر اٹھائی تھی۔۔

بی اٹاں اور بھی نجانے کیا بولتی رہیں۔۔ لیکن وہ کچھ نہیں سمجھ پارہی تھی۔۔

بی اٹاں نے اُس کے ساتھ سونے کا اعلان کیا تو وہ بڑی مشکل سے بولی
اٹاں آپ جائیں۔۔ میں اب ٹھیک ہوں۔۔ ابھی کچھ کھانے کا دل نہیں ہے۔۔ اگر صبح تک

بخار نہ اُتر تو دوالینے ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔۔ ابھی مجھے نیند آرہی ہے۔۔ سونا چاہتی

ہوں۔۔

بی اٹاں نے اُس کی حالت دیکھ کر بحث نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔۔ وہ چپ چاپ اُٹھیں کمرے
کی لائٹ بند کی۔۔ دروازہ بند کیا اور کمرے سے نکل گئیں۔۔

Classic Urdu Material

وہ صرف اپنے ساتھ وقت بتانا چاہتی تھی۔۔۔ وہ کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔
یہ بھی اچھا ہوا تھا کہ آج وہ اکیلی ہی گئی تھی۔۔۔ مثال کو ساتھ لے کر نہیں گئی تھی۔ ورنہ
اُس کی کتنی سبکی ہوتی اپنی دوست کے سامنے۔۔۔

وہ کبھی خود کو ملامت کرتی۔۔۔ کہ آخر ایسی بھی کیا آفت آن پڑی تھی کہ وہ ہانیہ کی وکیل
بن کر اُسے سمجھانے پہنچ گئی۔۔۔ اب اُسے اپنا یہ عمل بہت ہی بے تکالگ رہا تھا۔۔۔
اب اُس کی آنکھوں کے سامنے سارے منظر ایک ایک کر کے گھوم رہے تھے۔۔۔
ویلنٹائن پہ جو گفٹس بھیجے گئے تھے وہ بھی اُسی درندے نے بھیجے ہوں گے۔۔۔ شک کی
کوئی گنجائش باقی نہیں تھی۔۔۔۔

تو کیا میری سالگرہ پہ جو اتنا خاص اہتمام تھا کیا وہ بھی۔۔۔؟؟ تو کیا وہ سب بھی ہانیہ کی
طرف سے نہیں تھا۔۔۔؟؟ کیا وہ مینجر بھی لکی ونروالا جھوٹ بول رہا تھا۔ اُس کی سوچ
ایک جگہ آ کر اٹک گئی تھی۔۔۔

جیسا میں سوچ رہی ہوں اگر ایسا ہی ہوا تو۔۔۔؟؟ ان سب کے پیچھے بھی وہی ایک شخص ہوا
تو۔۔۔؟؟

Classic Urdu Material

اور اماں۔۔؟؟ اس کا مطلب اماں کی مدد بھی ایک ڈھونگ تھا۔۔؟؟ ہو سکتا ہے وہ پہلے سے جانتا ہو کہ وہ میری اماں ہیں۔۔؟؟ یہ بھی ممکن ہے کہ اماں کو کسی اور نے نہیں اسی نے لٹوایا ہو۔۔ اور پھر اپنے نمبر بنانے کے لیے اماں کا پرس واپس کرنے چلا آیا۔۔

وہ جتنا سوچ رہی تھی اُس کا دماغ اتنا چکرارہا تھا۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔ کس قدر عیار ہے وہ شخص۔۔؟؟ وہ نجانے کب سے مجھے اُلویںارہا تھا اور میں بنتی چلی جا رہی تھی۔۔

اُس کا دل چاہا چیخ چیخ کر روئے۔۔ اپنی بے وقوفی کا ماتم کرے۔۔ لیکن وہ نہیں چیخ سکتی تھی۔۔ وہ اندر ہی اندر رو رہی تھی۔۔

اس کی کنپیٹوں سے آگ نکل رہی تھی۔۔ وہ اُس سے جتنی نفرت کر سکتی تھی اس لمحے اُس نے اپنے دل میں اُس کے لیئے اتنی نفرت محسوس کی تھی۔۔

وہ شروع سے لے کر اب تک اُس کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔ اور وہ اُس کے ہاتھ کا کھلونا بنی ہوئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ ساری رات اُس نے آنکھوں میں کاٹی تھی۔۔ ساتھ پڑے تکیہ کو وہ ساری رات ایسی
بے رحمی سے نوچتی رہی تھی جیسے وہ بے جان روئی کا تکیہ نہ ہو۔۔ بلکہ وہاں سلطان کا وجود
ہو۔۔ جسے وہ اپنے ناخنوں سے نوچ دینا چاہتی ہو۔۔۔

وہ جیسے روتے ہوئے تکیہ کو نوچ رہی تھی ویسے ویسے اُس کی بے چینی کم ہونے کی بجائے
بڑھ رہی تھی

وہ جو تلخ باتوں پر قہقہے لگاتی تھی۔۔

سارے آنسو ہی روچکی ہوگی۔۔!!

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کمرے سے جا چکی تھی لیکن وہ وہیں صوفے پر بیٹھا چھت کو گھور رہا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ
اُس کا نازک بدن غصے سے کپکپا رہا تھا۔۔ وہ اُس سے اور اُس کی باتوں سے وحشت کھا رہی
تھی۔ لیکن بظاہر مضبوط بننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ ابھی تک اپنا وہی ہاتھ دیکھ رہا تھا جس سے اُس نے مالی کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ وہ ابھی تک اُس کے ہاتھ کا لمس محسوس کر سکتا تھا۔

وہ جیسے ہی اُس موم کی مورت کا تصوّر ذہن میں لے کر آتا۔ اُس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آرہی تھی۔

اُس کے ساتھ اتنی بحث کے بعد اُس کا گلا خشک ہو چکا تھا۔ اُس نے ساتھ پڑی چھوٹی میز پہ منال کا چھوڑا ہوا جوس جوا بھی تک گلاس میں پڑا تھا۔ اُس نے وہ جھوٹا جوس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔ وہ ایسے غٹ غٹ جوس پی گیا۔ جیسے صدیوں کا پیاسا اپنی پیاس بجھا رہا ہو۔

کافی دیر تک وہ اُس جگہ کو گھورتا رہا جہاں وہ کچھ دیر پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اُس کی چھوڑی ہوئی جگہ پہ بیٹھ گیا۔ تھی تو بہت عجیب سی

حرکت۔ لیکن اُسے بالکل بھی عجیب نہیں لگا تھا۔

پچھلے ایک ماہ سے وہ اُس کو بھلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ اُس کی غلط فہمی تھی کہ وہ اُسے

بھول سکتا ہے۔ آج اُس نے جو کچھ کیا اور کہا تھا وہ اس عزم کو مزید پکا کر چکا تھا کہ اُسے

اب حاصل کرنا ہے۔

Classic Urdu Material

نادان تو وہ تھا جو اُسے معمولی لڑکی سمجھ رہا تھا۔ جو پہلی نظر میں اُس کی دیوانی ہو جاتی۔ اُس کے بھیجے تحائف خوشی خوشی رکھ لیتی۔ اُس کی چاہ کرتے ہی اُسے دستیاب ہو جاتی۔ اور وہ اُسے اپنی انا کی تسکین کے لیے مسل کے رکھ دیتا۔۔۔

اُسے اب خود پہ غصہ آرہا تھا۔ اُس نے کیسے سوچ لیا تھا کہ وہ اس لڑکی کو اتنی آسانی سے ہضم کر جائے گا۔۔۔؟؟

سردار وہاج سلطان کو پسند آنے والی لڑکی اتنی معمولی کیونکر ہو سکتی تھی بھلاں۔۔۔؟؟؟
اس کی پسند کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔

تھوڑی ضدی۔۔۔ تھوڑی ہٹ دھرم۔۔۔ اپنی انا کو عزیز رکھنے والی۔۔۔ اپنے وجود کو اپنی سوچوں کی طرح پاکیزہ رکھنے والی۔۔۔

اپنی عزت کی حفاظت کے لیے لڑ مر جانے والی۔۔۔

دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنی جان کی پروا نہ کرنے والی۔۔۔ اپنی دوست کی محبت کو بنا کہے جان لینے والی۔۔۔ کسی دوست کی خوشی کے لیے محبت کی بھیک مانگنے والی۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر اپنے کہی بات پہ ڈٹ جانے والی۔۔۔

Classic Urdu Material

اُس کی پہلی اور آخری محبوبہ اتنی سستی تو نہیں ہو سکتی تھی۔۔ کہ آسانی سے دستیاب ہو جاتی۔۔ اور اس کی محبت اتنی ارزاں بھی نہیں تھی۔۔ کہ منال کی نفرت اُسے کھا جاتی۔۔

وہ اُسے چاہیے تھی۔۔ ہر حال میں۔۔ ہر صورت۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔ چاہے اُس کے لیئے وہاں کو اپنی انا اپنا وجود گروی کیوں نہ رکھنا پڑ جاتا۔۔
اُس نے اُسے تسخیر کرنے کی ٹھان لی تھی۔۔
کمرے میں ابھی تک اُس کی خوشبو مہک رہی تھی۔

باہر رات ڈھل چکی تھی۔۔ لیکن وہ ایک انچ اپنی جگہ سے نہیں ہلاتھا۔۔
کمرے میں بھی اندھیرا بڑھ چکا تھا۔۔

اب وہ آنکھیں بند کیے اُسی صوفے پر دراز ہو گیا۔۔

وہ سفید لباس میں نور کی دھار جیسی اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرا گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے موبائل نکالا۔۔ اور ویڈیو پہ کلک کر دیا۔۔ وہ سفید لباس میں سرخ پھولوں کو
روندتی ہوئی ایک دفعہ پھر اُس کے سامنے تھی۔۔

خوشی کا حد سے بڑھ جانا بھی

اب اک بے قراری ہے

نہ غم ہونا بھی ایک غم ہے۔۔۔

یقیناً محبت ہو گئی ہوگی۔۔۔

کسی کو سامنے پا کر،

کسی کے سرخ ہونٹوں پر

انو کھا سا تبسم ہے

یقیناً محبت ہو گئی ہوگی۔۔۔

جہاں ویران راہیں تھیں۔۔

Classic Urdu Material

جہاں حیران آنکھیں تھیں۔۔

وہاں پھولوں کا موسم ہے

وہاں اب ملنے کا موسم ہے

یقیناً محبت ہو گئی ہوگی۔۔!

ہانیہ دودن سے منال کو کالز کر رہی تھی۔۔ لیکن مالی کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا جا

رہا تھا۔۔ مشال اپنی جگہ الگ پریشان تھی۔۔ لیکن منال کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی

تھی۔۔ وہ دودن سے بخار میں تپ رہی تھی۔۔ بی اماں نے ڈاکٹر کو دکھایا۔۔ دوا لے کر

دی۔۔ صدقہ بھی دیا۔۔ لنگر کھلایا یتیموں کو۔۔ پھر کہیں جا کر اُس کی طبیعت سنبھلی۔۔

لیکن ان دودن کی بیماری نے اُسے بہت کمزور کر دیا تھا۔۔

ہانیہ اُس سے ملنے کے لیئے نکل چکی تھی۔۔ منال کا نمبر بدستور بند تھا۔۔ اس لیئے اب وہ

اُسے گھر جا کر قابو کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

بی اماں کپڑے دھو کرتا رہ پھیلا رہی تھیں۔۔ جب ہانیہ وہاں پہنچی۔۔

بی اماں کو سلام کر کے وہ سیدھی منال کے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔

ہیلو۔۔ اٹیچوڈی میڈم۔۔ اگر آپ کا خرخہ کچھ کم ہو گیا ہو۔۔ تو میں اندر آسکتی ہوں؟؟

منال اُسے اچانک سے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔

آؤ۔۔ آؤ۔۔ وہ بستر سے اٹھنے کی کوشش میں چکر کھا کر رہ گئی۔۔

ہانیہ اُس کی طرف لپکی۔۔

ارے تم بیمار ہو۔۔؟ مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔؟؟ وہ منال کو گلے لگا رہی تھی۔۔

بس کچھ ہوش ہی نہیں تھا۔۔ تمس کیا بتاتی۔۔؟ آج ہی کچھ حالت بہتر ہوئی ہے۔۔

وہ ہانیہ سے آنکھ نہیں ملارہی تھی۔۔

ارے میں تو یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ کہیں تم میری اُس دن کی بات کو مائنڈ کر گئی ہو۔۔ وارث

جان کے پریپوزل والی۔۔

ہانیہ آج اُسے سوری کرنے ہی آئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

کیوں کہ جس دن تم سے یہ بات کی تھی۔۔ جناب عالیہ اُسی دن سے غایب ہیں۔۔
منال شرمندہ سی ہو گئی۔۔

نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔ بس سرد گرم سا ہو گیا۔۔ اور بخار نے آلیا۔۔
اس لیے کسی سے بات کا دل نہیں تھا۔۔

تم کچھ کھاؤ گی۔۔ میں بی اماں سے کہہ دیتی ہوں۔۔ وہ بنادیں گی۔۔
وہ مہمان کی آؤ بھگت کر رہی تھی۔۔

ہانیہ نے انکار کر دیا تھا۔۔

اچھا چلو کہیں باہر چلتے ہیں۔؟ ہانیہ اُسے دیکھ کر الجھ گئی تھی۔۔

وہ دو دن کی نہیں۔۔ دو سال کی بیمار لگ رہی تھی۔۔

نہیں میرا دل نہیں ہے۔۔ منال نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔

کوئی بات ہے۔۔،؟؟ آئی مین کوئی پر اہلم ہے۔؟؟ تو تم مجھ سے ڈسکس کر سکتی ہو۔۔

وہ منال کی دلجوئی کر رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

نہیں ایسا بھی کچھ نہیں ہے۔۔ منال آنکھیں چرا گئی۔۔

میں دو سال سے جانتی ہوں تمہیں۔۔ بخار تو دور کی بات کبھی سر درد بھی نہیں ہوا
تمہیں۔۔ اور اب یہ بخار۔۔؟؟؟

کوئی تو بات ہے۔۔؟؟

ہانیہ کھوج لگانا چاہتی تھی۔۔

بس ہوتا ہے کبھی کبھی انسان کے ساتھ ایسا بھی۔۔ کچھ کرنے کو دل نہیں کرتا۔۔ کہیں
جانے کو دل نہیں مانتا۔۔ نہ کسی سے بات کرنے کو۔۔

بس ایسا ہی میرے ساتھ ہو رہا ہے۔۔

منال اُس کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ کہیں پیار و یار تو نہیں ہو گیا۔۔؟؟ کہیں آنکھ تو نہیں لڑ گئی میری شہزادی
کی۔۔؟؟

منال کو لگا اُس کے چہرے پہ سب لکھا پڑھ لیا ہے ہانیہ نے۔۔

Classic Urdu Material

ہاہا۔۔ نہیں۔۔ میں اور پیار۔۔؟ تمہیں ایسی لگتی ہوں میں۔۔؟؟

وہ شاید ہانیہ سے زیادہ خود کو جواب دے رہی تھی۔۔

ارے مذاق کر رہی ہوں۔۔ میری لاڈو۔۔

مجھے پتہ ہے میری مالی ایسی نہیں ہے۔۔

اُس کے لہجے میں مان تھا۔۔

منال اپنا اندر کسی کو نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔

وہ ہانیہ یا مشال سے بھی اپنی حالت کا ذکر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ اس وقت خود سے ایک ایسی جنگ لڑ رہی تھی۔۔ جس میں جیت اُس کو تھی اور مات

بھی۔۔

کوشش بہت کی رازِ محبت بیاں نہ ہو۔۔

ممکن کہاں ہے آگ لگے اور دھواں نہ ہو۔۔

نازلی ایک ہفتے سے اُس کی راہ تک رہی تھی۔۔ وہ جس افیت سے گزر رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔ ان چار سالوں میں یہ دوسری بار ہوا تھا کہ وہاں اُس سے نہیں ملا تھا۔۔ نہ اپنے ڈیرے پہ بلایا تھا۔۔

ملنا ملنا تو بہت دور اُس نے فون بھی نہیں کیا تھا۔۔ اب اُس کا انتظار نازلی کو اندر سے ڈنک مارنے لگا تھا۔۔

اس نے وہاں کے سارے دوستوں کو فون کر کے اُن سے باری باری منال نام کی لڑکی کے بارے میں پوچھ لیا تھا۔۔ اُن میں سے کوئی بھی اُس نام کی لڑکی کو نہیں جانتا تھا۔۔ اور نہ ہی کسی نے وہاں کو کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھنے کی تصدیق کی تھی۔۔ تبھی اُس نے خود اُس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔۔ وہ یہ بات سوچ سوچ کر خود کو تکلیف نہیں دے سکتی تھی۔۔

نازلی نے اُسے شام میں کال کی۔۔ جو اُس نے کٹ کر دی تھی۔۔ نازلی نے پھر سے ہمت کر کے اُس کا نمبر ملا دیا تھا۔۔ اب کی دفعہ اُس نے فون اُٹھالیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

بولو۔۔۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔؟ وہ اُکھڑا اُکھڑا سا تھا۔

وہ منمیںم۔۔۔۔۔ میں آپ کی خیریت پوچھنا چاہتی تھی۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ میری فکر نہ کرو۔۔

وہ ابھی ابھی اجنبی بنا ہوا تھا۔

آپ نے اتنے دن ہو گئے یاد نہیں کیا۔۔ نازی ابھی بھی محتاط تھی۔۔

میں بہت مصروف تھا۔۔ ابھی بھی مصروف ہوں۔۔ کوئی کام کی بات ہے یا بند کردوں
فون۔۔

وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے اس نے کسی کارانگ نمبر اٹھالیا ہو۔۔

وہ اُس کا بدلہ بدلہ لہجہ دیکھ سکتی تھی۔۔

نہیں ایسا کچھ خاص نہیں ہے۔۔ نازی ابھی چپ کر گئی۔۔

لیکن جب آپ فری ہو جائیں تو مجھے کال کر لینا۔۔

وہ التجا کر رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

ابھی تو فرصت نہیں ہے۔۔ جب ہوگی کرلوں گا بات۔۔ تب تک تمہاری طرف سے کال نہ آئے۔۔

سمجھ گئی۔۔۔؟؟؟

وہ مزید غصے میں تھا۔۔

جی سائیں سمجھ گئی۔۔ اور رابطہ کٹ گیا۔۔

سمجھ تو وہ واقعی ہی گئی تھی۔۔ اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔۔ اُس ظالم کا پتھر یلا لہجہ نازلی کو مزید دکھی کر گیا تھا۔۔

اُجلے۔۔۔۔؟؟

چمکیے۔۔۔۔؟؟

مخمل جیسے لوگ۔۔۔؟؟

واسطہ پڑا تو۔۔۔۔

پتھر نکلے۔۔۔۔!!

قسط نمبر چھبیس۔

مشال نے اپنے آپ کو پڑھائی میں مصروف کر لیا تھا۔ اب اُن کے ایگز مرسرہ تھے۔۔
کالج سے وہ لوگ فری ہو چکی تھیں۔۔ منال تو بہت پہلے سے اپنی بیماری کی وجہ سے کالج
نہیں آرہی تھی۔۔

گوکہ مشال کی اُس سے بات ہو رہی تھی۔۔ لیکن اُن کو ملے ہوئے کافی دن ہو چکے تھے۔۔
مشال اب کہیں باہر جانے میں بہت محتاط ہو گئی تھی۔۔ ماں کی موت نے اُسے مزید سنجیدہ
اور سمجھدار کر دیا تھا۔۔

اب وہ کہیں بھی نہیں جاتی تھی۔ گھر سے جانے کے لئے اُسے صفیہ بیگم اور ہاشم کی
اجازت درکار ہوتی تھی۔۔ روز روز اجازت لینا اُسے بھی مناسب نہیں لگتا تھا۔
لیکن آج وہ صبح سے ہی من بنائے بیٹھی تھی منال کی طرف جانے کا۔۔

ہاشم ابھی سو کر نہیں اُٹھا تھا۔۔ وہ صفیہ بیگم سے رات ہی اجازت لے چکی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ چاہتی تھی کہ اب ہاشم نیند سے جاگے تو اُسے منال کی طرف چھوڑ کر آئے۔۔
دس بج چکے تھے۔۔ وہ دو دفعہ صفیہ بیگم سے ہاشم کا پوچھ چکی تھی۔۔ اب وہ تیسری دفعہ
ان سے پوچھنے لگی تھی تو انہوں نے اُسے خود جا کر اٹھانے کا مشورہ دے دیا تھا۔۔
وہ تھوڑا جھجکی تھی کہ اتنی صبح اُس کے کمرے میں جا کر اُسے اٹھانا اُسے معیوب لگا تھا۔۔
لیکن اب وہ مزید دیر نہیں کر سکتی تھی۔۔ وہ تو آج اُٹھنے کے موڈ میں ہی نہیں تھا۔۔
اس لیے اب وہ اُسے اٹھانے جا رہی تھی۔۔
اُس نے ہاشم کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔
ایک دفعہ۔۔۔ دوسری دفعہ۔۔۔
کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔
اُس نے دروازہ چھوا۔۔ دروازہ کھلا تھا۔۔
اُس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔۔
وہ تکیہ سر پہ رکھے اس وقت اوندھا لیٹا تھا۔۔

Classic Urdu Material

مشال اندر چلی گئی۔۔ اُس نے جا کر تکیہ اٹھایا۔۔ اور جیسے ہی اُسے ہاتھ لگانے لگی۔۔ ہاشم پلٹا۔۔ اور اُس اک بڑھا ہوا ہاتھ ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا۔۔

مشال کو سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملا۔۔ وہ اگلے ہی لمحے اُس کے سینے پہ جا گری تھی۔۔ اُس نے اُسے اپنی بانہوں میں جکڑ لیا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ مشال چیختی اُس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اُس کی اُبھرتی چیخ کو دبا دیا تھا۔۔

واہ کیا حسین صبح ہے آج تو۔۔ وہ نیند سے جگانے آئے ہیں جناب کو۔۔

وہ اُس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔

مشال کو لگا اُس کا سانس رک جائے گا۔۔

وہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔۔

لیکن اُس کا ہاتھ بدستور مشال کے منہ پہ تھا۔۔

چھوڑ مجھے کوئی دیکھ لے گا۔۔ وہ اُس کی بانہوں میں کسمسار ہی تھی۔۔

ایک شرط پہ چھوڑوں گا۔۔ اگر تم شور نہیں مچاؤ گی۔۔

Classic Urdu Material

وہ بس رو دینے کو تھی۔۔

ہاشم نے ہاتھ ہٹالیا۔۔ اب وہ دونوں ہاتھوں سے اُسے کٹ لگا رہی تھی۔۔

تم جاگ رہے تھے اور پھر بھی سونے کی ایکٹنگ کر رہے تھے۔۔

اب وہ اُس کا گلہ دبا رہی تھی۔۔

ہاں۔۔۔ آج دل تھا کہ کوئی اپنی خوبصورت آواز سے میرا نام پکارے۔۔ کوئی مجھے پیار سے اٹھانے آئے تو اُٹھوں۔۔

ممائی دو دفعہ آئی تسمیں اٹھانے۔۔ اور تم ڈھیٹ بن کے سوئے رہے۔۔

بتایا تو ہے کہ آج دل نہیں تھا۔۔ روز تو اُن کی آواز سے اُٹھتا ہوں۔۔ آج دل تھا کہ تم خود آؤ۔۔ اور اپنی اس مدھر آواز سے مجھے جگاؤ۔۔

ہاشم اب اُٹھ بھی جاؤ۔۔

وہ اُس پہ پانی سے بھرا گلاس پھینکتے ہوئے بولی۔۔

اتنا پیار کافی ہے یا اور چاہیے؟؟

Classic Urdu Material

وہ ٹھنڈا پانی پڑنے پہ کرنٹ کھا کر اٹھا۔۔

ادھر آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کتنا پیار کافی ہے۔۔؟؟

اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے بھاگتی وہ ایک دفعہ پھر اُسے تھام چکا تھا۔۔

اب وہ اُسے گد گدی کر رہا تھا۔۔

وہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔

ہاشم چھوڑو مجھے۔۔ کوئی دیکھ لے گا۔۔

وہ دونوں ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔

پہلے وعدہ کرو۔۔ روز اٹھانے آؤ گی اب۔۔

وہ اُسے معافی دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔

تمہیں اللہ پوچھے ہاشم۔۔ ہائے میں مر گئی۔۔

گناہ ملے گا۔۔ تم

غیر لڑکی کو چھیڑتے ہو۔۔

Classic Urdu Material

وہ وعدہ کرنے کی بجائے اُسے چڑا رہی تھی۔۔

ارے غیر تھوڑی ہو۔۔ میری منکوحہ ہو۔۔ جو چاہوں میں کر سکتا ہوں۔۔

وہ بھی کہاں معافی دینے والا تھا۔۔؟

وعدہ کرو گی تو جان چھوٹے گی۔۔ ورنہ آج کا سارا دن تم میری بانہوں میں ہی رہو گی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ اچھا وعدہ کرتی ہوں۔۔ روز آؤں گی جناب کو اٹھانے۔۔

اور یہ بھی وعدہ کرو کہ دوبارہ یہ گناہ والی کوئی سوچ اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں نہیں لاؤ

گی۔۔ تم میری منکوحہ ہو۔۔ اور میں تمہارا حاکم۔۔۔

وہ اُس کا بازو مروڑ رہا تھا۔۔

وہ وعدہ کر رہی تھی با آواز بلند۔۔

واہ غالب تیرے عشق کے فتوے نرالے۔۔۔

وہ دیکھیں تو ادا۔۔ ہم دیکھیں تو گناہ۔۔!!

وہ منال کی طرف پہنچی تو منال کو دیکھ کر دنگ رہ گئی۔۔ وہ بہت نہیف و کمزور لگ رہی تھی۔۔

مشال اُسے دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں۔۔؟ مشال اُس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولی۔

مالی اس سے نظریں چراگئی۔۔

کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔ بس بخار نے ساری تازگی نچوڑ لی۔۔ اور تم نکاح کے بعد ایسی بے وفا

ہوئی ہو کہ مجھے بھلا دیا ہے تم نے۔۔

اُلٹا وہ مشال پہ چڑھ دوڑی۔۔

ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ بس گھر سے نکلا نہیں جاتا۔۔ ممانی کے ساتھ لگی رہتی

ہیں کچن میں۔۔

مشال اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی۔۔

Classic Urdu Material

ایسا کونسا پہاڑ کھود رہی ہو آج کل کچن میں۔۔؟؟ مالی اُس کے ہاتھ کانوں سے الگ کر رہی تھی

بس کچھ خاص نہیں۔۔ آج کل ممانی سے ہاشم کی پسند کی ڈشز بنانا سیکھ رہی ہوں۔۔
اسی لیئے اُن کے ساتھ لگی رہتی ہوں۔۔ وہ تو بہت منع کرتی ہیں۔۔ کہ کچن میں گرمی ہے۔۔ تم آرام کرو۔۔

لیکن میں پھر بھی جڑی رہتی ہوں۔۔

ارے اتنی سکھڑ ہو گئی میری دوست۔۔؟؟ منال اُس کے لیے اپنے بستر پہ جگہ بنا رہی تھی

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہا ہا ہا۔۔ سکھڑ تو پہلے بھی تھی۔۔ لیکن اب زیادہ ہو گئی ہوں۔۔ تم سوچ نہیں سکتی جب میں اپنے ہاتھ سے کھانا بناتی ہوں اور ہاشم جی اُس کی دل کھول کر تعریف کرتے ہیں۔۔ تو ساری تھکن اُتر جاتی ہے۔۔

سیروں خون بڑھ جاتا ہے میرا۔۔

اوئے ہوئے۔۔ یہ ہاشم بے چارہ ہاشم سے ہاشم جی کیسے ہو گیا۔۔؟؟ اتنی بڑی تبدیلی۔۔؟؟

Classic Urdu Material | by Huraira Jammi

Badlay hen Hum Masoom Ki Thra (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

اور سیروں خون تو میں دیکھ رہی ہوں جناب کا۔ منال نے اُس کی صحت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

مشال صرف شرما کر رہ گئی۔ اُسے خود نہیں پتہ تھا کہ اُس نے کب سے ہاشم کو ہاشم جی کہنا شروع کر دیا تھا۔

مشال کافی دیر تک وہاں رکی۔ اور پھر ہاشم اُسے واپس لینے پہنچ گیا۔
آج کی مشال بہت مختلف سی لگی تھی منال کو۔ اُسے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ اس کی وہی مشال تھی۔؟؟

اُس کی ہر بات ہاشم سے شروع ہو کر ہاشم پہ ختم ہو رہی تھی۔
اور جس محبت سے وہ بار بار ہاشم کا ذکر کر رہی تھی۔ وہ منال کو کڑھنے پہ مجبور کر رہی تھی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

واپسی تک منال اُس کے ہاشم نامہ سے بری طرح چڑچکی تھی۔

کیا کوئی کسی کے حواسوں پہ اتنی شدت کے ساتھ سوار ہو سکتا ہے۔

Classic Urdu Material

کہ انسان کے پاس اپنی ذات کے لیے ایک بات بھی نہ ہو۔۔ صرف اور صرف اُس شخص کے قصے ہوں۔۔ مطلب کوئی کیسے کسی دوسرے کی پسند ناپسند کا اتنا پابند ہو سکتا ہے۔۔؟؟ کوئی خود کو کسی کی محبت میں اتنا کیسے بدل سکتا ہے۔۔ جتنا مشال بدل گئی تھی ہاشم کے لیے۔۔

منال اُس کے جانے کے بعد انہی سوچوں میں گھری ہوئی تھی۔۔ کہ بی اماں کے آنے پر چونک گئی۔۔

بی اماں مغرب کے وقت اس کے کمرے میں دھونی کا دھواں پھیرنے آتی تھیں۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے وہ کسی پیر فقیر سے مالی کے لیے دم والا پانی۔۔ تعویذ اور دھونی کے لیے لوبان اور زعفران قسم کی کچھ چیزیں لے کر آرہی تھیں۔

اُن کا اس بات پہ یقین پختہ ہو گیا تھا کہ ضرور اب مالی کسی سایہ کے زیر اثر ہے۔۔

اُس کی شرارتیں۔۔ اُس کا چہکننا۔۔ اس کی اٹھکیلیاں۔۔ اُس کا شوخ و چنچل مزاج ایک دم برف کی مانند ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔۔

دھونی کے دھواں سے اُس کا دم گٹھنے لگا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اماں یہ آپ نے کیا طریقہ اپنا لیا ہے۔۔ دم درود کا۔۔؟؟

بی اماں نے چونک کر دیکھا۔۔

کیوں کیا ہوا ہے۔۔؟ گھر کو خصوصاً تیرے کمرے کو پاک کر رہی ہوں۔۔ اس میں کیا برائی ہے۔۔؟؟

لیکن اس سب کے کیا ضرورت ہے۔۔؟؟ یہ سب فضول کام ہیں۔۔ وہ چڑ گئی تھی۔۔

نا۔۔۔ نا۔۔۔ میری دھڑی رانی۔۔ اس طرح وسوسہ نہیں کرتے۔۔ پیرسائیں کہہ رہے تھے کہ پھر دم کا اثر نہیں ہو گا۔۔

آپ کے پیرسائیں کی تو۔۔۔ وہ شاید کوئی گالی دینا چاہتی تھی لیکن اُسے پیر صاحب کے معیار کو کوئی گالی نہیں ملی تھی۔۔ اس لیے چپ جرجی۔۔

اب آپ جائیں گی۔۔؟ مجھے سخت بھوک لگی ہے۔۔ پھر میں نے پڑھنا بھی ہے۔۔

وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔۔

اچھا ابھی لے کر آتی ہوں۔۔ اماں تھالی اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے اُٹھ کر خود کو آئینے میں دیکھا۔۔۔ صرف مشال ہی نہیں وہ بھی بدل گئی تھی۔۔۔ اُس
کارنگ روپ سب پھیکا پڑ گیا تھا۔۔۔ اُس کی روشن پیشانی۔۔۔ اُس کی وہ شوخ آنکھیں۔۔۔ اُس
کے لبوں کی وہ جان لیوا مسکراہٹ۔۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں تھا اُس کے چہرے پر۔۔۔ کسی انجان
شخص کی محبت نے اُس سے وہ سب کچھ چھین لیا تھا۔

لگا کر عشق کی بازی۔۔۔

سنا ہے روٹھ بیٹھی ہو۔۔۔۔۔

سنو۔۔۔! محبت مار ڈالے گی۔۔۔

ابھی تم پھول جیسی ہو۔۔۔!!

وہ کل رات سے بابا سائیں کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ جو اپنی پارٹی میٹنگ کے سلسلے میں لاہور سے
باہر گئے ہوئے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

ابھی وہ سوکراٹھا تھا کہ کرمو اُسے بلانے آگیا۔۔

چھوٹے سائیں۔۔ آپ کو بڑے سائیں نے یاد کیا ہے۔۔

وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھا اور سردار انور کے کمرے میں چلا گیا۔۔

سلام بابا سائیں۔۔ آپ نے بلایا مجھے۔۔

وعلیکم۔۔ بیٹھو بابا۔۔ انہوں نے اُسے بیٹھنے کا حکم دیا۔۔

مجھے پتہ چلا کہ کل سے موصوف میرا پوچھ رہے تھے۔۔ خیر تو ہے نہ؟؟

جی بابا سائیں۔۔ ایک ضروری بات کرنا تھی۔۔

وہ وہیں کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔

بولو کیا بات ہے۔۔؟؟

وہ بابا سائیں۔۔ میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔

سردار انور چونک گئے۔۔

Classic Urdu Material

کیا مطلب۔۔؟؟ شادی۔۔؟؟ میں کچھ سمجھا نہیں۔۔ سردار انور نے کان میں انگلی گھما کر پوچھا۔۔

بابا سائیں۔۔ میں اب شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ اس نے دوبارہ اپنے الفاظ دہرائے۔۔
شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ لیکن بھی کس سے۔۔؟؟ اپنی اُس عورت سے جو تم نے دل لگی کے واسطے رکھی ہوئی ہے۔۔

اُن کا اشارہ نازی کی طرف تھا۔۔

وہ ایک دم شاکڈ ہو گیا۔۔ وہ تو یہی سمجھ رہا تھا کہ اُس کی خفیہ عیاشیاں اُس کے باپ سے بھی

چھپی ہوئی ہیں۔۔ لیکن وہ بھول گیا تھا کہ آخر وہ بھی اُسی کے باپ ہیں۔۔

بولو بھی۔۔ مجھے ایک میٹنگ میں بھی جانا ہے۔۔

انہوں نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔۔

نہیں نہیں۔۔ بابا سائیں۔۔ بہت اچھی۔۔ شریف گھر کی لڑکی ہے۔۔

وہ دل سے اُس کا وکیل بنا ہوا تھا۔۔

Classic Urdu Material

تو میرے بر خودار۔۔ اچھے اور شریف گھر کی لڑکیاں یو نہی نہیں مل جاتیں۔۔ کل کو اگر

انہوں نے پوچھا کہ آپ کا سپوت کرتا کیا ہے۔۔ تو کیا جواب دوں گا۔۔؟؟

انہیں کہیں کہ میں اپنا بزنس کرتا ہوں۔۔ ساری زمین داری فیکٹری سب تو سنبھالتا ہوں۔۔

وہ اب ایک دم اپنا وکیل بن گیا تھا۔۔

لیکن میں تمہاری شادی ابھی نہیں کر سکتا۔۔ اگلے ایک سال تک تو بلکل نہیں۔۔ جب

تک الیکشن نہیں ہو جاتے۔۔ اور تم جیت نہیں جاتے۔۔ اس لیے فی الحال اُس کو بھول

جاؤ۔۔ اور اگلے ہفتے سے میرے ساتھ باقاعدگی سے ہر پارٹی میٹنگ میں جانا شروع

کرو۔۔

سب تمہارا پوچھتے ہیں۔۔ میں تمہیں پرزینٹ کر کر تھک گیا ہوں۔۔

اور ہاں تب تک اگر تمہاری اُس شریف گھر کی لڑکی کی شادی نہ ہوئی تو کروادوں گا۔ ورنہ

بھولے تو تم اُس کو ایک سال بھی رہو گے۔۔ پھر باقی زندگی کے لیے بھی بھلا دینا۔۔

چلو شاباش۔۔ اب میرا وقت ضائع مت کرو۔۔

Classic Urdu Material

مجھے کہیں کام سے جانا ہے۔۔

وہ کمرے سے نکل گیا۔۔

اور وہ غصے سے وہیں بیٹھا رہا۔۔

وہ مالی کو حاصل کرنا جتنا آسان سمجھ رہا تھا وہ اصل میں اتنا آسان ہر گز نہیں تھا۔۔

اور اُسے اب بابا سائیں کے بغیر ہی اپنے لیے خود کچھ کرنا پڑے گا۔۔ جس سے وہ مالی کو حاصل کر سکے۔۔

میں یہاں ہوں منتظر۔۔۔

وہ وہاں ہے بے خبر۔۔۔!!

وہ اپنے ڈیرے پہ بیٹھا تھا جب اُس کے میجر نے اُس کو آکر بتایا کہ ایک بہت مشہور ویب سائٹ کی میڈم اُس سے ملنے آئی ہیں۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے رات ہی ایک آن لائن رشتہ اور میچ میکنگ ویب سائٹ پہ ایک ای میل ڈراپ کی تھی۔۔

اور صبح ہی اُن کی طرف سے ملاقات کے لیے خاتون پہنچ گئی تھی۔۔

اُس نے اُسے اندر بلانے کا حکم دیا تھا۔۔

وہ خاتون کوئی چالیس سے اوپر کی تھی۔۔ کافی حد تک ماڈرن آنٹی کو اُس نے سر سے پیر تک دیکھا۔۔

ہیلو۔۔ ہاؤ آریو سر۔۔؟؟

آنٹی نے اپنے پنجابی لہجے میں زبردستی انگلش بولنے کی پریکٹس کر رکھی تھی۔۔

آئی ایم فائن۔۔

پلیز ہیو آسیٹ۔۔

اُس نے آنٹی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

سلام دعا اور چھوٹے موٹے تعارف کے بعد آنٹی اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

جی سر۔۔ آپ نے ہم سے کنٹیکٹ کیا تھا کہ آپ کسی لڑکی کا رشتہ چاہتے ہیں۔۔

اُس آنٹی نے ایک فوٹو البم کھولا اور اُس کے سامنے رکھ دیا۔۔

ہمارے پاس اس وقت ہنڈر ڈپلس رشتے ہیں۔۔

آپ ان کو ایک نظر دیکھ لیں۔۔

اُس نے البم بند کیا اور مسکراہٹ کے ساتھ آنٹی کے ہاتھ میں دے دیا۔۔

میڈم مجھے ان میں سے کسی لڑکی کو دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔ میں لڑکی پہلے ہی

دیکھ چکا ہوں۔۔ وہ لڑکی میری نظر میں ہے۔۔

آنٹی نے مسکراہٹ کے ساتھ اس کا جواب سنا۔۔ شاید انہوں نے وہ لڑکی خود کو سمجھ لیا تھا۔۔

تبھی معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ بولیں۔۔

شریر کہیں کے۔۔ میں نہ تو ڈائیوڑ سڈ ہوں۔۔ نہ ہی بیوہ۔۔

Classic Urdu Material

ہاں لیکن اگر تم چار پانچ سال انتظار کر لو تو میں بیوہ بن سکتی ہوں۔۔ میرے حصبند بس قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔۔ صرف ایک دھکا دینے کی دیر ہے۔۔

وہاں کا دل چاہا کہ اپنا منہ خود ہی نوچ لے۔۔ یعنی اُس پہ اب یہ وقت بھی آنا تھا اس عمر کی آنٹیاں اُس پہ ڈورے ڈالیں گی۔۔

آنٹی آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔ میرا مطلب ہے لڑکی میں لڑکی پسند کر چکا ہوں۔۔
اب کی دفعہ اُس نے میڈم کی بجائے آنٹی کہہ کر اُس عورت کے سارے خواب چکنا چور کر دیئے تھے۔۔

اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنا موبائل نکالا اور مالی کی تصویر آنٹی کے سامنے کی۔
یہ لڑکی ہے۔۔ غور سے دیکھیں۔۔
آنٹی کو تپ چڑھ گئی۔۔

وہاں فیصلہ نہیں کر سکا کہ آنٹی کو تپ اپنے مقابلے میں منال کو دیکھ کر چڑھی تھی یا اُس کے بار بار آنٹی کہنے پہ۔۔۔؟؟

Classic Urdu Material

تو جب پہلے ہی لڑکی ڈھونڈی ہوئی ہے تو ہمارا اور کمپنی کا وقت کیوں برباد کیا۔؟؟
آنٹی سچ میں چڑ گئی تھی۔۔

وہ اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف سے اس لڑکی کی طرف رشتہ لے کر
جائیں۔۔

اُس نے اپنی عرض بیان کی۔۔
لیکن یہ ہماری کمپنی کی پالیسی کے خلاف ہے۔۔ ہم انہی لڑکیوں کے رشتے کرواتے ہیں جو
ہمارے پاس رجسٹرڈ ہیں۔۔

آنٹی نے صاف انکار کیا تھا۔۔

اور اگر ان سب معاملات کو ہم کمپنی سے باہر طے کر لیں۔۔؟؟ جو معاوضہ کمپنی کو جانا ہے
وہ سارا آپ کو ملے تو۔۔؟؟

آنٹی اتنی بھی پاگل نہیں تھی۔۔ کہ اُس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پاتی۔۔

مسکراہٹ کے ساتھ آنٹی نے حامی بھر لی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اب وہ آنٹی کو سمجھا رہا تھا کہ اُسے وہاں جا کر کیا۔۔۔ اور کتنی بات کرنی ہے۔۔۔؟؟

خاتون کے واپس جانے کے بعد وہ کافی دیر تک مسکراتا رہا تھا۔

سنو جاناں۔۔۔!

اُمید ہے وہ دن بھی۔۔۔

کبھی تو آئیں گے۔۔۔

جب۔۔۔!

ہم تم سے ملیں گے۔۔۔

اور سر عام ملیں گے۔۔۔!

بدلے ہیں ہم موسموں کی طرح۔۔۔!!

قسط ستائیس۔۔۔

Classic Urdu Material

نفیسہ بیگم اور جبار یوسف نے ایک ماہ میں مستقل طور پر پاکستان میں شفٹ ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔ یوسف جان اور بی بی جان اُن کی اس خبر کے بعد بہت خوش تھے۔۔ حویلی کے اندرونی حصہ میں توڑ پھوڑ کا کام جاری تھا۔۔

اداجان اپنے بیٹے کے لیے نیا پورشن بنوا رہے تھے۔۔ وہ اپنے بیٹے کا مزاج جانتے تھے۔۔ کہ وہ کتنا ریزرو طبیعت کا مالک تھا۔

بی بی جان بھی گھر کے باقی حصوں کی صفائی کروا رہی تھیں۔۔ خان بابا سمیت سب ملازمین کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔ وہ روزانہ کی بنیاد پر حویلی کا کوئی نہ کوئی کونہ صاف کروا رہی تھیں۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ہانیہ نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا وہ اب کبھی کبھار روحان کے میسج کا جواب دینے لگ گئی تھی۔۔ مہینہ میں ایک آدھ دفعہ کال پہ بھی بات کر لیتی تھی۔۔

روحان تو اسی بات میں راضی تھا۔۔

آج کل وہ تینوں اپنی اپنی تیاری میں مصروف تھیں۔۔ امتحان شروع ہونے والے تھے۔۔

Classic Urdu Material

یہ بھی اچھا تھا کہ ہانیہ کے ایگز مزم ختم ہونے کے بعد ہی اُس کے مام ڈیڈ پاکستان آرہے تھے۔۔ ورنہ اُس کی تیاری ڈسٹرب ہو سکتی تھی۔۔

آج مالی پہلا پیپر دے کر آئی تو بہت تھکی ہوئی تھی۔۔ سخت گرمی نے اُس کی حالت بری کر دی تھی۔۔

وہ دوپہر کا کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کرنے کا سوچ رہی تھی۔ بی اماں اُس کے آنے کے بعد کسی مزار پر اُس کے امتحانوں کی منت ماننے نکل چکی تھیں۔ کھانا کھا کر برتن کچن میں رکھے۔۔ جب ڈور بیل بجی۔۔ وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔

وہ گھر پہ اکیلی تھی۔۔ اُس نے جا کر دروازہ کھولا۔

سامنے ایک خاتون کھڑی تھیں۔ چالیس سے اوپر کی عمر ہو گی۔۔

منال نے اُسے سلام کیا۔۔

عورت نے سر سے پیر تک منال کو دیکھا۔۔

Classic Urdu Material

اور بڑی بے زاری سے وعلیکم کہا۔

منال ابھی بھی دروازے پہ کھڑی سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

ارے دروازے سے ہٹو لڑکی۔۔ باہر کی گرمی سے جسم کا خون پانی بن گیا ہے۔۔

اُس خاتون نے کمال چستی سے منال کو ایک طرف کیا۔۔ اور اندر آدھمکی۔۔

منال کو غصہ آگیا۔۔

لیکن آپ ہیں کون۔۔؟؟ جو اس طرح گھس رہی ہیں میرے گھر۔۔

منال نے اُس ایک بازو پکڑا۔۔

ارے گھس نہیں رہی ہوں۔۔ کام سے آئی ہوں۔۔ کہاں ہے تمہاری ماں۔۔ بلاؤ
اُنہیں۔۔

آئی کو منال سے زیادہ غصہ اُس کے چمکتے حسن پہ تھا۔۔

اماں گھر نہیں ہیں۔۔ آپ پھر کبھی تشریف لائیے گا۔۔

منال نے دوبارہ اُسے باہر کی راہ دکھائی۔۔

Classic Urdu Material

ارے رکولڑکی۔۔ کیا ہوا اگر ماں نہیں ہے۔ تم تو ہونہ۔۔؟

اور کیا ذرا بھی تمیز نہیں سکھائی تمہارے اماں باوانے۔۔ کہ کوئی مہمان گھر آئے تو اُسے

ایک گلاس پانی بھی پوچھ لیتے ہیں۔۔

وہ خاتون جانے کی نہیں تھی۔۔

تو کیا کام تھا آپ کو اماں سے۔۔؟؟ اور میں کیسے مان لوں۔۔ کہ آپ کوئی لٹیری نہیں

ہیں۔۔

منال بھی اپنے نام کی ایک تھی۔۔

آئے ہاے۔۔ لڑکی۔۔ کتنا بولتی ہو تم۔۔ زربینہ خاتون نام ہے میرا۔۔ سرٹیفائیڈ رشتے

کروانے والی ہوں۔۔

تمہاری اماں نے ہی بلایا تھا مجھے۔۔

اب کہو تو شناختی کارڈ دکھا دوں تمہیں۔۔؟؟ منال کو لگا اگر ایک سوال اور کیا تو وہ خاتون

اُسے دیوار میں ہی دے مارے گی۔۔

Classic Urdu Material

اماں نے ہی بلایا ہو گا۔ ابھی بھی اُن کے دماغ پر میرے رشتے کا بھوت سوار ہے۔۔
اچھا اچھا۔۔ بس کریں اب۔۔ آئیں آپ کو شربت پلاتی ہوں۔۔ تب تک شاید اماں بھی
آجائیں۔۔

منال اُسے لے کر ڈرائنگ روم تک آگئی۔۔
آپ بیٹھیں۔۔ میں شربت بنا کے لاتی ہوں۔۔
اُسے صوفے پر بٹھا کر وہ شربت بنانے چلی گئی۔۔

جگ میں دو سے تین گلاس روح افزا بنا کر وہ واپس آئی تو وہ چست آنٹی زرینہ کمرے میں
گھوم پھر کر ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔
اُسے دیکھ کر واپس صوفے پر آ بیٹھیں۔۔

شربت کا ایک گلاس پی کر اُن کا پارہ کسی حد تک نارمل ہو چکا تھا۔۔
کیا کرتی ہو لڑکی۔۔؟؟ میرا مطلب ہے پڑھ رہی ہو یا گھر پہ ٹکی ہوئی ہو۔۔
منال کا دل تھا اُسے کوئی کرار اساجواب دے کر ٹھنڈا کر دیتی۔۔

Classic Urdu Material

لیکن وہ اس وقت آنٹی کو مفت میں اپنے گلے ڈالنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔

جی آنٹی پڑھتی ہوں۔۔

کس کالج میں پڑھتی ہو۔؟؟ آنٹی کا اگلا سوال اُن کے منہ سے نکلنے کو تیار کھڑا تھا۔۔

آنٹی آپ نے ایڈمیشن لینا ہے کیا۔۔؟ اب کی دفعہ وہ خود کو روک نہیں سکی۔۔

ارے میری کوئی عمر ہے کیا۔؟؟؟

بس یو نہیں پوچھا ہے۔۔

منال نے کالج کا نام بتایا۔۔

اچھا تو یہ بتاؤ کہ آوری کوئی بہن بھائی بھی ہے۔۔؟؟

منال نے نہیں کا جواب دے کر جان چھڑائی۔۔

آج کل کی لڑکیاں تو بہت ایڈوانس ہو گئی ہیں۔۔ خود ہی لڑکا ڈھونڈ لیتی ہیں۔۔ تمہارا کوئی

چکر و کر نہیں بنا کیا۔۔؟؟

Classic Urdu Material

منال کا دل چاہا جگ میں پڑا شربت اُس عورت کے سر پہ انڈیل دے۔۔ لیکن اُس نے صبر کیا۔۔

آئی اگر میں نے خود سے لڑکا پھنسا لیا ہوتا تو اماں آپ کو زحمت کیوں دیتی۔۔؟؟ آپ کو تو ہمارا شکر گزار ہونا چاہیے کہ ہمارے جیسی شریف لڑکیوں کی وجہ سے ہی آپ کا کاروبار چل رہا ہے۔۔ ورنہ آپ کے شادی دفتر کب کے بند ہو گئے ہوتے۔۔

آئی زرینہ کو اب شاید ٹھنڈ پڑ چکی تھی۔۔

منال کا جواب سن کر وہ چُپ ہو گئی۔۔

وہ تو سوچ رہی تھی کہ یہاں منال اس بات کا کنفیشن کرے کہ اُس کا آنکھ مٹکا کہیں اور

چل رہا ہے۔۔ اور وہاں وہ وہاں کو جا کر بتائیں۔۔ اُس کی غیرت جگائیں۔۔

منال اُٹھ کر جانے لگی۔۔ تو آئی نے روک لیا۔۔

بیٹھی رہو لڑکی جب تک تمہاری اماں نہیں آتیں۔۔ میں اکیلی کیا یہ دیواریں دیکھوں گی

۔۔؟؟

Classic Urdu Material

منال وہیں بیٹھ گئی۔۔ اب وہ اس وقت کو پچھتا رہی تھی جب اُس نے بنا سوچے سمجھے دروازہ کھولا تھا۔۔

چلو جو بات تمہاری اماں سے کرنی ہے وہ تم سے کر لیتی ہوں۔۔

کس قسم کا رشتہ چاہیے تم لوگوں کو۔۔؟؟ میرا مطلب ہے ہر لڑکی کے گھر والوں کی اپنی اپنی ڈیمانڈز ہوتی ہیں رشتے کو لے کر۔

منال اس نئے سوال کو سن کر اب تنگ پڑ گئی تھی۔۔

اُسے اب اماں پہ غصہ آرہا تھا کہ اگر اس خردماغ عورت کو بلا یا ہی تھا تو گھر سے جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟؟

آئی وہ لڑکا ایسا ہونا چاہیے جو میرے ساتھ میرے اس گھر میں رہ سکے۔ اس لڑکے کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہونا چاہیے۔۔ میں اماں کو چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی۔۔ یہیں رہوں گی اسی گھر میں۔۔ لڑکا شریف اور نماز کا پابند ہو۔۔۔

اور لڑکا غریب بھی ہو تو چلے گا۔۔ ہمارے پاس اللہ کا دیاسب کچھ ہے۔۔ شادی ابھی نہیں کرنی۔۔ دو سال سے زیادہ کا وقت لگ جائے گا۔۔

Classic Urdu Material

وہ ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہ اپنے لیے نہیں اپنی بیٹی کے لیئے رشتے کی بات کر رہی ہے۔۔

زرینہ کو بھی بات کرتے ہوئے وہ ایک بڑی عمر کی خاتون لگ رہی تھی۔۔

اتنی ڈیمانڈ کافی ہے۔۔؟؟ یا کچھ اور بھی بتاؤں۔۔؟؟

اُس نے سوچا اٹاں تو نجانے کب تک آئے گی۔۔ اس لیے خود ہی سارے سوال جواب کر لے۔۔

زرینہ خاتون بھی شاید مزید انتظار کے موڈ میں نہیں تھی۔۔ اس لیے اس سے اجازت لے کر وہ نکل کھڑی ہوئی۔۔

چلو میں پھر آ جاؤں گی اٹاں سے کہنا اب گھر پہرے کے اگلی دفعہ۔۔ میرا وقت بہت قیمتی

ہے۔۔ اتنے میں تو چار رشتے کروا لیتی ہوں

اور دو تڑوا بھی دیتی ہوں۔۔ منال نے لقمہ دیا تھا۔۔

شریر لڑکی۔۔ زرینہ نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

Classic Urdu Material

منال کو اچھی طرح یاد تھا کہ یہ اُس کی ایک گھنٹے کی ملاقات میں اکلوتی واحد مسکراہٹ تھی جو اُس کے کھڑوس آنٹی کے ہونٹوں پہ آئی تھی۔۔

وہ ابھی دوبارہ لیٹی ہی تھی کہ ایک بار پھر ڈور بیل گونجی۔۔

اب کی دفعہ بی اماں تھیں۔۔ وہ انھیں دیکھتے ہی اُن پہ چڑھ دوڑی۔۔

اماں جب رشتے والیوں کو وقت دیا ہوتا ہے تو گھر پہ اُن کا ویٹ بھی کیا کریں۔۔

آئے۔۔ ہاے۔۔ میں نے کس کو ٹائم دیا تھا۔۔؟؟ آج تو کسی نے نہیں آنا تھا۔۔

بی اماں صاف انکار کر گئی تھیں۔۔

تو پھر وہ کون تھی۔۔ جسے شربت پلایا۔۔ اور اُس کا ایک گھنٹے کا انٹرویو بھی برداشت کیا۔۔

پتہ نہیں کس کس کو گھر بٹھالیتی ہے تو مالی۔۔

کتنی دفعہ کہا ہے میں گھر نہ ہوں تو دروازہ نہ کھولا کر۔۔

اماں سے زیادہ تو پریشان وہ خود تھی۔۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی پریشانیاں تو اب ہر بدلتے دن

کے ساتھ اُس کی زندگی کا حصہ بنتی جا رہی تھیں۔۔۔

Classic Urdu Material

بڑی راحت کے دن تھے۔۔۔۔

وہ تیری پہچان سے پہلے۔۔!!

نازلی کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔۔ وہاں نے نہ اُسے کال کی تھی نہ ہی کوئی ٹیکسٹ۔۔ وہ اُسے مکمل طور پہ اگنور کر رہا تھا۔۔

لیکن اس ایک ماہ میں اس نے نہ تو اُس کا خرچہ بند کیا تھا۔۔ نہ ہی کوئی روک ٹوک لگائی تھی۔۔

آج نازلی اس کی یاد میں تڑپ رہی تھی۔۔ اُسے دن رات سوچ رہی تھی۔ انہی سوچوں سے تنگ آکر اُس نے کال کر دی تھی۔۔

اُس کی قسمت اچھی کہ اُس ظالم نے کال اٹینڈ کر لی تھی۔۔

لیکن اس کا لہجہ سرد مہر تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے اجنبی ہو۔۔

سلام دعا کے بعد اُس نے فون کرنے کی بابت پوچھا۔۔

کہو۔۔؟؟ کیا بات ہے۔۔؟؟ کیوں فون کیا ہے۔۔؟؟

وہ اُسی انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

سائیں۔۔ مجھ ناچیز سے کوئی خطا ہو گئی۔۔؟؟

وہ اس الجھن میں تھی کہ شاید اُس کی کسی غلطی کی سزا کا نام منال ہے۔۔

نہیں تو۔۔ ایسا کیا ہوا ہے۔۔؟؟ تمس بتایا ہے مصروف ہوں آج کل بابا سائیں کے

ساتھ۔۔

بس اس لیے فرصت نہیں مل رہی۔۔

اور یہ فرصت کب تک نہیں ملے گی جناب کو۔۔؟؟

وہ اپنی اوقات سے بڑا سوال پوچھ رہی تھی۔۔

نازلی۔۔ اتنی جرات کس نے دی کہ تم وہاں سے سوال کرو۔۔؟؟

Classic Urdu Material

ایک دفعہ کہہ دیا کہ جب فرصت ہوگی تو خود چلا آؤں گا۔

کچھ چاہیے تمہیں؟؟ تو بتاؤ میں بھجوادیتا ہوں۔۔ کیا تمہارے خرچے پورے نہیں ہو رہے۔۔؟؟

اور اب فون رکھو۔۔ کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتاؤ مجھے پوری ہو جائے گی۔۔

آپ کی ضرورت ہے مجھے۔۔ کیا وہ پوری کر سکتے ہو۔۔؟؟

اس سے پہلے کہ وہ یہ سب کہتی وہ فون بند کر چکا تھا۔

صاحب۔۔!!

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ چاہتے ہیں۔۔

میں ہر حکم پر کہوں،

بہتر۔۔۔۔۔ درست جناب۔۔۔۔۔

خوب۔۔۔۔۔ مناسب۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

بجا۔۔۔ ابھی جناب۔۔۔

اُن کی ہر بات۔۔۔

ہماری سر آنکھوں پر۔۔۔

ہماری ہر بات ہی رد ہے۔۔۔

حد ہے۔۔۔!!

رشتے والی آنٹی کو وہ صبح سے فون کر رہا تھا۔ آخر شام میں آنٹی نے فون اٹینڈ کر لیا تھا۔

وہ چاہتا تھا کہ اُس کا ہیلو سننے ہی اُسے کھری کھری سنا دے۔۔۔ لیکن اُسے اس عورت کی

ضرورت تھی فی الحال۔۔۔

آنٹی نے اُسے بتایا کہ وہ اس لڑکی کے گھر سے ہو آئی تھی۔۔۔ اور ایک ہفتے سے فیصل آباد

میں رکی ہوئی ہے کسی شادی کی وجہ سے۔۔۔ اس لیے ملنے نہیں آ سکی۔۔۔

آنٹی نے اسے شام کا وقت دیا تھا۔۔۔ وہاں نے کہا تھا کہ وہ ڈرائیور بھیج دے گا۔

Classic Urdu Material

شام کو جب زرینہ اُس سے ملنے آئی تو وہ بے چینی سے اُس کا انتظار کر رہا تھا۔
آنٹی نے بیٹھتے ہی اُس کے سر پہ بم پھوڑا۔

بھول جائیں اُس لڑکی کو۔۔ وہ آپ کو نہیں ملنے والی۔۔ اُسے تو وہ لڑکا چاہیے جس کے آگے
پیچھے کوئی نہ ہو۔۔ اور وہ شادی کے بعد سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اُن دونوں ماں بیٹی کے ساتھ
ان کے گھر میں رہ سکے۔۔

اور یہ ساری باتیں اس لڑکی نے خود کی ہیں۔۔ ماں تو مل نہیں سکی اس کی۔۔ گھر پہ نہیں
تھی۔۔ ورنہ اُس سے بھی بات کر لیتی۔۔

مجھے تو نہیں لگتا کہ آپ یہ ٹھاٹھ باٹھ چھوڑ کر اُس ایک کنال کے گھر میں شفٹ ہوں
گے۔۔

آنٹی نے اپنی سوچوں کے گھوڑے ایڈوانس میں دوڑا رکھے تھے۔۔
اُس نے اپنے پرس میں سے پانچ ہزار کے چند نوٹ نکالے اور آنٹی کی طرف بڑھائے۔۔
اب اُس کی ماں سے کب ملنے جاؤں۔؟؟ اور کیا بات کرنی ہے۔۔؟؟ وہ بھی بتادیں۔۔

Classic Urdu Material

آنٹی زربینہ نے نئے نئے نوٹوں کی گرمی ہاتھوں میں محسوس کرتے ہوئے کہا تھا۔

اب کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔۔ باقی سب میں خود سنبھال لوں گا۔

آنٹی نے اپنی فضول باتوں میں خود ہی اُسے مشورہ بھی دے دیا تھا۔

وہ جو سوچ رہا تھا کہ اُسے پانا بہت آسان ہے۔ اتنا بھی آسان نہیں تھا۔

لیکن وہ اُسے اب اُس کی مرضی سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ زور زبردستی سے نہیں۔

لیکن ایک بات طے تھی کہ اُس کی محبت لمحہ لمحہ مالی کے لیئے بڑھ رہی تھی۔ اور زندگی

میں پہلی دفعہ اُسے یہ تشنگی بھی لطف دے رہی تھی۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مل رہا ہے نہ کھورہا ہے تو۔۔۔

کتنا دلچسپ ہو رہا ہے تو۔۔۔!!

Classic Urdu Material

اُن کے امتحانات ختم ہو چکے تھے۔۔ مشال نے آگے پڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔۔ سکندر بخت اور صفیہ بیگم مشال اور ہاشم کی شادی کا سوچ رہے تھے۔۔ منال اور ہانیہ نے نئی کلاسز میں ایڈمیشن لے لیا تھا۔۔

زندگی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔ موسم بدل رہا تھا۔۔ گرمیاں ختم ہونے کو تھیں۔۔ سردیاں پھر سے آنے کو تھیں۔۔

ایک دن اچانک قاسم بخت نے فون کر کے اُن سب کو اپنے نکاح کی خبر دی تھی۔۔ سکندر صاحب سخت ناراض ہوئے تھے۔۔ صفیہ بیگم کو بھی دھچکا لگا تھا۔۔ وہ اپنے بڑے بیٹے سے اس حرکت کی امید نہیں رکھتی تھیں۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ اُن سے پوچھے بنا کر لے گا۔۔
مشال اور ہاشم نے عقلمندی کے ساتھ اپنے ماں باپ کو اس بات پہ راضی کر لیا تھا کہ وہ قاسم بخت کو معاف کر کے اُن کی بڑی بہو ماہم کو بھی قبول کر لیں۔

خاندان میں یہ بات پھیلا دی گئی تھی کہ قاسم اور ہاشم کی شادی ایک ساتھ کی جائے گی۔۔

Classic Urdu Material

قاسم بخت کے چھٹیوں میں آنے پر مشال کی شادی فکس ہو گئی تھی۔ ہاشم کی شادی کے ساتھ ساتھ قاسم بخت کی شادی ایک دفعہ پھر سے سب کے سامنے کرنے کا پلان کیا گیا تھا۔

مشال کا دل سب سے زیادہ دکھا تھا کیوں کہ وہ اپنی شادی کے بعد منال اور قاسم کی شادی کروانے کا سوچ رہی تھی۔

جب مشال نے اس بات کا ذکر منال سے کیا تو وہ مسکراتے ہوئے سوچا کہ نہ کہہ سکی۔ وہ مشال کو تسلی دے رہی تھی کہ سب کچھ بھلا کر اپنی ہونے والی جیٹھانی کو دل سے قبول کرو۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

ہاشم کی شادی کے ساتھ ہوا تھا وہ اُسے ایک برا خواب سمجھ کر بھول بھال گئی تھی اور مشال ہانیہ البتہ اپنے پر نٹس کے آنے کی خوشی میں اپنی حویلی کے کاموں میں ہی مصروف تھی۔ اس کا اتنا کوئی خاص دل نہیں تھا مشال کی شادی اٹینڈ کرنے کا۔ مشال سے اُس کا ویسے بھی کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا۔

Classic Urdu Material

منال البتہ مشال کے ساتھ جا کر شادی کی شاپنگ کر رہی تھی۔ اُس نے بہت سے کام اپنے ذمہ لے لئے تھے۔

بی اماں اور منال نے اُس کے جہیز کے کپڑے بنوائے تھے۔ یہ اُن کی خوشی تھی اس لیے صفیہ بیگم نے بھی انھیں نہیں روکا تھا۔

اور پھر مشال کی شادی کا دن آن پہنچا۔

منال اور بی اماں صبح سے اُس کی طرف گئی ہوئی تھیں۔

مشال ایک دفعہ پھر دلہن بنی تھی۔ اب کی بار وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
ہر کوئی اُس کی بلائیں لے رہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماہم بھی ایک اچھی لڑکی تھی۔ اُس کے والدین پاکستانی تھے۔ لیکن ماہم شروع سے ہی کینیڈا میں پلی بڑھی تھی۔

شادی پہ اُس کے والدین بھی آئے تھے۔ سکندر بخت اور صفیہ بخت نے ان سب کا شاندار استقبال کیا تھا۔

Classic Urdu Material

ماہم اور قاسم بخت نے سکندر اور صفیہ بخت سے معافی بھی مانگی تھی۔ اور وہ ان دونوں کو دل سے معاف کر چکے تھے۔

ماہم بھی اب کی بار دلہن بنی تھی۔ دونوں بھائیوں کی جوڑی خوب بچ رہی تھی۔ سارا خاندان ہی خوش تھا۔

منال نے بھی بھرپور تیاری کی تھی۔ وہ سلور گاؤن میں بہت حسین لگ رہی تھی۔ بہت سی آئٹیاں اُس کے بارے میں صفیہ بیگم سے پوچھ چکی تھیں۔ لیکن وہ ان سب سے بے خبر اپنی ہی دھن میں مگن تھی۔

وہ ابھی ابھی مشال کو اُس کے کمرے میں چھوڑ کر باہر نکلی تھی۔ کہ اچانک کسی سے ٹکرا گئی۔

وہ کوئی اور نہیں رضا گیلانی تھا۔ ہاشم کا کلاس فیلو اُس کا بیسٹ فرینڈ۔

"اوہ میڈم لگتا ہے بہت جلدی میں ہیں آپ۔؟؟"

وہ اپنا ماتھار گڑ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

"اوہ آئی ایم سوری۔۔"

وہ اپنے ہی کسی دھیان میں تھی۔۔

"سوری۔۔۔؟؟ اتنا سلفظ۔۔؟؟"

"اور جو آپ کا پتھر جیسا سیراتی زور سے میرے ماتھے سے ٹکرایا ہے۔۔ اُس کا کیا۔۔؟؟"

دیکھیں خون تو نہیں نکل رہا۔۔؟؟"

اُس نے اپنا لال ماتھا اُس کے سامنے کیا۔۔

"ارے بہت زیادہ خون نکل رہا ہے۔۔ آئی تھک آپ کو 1122 پہ کال کرنی چاہیے۔۔"

وہ اُس کا مذاق اسی پہ ڈال گئی تھی۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔ آپ کی تعریف۔۔؟"

وہ ابھی بھی اُس کے راستے میں کھڑا تھا۔۔

"جتنی جی چاہے۔۔ کر لیں میری تعریف۔۔۔"

میرا کیا جاتا ہے۔۔؟؟

Classic Urdu Material

منال نے چڑ کر کہا تھا۔۔

"ہا ہا ہا ہا۔۔ آپ کا سینس آف ہیومر بہت کمال کا ہے۔۔"

وہ ابھی ابھی ڈھیٹ بنا کھڑا تھا۔

"میرا سینس آف ہیومر ہی نہیں سینس آف کک بھی کمال ہے۔۔"

وہ اب سنجیدہ تھی۔۔

ہاہاہا۔۔ ایک اور چٹکے۔۔؟؟ واہ واہ۔۔۔

"مجھے رضا گیلانی کہتے ہیں۔۔ اور آپ کو۔۔؟؟ میں نے ساری شادی میں آپ کو مشال

بھابھی کے ساتھ چپکے دیکھا ہے۔۔ کہیں آپ اُن کی دوست تو نہیں۔۔؟؟"

وہ اُسے پوری تقریب میں ہی نوٹ کرتا رہا تھا۔۔

"مجھے افسوس ہے کہ آپ نے پوری تقریب میں اپنا وقت صرف مجھے دیکھنے میں برباد

کیا

وہ تپ گئی تھی۔۔"

Classic Urdu Material

"ارے اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔ میں نے اور بھی بہت کچھ کیا ہے۔۔"

"چلیں چھوڑیے۔۔"

"آپ نے اپنا نام نہیں بتایا۔ اس بات کا افسوس رہے گا۔"

وہ دل پہ ہاتھ رکھ کر آہ کر رہا تھا۔

ایسے چھوٹے موٹے افسوس میں لوگوں کو یونہی خیرات میں دیتی رہتی ہوں۔۔ مینشن
ناٹ۔۔

اب آپ راستہ دیں گے۔۔۔؟ یا یہیں کھڑے رہ کر اپنی بے تکی باتوں سے مجھے مزید

غصہ دلائیں گے۔۔

اگر نہ دوں راستہ؟؟

وہ اُسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"میں اپنا راستہ خود بنانا جانتی ہوں۔۔"

وہ اُس کے پہلو سے گزر گئی تھی۔

Classic Urdu Material

آہ۔۔۔ہا۔۔۔

اور رضا گیلانی اب اپنے ماتھے کی بجائے اپنے دل کی جگہ پہ ہاتھ رکھ کر رگڑ رہا تھا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ٹھوکر ماتھے سے دل میں منتقل ہو گئی تھی۔

وہ جارہا ہے چھوڑ کر صاحب۔۔۔

بتاؤ راستہ دوں یا واسطہ دوں۔۔۔!!

قسط اٹھائیس۔۔۔

لال رنگ کے لہنگے میں مشال آج ماہم سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔ ماہم نے اپنے لیے

لال کی بجائے پرپل لہنگا منتخب کیا تھا

مشال بیڈ پہ بیٹھی اپنا لہنگا ٹھیک کر رہی تھی جب ہاشم اندر داخل ہوا۔

مشال نے اپنے لہنگے کا پلو اپنے منہ پہ کر لیا۔ تھا۔

Classic Urdu Material

وہ تھوڑی نروس تھی۔ اُس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

ہاشم نے اپنی شیروانی اُتار کر صوفے پر رکھی اور اُس کے برابر میں بیٹھ گیا۔

مشال سٹ کر اکٹھی ہو گئی تھی۔

یہ کیا۔۔؟؟ آج بھی دور ہٹ رہی ہو مجھ سے؟؟

ہاشم نے کھنکار کر گلا صاف کیا تھا۔

اُس نے مشال کا گھونگٹ اٹھانا چاہا۔

مشال نے گھونگٹ اور لمبا کر لیا۔

ابھی بھی اپنا مکھڑا چھپا کر بیٹھی ہوئی ہو۔۔ یہ ظلم ہے میرے ساتھ۔۔

وہ وہیں رک گیا تھا۔

پہلے میری منہ دکھائی۔۔؟؟ اس نے ہاتھ ہاشم کے آگے پھیلایا۔

ارے شادی کی پہلی رات ہی منگتی بنی ہوئی ہو۔۔ میں کونسا بھاگ جا رہا ہوں۔۔ ساری عمر

منہ دکھائی لیتی رہنا۔

Classic Urdu Material

ہاشم نے اُس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

نا۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔ مجھے آج کی منہ دکھائی آج چاہیے۔۔۔۔۔ مثال ابھی ابھی اپنی بات پہ ٹکی ہوئی تھی۔

اچھا بابا۔۔۔۔۔ تم نہیں مانو گی۔۔۔۔۔؟؟ چلو پھر یہ لو۔۔۔۔۔

اُس نے پیچھے چھپایا ہوا ایک گولڈ سیٹ اُس کے سامنے کیا۔

اب گھونگھٹ اُٹھے گا۔۔۔۔۔؟ وہ التجا کر رہا تھا۔

جی ہاں۔۔۔۔۔ اب تو شوق سے اٹھائیے۔

جیسے ہی ہاشم نے گھونگھٹ پلٹا۔ اُس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔

ارے اب یہ بے ایمانی ہے۔۔۔۔۔ منہ دکھائی لے کر بھی دھاندلی کر رہی ہو۔۔۔۔۔ اب میں

سہاگ رات پہ دھرنا دیتا اچھا لگوں گا کیا۔۔۔۔۔؟؟؟

مثال ہنس پڑی تھی۔

اُس نے دونوں ہاتھ نیچے کر لئے۔ اب اُس کی آنکھیں بند تھیں۔

Classic Urdu Material

ہاشم اُس کی اس حرکت پہ مسکرا کے رہ گیا۔

ارے میں اتنا بھی برا نہیں لگ رہا کہ تم آنکھ بھر کے دیکھ نہ سکو۔

وہ اُس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

مشال کی دھڑکن مزید تیز ہو گئی تھی۔

مشال نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ بھی مسکرا رہی تھی۔

میں بہت خوش قسمت ہوں جو اپنی محبت کو پانے میں کامیاب ہو گیا۔ میں وعدہ کرتا ہوں

کہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔ بہت بہت پیار دوں گا۔ کبھی آنکھ میں آنسو نہیں آنے

دوں گا۔

میں جانتا ہوں کہ تم بہت سمجھدار ہو۔ تمہیں کچھ سمجھانے کی ضرورت نہیں۔

کوئی ایسی انوکھی شرطیں نہیں ہیں میرے پاس تمہارے لیے۔

لیکن ہاں ایک بات۔۔۔ آج کے بعد بستر سے میں صرف ایک آواز سننے کے بعد ہی

اٹھوں گا۔ اور وہ ہے تمہاری آواز۔

Classic Urdu Material

بہت سن لی ماما کے منہ سے ہاشم۔۔۔ ہاشم کی پکار۔۔

اب صرف تم اٹھاؤ گی تو اٹھو گی۔ اور جس دن پیار سے نہیں اٹھاؤ گی تو بالکل نہیں اٹھو گی

گا۔ اور اگر اٹھ بھی گیا تو سارا دن بات نہیں کرو گی۔

وہ اُسی سرگوشی میں اور قریب ہو کر دھمکی دے رہا تھا۔

ارے شادی کی پہلی رات دھمکی کون دیتا ہے۔۔؟؟

وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

کوئی اور دے یا نہ دے

۔۔۔ میں دیتا ہوں نہ۔۔ ہاشم بخت۔۔

وہ اُس کی گردن پہ اپنے لب جماتے ہوئے بولا۔۔

جو آج سے پہلے صرف ہاشم تھا۔۔ بخت والا تو آج ہوا ہے۔۔

کمرے میں مشال کی ہنسی ایک دفعہ پھر گونجی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اگلے روز ولیمہ کی تقریب تھی منال نے مشال جیسا ہی ڈریس بنوایا تھا۔ وہی رنگ تھا۔
لیکن کام مشال سے نسبتاً کم تھا۔ آج بھی وہ پارلر سے تیار ہوئی تھی۔ آج اُس نے اپنے
گھنے بال ایک لوز چوٹی کی شکل میں باندھ رکھے تھے۔

گولڈن کلر کے غرارے میں وہ آج بھی بہت بچ رہی تھی۔

مشال ایک ہی رات میں بہت بڑی بڑی اور مختلف معلوم ہو رہی تھی۔ وہ ہاشم کا ہاتھ پکڑ
کرا سٹیج تک آئی تھی۔

ماہم بھی آج کل سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔ وہ وائٹ اور گرین کلر کے شرارے میں
آج کل سے زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔

وہ صفیہ آنٹی سے مل کر اسٹیج کی طرف جا رہی تھی۔ جب رضا گیلانی ایک دفعہ پھر اُس
کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

وہ ایک دم بچوں بیچ اُس کا راستہ روکے کھڑا تھا۔ منال ایک دم شرمندہ سی ہو گئی تھی۔
وہ ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ اُسے لگا ہر کوئی اُن دونوں کو ہی نوٹ کر رہا تھا۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔ پلیز۔ وہ اُس سے التجائی لہجے میں بولا۔

Classic Urdu Material

منال اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

اگر آپ ہاں نہیں کریں گی تو میں یہیں رکار ہوں گا۔۔

آپ اس وقت سین کریٹ کر رہے ہیں۔ ہٹ جائیں میرے راستے سے۔۔۔

وہ غصے میں پھنکاری۔۔

رضا اُس کے تیور دیکھ کر ڈر گیا تھا۔۔

میں پارکنگ میں آپ کا ویٹ کروں گا۔۔ وہ قریب سے گزرتے ہوئے بولا تھا۔۔

ہو نہہ۔۔۔ منال ناک چڑھا کر اسٹیج کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

ولیمہ کی پوری تقریب میں وہ بار بار منال کو اشاروں کنایوں سے مخاطب کرنے کی کوشش

کرتا رہا۔۔ لیکن منال اُسے ہر دفعہ ان دیکھا کر رہی تھی۔۔

جیسے ہی ولیمہ ختم ہوا اور سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھ کر واپس جا رہے تھے۔۔ مالی کے پاس

مشال کے بہت سارے گفٹس تھے جو اُسے پہلے مشال کے گھر ڈراپ کرنے تھے پھر ہی وہ

گھر واپس جاسکتی تھی

Classic Urdu Material

ابھی وہ اپنی گاڑی کی طرف جارہی تھی جب رضا گیلانی ایک دفعہ پھر اُس کے سامنے تھا۔

آپ سے کہا تھا بات کرنی ہے۔۔ آپ اتنا اٹیچیوڈ کیوں دکھا رہی ہیں۔۔؟؟

ہیلو مسٹر۔۔ آپ ہوتے کون ہیں۔۔؟؟ جسے یہ میں اپنا اٹیچوڈ ویسٹ کروں گی۔۔

میں۔۔؟؟ رضا گیلانی ہوں۔ کل بھی بتایا تھا۔ اتنی جلدی بھول گئیں آپ۔۔؟؟ اتنی

پرسنالٹی تو ہے کہ کوئی ایک دفعہ دیکھے تو یاد رکھ سکے۔۔

وہ اپنے کوٹ کا کالر جھاڑ کر بولا تھا۔۔

منال نے اُسے سر سے پیر تک دیکھا۔۔

وہ بلیک کلر کے ٹوپس میں تھا۔ اُس کا قد کاٹھ اچھا تھا۔ رنگ بھی صاف تھا۔ لیکن اُس

میں کشش نہیں تھی۔ لیکن اُس کی پرسنالٹی کسی حد تک اچھی ہی تھی۔۔ وہ صحیح کہہ رہا تھا

کہ وہ اتنا بھی گیا گزرا نہیں تھا کہ کوئی اُس کی طرف دیکھے بھی نہ۔۔؟؟

لیکن منال کو اُسے دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔

Classic Urdu Material

آپ آج تک کسی خوش فہمی میں ہی جیتے رہے ہیں۔۔ آپ کی پرسنالٹی اتنی بھی اچھی نہیں کہ کوئی ایک دفعہ دیکھے تو یاد رکھے۔۔

ہا ہا ہا۔۔ چلیں آپ کہتے ہیں تو مان لیتے ہیں۔۔ لیکن اچھا نہیں کیا آپ نے میری خوش فہمی کا غبارہ پھوڑ کر۔۔

مجھے جانے دیجئے۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔

منال نے اسی سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

آپ بہت اچھی لگی ہیں مجھے۔۔ سب سے منفرد سب سے دلکش۔۔ کیا آپ انگلیجڈ

ہیں۔۔؟؟

وہ اُسے ڈائریکٹ مدعا بیان کر رہا تھا۔۔

میں آپ کو اتنے پرسنل جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔۔

وہ اڑ گئی تھی۔۔

ارے۔۔ اس میں اتنا غصہ کرنے کی کیا بات ہے۔۔؟؟

Classic Urdu Material

وہ اب معصوم بن رہا تھا۔

ویسے ہاشم بہت اچھی طرح جانتا ہے مجھے۔ آپ اُس سے میرے بارے میں پوچھ سکتی ہیں۔

وہ اب اپنا بائیوڈیٹا دینے کے موڈ میں تھا۔

آپ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اپنا بھی اور میرا بھی۔ مجھے آپ میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔

وہ صاف جواب دے گئی۔ دل رکھنا اُسے آتا ہی کہاں تھا؟؟

ارے آپ تو بہت ظالم ہیں۔ ایک سیکنڈ میں سامنے والے کا دل توڑ دیتی ہیں۔

وہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر بولا۔

میں منافق نہیں ہوں۔ وہ ابھی بھی اڑی ہوئی تھی۔

اچھا چلیں۔ بات ختم کرتی ہیں۔ کیا ہم اچھے دوست بن سکتے ہیں۔؟؟

وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا۔

Classic Urdu Material

نہیں۔۔ بلکل نہیں۔۔ آپ کی قسمت اچھی کہ آپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔۔ اور ہاشم بھائی کے دوست ہیں۔۔ ورنہ اس بات کا جواب میں ہاتھ ملا کر نہیں بلکہ آپ کے گال پہ ایک ہاتھ جڑ کے دیتی۔۔

وہ اب اُس کی صاف بے عزتی کر رہی تھی۔۔

ارے ایسا کیا کر دیا میں نے۔۔؟؟ آج کل تو لڑکے لڑکی کی دوستی بہت کامن ہے۔۔ وہ اپنی صفائی میں کہہ رہا تھا۔۔

ہو سکتا ہے بہت کامن ہو۔۔ لیکن وہ لڑکیاں بھی کامن ہوتی ہوں گی۔۔ میں اُن میں سے ہر گز نہیں ہوں۔ اب آپ جان چھوڑیئے۔۔

اُس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اسے کہا تھا۔۔

مطلب میں نہ سمجھوں۔۔!؟

وہ بھی بہت ڈھیٹ تھا

جی۔۔ ناں۔۔ ناں۔۔ ناں۔۔ تین دفعہ ناں ہے۔

Classic Urdu Material

اب آپ تشریف لے جائیے۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید بحث کرتا وہ اسی مکمل نظر انداز کر کے جا چکی تھی۔۔

اور وہ زیرِ لب بڑبڑا رہا تھا۔۔

ابھی سورج نہیں ڈوبا،

ذرا سی شام ہونے دو۔۔۔

میں خود ہی لوٹ جاؤں گا،

مجھے ناکام ہونے دو۔۔۔!!!

جبار یوسف اور نفیسہ بیگم بھی پاکستان شفٹ ہو گئے تھے۔۔ یوسف جان کی حویلی ایک

دفعہ پھر رونق سے بھرپور ہو گئی تھی۔۔

اداجان اور بی بی جان بہت خوش اور مطمئن تھے۔۔

Classic Urdu Material

وارث جان کی ٹریننگ مکمل ہو چکی تھی۔۔ وہ جو ننگ سے پہلے گھر آ کر اپنے پر نٹس سے ملنا چاہتے تھے۔۔

اب کی دفعہ ہانیہ نے پلان بنایا تھا کہ وہ جا کر وارث جان کو سر پر اُتر دے گی۔۔ اور اُسے خود لے کر آئے گی۔۔

جبار صاحب اور نفیسہ اتنے سالوں بعد پاکستان آئے تھے۔۔ انہیں یہاں ایڈجسٹ ہونے میں وقت درکار تھا۔۔ یہاں کی آہو ہوا وہاں سے بہت مختلف تھی۔۔ بی بی جان آئے روز اُن کے لیے اپنے ہاتھ کے بنے دیسی کھانے بنا رہی تھیں۔۔

آتے ہی کچن انہوں نے بہو کے سپرد کر دیا تھا۔۔ اد جان نے بھی اپنی بہو کو بلا کر ایک دن ساری حویلی کی چابیاں نفیسہ بیگم کے ہاتھ پہ رکھ دی تھیں۔۔

نفیسہ بیگم ہر گھڑی اپنی قسمت پہ اللہ کا شکر ادا کرتی تھیں۔۔ اور اپنی بیٹی کے لیے بھی اپنے جیسے نصیب کی دعا کرتی تھیں۔۔

انہوں نے آکر نوٹ کیا تھا کہ ہانیہ بہت سمجھدار ہو گئی تھی۔۔ اپنی عمر جیسی کوئی شرارت اب اس کی شخصیت میں نہیں تھی۔۔

Classic Urdu Material

پہلے وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ بچوں کی طرح خوش ہوتی تھی۔۔ لیکن اب وہ بہت خاموش رہنے لگی تھی۔۔

انہوں نے اُسے ایک دو دفعہ کریدا تھا لیکن ہانیہ اُن سے نظریں چرا گئی تھی۔۔ آخر کو وہ اُس کی سگی ماں تھی۔۔ اور ایک ماں سے زیادہ بہتر کون سمجھ سکتا ہے اپنی اولاد کو۔۔؟؟؟

وہ اپنی بیٹی کی عادت سے واقف تھیں۔۔ ضرور اُس کا دل کسی نے دکھایا تھا جو وہ اچانک سے متبادل گئی تھی۔۔ وہ جانتی تھیں کہ اُن کی بیٹی کس قدر حساس ہے۔۔

لیکن وہ اُس سے پوچھ کر اپنے اس شک کو یقین میں نہیں بدلنا چاہتی تھیں۔۔ اس لیے انہوں نے اس بات کو زیادہ نہیں اچھالا تھا۔۔

بس وہ چپ چاپ اپنی بیٹی کا بدلتا مزاج دیکھ رہی تھیں۔۔

اور دل ہی دل میں اللہ سے اُس کی اس چوٹ کے مرہم کی دعا کرتی رہتی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

منال اور ہانیہ نے اسی کالج میں ٹھہر ڈایر میں ایڈ مشن لے لیا تھا۔ وہ دونوں اب مزید گہری دوست بن چکی تھیں۔۔ کیوں کہ اب مثال اُن کے بیچ نہیں تھی۔۔ بس وہ دونوں ہی تھیں۔۔ لیکن جیسے جیسے ان کی دوستی پرانی ہو رہی تھی۔۔ اُن دونوں میں ٹھہراؤ آ رہا تھا۔۔

اُس دن کے بعد سے ہانیہ نے منال کے سامنے وارث جان سے متعلق کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ وہ اُس کی پچھلی بار کی حالت دیکھ کر یہی سمجھی تھی کہ منال کو اُس کا یوں بات کرنا بہت برا لگا تھا۔۔ وہ جانتی تھی کہ منال بن ماں باپ کی بیٹی تھی۔۔ ہانیہ کے یوں بات کرنے پہ شاید اُسے تکلیف پہنچی تھی۔۔ ب۔ اس لیے اس طرح کی کوئی بات جو اُن کی دوستی پہ اثر انداز ہو وہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
کیوں کہ وہ اپنی اس عزیز دوست کو دوبارہ ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔
وہ جاتی گرمیوں کی ایک دوپہر تھی۔۔ اب شامیں کسی حد تک ٹھنڈی ہونے لگ گئی تھیں۔۔ وہ ابھی کالج سے واپس آئی تھی۔۔

بی اماں تیار ہو رہی تھیں۔۔ اُس کے پوچھنے پہ بی اماں انی بتایا کہ آنٹی کلثوم کے گھر میلاد پہ جانا ہے۔۔ تم بھی تیار ہو جاؤ۔۔

Classic Urdu Material

اماں میرادل نہیں ہے۔۔ آپ اکیلی چلی جائیں۔۔

میں آج کالج میں بہت تھک گئی ہوں۔۔ اُس کا موڈ بھی آف تھا۔۔

بی اماں نے بھی زیادہ اصرار نہ کیا۔۔

وہ جانتی تھیں کہ وہ آج کل بہت تھک جاتی ہے۔۔

کپڑے بدل کر آئی تو اماں اُس کے لیے کھانا نکال چکی تھیں۔ ابھی وہ کھانا کھا رہی تھی کہ اماں اُسے دروازہ بند کرنے کا کہہ کر چلی گئیں۔۔ ڈرائیور چاچا بھی دوپہر کا کھانا کھا کر سو گئے تھے۔۔

اُس نے کھانا ختم کیا۔۔ اور دروازہ بند کر کے کمرے میں چلی آئی۔ ابھی وہ بستر پہ لیٹی ہی

تھی کہ ہانیہ کی کال آگئی۔۔ ہانیہ آج کالج نہیں آئی تھی۔۔

اُس نے پہلے بناتائے چھٹی کرنے پر ہانیہ کی کلاس لی تھی۔۔

ہانیہ اُس کی باتیں سن کر صرف ہنس رہی تھی۔۔

اچھا اچھا بابا۔۔ اب غصہ ختم کرو۔۔ تمہیں کوئی نیوز دینے کے لئے کال کی تھی۔۔

Classic Urdu Material

بتاؤ کیا بات ہے؟؟ اب یہ نہ کہنا کہ تمہاری بھی منگنی ہو رہی ہے اور تم بھی مشال کی طرح مجھے چھوڑ کر پیادیس سدھار جاؤ گی۔۔

ہانیہ ایک دفعہ پھر ہنس پڑی تھی۔۔

نہیں نہیں۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے مائی لو۔۔۔

ہمارا زلٹ آگیا ہے۔۔

اور ہم تینوں بہت اچھے مار کس سے پاس ہو گئی ہیں۔۔

اُس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی مالی خوشی سے چیخ پڑی تھی۔۔

ہانیہ کے نمبر اُن دونوں سے زیادہ تھے۔۔ اور منال کے نمبر مشال سے زیادہ تھے۔۔

وہ بہت خوش تھی۔۔ ہانیہ بھی بہت خوش تھی۔۔

اُس نے کچھ اور گپ شپ کی۔۔ دونوں نے آنے والے ویکنڈ پر ایک دوسرے کو ٹریٹ دینے کا پلان بنایا اور کال ختم کر دی۔۔

وہ اپنے کمرے سے باہر آئی تاکہ بی اماں کو خوشخبری سنا سکے۔۔

Classic Urdu Material

لیکن بی اماں اپنے کمرے میں نہیں تھیں۔۔ اُسے یاد آیا کہ وہ تو میلاد پہ گئی ہیں۔۔

اماں کو آنے میں ابھی گھنٹہ سے زیادہ وقت لگ سکتا تھا۔۔

اب اُس کا سونے کا بھی کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔

اُس نے پائپ لگایا اور لان میں لگے پودوں کو پانی دینے لگ گئی۔۔

صحن میں فرش پر بھی کافی دھول مٹی پڑی تھی۔۔ لگتا ہے آج صفائی والی نہیں آئی۔۔ اُس نے سوچا لگے ہاتھ اُسے بھی دھولے۔۔

ابھی وہ آدھا صحن ہی دھوپائی تھی کہ دروازے پہ بیل بجی۔۔

اُسے لگا شاید اماں جلدی آگئی ہوں۔۔ وہ اپنے رزلٹ کی خوشی میں بنا دوپٹہ لیے ہی دروازے کی طرف بھاگی۔۔

فرش دھونے کی وجہ سے وہ آدھی سے زیادہ بھیگ چکی تھی۔۔

اتنے میں ڈور بیل ایک بار پھر بجی۔۔

اُس نے اسی جلدی میں بنا پوچھے دروازہ کھول دیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

دروازہ کھولتے ہی اُس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔

دروازے پر کوئی اور نہیں وہ خود کھڑا تھا۔

اُس کی خوشیوں کا قاتل اُس کی مسکراہٹ چھین لینے والا ظالم کھڑا تھا۔

جی ہاں۔۔ اور کوئی نہیں خود سردار وہاج سلطان

اسلام و علیکم۔۔ وہ ظالم جاں سلام کر رہا تھا۔

ناسلام نہ دعا۔۔؟؟ نہ ہی سلام کا جواب۔۔؟؟

یوں بھی کرتا ہے کوئی۔۔؟؟

چاہنے والوں پر ستم۔۔؟؟

نہ اشارہ، نہ کنارہ۔۔۔

نہ عنایت، نہ سلام۔۔!!

وہ اُس کی حیرت کو دیکھ کر شعر کہہ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

ویسے آج کچھ اور بھی مانگتا تو وہ بھی مل جاتا۔

لیکن میں کچھ اور مانگوں ہی کیوں۔۔؟؟ جو چاہیے تھا وہ تو مل گیا۔

وہ ایک پاؤں دروازہ کے اندر اور ایک باہر کیے بیچوں بیچ کھڑا تھا۔

تم یقین نہیں کرو گی سارے راستے یہی دعا کر رہا تھا کہ تم ہی دروازہ کھولو۔ اور دیکھ لو۔

رب نے سن لی میری۔

وہ اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔

منال کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔

اس کا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔

لیکن بھلا بتاؤ پاگل لڑکی اتنی خوشی ہے تمہیں میرے آنے کی۔۔؟؟

کہ دوپٹہ تک پہننے کا ہوش نہیں۔۔ اس محبت سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر میرے لیے

دروازہ کھولنے آؤ گی۔۔ تو یہ وہاں تو کہیں کا نہیں رہے گا نہ۔۔؟؟

Classic Urdu Material

وہ اُس کے گیلے بدن کو دیکھ کر بولا۔ اُس کے گیلے کپڑے اُس کے جسم سے چپکے ہوئے تھے۔۔

منال نے دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن بے کار ثابت ہوا۔

وہ دروازے کو ایک جھٹکادے کر اندر داخل ہو چکا تھا۔

جو کام تم کے نہیں سکتی اُس کی کوشش کرتی ہی کیوں ہو۔؟؟

منال نے ڈرائیور چاچا کو آواز دی لیکن وہ اس سہ پہر میں اوپر چھت پہ اپنے کمرے میں سو رہا تھا۔ پتکھے کی آواز میں اُس کو منال کی آواز سنائی دینا ممکن نہیں تھا۔

وہاں کے ایک ہاتھ من مٹھائی کا ڈبہ تھا۔ جبکہ دوسرے ہاتھ میں پھولوں کا ایک بکے اور ہاتھ میں ایک گفٹ بیگ لٹک رہا تھا۔

میں نے سوچا کہ اب تم تو میرا منہ میٹھا کروانے آؤ گی نہیں۔۔ سوچا میں خود چل کر جناب کو رزلٹ کی مبارکباد دے آؤں۔ اور اسی بہانے دیوی کے درشن بھی ہو جائیں گے۔

لیکن یقین مانو ایسے درشن واللہ نہیں سوچے تھے۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے ایک دفعہ پھر کانوں کو ہاتھ لگانے کا اشارہ کیا۔۔

وہ دوسرے ہاتھ سے مٹھائی کا ڈبہ کھول رہا تھا۔ ایک گلاب جامن نکال کر اُس نے آدھا خود کھایا۔ اور باقی کا آدھا اُس نے منال کی طرف بڑھایا۔

جسے منال نے جھٹک دیا۔

ارے اتنی محبت سے کھلا رہا ہوں۔۔ اگر میرا جھوٹا کھانے میں دقت ہے تو کوئی بات نہیں۔۔ یہاں سے لے لو۔۔

اُس نے ہنستے ہوئے ڈبہ اُس کے آگے کیا۔

تم جاتے ہو یہاں سے؟؟ یا اماں کو آواز دوں۔۔

مالی نے دھمکی دی تھی۔

ہا ہا ہا ہا۔۔ یہ اُلوہ کسی اور کو بنانا۔۔ میں جانتا ہوں اماں میلاد پہ گئی ہیں۔۔ تم نے وہاں کو ہلکے میں لے لیا ہے۔۔

وہ اُس کی بات سن کر شاکڈرہ گئی۔

Classic Urdu Material

اب حیران ہونا بند کرو۔۔ اور یہ پکڑو۔۔ اُس نے وہ پھول اور بیگ زبردستی اسے پکڑا یا۔۔

اب اسے پھینک مت دینا۔۔ یہ تمہاری ہی چیزیں ہیں۔۔

اور پھر آخر میں اُس نے اپنے کندھوں پہ ڈالی شال اُتاری اور اس کو پوری شال سے ڈھانپ دیا۔۔

اس طرح سر جھاڑ منہ پھاڑ دروازہ مت کھولو۔۔

ہر دفعہ وہاج سلطان تو نہیں ہو سکتا نہ...؟ کوئی اور تمہیں اس حالت میں دیکھ لیتا تو۔۔؟

اور ہاں۔۔ اگر تم یہ سمجھتی ہو کہ میں تمہیں بھول گیا ہوں ان گزرے چند ماہ میں۔۔؟؟

تو ایسا کچھ نہیں ہے میری جند۔۔

تم میرے پاس تھی۔۔ میرے ساتھ تھی۔۔

ہر لمحہ ہر گھڑی۔۔

ایک ایک پل کی خبر رکھتا ہوں تمہاری۔۔

Classic Urdu Material

ایسے ہی بچوں بیچ پارکنگ میں کھڑے کسی بھی مرد کے منہ نہ لگا کرو۔۔ یہ تمہارا سٹینڈرڈ نہیں۔۔

اور پھر مجھے بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔

میں اب بھی اپنی بات پہ قائم ہوں۔۔ لیکن یوں سمجھ لو کہ آج کل تھوڑا مصروف ہوں۔۔

لیکن آؤں گا ایک دن تمہیں یہاں سے لے جانے۔۔ فکر نہ کرنا۔۔

تب تک پڑھائی کرو۔۔ اماں کے ساتھ وقت گزارو۔۔

مجھ سے نفرت کرو۔۔۔۔۔ شدید سے شدید تر۔۔۔۔۔

تب تک میں ہم آپ سے محبت کر کے دیکھتے ہیں۔

چلو اب چلتا ہوں۔۔ دکھی دل کے ساتھ

چائے تو تم پوچھو گی نہیں خود غرض لڑکی۔۔

وہ بت بنی سب دیکھ اور سن رہی تھی۔۔ ایک لفظ نہ بول پائی۔۔

Classic Urdu Material

وہ اُس کے قریب آیا۔ اُس کے ماتھے پہ آئی زلفوں کو ہٹا کر کان کے پیچھے کیا۔۔ جو اُس کی آنکھوں تک آرہی تھیں۔۔

اپنی ان بے شرم زلفوں سے کہو اپنی حد میں رہیں۔۔

یوں تمہارے چہرے پہ آکر میرے جیسے بندے کا ایمان خراب کرتی ہیں۔۔

اُس کے ماتھے پہ اپنے گرم ہونٹوں سے مہر لگائی۔۔

میری آنکھیں ترس رہی تھیں تمہیں دیکھنے کو اس لیے رہ نہیں پایا۔۔ اُس نے دھیرے سے سرگوشی کی۔۔

اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔

میری آنکھوں پہ کوئی

آیت پڑھ کر دم کرو۔۔!!

مسلسل تجھے ہی دیکھنے۔۔

کی ضد کرتی ہیں۔۔!!

وہ کافی دیر تک بت بنی کھڑی رہی۔ اُسے اپنی آنکھوں اور کانوں پہ یقین نہیں آرہا تھا۔
کہ ابھی ابھی اُس نے کیا دیکھا کیا سنا۔؟؟

جب ہوش آیا تو وہاں سے اندر کو بھاگی۔ اُس نے وہ چیزیں اپنے بیڈ پہ پھینکیں۔
مٹھائی کا ڈبہ بھی الٹ گیا۔ بیگ میں سے اُس کی ڈھیروں تصویریں اچھل کر دور جا پڑیں۔
اُس سے گنتی کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ بیشمار تصویریں تھیں۔
ہر تصویر میں صرف وہ ہی وہ تھی۔

کہیں مشال کی شادی کی شاپنگ کرتے ہوئے۔ مارکیٹ میں۔۔۔ ریسٹورینٹ میں۔۔۔
مشال کی بارات پہ۔ اُس کے ولیمے پہ۔ ایک دو تصویریں پارکنگ میں رضا گیلانی سے
بات کرتے ہوئے۔ اُس کے کالج کے گیٹ پہ۔ اُس کے گھر سے باہر نکلتے ہوئے۔
غرض ان گزرے چند مہینوں میں ہر ایک لمحے ہر ایک پل کو ان تصویروں میں قید کر رکھا
تھا۔

Classic Urdu Material

اب وہ اُس کی کہی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"تم میرے پاس تھی۔۔ میرے ساتھ تھی۔۔"

"ہر لمحہ۔۔ ہر گھڑی۔۔"

اُن سب تصویروں کے ساتھ ایک کارڈ بھی تھا۔

جس پہ چند لائن کی تحریر لکھی تھی۔

چراؤ نظریں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

چھڑاؤ دامن

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بدل کے رستہ

بڑھاؤ الجھن

تمہیں دعاؤں سے جو۔

پھر بھی میں نے پالیا۔

Classic Urdu Material

تو کیا کرو گے؟؟

قسط انیتس۔۔

بی اماں میلاد سے کب واپس آئیں۔۔ اُسے کچھ نہیں پتہ تھا۔۔ وہ تب سے ہی اپنے بیڈ پہ بے جان بت کی طرح بیٹھی تھی۔۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے ایک ہی فلم چل رہی تھی۔۔

وہ ایک دفعہ پھر کچھ نہیں کہہ پائی تھی۔۔ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی جادوئی طاقت اُسے پلٹ کر منہ توڑ جواب دینے سے روک دیتی تھی۔۔

وہ نجانے کب تک بیٹھی رہتی۔۔ اگر بی اماں کی آواز اُس کے کانوں میں نہ پڑتی۔۔ وہ اُسے اپنے کمرے میں بلا رہی تھیں۔۔

وہ سب کچھ اکٹھا کر کے الماری میں رکھ چکی تھی۔۔ مٹھائی اُس نے پھینکنے کی بجائے کچن میں رکھ دی تھی۔۔

مٹھائی اس لیے نہیں رکھی کہ اُس کا حکم تھا بلکہ کھانے پینے کی چیز اُس کے گھر میں ضائع کرنے کا رواج بالکل نہیں تھا۔ اُس نے یہی سوچا کہ اماں صبح کام والی ماسی کو دے دیں گی۔۔

پھول اُسے ویسے ہی بہت پسند تھے۔۔ ان بے چاروں کو کیا پھینکنا۔۔؟؟

اور باقی رہی اُس کی تصویریں۔۔؟؟ تو اپنی خود کی تصویریں وہ کیوں ضائع کرتی؟؟ نہ انھیں جلا سکتی تھی نہ پھاڑ سکتی تھی۔۔ اس لیے اُس نے ان تمام تصویروں کو اپنے البم کلکیشن میں جوڑ دیا تھا۔۔

اب صرف شال بچ گئی تھی۔۔ ابھی وہ جلدی میں کچھ سوچ نہیں سکی تھی کہ اُس کا قلع قمع

کیسے کرے۔۔؟؟ اس لیئے اُس نے خوشبو سے تر شال کو بھی الماری کے اوپری خانے

میں چھپا دیا تھا۔۔

اب وہ بی اماں کے کمرے میں انھیں اپنے رزلٹ کی خوشخبری سن رہی تھی۔۔

گو کہ اب وہ اتنی خوش نہیں تھی۔۔

اُس کی ساری شوخی ایک دم غبارے کی ہوا کی طرح ٹھس ہو گئی تھی۔۔

بی اماں اُسے اپنے ساتھ چمٹا کر اُس کی بلائیں لے رہی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

وہ رات کے اس وقت ڈرائیور چاچا کو مٹھائی لانے بھیج رہی تھیں۔۔ کہ چاچا نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابھی کچھ منٹ پہلے فریج میں مٹھائی کا ڈبہ دیکھا تھا۔۔

ڈرائیور چاچا کی بات پہ وہ چونکی تھی۔۔ اور اماں بھی۔۔

ہائیں۔۔۔ یہ کیا کہہ رہا ہے تیرا چاچا۔۔؟؟

مالی کہاں سے آئی تھی مٹھائی۔۔

اماں عینک کے پیچھے سے اُسے گھورتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔

وہ۔۔۔۔ وہ اماں ہانیہ نے بھجوائی تھی۔۔ وہ پہلی دفعہ اتنی روانی سے جھوٹ بول گئی تھی۔۔

چل پھر وہی مٹھائی کا ڈبہ لے آؤ ظہور میاں۔۔

اماں نے ڈرائیور چاچا کو حکم دیا تھا۔۔

چاچا پہلے سے تیار کھڑا تھا شاید۔۔

مالی کے منع کرنے سے پہلے وہ مٹھائی کا ڈبہ لانے جا چکا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اماں مٹھائی کا ڈبہ کھولے ایک گلاب جامن چاچا کو دے رہی تھیں۔۔

ایک گلاب جامن اٹھا کر انہوں نے مالی کو کھلانے کی کوشش کی۔۔

اماں میں نے آپ کے آنے سے پہلے بھی کھائی ہے۔۔ اب دل نہیں۔۔

اُس نے اماں کا گلاب جامن والا ہاتھ پیچھے کیا۔۔

میرے آنے سے پہلے کھائی ہے۔۔ میرے ہاتھ سے تو نہیں کھائی۔۔ چل تھوڑا سا کھالے

اپنی اماں کے ہاتھ سے۔۔ باقی میں کھالوں گی۔۔

اماں نے گلاب جامن مالی کے منہ سے لگایا۔۔

اب اُس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ انکار کرتی۔۔

اُسے بدل خواستہ کھانا پڑا۔۔

اب وہ پچھتا رہی تھی کہ کاش وہ اُس کا لایا ڈبہ تبھی پھینک دیتی۔۔

اماں نے اُسے گلے لگا کر پیار کیا۔۔

Classic Urdu Material

اچھا اٹاں میں اب سونے جا رہی ہوں۔۔ صبح تہجد کے وقت اٹھ کر ٹیسٹ کی تیاری بھی کرنی ہے۔۔

تو مالی رات کا کھانا نہیں کھانا؟؟ اٹاں نے اُسے جاتے ہوئے پکارا۔۔
اٹاں ابھی بھوک نہیں ہے۔۔ جب سو کے اٹھوں گی تو کھالوں گی۔۔
وہ جلد سے جلد اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی۔۔ وہ بس چھپنا چاہتی تھی۔۔

ہانیہ اپنے پرنس کے ساتھ وارث جان کو لینے کے لیے اسلام آباد جانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔

وہ لوگ جیسے ہی حویلی سے نکلے۔۔ ادا جان نے فون کر کے وارث جان کو بتا دیا تھا۔۔

اور اُس کو ہدایت بھی کر دی تھی کہ ہانیہ کے سامنے بے خبری دکھانی ہے۔ تاکہ اُس کا سر پر اُزدینے کا شوق پورا ہو سکے۔۔

Classic Urdu Material

صبح ناشتے سے پہلے وہ لوگ اسلام آباد پہنچ چکے تھے۔۔ وارث جان اُن سب کو ایک ساتھ دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔

اور ہانیہ کی خوشی دو بالا ہو گئی تھی۔۔

جبار یوسف اور نفیسہ بیگم وارث کے ساتھ ساتھ روحان سے بھی ملے تھے۔۔

انہیں تو روحان بہت زیادہ پسند آیا تھا۔۔

روحان ہانیہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا۔۔

روحان کی دی گئی دعوت پہ وہ لوگ مزید دو دن اسلام آباد رک گئے تھے۔۔

حالانکہ ہانیہ کا ایسا کوئی دل نہیں تھا۔۔ لیکن وہ اس وقت انکار کر کے مشکوک نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔

وارث جان تو ایک دن پہلے سے روحان کی طرف رہنے کے لئے آچکا تھا۔۔

روحان کا بنگلہ شہر کے پوش علاقے میں تھا۔۔

روحان کے ڈیڑی بہت جوان اور خوش شکل تھے۔۔

Classic Urdu Material

اُس کے والد ایک زندہ دل انسان تھے۔۔ گھر میں جگہ جگہ موسیقی اور آرٹ کی چیزیں دیکھ کر بخوبی اُن کے ذوق کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔۔ جبار صاحب کو اُن سے مل کر بھی خوشی ہوئی تھی۔۔

ہانیہ سے مل کر بھی وہ بہت خوش ہوئے تھے۔۔ اُسے وہ بہت خاص پروٹوکول دے رہے تھے۔۔ لگتا تھا اُن کے بیٹے نے اُنہیں سب کچھ بتا رکھا تھا۔۔

اُن لوگوں کے وہاں رک جانے پہ رضوان بیگ بہت خوش تھے۔۔ دوپہر کے کھانے کا شاندار انتظام کیا گیا تھا۔۔

اُس میں ہانیہ کی پسند کی بہت سی ڈشز بنوائی گئی تھیں۔۔ ہانیہ نے چھتی نظروں سے وارث جان کو دیکھا تھا۔۔ اتنا کچھ تو اُس نے روحان کو بھی اپنے بارے میں ابھی تک نہیں بتایا تھا۔۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ سب اُس کے بھائی کا کارنامہ ہے۔۔

وارث جان اُسے مکمل طور پہ نظر انداز کر کے صرف کھانے میں مصروف تھا۔۔

تھوڑی بہت گپ شپ کھانے کے دوران بھی جاری رہی۔۔ اُن دونوں باپ بیٹے میں بہت دوستی تھی۔۔ اس بات کا اندازہ ان کی گفتگو سے لگایا جاسکتا تھا۔۔

Classic Urdu Material

کھانے کے بعد وہ لوگ اپنے اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئے۔۔ یہ صرف اتفاق تھا کہ ہانیہ کا کمرہ روحان کے ساتھ والا تھا۔۔ وارث جان اپنی پسند کے کمرے میں رکا تھا۔۔ جہاں وہ پہلے بھی ایک دو دفعہ رک چکا تھا۔۔ ایک کمرہ جبار صاحب اور ان کی بیگم کے لیئے رکھا گیا تھا۔۔ جو کہ وارث کے کمرے سے متصل تھا۔۔

جبکہ سیکنڈ فلور پہ تین کمرے تھے۔۔ جن میں سے ایک رضوان بیگ کے لیئے اور باقی دو کمرے روحان اور ہانیہ کے لیئے سیٹ کروائے گئے تھے۔۔

روحان بہت زیادہ خوش تھا۔۔ اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے اب کی بار ہانیہ کا دل

جیت لے۔۔؟؟

ہانیہ کے سوا سب ہی آرام کر رہے تھے۔۔ وہ ابھی شاور لے کر نکلی تھی جب روحان نے

اُس کے دروازے پہ دستک دی۔۔ اُس نے گیلے بالوں کو تولیہ سے خشک کرتے ہوئے

دروازہ کھول دیا تھا۔۔

لگتا ہیں آپ مصروف ہیں۔۔؟؟ میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا۔۔

روحان نے دروازے سے اندر جھانک کر کہا۔۔

Classic Urdu Material

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔ وہ گیلے بالوں میں نکھری نکھری سی لگ رہی تھی۔۔

میں پوچھنے آیا تھا کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔؟؟

روحان ابھی بھی دروازے کے بیچ کھڑا تھا۔۔ من نہیں۔۔ ابھی تو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔۔ لیکن اسلام آباد کا موسم زیادہ ٹھنڈا ہے لاہور کی نسبت۔۔ اور میں کوئی گرم شال یا جیکٹ بھی نہیں لائی۔۔

کیا آپ میرے ساتھ مارکیٹ چلیں گے۔۔؟؟ تاکہ میں کچھ خرید سکوں۔۔ وارث بھیا سو رہے ہیں۔۔ ورنہ اُن کو لے جاتی۔۔

وہ بہت معصوم سی صورت بنا کر پوچھ رہی تھی۔۔

ارے نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔؟؟ پلیز سٹر مندر نہ کرو۔۔ میں نیچے گاڑی میں تمہارا ویٹ کرتا

ہوں۔۔ تم تیار ہو کر نیچے آ جاؤ۔۔

ہانیہ نے اُس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلایا۔۔

وہ بال ڈرائی کر کے تیار ہوئی۔۔ اور بیگ اٹھا کر نیچے آ گئی۔۔

Classic Urdu Material

وہ گیراج میں گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا۔

اُس نے رضوان بیگ کوٹی وی لاؤنج سے نکلتے ہوئے دیکھا۔

انگل میں روحان کے ساتھ مارکیٹ تک چلی جاؤں۔۔؟؟

وہ اُن سے پوچھ رہی تھی۔

جاؤ بیٹا۔۔ اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے۔۔؟؟ وہ اُس کے اجازت لینے پہ حیران ہو رہے تھے۔

آئی مین۔۔ مام ڈیڈ اٹھ جائیں تو انھیں بتا دیجیئے گا۔۔ وہ پریشان نہ ہوں۔۔

اُس اوکے ڈاٹر۔۔ یو کین گو۔۔ میں انھیں بتا دوں گا۔

وہ اُسے کھلے دل سے اجازت دے رہے تھے۔

وہ انہیں گڈ بائے بول کر گاڑی میں روحان کے برابر آ بیٹھی۔

گاڑی پورچ سے نکل گئی تو گارڈ نے گیٹ بند کر دیا۔

ویسے مجھے لگتا تھا کہ آپ بہت پتھر دل ہیں۔۔ لیکن آج لگا کہ اتنی بھی پتھر نہیں ہیں۔

Classic Urdu Material

وہ اُس کی تعریف کر رہا تھا۔

وہ کیوں۔۔؟؟ ایسا کیا کر دیا میں نے؟؟

ہانیہ بھی حیران تھی۔

میں نے ایک دفعہ انوائٹ کیا تھا صرف آپ کو۔ کہ آپ اسلام آباد چکر لگائیے گا۔ اور آپ آج یہاں ہیں۔

وہ اُسے یاد دلاتے ہوئے بولا۔

ہانیہ کو تو خود یہ بات یاد نہیں تھی۔ وہ مسکرا کر رہ گئی۔

اچھا اور بتائیے۔۔؟؟ گھر میں ادا جان اور بی بی جان کیسی ہیں۔؟؟

میں اکثر انہیں یاد کرتا ہوں۔ اُن کا وہ پیار اور خلوص میں کبھی نہیں بھول سکتا۔

ڈیڈی کو بھی میں نے ایک ایک بات دس دفعہ بتائی ہے۔

وہ بھی بہت خوش ہوئے سب سن کر۔

Classic Urdu Material

وہ اُس سے نان سٹاپ باتیں کرتا ہے رہا تھا۔ اور ہانیہ صرف ہوں ہاں میں جواب دے رہی تھی۔۔

اتنے میں وہ لوگ مارکیٹ پہنچ گئے۔۔

ہانیہ نے اپنے لیے اور اپنی مام کے لیے ایک ایک شال خریدی۔۔ اور اپنے لیے ایک سویٹر بھی پسند آگیا۔ وہ بھی لے لیا۔۔

بل دیتے وقت ہانیہ اپنا کارڈ دے رہی تھی کہ روحان نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

پلیز ہانیہ۔۔ پے منٹ مجھے کرنے دیں۔۔

ہانیہ نے انکار کیا۔۔

پلیز۔۔ مجھے اچھا لگے گا۔۔

ہانیہ چپ کر گئی۔۔ روحان نے بل پے کیا۔۔

ہانیہ بیگنز اٹھا کر باہر نکل گئی۔۔

روحان وہیں رکا رہا۔۔

Classic Urdu Material

ایک بریسلٹ جو وہ کافی دیر سے دیکھ کر پسند کر چکا تھا۔ اُسے بھی جلدی سے پیک کروایا اور شاپ سے باہر نکل گیا۔

وہ روحان کو ہی دائیں بائیں ڈھونڈ رہی تھی۔ کہاں رہ گئے تھے۔ وہ کمر پہ ہاتھ رکھے پوچھ رہی تھی۔

وہ میں۔۔ تمہیں اس طرف ڈھونڈ رہا تھا۔

سوری آپ کو۔۔ وہ بے دھیانی میں آپ سے تم پہ آگیا تھا۔

اُس اوکے۔۔ آپ مجھے تم بھی بلا سکتے ہیں۔ میں کوئی ڈکٹیٹر نہیں ہوں۔

وہ اُس کی شر مندگی پہ ہنس پڑی تھی۔

اگر میں تم کہہ سکتا ہوں تو آپ بھی مجھے آپ کی بجائے تم بلا سکتی ہیں۔

وہ بھی ہنس رہا تھا۔

میرا خیال ہے کافی پی لینی چاہیے۔ ایک بہت اچھی کافی شاپ ہے یہاں مال میں۔

روحان نے اُسے دعوت دی تھی۔

Classic Urdu Material

آئیڈیا برا نہیں ہے۔۔

وہ بھی مان گئی۔۔

دونوں کافی شاپ کی طرف بڑھ گئے۔۔

روحان نے محسوس کیا تھا کہ ہانیہ کی شرارتیں ختم ہو گئی تھیں۔۔ وہ بہت سوبر ہو گئی تھی۔۔

وہ اُس سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لیکن جھجک رہا تھا۔۔

کافی آرڈر کر کے وہ لوگ بیٹھ چکے تھے۔۔

روحان کو ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں وہ مائنڈ نہ کر جائے۔۔

ہانیہ۔۔۔۔؟؟ وہ دھیرے سے اُسے پکار رہا تھا۔۔

جی۔۔۔۔۔ وہ اُس کے اتنی عاجزی سے بلانے پہ چونک گئی۔۔

کیا آپ کسی کو پسند کرتی ہیں۔؟؟ وہ اپنے انگریز لہجے میں اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ ہانیہ نے سرے سے جھٹلادیا۔۔۔ اُس کی آنکھیں اُس کے لہجے کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔۔۔

اچھا۔۔۔ لیکن آپ کا چہرہ اور آپ کی آنکھیں تو کچھ اور ہی کہانی سناتی ہیں۔۔۔ وہ ابھی بھی مصر تھا۔۔۔

اچھا کیا کہانی سناتی ہیں۔۔۔؟؟ مجھے بھی تو پتہ چلے۔۔۔ یہی کہ آپ نے کسی سے ٹوٹ کر محبت کی ہے۔۔۔ اب یہ نہیں جانتا کہ یہ محبت محراب بنی یا سراب؟؟

لیکن کچھ تو ہے آپ کی آنکھوں میں۔۔۔ جسے پڑھنے سے میں قاصر ہوں۔۔۔ ہانیہ اُس کی بات پہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔ اُس کی ہنسی بے جان اور کھوکھلی تھی۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ ابھی بھی مکر رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

جانتی ہیں۔۔ آپ کی ہنسی بھی پہلے جیسی نہیں رہی۔۔ بہت خالی پن ہے اب آپ کی ہنسی میں۔۔

وہ اُسے منوانا چاہتا تھا۔۔

ہا ہا ہا۔۔ ہانیہ ایک دفعہ پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

اتنے میں کافی آگئی۔۔ وہ ایک سپ لے کر تعریف کرنے لگی۔۔

ضبط جب ٹوٹ گیا تھا

کسی دیوانے کا۔۔۔

قہقہے تب ایجاد ہوئے تھے

جانتے ہو تم۔۔۔؟؟؟

تادم مرگ ہے یکتر فہ محبت۔۔

Classic Urdu Material

آتش لا محدود _____ عذاب مسلسل !!

نازلی اُس کی یاد میں لمحہ لمحہ گھل رہی تھی۔۔

اُس نے آج کئی ماہ بعد نازلی کو کال کی تھی۔۔ وہ اُس سے ملنے کے لیئے آرہا تھا۔۔

نازلی کے تو پاؤں زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے۔۔ پچھلے چند ماہ میں وہ باقاعدہ طور پہ

درگاہوں اور مزاروں کے چکر کاٹ رہی تھی۔۔ چڑھاوے چڑھا رہی تھی۔۔

صدقے خیرات دے رہی تھی۔۔ لیکن وہاج کی طرف سے خاموشی تھی۔۔ آج وہ

خاموشی ٹوٹ گئی تھی۔۔

نازلی تو اسی بات پہ خوش تھی کہ چلو اُس کی جانب سے جمود تو ٹوٹا۔۔

وہ شام میں اُس کی طرف آرہا تھا۔۔ نازلی نے پورا گھر سجا ڈالا تھا۔۔ اُس کی پسند کے کھانے

بنا ڈالے تھے۔۔

Classic Urdu Material

خود بھی آج بہت دل سے تیار ہوئی تھی۔ اُس نے لال رنگ کی ساڑھی زیب تن کی تھی۔ جس میں اُس کا چندن بدن کھل اُٹھا تھا۔

آج اُس نے اپنے بال جوڑے میں باندھ کر اُس پہ تازہ موتیوں کے گجرے لپٹا لیے تھے۔ تازہ پھول اور گجرے وہاں کو بہت پسند تھے۔

آج وہ اُسے تسخیر کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھنا چاہتی تھی۔ وہ ابھی لپ اسٹک لگا رہی تھی کہ اس کی کام والی بائی نے اُسے وہاں سلطان کے آنے کی خبر دی۔

وہ لپ اسٹک کا فائنل ٹچ دے کر سیڑھیوں سے نیچے کی طرف بھاگی۔ وہاں کی گاڑی اندر داخل ہو رہی تھی۔ وہ اندرونی دروازے کے باہر کھڑی اُس کا استقبال کرنے کے لیے بے چین تھی۔

وہاں گاڑی سے اُترا۔ اور تھکے تھکے قدموں سے اُس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

نازلی نے ہمیشہ کی طرح اُسے بانہوں میں بھر کر اس کا استقبال کیا۔

Classic Urdu Material

نازلی کا جوش دیکھ کر وہ بھی حیران تھا۔

اُسے لے کر اندر داخل ہوا۔

نازلی اُسے لے کر اپنے بیڈ روم میں آگئی۔ پورا کمرہ تازہ پھولوں اور کینڈلز سے سجایا گیا تھا۔

وہاں اس طرح کے استقبال کا عادی تھا۔

اس نے مسکراہٹ کے ساتھ اُس کے انتظام کو سراہا۔

نازلی اُسے بیڈ پہ بٹھا کر اُس کے جوتے اتارنے لگی۔

یہ نازلی کا معمول تھا۔ لیکن آج وہاں نے اُس کے ہاتھ جھٹک دیئے۔

یہاں آکر بیٹھو۔ اُس نے اُسے شانوں سے تھام کر اپنے برابر بٹھایا۔

وہ آنکھیں جھکائے اُس کے برابر بیٹھ گئی۔

آج کچھ سناؤ۔ تمہاری آواز میں آج کوئی گیت سننے کا دل ہے۔

وہ اُسے دھیمے لہجے میں حکم دے رہا تھا۔

Classic Urdu Material

سائیں۔۔ آپ ہی تو کہتے ہیں۔۔ میری آواز اچھی نہیں ہے۔۔

وہ منع کے رہی تھی۔۔

جیسی بھی ہے سناؤ آج۔۔ کچھ نہیں کہوں گا۔۔ کوئی مذاق نہیں بناؤں گا۔۔

وہ اُسے یقین دلارہا تھا۔۔

"لگ جاگلے کہ پھر یہ حسین رات ہونہ ہو۔۔"

"شاید پھر اس جنم میں ملاقات ہونہ ہو۔۔"

"لگ جاگلے سے"

دوسرا مصرعہ گاتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

وہاں اُسے روتا دیکھ کر دکھی ہو گیا۔۔

وہ پھول سی عورت اُس کی وجہ سے رو رہی تھی۔۔

چپ کر ونازلی۔۔ کیوں روتی ہو۔۔؟؟ وہ اُس کے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔

میرے سے کوئی غلطی ہو گئی سائیں۔۔؟؟ وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

نہیں۔۔ ایسا کیوں سوچتی ہو؟؟ وہ اُسے چپ کر وارہا تھا۔

تو پھر اتنے مہینے کہاں رہے؟؟ مڑ کر دیکھا بھی نہیں کہ آپ کی نازلی کس حال میں ہے۔۔؟؟ اتنا تڑپا ہوا ہے آپ نے مجھے اپنے سے دور کر کے۔۔

میری تڑپ آپ کو دکھائی نہیں دیتی کیا۔۔؟؟

یہ تو آدھا بھی نہیں جس پہ تڑپ اٹھے ہو۔۔

تم نے دیکھا ہے نہیں ہجر مکمل جاناں۔۔!!

وہ اُسے مسکراتے ہوئے سرگوشی میں شعر سنارہا تھا

اور وہ اس کے سینے پہ اپنی بند مٹھیوں سے وار کر رہی تھی۔۔

بس بتایا تو ہے کہ اُلجھا ہوا تھا۔۔ بہت مصروف تھا۔۔ جیسے ہی فرصت ملی آج آگیا ہوں۔۔

وہ اُسے صفائی دے رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اچھا تو پھر اب وعدہ کریں کے اب یوں چھوڑ کر نہیں جائیں گے اپنی نازلی کو۔۔ مجھے آپ کی بے رخی مار دیتی ہے۔۔

وہ اُس سے نئے وعدے لے رہی تھی۔۔

مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔ کھانا لگو او۔۔

وہ بات پلٹ گیا تھا۔۔

جو حکم سائیں۔۔ وہ اٹھی اور ملازمہ کو کھانا لگانے کا آرڈر دیا۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ پھر کمرے میں آ گیا۔۔ نازلی جام بنانے کے لوازمات اٹھالائی۔۔

اُس نے دو جام بنائے۔۔

قبول کریں سائیں۔۔ اُس نے گلاس کے نیچے دونوں ہاتھ رکھ کر اُسے پیش کیا۔۔

اُس نے جام تھام لیا۔۔

نازلی نے دوسرا جام لبوں سے لگا لیا۔۔ وہاں جا جام ابھی تک اُس کے ہاتھ میں تھا۔۔

نازلی نے وہ جام غٹ غٹ پی لیا۔۔ اب وہ دوسرا جام بنا رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

سائیں۔۔۔ پیچھے۔۔۔ وہ اُس سے گزارش کر رہی تھی۔۔

ہوں۔۔۔ پیتا ہوں۔۔۔ وہ ٹال گیا۔۔

سائیں۔۔۔ نازلی نے پیار سے پکارا۔۔

بولو۔۔۔ وہ آج نرم لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔

سائیں۔۔۔ کیا ہوا۔؟؟ منال نے چھوڑ دیا آپ کو؟؟ یا آپ اُسے چھوڑ آئے۔؟؟

وہ نازلی کے منہ سے اُس کا نام سن کر چونک گیا۔۔

کون منال۔۔۔؟؟ وہ شاکید تھا۔۔

سائیں۔۔۔ بنیے مت۔۔۔ بتانا نہیں چاہتے تو اور بات ہے۔۔۔ یہ نام میرے دماغ میں بجتا ہے

ہر وقت۔۔

پچھلی ملاقات سے لے کر اب تک۔۔

Classic Urdu Material

کوئی نئی آسٹم آئی ہے مارکیٹ میں؟؟ چلیں۔۔۔ یہ بتادیں گاتی بھی ہے یا صرف ناچتی ہے
میری طرح۔۔۔؟؟ میں نے تو بہت پتہ کروایا اس نام کی نئی پھلجھڑی کا۔۔۔ لیکن کچھ پتہ نہیں
چلا۔۔۔

وہ چپ بیٹھا اپنے آپ پر ضبط کر رہا تھا۔۔۔

آج اتنے ماہ بعد آئے ہیں۔۔۔ لگتا ہے وہ چار دن کی محبوبہ چھوڑ گئی آپ کو۔۔۔ ضرور قیمت کم
لگائی ہوگی آپ نے اُس کے وجود کی۔۔۔

ہر کوئی نازلی تو نہیں ہوتی نہ۔۔۔؟؟

وہاں نے ہاتھ میں پکڑا گلاس دیوار پہ دے مارا۔۔۔
بکواس بند کر واپسی۔۔۔ وہ غصے سے دھاڑ رہا تھا۔۔۔

تم اس قابل ہو ہی نہیں کہ تم سے میں اپنے دل کا حال کہوں۔۔۔ آج اتنے دن بعد ہمت کر
کے آیا تھا۔۔۔ کہ تم سے دل کی بات کروں گا۔۔۔ تم نے سارے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا۔۔۔
اپنی اوقات دکھا دی ہے تم نے بھی آج۔۔۔

وہ چیخ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

نازلی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔

سائیں۔۔۔ معاف کر دیں۔۔ غلطی ہو گئی۔۔ وہ اُس کے قدموں میں گر پڑی۔۔

زبان کے ساتھ کتابندھا ہے میرے جواتنی بکواس کر گئی۔۔

وہ اُس کے پیروں پر اپنا سر گر رہی تھی۔۔

لیکن وہ پتھر کا ہو گیا تھا۔۔ اُس پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔ وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

سائیں کچھ تو بولنے۔۔

وہ ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔

آج کے بعد کوئی سوال نہیں کرے گی نازلی۔۔ بس آپ کی چوکھٹ پہ پڑی رہے گی۔۔

میری چمڑی اُدھیڑ دیں لیکن چپ نہ رہیں۔۔

وہ اُسے ٹھوکر مارتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

ممکن ہے کہ اب ممکن نہ رہے۔۔۔

Classic Urdu Material

میرا تم کو مخاطب کرنا۔۔!!

قسط نمبر تیس۔۔

انا جب بے تحاشہ ہو۔۔!!

تو کیسے نہ تماشہ ہو۔۔؟؟

وہ تیز رفتاری سے گاڑی چلاتا ہوا اپنے گھر واپس پہنچا تھا۔ اس وقت وہ غصے میں پھنکار رہا

تھا۔ اگر وہ کچھ دیر اور نازلی کے پاس رکتا تو شاید وہ اُسے بری طرح پیٹ ڈالتا۔ یا اُس

کے دماغ کی رگ پھٹ جاتی۔۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں پہنچا۔ دروازہ ٹھاک کی آواز سے بند ہوا تھا۔ گھر کے ملازمین

بھانپ گئے تھے کہ آج چھوٹے سائیں غصے میں ہیں۔۔

سب اپنے اپنے بلوں میں چھپ گئے۔۔ صرف کر موچا چا تھا جو دروازے کے باہر ٹہل رہا

تھا۔ وہ جانتا تھا اُسے کسی وقت بھی آواز پڑ سکتی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے اپنے کمرے میں پہنچ کر الماری کھولی۔۔ بوتل نکالی اور ہونٹوں سے لگالی۔۔ آج
نجانے کتنے دن کار کھار وزہ ٹوٹ گیا تھا۔۔

وہ پچھلے کچھ ماہ سے اس مے کی لت سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا۔۔ وہ جان گیا تھا کہ منال کو یہ
سب پسند نہیں۔۔ وہ اُس کی خاطر اپنے آپ کو بدلنا شروع ہوا تھا۔۔ اور آج نازلی کی باتوں
سے اُس کے قدم ایک دفعہ پھر ڈگمگائے تھے۔۔

قریباً آدھی بوتل پینے کے بعد اُس نے باقی کی بوتل میز پر پٹخ دی۔۔ وہ اپنا سر تھامے بیڈ پر
بیٹھ گیا تھا۔۔ اُس کا دل متلی ہونے لگا تھا۔۔

اور پھر اگلے ہی لمحے اُسے اُبکائی ہوئی۔۔ وہ واش روم کے سنک کی طرف بھاگا۔۔ وہ آدھی
بوتل جو اُس نے ابھی پی تھی۔۔ وہ قے کی صورت باہر نکل چکی تھی۔۔

اُس نے منہ ہاتھ دھویا۔۔ کپڑے بدلے۔۔ اُس کو ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔ بستر پر آکر اُس
نے لحاف اپنے اوپر لیا اور آنکھیں موند لیں۔۔

وہ سکون کرنا چاہتا تھا۔۔ وہ اُن باتوں کو بھولنا چاہتا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ منال کا معصوم چہرہ تصور میں لا کر خود کو پر سکون کر رہا تھا۔ اس نے تکیہ اپنے کانوں پہ رکھا۔ اُسے لگا وہ سفید جوڑے میں اس کے کمرے میں اُس کے بستر پہ بیٹھی ہے۔۔ اب وہ منال کے ہاتھوں کا لمس اپنے ہاتھ پہ محسوس کر رہا تھا۔ اس کے بعد چند لمحوں میں وہ نیند کی آغوش میں تھا۔

بے سبب، بے وجہ،

بے ارادہ چاہا۔۔۔!!

دیکھ ہم نے تجھ کو

کتنا سادہ چاہا۔۔؟؟

نازلی اُس کے پیچھے دروازے تک آئی تھی۔ وہ اُسے ہر قیمت پر روک لینا چاہتی تھی۔۔
لیکن وہ نہیں رکا تھا۔ وہ ساری رات وہیں گیٹ کے پاس بیٹھی اپنا سر پھوڑتی رہی۔۔

Classic Urdu Material

وہ چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔۔

اپنی بد قسمتی پہ اپنی بے وقوفی پہ۔۔ لیکن اُس کا یہ رونا کسی کام کا نہیں تھا۔۔

اُس نے جاتے ہوئے وہاں کی آنکھوں میں جو وحشت دیکھی تھی۔۔ وہ اُس سے ڈر گئی تھی۔۔

اُس نے زندگی میں پہلی دفعہ اپنے لیئے اُس کی آنکھوں میں نفرت دیکھی تھی۔۔

وہ ساری رات اپنا سر منہ پیٹتی رہی۔ اتنے دن بعد تو اُس نے دوبارہ قدم ڈالے تھے۔۔

شاید اُس کے ساتھ گزرے اچھے وقت کا بوجھ اُسے نازی کی چوکھٹ پہ کھینچ لایا تھا۔۔ جسے

وہ خود اپنے ہاتھ سے گنوا چکی تھی۔۔ لیکن دوسری عورت سے حسد اور جلن میں اپنا گھر

آپ ہی جلا گئی تھی۔۔

اُس کا حال اُس منگتے جیسا تھا جو در در بھیک مانگتا ہے اور اسے صرف ایک ہی در سے خیر پڑتی

ہو۔۔ اور وہ منگتا ایک دن اچانک اسی خیرات دینے والے کا گریباں پکڑ لے۔۔ اُسے

چاک کر دے۔۔ تو بھلا اب خیر کہاں سے پڑنی؟؟

Classic Urdu Material

کچھ لوگ خود ہی اپنی خوشیوں کے قاتل بن جایا کرتے ہیں۔۔ نازی نے بھی اپنے ساتھ کچھ ایسا ہی کیا تھا۔۔

اب اُسے بس ایک بات کا فیصلہ کرنا تھا کہ وہ عزت سے وہاں کی زندگی سے نکلے گی یہ ذلیل ہو کر۔۔؟؟

اُسے اُس کے ساتھ یا اُس کی یاد میں سے کسی ایک کو چننا تھا۔۔

اُسے بھول جانا ہے۔۔؟

یا اُسے یاد کرنا ہے۔۔؟؟

دُکھ تو ایک جیسا ہے۔۔۔

بس انتخاب کرنا ہے۔۔!!

Classic Urdu Material

ہانیہ اور اُس کے پر نٹس دودن روحان کے گھر کے۔۔ روحان اور اُس کے فادر نے اُن کی خوب خاطر تواضع کی۔۔ جبار صاحب اُن کی مہمان نوازی سے بہت متاثر تھے۔۔

روحان نے ہانیہ سے دوبارہ ایسی کوئی بات نہ کی جس سے اُس کی دل آزاری ہوتی۔۔ وہ لوگ واپس جانے کے لیئے پیکنگ کر رہے تھے۔۔ ہانیہ اپنے کمرے کے باہر بنے ٹیرس پہ بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔

جب روحان اس کے کمرے میں آیا۔۔

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے اُس بلا خیر مقدم کیا تھا۔۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ اُس کے ساتھ بیٹھ سکتا تھا۔۔

روحان کرسی کھینچ کر اُس کے برابر بیٹھ گیا۔۔

پیکنگ ہو گئی آپ کی۔۔؟؟ وہ بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

جی ہاں۔۔ میں نے دوپہر میں ہی کر لی تھی۔۔

ہانیہ نے جواب دیا۔۔

Classic Urdu Material

تو پھر آپ دوبارہ کب آئیں گی اسلام آباد؟؟ وہ ابھی سے اس کی اگلی آمد کا پوچھ رہا تھا۔
ہاہاہاہاہا۔۔ اچھا سوال ہے۔۔ لیکن ابھی تک تو میں گئی ہی نہیں۔۔ آپ دوسرے چکر کا
پوچھ رہے ہیں۔۔؟؟

وہ اُس کے بچوں جیسے سوال پہ ہنس پڑی تھی۔۔
آپ سوچ نہیں سکتی۔۔ میں نے آپ کو کتنا مس کیا تھا۔۔ اور آپ نے ان دونوں میں وہ
ساری اُداسی ختم کر دی۔۔ میرا گھر کبھی بھی اتنا بارونق نہیں لگا مجھے۔۔ جتنا آپ لوگوں
کے آنے سے لگا۔۔

وہ کھلے دل سے تسلیم کر رہا تھا۔۔
ہانیہ نے اُس کی بات کا جواب ایک انکساری کی مسکراہٹ سے دیا تھا۔۔
ڈیڈی بھی بہت خوش ہیں آپ سے مل کر۔۔ وہ ابھی اور تعریف کرنے کے موڈ میں
تھا۔۔

اچھا اچھا۔۔ اب کچھ تعریف بچا کے رکھیں۔۔ کبھی دوبارہ بھی کام آسکتی ہے۔۔

Classic Urdu Material

وہ اُسے نصیحت کر رہی تھی۔۔

روحان نے جیب سے بریسٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔

یہ ایک چھوٹا سا گفٹ لایا تھا میں آپ کے لیے۔۔ آئی مین ہماری فرینڈ شپ کے لیئے۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اُس کو انکار کر رہی تھی۔۔ روحان خود ہی وضاحت دے رہا تھا۔۔

ہانیہ سمجھ نہیں پائی کہ انکار کرے یا اقرار۔۔؟

اُس نے تھینک یو کے ساتھ بریسٹ اُس کے ہاتھ سے لے لیا تھا۔۔

روحان کے جسم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

ہانیہ نے بریسٹ پہننے کی بجائے بیگ میں رکھ لیا تھا۔۔ روحان کے لیئے اتنا ہی بہت تھا کہ

اُس نے اُس کا گفٹ رکھ لیا تھا۔۔

جبار صاحب نے رضوان بیگ اور ان کے بیٹے کو لاہور آنے کی دعوت بھی تھی۔۔ اور جس

طرح سے انہوں نے وارث کا ایک سال تک خیال رکھا اُس کا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

جسے رضوان بیگ نے یہ کہہ کر لوٹا دیا تھا کہ وارث اور ہانیہ میرے لیے میرے روحان کی طرح ہیں۔۔

یہ ان کا اپنا گھر ہے۔۔ وہ جب چاہیں آ سکتے ہیں۔۔ یہاں رہ سکتے ہیں۔۔

ہانیہ کو انہوں نے خاص طور پر پیار کیا تھا۔ اور اُسے دوبارہ جلدی آنے کا کہا تھا کیوں کہ اس نے رضوان بیگ کا گھر پر رونق کر دیا تھا۔ اور انھیں یہ رونق اپنے گھر بار چاہیے تھی۔۔

واپس آکر ہانیہ نے کالج جانا شروع کیا تھا۔ آج کل ان کے پری ایگزمرٹسٹ چل رہے

تھے۔۔ وہ اور منال زیادہ وقت نہیں گزار پاتی تھیں۔۔ ایک سبجیکٹ کا ٹیسٹ ہوتے ہی

اگلے دن کے سبجیکٹ کا ٹیسٹ مل رہا تھا۔۔ اُن دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ وقت

گزارنے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔۔

وارث جان صرف دو ہفتے کے لیئے گھر آیا تھا۔۔ اب کی دفعہ اُس کے پاس اپنے گھر والوں

کے لیئے ایک بہت بڑی خبر تھی۔۔ ٹریننگ کے دوران انھیں اپنی ایک فیلو بہت اچھی لگی

Classic Urdu Material

تھی۔۔ ثانیہ وقار۔۔ اُس کی سادگی وارث جان کو بھاگئی تھی۔۔ وہ ایک اچھے گھر کی سادہ لوح لڑکی وارث جان کے دل میں گھر کر گئی تھی۔۔

نفیسہ بیگم کو تو بیٹے کی پسندیدہ کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔ جبار صاحب نے البتہ وہ گرم جوشی نہیں دکھائی تھی۔۔ وہ اپنے اسٹیٹس کی کسی لڑکی کو بہو بنانے کا خیال رکھتے تھے۔۔ ادا جان اور بی بی جان بھی وارث جان کے حق میں تھے۔۔

ہانیہ البتہ وارث سے ناراض تھی جس نے چپکے چپکے لڑکی پسند کر لی تھی۔۔ لیکن اپنی بہن کو نہیں بتایا تھا۔۔ اور وہ جو منال کو اپنی بھابھی بنانے کا خواب لیئے بیٹھی تھی۔۔ سب چکنا چور کر دیا تھا۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

ثانیہ وقار ایک ریٹائرڈ سکول ٹیچر کی بہت محنتی لڑکی تھی۔۔ وہ ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔۔ جس نے اپنی محنت اور لگن کے ساتھ سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا تھا۔۔ اُس کی انسپائرنگ کہانی وارث جان کو متاثر کر گئی تھی۔۔ ایک سال کی ٹریننگ

Classic Urdu Material

میں اُس نے باریکی سے اُسے جانچا تھا۔ وہ ایک شریف گھر کی شریف لڑکی تھی۔۔ جو اپنی
مڈل کلاس پہ بھی فخر کرتی تھی۔ اُس نے اپنی سادگی اور متانت سے وارث جان کو اپنی
طرف متوجہ کیا تھا۔۔ یہ بات ثانیہ بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اس بینڈ سم امیر زادے کو بھا
گئی تھی۔۔

وارث جان نے نہ تو اُس سے کوئی عہد و پیمان کیا تھا۔۔ نہ ہی کوئی دوستی کی تھی۔۔ وہ اُس
سے ڈائریکٹ شادی ہی کرنا چاہتا تھا۔۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ ثانیہ کا مزاج اُس کا رکھ رکھاؤ
بہت مختلف تھا دوسری لڑکیوں سے۔۔ اسے اُس لڑکی کا وقار بہت عزیز تھا۔ وہ اُس کی
عزت نفس کیسے مجروح کر سکتا تھا۔۔؟ جو اُس کی سوچوں کے عکس جیسی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جس کے لفظوں میں تمہیں اپنا عکس ملے
بہت مشکل ہے تمہیں ایسا شخص ملے۔۔!!

آج اس کا شاپنگ کا موڈ تھا۔ اُس نے کالج سے آتے ہی منال کو کال کی۔ منال اپنی گھر کی مصروفیت کی وجہ سے اچانک کے پلان پہ اُس کے ساتھ نہیں جاسکی تھی۔

مجبوراً اُسے اکیلی جانا پڑا تھا۔ وہ ابھی ایک شاپ سے دوسری شاپ میں جا رہی تھی۔ اپنی پسند کا اُسے کوئی ڈریس نہیں ملا تھا۔ وہ مزید شاپنگ کا پلان کینسل کر کے واپس جانے کا سوچ ہی رہی تھی۔ کہ سامنے کی دکان میں اُسے وہی لڑکی دکھائی دی جو اُس دن وہاں کے ساتھ تھی۔ ہاں وہ وہی تھی۔ اُسے وہ کیسے بھول سکتی تھی۔؟؟ اُس کا چہرہ تو ہانیہ کے ذہن میں نقش ہو چکا تھا۔

ہانیہ بجلی کی سی تیزی سے اس دکان میں داخل ہوئی تھی۔ وہ فوراً سے پیشتر جا کر اُس لڑکی سے بات کرنا چاہتی تھی۔ لیکن یہ مناسب نہیں تھا۔

ہانیہ نے خود پہ قابو پانے کی پوری کوشش کی۔ وہ اُسے نظر انداز کر کے وہاں سے جانا چاہتی تھی۔ لیکن وہ ایک دفعہ اُس لڑکی کو قریب سے دیکھنا چاہتی تھی۔ اُسے چھونا چاہتی تھی۔ کہ آخر ایسا کیا خاص تھا اُس لڑکی میں۔؟ جو وہاں جیسا بندہ اُس کے پیار میں پاگل تھا۔

Classic Urdu Material

ہیلو۔۔۔ ہانیہ نے قریب جا کر اُس لڑکی کو متوجہ کیا۔۔

جی۔۔۔؟؟ آپ مجھ سے مخاطب ہیں؟؟ نازلی نے ایک ادا سے پوچھا۔۔

جی ہاں۔۔ میرا خیال ہے اس شاپ میں آپ کے اور میرے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔۔
میں آپ سے ہی بات کے رہی ہوں۔۔

جی بولیے۔۔؟؟ کیا میں آپ کو جانتی ہوں؟؟ نازلی سوچ میں پڑ گئی۔۔ آج وہ اُس دن کی
طرح بنی ٹھنی ہوئی نہیں تھی۔۔ بہت نارمل سی لک میں تھی۔۔ میک اپ کر رکھا تھا لیکن
بہت زیادہ نہیں۔۔

ہانیہ نے اُسے سر سے پیر تک دیکھا۔۔ نازلی الجھ گئی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ۔۔؟؟ کیا بات کرنی ہے؟؟ مجھے جانا بھی ہے۔۔؟؟

نازلی نے اُس کی سوالیہ نظروں سے تنگ آ کر کہا۔

میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر ایسا کیا ہے تم میں؟؟ جو تم وہاج سلطان کے دل کو بھا
گئیں۔۔؟؟

Classic Urdu Material

لیکن مجھے تو تم بہت عام ہی لگی۔۔

ہانیہ طنز کر رہی تھی۔۔

نازلی اُس کے منہ سے وہاں کا نام سن کر چونکی تھی۔۔

اب نازلی کی باری تھی اُسے سر سے پیر تک دیکھنے کی۔۔

اوہ۔۔ تو آپ منال ہیں۔؟؟ میں بھی تو دیکھوں آخر آپ میں ایسا کیا خاص ہے جس کی خاطر میرا سائیں مجھے چھوڑ گیا۔۔

ہانیہ کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔۔

تو وہ تم ہو۔۔؟؟ جس نے وہاں کو اپنی زلفوں کا اسیر کر رکھا ہے۔۔ کبھی میں بہت خاص ہوا

کرتی تھی۔۔ مجھے عام بھی تم نے کیا ہے مس منال۔۔ خود ہی لوٹتی ہو۔۔؟؟ بہت بڑی

لٹیری ہو۔۔ ایسی کونسی ادائیں دکھا کر وہاں سلطان کو لوٹا ہے۔۔ مجھے بھی تو دکھاؤ۔۔

تمہاری شان میں گستاخی کی۔۔ اور دیکھو آج وہاں کے دل سے بھی اُتر گئی۔۔ جس دل پہ

چار سال حکمرانی کی ہے میں نے۔۔

Classic Urdu Material

اُسے کہنا ہے سکے کہ معاف کر دے مجھے۔۔

نازلی ہاتھ جوڑ کر اُس سے معافی مانگ رہی تھی۔۔

ہانیہ سن کہاں رہی تھی۔۔؟ اُس کا دماغ تو سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔

اُس کے دماغ میں ایک ہی نام گونج رہا تھا۔۔

منال۔۔۔۔۔ منال۔۔۔۔۔ اور منال۔۔۔

کیا یہ وہی منال تھی۔؟ اُس کی دوست۔۔۔۔۔؟ اُسکی سکھی.... اُس کی سہیلی؟؟

تو کیا منال ہی وہ لڑکی تھی؟؟ جس کی خاطر سردار وہاج سلطان نے ہانیہ جبار کو ٹھکرا دیا تھا۔

میرے گوشہ فراق میں

میری جان سے بھی عزیز تر۔۔۔

ایسا بھی اک شخص ہے۔۔۔

جو ملا نہیں اور بچھڑ گیا۔۔

وہاں اگلے کچھ دن تک بہت بیمار رہا تھا۔ اُس کی صحت پہلے سی نہیں رہی تھی۔۔ سردار انور اُسے بہتر سے بہترین ڈاکٹرز کو دکھا رہے تھے۔۔

لیکن وہ ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔۔ ڈاکٹرز کے مطابق الکو حل اُس کے معدے کو ری ایکٹ کر گئی تھی۔۔

اُسے بستر پہ پڑے دو ہفتے گزر چکے تھے۔۔ ان دو ہفتوں میں اُس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ اُس کے کالج یونیورسٹی کے دوست۔۔ پینے پلانے والے عیاش دوست۔۔

نازی۔۔ ہانیہ۔۔ سب کی کالز آرہی تھیں۔۔ لیکن وہ کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا

تھا۔۔

اُسے حرص تھی تو اُس ایک آواز کی۔۔ جو اُس کے بے جان جسم میں روح پھونک دیتی۔۔

لیکن بھلا وہ آواز کیسے مل سکتی تھی اسے۔۔

Classic Urdu Material

اُس ظالم کو اگر پتہ چل بھی جاتا تب بھی وہ پلٹ کر نہ پوچھتی۔۔ اب تو چلودل کی تسلی کے لیے یہ خیال ٹھیک تھا کہ اُسے وہاں کی بیمار حالت کی خبر ہی نہیں۔۔ یہ خیال ہی ٹھیک تھا اس بیماری سے لڑنے کے لیے۔۔

آج وہ دو ہفتے بعد اُس کی طبیعت کچھ سنبھلی تھی۔۔ لیکن بیماری اپنے اثرات چھوڑ گئی تھی۔۔ کمزوری اور نقاہت نے اُس کو ابھی بھی بستر پہ لیٹے رہنے پہ مجبور کر رہی تھی۔۔ اُس کے گھر کے ملازم ہر وقت اُس پہ مامور تھے۔۔ کہ وہ جو بھی چیز مانگے اُسے فوراً حاضر کی جائے۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔ کہ اُس کی آنکھ کھل گئی۔۔ آج کل وہ دواؤں کے زیر اثر تھا۔۔ اس لیے جب دوا کا اثر ختم ہوتا وہ بھی جاگ جاتا تھا۔۔ اس نے آنکھ کھول کر دیکھا۔۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔۔ اُس نے کمرہ کو آواز دی۔۔ لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے اٹھ کر سائنڈ لیمپ جلایا۔ گھڑی پہ وقت دیکھا صبح کے چار بج رہے تھے۔۔ پانی گلاس میں ڈالا۔۔ اور پی گیا۔۔ ایک دو اور تین۔۔ تین گلاس مسلسل پینے کے بعد اُس کی پیاس کم ہوئی تھی۔۔

اُس نے لیمپ بند کر کے دوبارہ سونے کی کوشش کی۔۔ لیکن نیند نہیں آرہی تھی۔۔ اُس نے کروٹ پہ کروٹ بدلی۔۔ اُس نے بیڈ پہ اپنا فون تلاش کیا لیکن فون کہیں نہیں تھا۔۔ وہ پھر سے لیٹ گیا۔۔ لیکن اب نیند نہیں آنے والی تھی۔۔ سردی کا موسم بڑھ رہا تھا۔۔ اس لیے اب پنکھے اور اے سی بھی بند ہو گئے تھے۔۔ کمرے میں اس قدر خاموشی تھی کہ وہ اپنی دھڑکن خود سن سکتا تھا۔۔

اُس نے لحاف کانوں تک لے لیا۔۔ دور کہیں سے فجر کی اذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔۔
www.classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اُس نے آج بہت سال بعد ہوش میں پوری اذان سنی تھی۔۔ پوری خامشی اور سکون کے ساتھ۔۔۔

اذان کے بعد وہ پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن نیند نہیں آئی۔

Classic Urdu Material

آخر تھک ہار کر وہ اٹھا واش روم میں گیا۔ وضو کیا۔ وضو کیسے کرتے ہیں۔؟؟ یہ بھی وہ بھول چکا تھا۔ اُس نے آدھا ادھورا وضو کیا۔

کمرے میں آکر اُس نے جائے نماز ڈھونڈا۔ لیکن بھلا وہاں کمرے میں جائے نماز کا کیا کام۔؟؟ اُس نے الماری میں سے ایک صاف دھلی بیڈ شیٹ نکالی۔ اُسے زمین پہ بچھایا۔

اور نماز کی نیت باندھ لی۔ آج پورے دس سال بعد وہ نماز کی نیت کر رہا تھا۔ اسے اچھی طرح یاد تھا اُس نے آخری دفعہ نماز تب پڑھی تھی۔ جب اُس کی بے اور بہن کی اچانک موت ہوئی تھی۔

اُس نے وہ آخری نماز اُن کی بخشش کے لیے مانگی تھی۔ اس سے پہلے وہ کسی حد تک نماز کا پابند ہی تھی۔ لیکن اُس کے بعد اُس نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔

اُسے ان دس سالوں میں نماز بھی بھول چکی تھی۔ جو اُسے یاد تھی وہ اُس نے پڑھ لی تھی۔ جسم میں نقاہت کے باعث وہ کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اُس نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔

Classic Urdu Material

نماز کے بعد دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے۔۔ دعا...؟؟ کیا دعا مانگی جائے۔۔؟؟ کیا اُس کی اتنی اوقات تھی کہ وہ اس منہ سے اپنے رب سے کچھ مانگ سکتا۔۔

اسے تو کبھی کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔۔ اللہ نے سب کچھ اسے بن مانگے عطا کیا تھا۔۔ اُس کا حسب نسب۔۔ اُس کی پرورش سے لے کر اس کی تربیت تک اللہ نے اسے ہر معاملے میں بہتر سے بہترین عطا کیا تھا۔۔

پھر وہ کیا چیز تھی جو آج اس کے پاس نہیں تھی اور وہ اپنے رب سے مانگنے چلا آیا تھا۔۔ وہ تھا اُس کے دل کا سکون۔۔ اُس نے ان دس سالوں میں اپنے آپ کو سکون کے معاملے میں محروم دیکھا تھا۔۔

"اور جب سے اُس نے پہلی دفعہ منال کو دیکھا تھا یہ بے سکونی مزید بڑھ گئی تھی۔۔ لیکن وہ

سکون جس کی تلاش میں وہ دس سال سے تھا وہ اُسے اُن چند لمحوں میں محسوس ہوا جب منال اُس کی بانہوں میں تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ پچھلے دس سال سے اپنے سکون کے لیئے بہت سے پیروں سے بھی ملا تھا۔ شروع شروع میں اُس نے منال کو بھولنے کی بھی کوشش کی تھی۔۔ لیکن یہ اُس کے بس میں نہیں تھا۔۔"

وہ چاہتا تو اُسے زبردستی اٹھا کر اپنا بنا سکتا تھا۔۔ تبھی منال کی وہ دھمکی اُس کے کانوں میں گونجتی۔۔

"میں مرنا پسند کروں گی۔۔ تمہاری حاکمیت کے بدلے۔۔"

"جب بھی ایسا کرنے کا خیال اُس کے ذہن میں آتا نجانے کونسی طاقت اُسے ایسا کرنے

سے روک دیتی تھی۔۔ آج تک اُس نے کسی لڑکی کے لیئے خود کو اتنی تشنگی نہیں دی

تھی۔۔ تو پھر آخر منال کے ساتھ ایسا کیوں تھا۔۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔"

اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو صرف ایک ہی دعا نکلی۔۔

اے میرے رب۔۔ میں اپنی اوقات سے زیادہ مانگ رہا ہوں۔۔ لیکن تو اپنی شان کا

مطابق عطا کر۔۔

مجھے منال دے دے۔۔ مجھے میری منزل دے دے۔۔

Classic Urdu Material

مجھے سکون دے دے۔۔ وہ مجھے بدل سکتی ہے۔۔ مجھے جانور سے انسان بنا سکتی ہے۔۔

اے اللہ تو نے ہر زی روح کا جوڑا بنایا ہے۔۔ میرا جوڑا اگر کسی اور کے ساتھ ہے۔ اور اگر

وہ بھی کسی اور کے نصیب میں ہے۔ تو اُسے بدل دے۔۔ مجھے اپنے جوڑے میں صرف

منال چاہیے۔۔ اُس کے دل میں بھی میری محبت شامل کر دے۔۔ مجھے وہ خالی دل کے

ساتھ نہیں چاہیے۔۔

آج تک میں نے جس جس کا دل دکھایا ہے۔۔ میں تو اُن کے نام بھی نہیں جانتا۔۔ تو مجھے

ان سب گناہوں کی معافی عطا کر۔۔

میرے گناہوں کی پرچھائی میرے آنے والے کل پہ نہ پڑے۔۔ تیرے ایک کن کہنے کی

دیر ہے۔۔ تیرے لیے کچھ ناممکن نہیں۔۔

یہ سب کر دے۔۔ مجھے معاف کر دے۔۔ مجھے میرا سکون بخش دے۔۔

وہ سجدے میں گرا زار و قطار رہا تھا۔۔ یہاں تک کہ اُس کی ہچکی بندھ گئی۔۔

وہ زمین پہ اپنی پیشانی رگڑ رہا تھا۔۔

اور شاید اللہ اس وقت اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہو کر اُس کی دعا سن رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material | by Huraira Jammi

Badlay hen Hum Masoom Ki Thra (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

جب اُس کے آنسو بھی خشک پڑ گئے تو وہ اٹھا۔ اور بستر پہ لیٹ گیا۔

آج اتنے سال بعد اُسے بناء کسی نشے کے نیند آئی تھی۔

وہ سوتے ہوئے بھی ایک نام کا ورد کر رہا تھا۔

منال۔۔۔۔۔ مالی۔۔۔ میری جان مالی۔۔۔

خسارے ہی خسارے میں ہوئی تھی۔

محبت استعارے میں ہوئی تھی۔

خدا سے میری پہلی گفتگو بھی۔

سراسر تیرے بارے میں ہوئی تھی۔

قسط نمبر اکتیس۔

Classic Urdu Material

وہ بے خبر سو رہی تھی۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ کوئی اُسے رات کے اس پہر سجدے میں مانگ رہا تھا؟؟ کوئی اتنا خوش قسمت کیسے ہو سکتا ہے؟؟ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ایک انسان جب دوسرے انسان کو مانگتا ہے تو مانگنے والا بے چین ہوتا ہے اور دوسرے کو خبر بھی نہیں ہوتی۔۔۔۔

اماں فجر کے وقت اُٹھ جاتی تھیں۔ نماز قرآن پڑھنا ان کا معمول تھا۔۔ وہ روز کی طرح اُسے بھی اٹھانے آئیں لیکن وہ فجر کے وقت بہت مشکل سے اٹھتی تھی۔۔ ظہر کی نماز کالج میں ہونے کی وجہ سے مس ہو جاتی تھی دن میں ہونے والی باقی تین نمازیں وہ پڑھ لیتی تھی۔۔

اماں اُسے اٹھتے بیٹھتے نماز کی پابندی کا کہتی تھیں۔۔ وہ کچھ دن کو باقاعدگی سے عمل کرتی اور اُس کے بعد پھر شیطان کے غالب آنے کا بہانہ کر کے ڈنڈی مار جاتی تھی۔۔

صبح کے سات بج چکے تھے۔۔ وہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔ اماں اُسے ناشتہ پہ بلا رہی تھیں۔۔

وہ کالج کے لیے تیار ہو کر باہر آئی تو اماں بھی ناشتہ کر رہی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

آج میں مزار پہ بھی جاؤں گی۔۔ منت مانی تھی تیرے پاس ہونے کی۔۔ تو کالج سے گھر آئے گی تو میں گھر پہ نہیں ہوں گی۔۔ دوپہر کا کھانا کھلانے کی منت مانی تھی۔۔ سوچ رہی ہوں بارہ بجے تک چلی جاؤں گھر سے۔۔

تو بھی ساتھ چلے گی؟؟ اماں اب اُس سے پوچھ رہی تھیں۔۔

نہیں اماں میں کالج میں بہت تھک جاتی ہوں۔۔ ہمت نہیں رہتی۔۔ وہ انکار کر رہی تھی۔۔

چل ٹھیک ہے میں تیرے چاچے کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔ آج تو رکشہ پہ آجانا۔۔ کھانا میں بنا جاؤں گی۔۔

اماں اسے ہدایت دے رہی تھیں۔۔

جی اچھا کہہ کر اُس نے چائے کا کپ منہ کو لگالیا۔۔

بیگ اٹھانے کے لیے وہ کمرے میں آئی تو اُس نے وہاں کی شال بیگ میں ٹھونس لی۔۔ وہ آج اس مصیبت سے جان چھڑانا چاہتی تھی۔۔

Classic Urdu Material

آج پھر ہانیہ نے بناتائے چھٹی کر لی تھی۔۔ اسے تیسرا دن تھا نہ وہ کالج آرہی تھی۔۔ نہ ہی منال کی کالز اٹینڈ کر رہی تھی۔۔ اُس کی کالز کے جواب میں صرف اتنا ٹیکسٹ کیا تھا ڈیر منال۔۔ میں آؤٹ آف ٹاؤن ہوں۔۔ یہاں سگنلز کا ایشو ہے۔۔ بات نہیں ہو سکتی۔۔ واپس آکر بات کروں گی۔۔

منال اُس کی ایڈ ونچر طبیعت سے واقف تھی۔ اس لیے اُس نے بھی استفسار نہیں کیا تھا۔ کالج سے چھٹی ہوئی اور وہ پیدل ہی کالج سے نکل پڑی تھی۔۔ ابھی اسے چلتے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ اُسے لگا کوئی آدمی چھوٹی گاڑی پہ اُس کو فالو کر رہا تھا۔۔

وہ کافی دن سے اس جاسوس کی تلاش میں تھی۔۔ لیکن چاچا ظہور اُس سے زیادہ اٹاں کا منجر تھا۔۔ وہ اُس کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی ایسا کام نہیں کر سکتی تھی۔۔ لیکن آج موقع اُس کے ہاتھ میں تھا۔۔

یہ وہی جاسوس تھا جو اُس کی لمحہ لمحہ کی تصویریں کھینچ کر وہاں کو سینڈ کرتا تھا۔۔ اُسے کافی ماہ سے فالو کر رہا تھا لیکن منال کو خبر نہیں تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ پیدل چلتی جا رہی تھی۔ ایک دور کشہ والے اُس کے قریب سے گزرے اور اسے جانے کا پوچھا۔ لیکن منال نے انکار میں سر ہلادیا۔

گاڑی میں بیٹھا شخص کبھی اُسے کراس کر کے آگے گزر جاتا کبھی پیچھے رہ جاتا کہ منال کو شک نہ ہو۔

آخر ایک موٹر گاڑی منال گلی کی نکڑ پہ رک گئی۔ جیسے ہی وہ گاڑی اس گلی میں داخل ہوئی منال ایک دم اُس کے سامنے آگئی۔ گاڑی والا بھی بوکھلا گیا۔ اب نہ وہ پیچھے جاسکتا تھا نہ ہی آگے۔

منال گاڑی کی طرف بڑھی۔ اُس کا ڈرائیونگ والا شیشہ بجایا۔ اندر بیٹھے آدمی کے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھی کہ وہ گاڑی کا شیشہ نیچے نہ کرتا۔ اُس نے جیسے ہی گلاس نیچے کیا۔ منال اُس پہ چڑھ دوڑی۔

شرم آنی چاہیے تمہن۔۔ کب سے دیکھ رہی ہوں فالو کر رہے ہو۔۔ چاہتے کیا ہو۔۔؟؟
گھر میں ماں بہن نہیں ہیں کیا۔۔؟؟ وہ چاہتی تھی رج کے دھلائی کرے اس کی۔۔ لیکن پھر نظر انداز کے گئی۔

Classic Urdu Material

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے میڈم۔۔ میں آپ کا پیچھا نہیں کر رہا تھا۔۔ جاسوس نے اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔۔

لیکن منال کو کون سمجھائے۔۔؟؟

شکر کرو میں نے نئی نئی توبہ کی ہے درگت بنانے سے۔۔ ورنہ اس وقت منہ کی بجائے لاتوں اور گھونسوں سے تواضع کے رہی ہوتی۔۔

وہ اُس کا گریباں پکڑ رہی تھی۔۔

معاف کر دیں بہن۔۔ وہ معافی مانگ رہا تھا۔۔

اُس نے بیگ سے شال نکالی۔۔ اور اُس کی طرف بڑھا دیئے۔۔

یہ شال اپنے باس کو دے دینا۔۔ اُسے کہنا باز۔۔ آجائے اپنی حرکتوں سے۔۔ ورنہ میرے

اندر کی شیرنی ایک دفعہ پھر جاگ جائے گی۔۔ تو میں اُس سمیت کسی کو نہیں بخشوں گی۔۔

اُس نے شال اُس ڈرائیور کے ہاتھ میں دی۔۔ اُس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔

ڈرائیور کو حیران چھوڑ کر وہ آگے بڑھ گئی۔

Classic Urdu Material

ڈرائیور سیدھا وہاج سے ملنے پہنچا۔ وہ جانتا تھا کہ وہاج سائیں بیمار تھے۔ آج کل فون نہیں اٹینڈ کرتے تھے۔

جب وہ وہاں پہنچا تو وہاج گھر کے لان میں بیٹھا ہوا سردی کی دھوپ سینک رہا تھا۔ ڈرائیور نے پہلے سوچا کہ بات دبا جائے۔ لیکن یہ اتنا آسان نہیں تھا۔

اُس نے جا کر شال وہاج کو پیش کی۔

تو بلا آخر آج تم بھی پکڑے گئے۔ میں جانتا تھا۔ کہ اب وہ چپ نہیں بیٹھے گی۔

ڈرائیور نے منال کا دیا ہوا پیغام بھی اُسے لفظ بالفظ بتایا۔

وہاج کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔ اس نے ڈرائیور کو حکم دیا کہ آج کے بعد میڈم کا پیچھا کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

ڈرائیور سر ہلا کر رخصت ہو گیا۔

وہاج نے اُس کی بھیجی ہوئی شال اپنے کندھوں پہ پھیلا لی۔

Classic Urdu Material

چلو یہ بھی اچھا تھا کہ اُس نے شال واپس کر دی تھی۔۔ وہ چاہتی تو پھاڑ کے پھینک سکتی تھی۔۔ جلا بھی سکتی تھی۔۔

وہ شال پہ اُس کا لمس اُس کی خوشبو محسوس کر سکتا تھا۔۔

تیری یادوں کی شال۔۔۔

اوڑھ کے آوارہ گردیاں۔۔۔!!

کاٹی ہیں یوں بھی۔۔۔

ہم نے دسمبر کی سردیاں۔۔!!

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہانیہ جس دن سے نازلی سے مل کر آئی تھی۔۔ وہ اس دن سے سوچوں کے طوفان میں اُلجھی ہوئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ منال۔۔؟؟ اُس کی دوست ہی اُس کی محبت کی قاتل نکلی تھی۔۔؟؟ وہ کیسی دوست تھی؟؟ جو اُس کی خوشیوں کو مسل کر اُس شخص کے دل میں خود بس گئی تھی۔۔

وہ تو منال سے بہت محبت کرتی تھی اُس کی دوستی کی قدر کرتی تھی۔۔ لیکن وہ کیا نکلی۔۔؟؟؟ وہ ناچاہتے ہوئے بھی منال کے لیے اپنے دل میں نفرت کو پنیپتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔

انہی سوچوں کے تحت اُس نے وہاج کو کال ملا دی تھی وہ صرف ایک دفعہ وہاج کے منہ سے اس نام کی تصدیق چاہتی تھی۔۔ لیکن وہاج اُس کا فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

یہ بات اسے مزید پاگل کر رہی تھی۔۔
وہ ان چار دنوں میں کالج بھی نہیں گئی تھی۔۔ وہ منال کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔

وہ اُس کی کالز اور میسجز کو انور کر رہی تھی۔۔

وہ شاید اس نفرت میں ہی پلٹی رہتی اگر اُس کے دل میں یہ خیال نہ آتا کہ کیا یہ پہل وہاج کی اپنی طرف سے ہوئی تھی۔۔ یا منال کی طرف سے۔۔؟؟

Classic Urdu Material

اور اگران کے بیچ ایسا کچھ تھا۔ تو ہانیہ کو کیوں پتہ نہیں چلا تھا۔؟؟ کیا وہ اتنی بے خبر تھی۔۔

لیکن اس کا دل منال کے حق میں ہی گواہی دے رہا تھا کہ اس سب میں منال کا کیا قصور تھا۔؟

اگر وہ وہاں کی محبت تھی تو یہ اُس کی قسمت تھی۔ اُس کے ذہن میں منال کے لیے دوستی اور دشمنی کی یکساں جنگ جاری تھی۔۔

اور پھر ایک خیال اُس کے ذہن میں بجلی کی طرح چونکے۔۔ تو کیا وہاں ہی وہ شخص تھا جس نے منال کی برتھڈے پہ اُس کے لیئے سر پر انز پلان کیا تھا۔؟

ہاں وہ کوئی اور نہیں وہاں ہی ہو سکتا تھا۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اُس وقت تو منال کو بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ اربنچمنٹ ہانیہ نے کیا تھا یا کسی اور نے۔۔؟؟

منال اُس کی نظروں میں اب ایک دفعہ پھر معصوم بن گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

لیکن ابھی بھی ایک ابہام تھا جسے وہ وہاں سے بات کر کے یا مل کر دور کر سکتی تھی۔ اُس سے بات کر کے ہی وہ فیصلہ کر سکتی تھی کہ اسے منال کے ساتھ دوستی نبھانی ہے یا دشمنی۔؟؟ اس کے سوالوں کے جواب صرف ایک شخص کے پاس تھے اور وہ تھا خود سردار وہاں سلطان۔۔

محسن مجھے جس شخص نے برباد کیا ہے۔۔

معصوم اس قدر ہے کہ ستم گر نہیں لگتا۔!!

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

اختلافات اُس سے اپنی جگہ۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اُس پہ جتنا ہے مختلف ہونا۔۔!

Classic Urdu Material

ہانیہ اسے چار دن سے مسلسل کالز کر رہی تھی۔۔ وہ ابھی بھی کسی سے کوئی بات نہیں کر رہا تھا۔ اُس کا پورا سر کل حیران تھا کہ آخر وہ کہاں گم ہو گیا ہے۔۔ لیکن وہ کسی کو کچھ نہیں بتا رہا تھا۔۔ گھر کے ملازموں کو بھی خصوصی ہدایت تھی۔۔ کہ وہ اُس کے بارے میں کسی کو نہیں بتا سکتے۔۔ اُس کے چند دوست اُس سے ملنے گھر تک آئے تھے لیکن مایوس ہو کر لوٹ گئے تھے۔۔

ابھی ابھی ڈرائیور اسے منال کی بھیجی ہوئی شال دے کر گیا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اُس کے نام کی کوئی چیز نہیں رکھنے والی۔۔

ابھی وہ مسرور تھا۔۔ کہ اُسے ہانیہ گھر کے اندر آتی دکھائی دی۔۔۔ گارڈ اسے روک رہا تھا۔۔ لان میں بیٹھے وہاں نے جب اُسے آتے دیکھا تو گارڈ کو آواز دے کر اشارہ کیا۔۔

گارڈ نے اُس کے لیئے رستہ چھوڑ دیا تھا۔۔ ہانیہ نے اُسے دور سے دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا تھا

قریب آکر اُس نے ہیلو۔۔۔ ہاؤ آریو۔۔۔؟؟ کہا
وہ بہت غمگین آواز میں ہیلو کہہ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

کیسے ہیں آپ۔۔؟؟ کیا میں اتنی بری ہوں کہ آپ مجھ سے دو منٹ کی بات بھی نہیں کر سکتے۔۔

وہ سلام دعا کے ساتھ شکوہ بھی کر رہی تھی۔۔

وہاں چھکی سی ہنسی ہنس کے رہ گیا۔۔

وہ بہت کمزور لگ رہا تھا۔۔ ہانیہ اُسے بہت وقت کے بعد دیکھ رہی تھی۔۔ شاید یہی وجہ

تھی کہ اسے وہ پہلے کی طرح ہشاش بشاش نہیں لگا۔۔

میں تو بہت برا ہوں۔۔

تم بتاؤ کیسی ہو۔۔؟؟

وہ اُس کے شکوہ کو نظر انداز کر گیا تھا۔۔

اُس نے اس کے بیٹھنے کے لیئے کرسی آگے کی تھی۔۔

بری تو میں ہوں۔۔ جو آپ کے دل کا حال بھی نہ جان سکی۔۔ خود کو آپ کی دوست کہنے کا

دعویٰ کرتی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ ابھی تک اُس کی بات کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں۔۔ وہ اُس سے پوچھ رہا تھا۔

ہاں تو اور کیا۔۔؟؟ صرف اپنی محبت کا اظہار کر دیا۔ آپ سے پوچھا ہی نہیں کہ آپ بھی

تو کسی کو چاہ سکتے ہیں۔۔۔؟؟

وہاں اُس کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔

میں نے اُس دن تمہیں اپنی محبت کا بتانے کے لیے بلایا تھا لیکن تم نے موقع ہی نہیں دیا۔

اپنا ہم میرے سر پہ پھوڑ کر چلی گئی۔

وہ بھی جواب شکوہ کر رہا تھا۔

وہ شرمندہ سی ہو گئی۔

اُس سے بات کرتے کرتے وہاں کو کھانسی کا ٹھس کا لگا تھا۔

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا۔؟ وہ اُس کی کھانسی سے جان گئی تھی۔

Classic Urdu Material

ہاں پچھلے دو ہفتے سے بیمار تھا۔ اسی لیے تمہاری کال بھی اٹینڈ نہیں کر سکا۔ لیکن اب بہت بہتر ہوں

وہ ہانیہ سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔

تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔

وہ اپنا حق جتا رہی تھی۔

اچھا چلیں آج بتادیں کون ہے وہ خوش قسمت؟؟ جسے آپ چاہتے ہیں۔؟؟

میں اُس کا نام جانے بنا نہیں جاؤں گی۔

وہ اُس کے منہ سے ایک دفعہ منال کا نام سننا چاہتی تھی بس۔

تم اب جان کر کیا کرو گی؟؟ چھوڑو۔ وہ اُسے ٹال رہا تھا۔

ہو سکتا ہے کوئی مدد کر دوں؟؟ وہ پیشکش کر رہی تھی۔

تم کیا مدد کر سکتی ہو؟؟ بھلا رقیب نے بھی کسی کی مدد کی ہے؟؟ وہ مذاق کے موڈ میں تھا۔

Classic Urdu Material

بس دعا کرو۔۔ کہ مجھے وہ مل جائے۔۔ اُس کے دل میں میری محبت بھر جائے۔۔ ہو سکتا ہے تمہاری دعا لگ جائے۔۔

وہ اُس سے خلوص دل سے دعا کی درخواست کر رہا تھا۔۔

نام نہیں بتائیں گے؟؟ وہ ابھی بھی بضد تھی۔۔

تمہیں تکلیف ہوگی۔۔ چھوڑو۔۔ وہ اسے تکلیف سے بچا رہا تھا یہ جانے بنا کہ وہ پہلے سے سب جانتی ہے۔۔

کس کا نام لے کر دعا کروں؟؟ منال کا نام لوں یا کسی اور کا؟؟

وہ بہت سنجیدگی سے اُس سے پوچھ رہی تھی۔۔ تو گویا تم جان گئی ہو؟؟ وہ اب اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں۔۔۔ جان گئی ہوں۔۔

کیا منال نے بتایا تمہیں؟؟ وہ اُس کے ضبط پہ حیران تھا۔۔

Classic Urdu Material

نہیں۔۔ وہ کیوں بتائے گی مجھے۔۔؟؟ کسی زخمی دل سے مل کر آرہی ہوں۔۔
وہ اُلجھن میں تھا۔۔

نازلی سے ملی تھی۔۔ اُس کے منہ سے ہی آپ کی محبت کا پتہ چلا۔۔

اور ہاں اس کا ایک پیغام بھی ہے آپ کے لیے

وہ آپ سے معافی کی طلبگار ہے۔۔

اور سنو گے تو حیران رہ جاؤ گے۔۔ اُس نے واسطہ دیا بھی تو کس کا۔۔؟؟؟

وہاں اُس کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔۔

ایک بات پوچھوں؟؟ آپ کو کب پتہ چلا کہ آپ کو اُس سے محبت ہے۔؟؟

کیوں پوچھنا چاہتی ہو۔۔؟؟

بس یو نہی میں اب کی بار خوش فہمی میں نہیں مرنا چاہتی۔۔

جب اُسے پہلی دفعہ دیکھا تھا۔۔

وہ اُس کی صاف گوئی پہ حیران تھی۔۔

Classic Urdu Material

اور شدید اُس وقت ہوئی جب وہ مجھے تمہاری محبت کا واسطہ دینے آئی۔۔۔ اسے تو تب تک معلوم بھی نہیں تھا کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔؟؟ وہ تو مجھے قائل کرنے آئی تھی کہ مجھے تمہاری محبت قبول کر لینی چاہیے۔۔۔

اُس کے بعد ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں بھول سکا میں اسے

لیکن اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ وہ تو مجھے کسی کھاتے میں نہیں رکھتی۔۔۔ اُسے تو احساس بھی نہیں کہ میں اُسے کتنی شدت سے چاہنے لگا ہوں۔۔۔

کیا اُس نے تمہارے سامنے میرا کبھی ذکر نہیں کیا۔۔۔؟؟

وہ اُس سے شوق سے پوچھ رہا تھا

ہانیہ اُس کی بات سن کر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔ وہ جو منال کی خاطر محبت اور دوستی کا میدان

ایک ساتھ مارنے آئی تھی۔۔۔ لیکن یہاں بھی منال اُسے پہلے سے مات دے گئی تھی۔۔۔

بولو بھی۔۔۔؟؟ کیا کبھی منال نے میرا ذکر نہیں کیا؟؟ محبت چھوڑو۔۔۔ نفرت میں تو کیا ہو

گا۔۔

وہ ابھی بھی مصر تھا۔۔

Classic Urdu Material

لیکن ہانیہ اُسی ایک جملے پہ اٹکی ہوئی تھی۔۔ وہ تمہاری محبت کی قبولیت کے لیے مجھے قائل کرنے آئی تھی۔۔

وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ پر ضبط کر کے بیٹھی تھی۔۔

وہ چاہتی تھی وہ اس منظر سے غائب ہو جائے۔۔

اُس نے بہت تحمل سے اپنا ہاتھ وہاج کے آگے بڑھایا۔۔

کیا ہم اچھے دوست رہ سکتے ہیں۔۔ آج سے دو سال پہلے والے دوست۔۔ بس یوں سمجھو

نادانی میں تمہاری اس دوست سے ایک غلطی ہو گئی تھی۔۔ شاید وہ عمر ہی نادانی کی تھی۔۔

وہ محبت نہیں میری امیچور سوچ تھی۔۔

اگر وہ محبت ہوتی تو میں آج یوں تمہارے سامنے خوش نہ بیٹھی ہوتی۔۔ آج بھی اُسی محبت

کا ماتم کے رہی ہوتی۔۔

وہاج نے مسکرا کر اُس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔۔

اور میں صرف دعا نہیں کروں گی وہاج کو شش بھی کروں گی کہ اُسے قائل کر سکوں۔۔

Classic Urdu Material

ہانیہ جبار ایک دوست ہونے کی حیثیت سے اتنا تو کر ہی سکتی ہے۔۔

وہ اُس سے وعدہ کر رہی تھی۔۔۔

وہاں بھی اُس کے لہجے کی پختگی سے ڈر گیا تھا۔۔

وہ اپنی آنکھوں کے سروں پہ آئے آنسوؤں کو اپنی انگلی کے پوروں سے خشک کرتے

ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

ہانیہ کے جانے کے بعد اُسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کی آج فجر کے وقت مانگی گئی دعا قبول

ہوئی تھی۔۔

اسی اطمینان کے ساتھ اُس نے نازلی کا نمبر ڈائل کر دیا تھا۔ اُسے نہ صرف نازلی کو معاف

کرنا تھا بلکہ وہ خود اُس کی معافی کا بھی طلبگار تھا۔۔

اور دوسری طرف ہانیہ شرمندہ تھی خود سے۔۔ کہ اُس نے اس دوستی میں اپنا موازنہ تو کیا

ہی نہیں۔۔ اور اب جو موازنہ کیا تو منال کا پلڑا اُس کے مقابلے میں بھاری تھا۔۔

Classic Urdu Material

تم جو کرتے ہو۔۔۔۔

عشق میں حساب کتاب۔۔۔!!

ہم جو کر بیٹھے۔۔۔۔۔

تو خرید لیں گے تمہیں۔۔۔!!

قسط نمبر بتیس۔۔

اے اللہ۔۔۔!!

جب وہ میرا تھا ہی نہیں۔۔

تو۔۔۔؟؟

یہ حادثہ کیوں۔۔۔؟؟

وہاں سے ملنے سے پہلے وہ اپنے رب سے شکوہ کے رہی تھی۔۔ اُسے اپنا دکھ بہت بڑا لگ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

لیکن وہ جب سے وہاں سے مل کر آئی تھی۔ اُس کا دکھ کم ہو گیا تھا۔ اُس کے بے چین دل کو ایک سکون سا مل گیا تھا۔ اسے منال پہ جو غصہ تھا وہ ایک دم اُڑن چھو جو گیا تھا۔

یہ بات اُس کی سمجھ میں آگئی تھی کہ اگر ہم کسی کو شدت سے چاہیں۔ اور وہ شخص ہمیں نہ ملے تو ضرور کہیں کوئی دوسرا شخص ہمیں اللہ سے اُسی شدت سے مانگ رہا ہوتا ہے۔ لیکن جس کی شدت زیادہ ہوگی۔ آخر میں جھولی اُسی کی بھری ہوگی۔

ہو سکتا ہے جس لمحے وہ وہاں کی طلب رکھتی ہو اسی لمحے روحان بیگ ہانیہ کی طلب میں اللہ کے حضور ہاتھ پھیلائے کھڑا ہو۔ اور اللہ نے روحان کی دعا ہانیہ سے پہلے سن لی ہو۔

اور یہ انسان کے حق میں بہتر ہے کہ وہ جتنی جلدی اللہ کی تقسیم پہ خود کو راضی کر لے۔ اور ہانیہ نے بھی یہی کیا تھا۔

اگلے دن وہ کالج جانے کے لیئے بے چین تھی۔ وہ رات اُس نے بہت مشکل سے گزاری تھی وہ صرف منال سے ملنا چاہتی تھی اسے گلے لگانا چاہتی تھی۔

صبح وہ اُٹھی تو کالج جانے کے لئے وقت سے پہلے تیار ہو گئی تھی۔ وہ منال سے پہلے ہی پہنچ گئی تھی۔ آج وہ ایک ہفتے بعد ایک دوسرے سے ملنے والی تھیں۔

Classic Urdu Material

ہانیہ کو دیکھ کر منال دور سے تیز تیز قدم اٹھائے اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔

کہاں مر گئی تھیں تم۔۔؟؟ منال کا انداز بہت زیادہ مس کرنے والا تھا۔۔

ہانیہ اُس سے لپٹ گئی تھی۔۔ منال کی جگہ اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید وہ اُس سے نفرت کرتی۔۔ اسے دھتکار دیتی۔۔ اُس کی توہین کرتی۔۔ لیکن یہاں اُس کے مخالف تو منال تھی۔۔ اُس کی دوست اس کی مالی۔۔

جوہر لحاظ سے اُس سے بہتر تھی۔۔ ویسے وہ بھی مان گئی تھی وہاں کی پسند تھی بہت
لا جواب۔۔

میں تو ادا جان اور بی بی جان کے ساتھ کشمیر گئی ہوئی تھی۔ وہ بات بنا گئی تھی۔۔۔
اور تمہیں ایک دفعہ بھی میری یاد نہیں آئی بے وفا۔۔
وہ ابھی بھی ناراض تھی۔۔۔

یاد تو بہت آئی۔۔ لیکن سگنل نہیں آئے اس ایریا میں۔۔ وہ اُسے گلے سے چمٹا کر بولی
تھی۔۔

Classic Urdu Material

اچھا چلو آج فرسٹ لیکچر کے بعد ہم باقی ساری کلاسز بنک کریں گے۔۔

وہ منال کو آئیڈیادے رہی تھی۔۔

کیوں آج کوئی خاص بات مھے کیا؟؟

ہاں بس یہی سمجھ لو۔۔ آج بہت دل ہے تم سے ڈھیر ساری باتیں کرنے کا۔۔

وہ اُس کے گال چھوتے ہوئے بولی تھی۔۔ منال نوٹ کر رہی تھی کہ آج وہ بہت خوش تھی۔۔

فرسٹ لیکچر کے بعد وہ منال کو لے کر کالج کے گراؤنڈ میں آگئی۔۔

تمہیں ایک گڈ نیوز دینی تھی۔۔ وارث جان نے اپنے لیے لڑکی پسند کر لی ہے۔۔

وہ اُسے خبر دے رہی تھی۔۔

منال نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ تو کیا وہ اس لیے خوش تھی۔۔؟؟

ہانیہ اُسے ثانیہ وقار کی ڈیٹیلز بتا رہی تھی۔۔

منال بہت خاموشی سے سن رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

چلو مبارک ہو تمس بھابھی مل گئی۔۔ وہ ہانیہ کو مبارکباد دے رہی تھی۔۔

خیر مبارک۔۔ ہانیہ نے جواباً کہا تھا۔۔

ایک اور خبر بھی ہے۔۔

وہ کیا۔۔؟؟ منال اُس سے پوچھ رہی تھی۔۔

وہ یہ ہے کہ میں بھی کسی میں انٹر سٹڈ ہوں۔۔۔

منال اُس کی بے باکی پہ حیران ہوئی۔۔ گوان میں بہت دوستی تھی لیکن ہانیہ اپنی پرائیویٹ زندگی شیر کرنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔

اچھا۔۔۔ یہ تو بہت بڑی خبر ہے۔۔

منال نے آنکھیں دکھا کر کہا۔۔

اسے لگا کہ وہ وہاں کا نام لے گی۔۔ لیکن وہ روحان بیگ کا نام لے رہی تھی۔۔

کون روحان۔۔؟؟ ہانیہ نے ایک دو دفعہ سر سری داڑ کر کیا تھا اس نام کا۔۔

Classic Urdu Material

ارے بتایا تو تھا۔ کہ وارث جان کا نیا دوست بنا ہے ٹریننگ پہ۔۔ لاہور بھی آیا تھا۔
تھوڑی بہت بات تو ہوتی رہتی تھی فون پہ۔ پھر اب ہم لوگ اسلام آباد گئے تھے تو بس
مزید وقت ملا ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کا۔۔

وہ بھی فدا ہو گیا ہے تمہاری اس حسین دوست پہ۔۔

ہانیہ نے جیکٹ کا کالر جھاڑ کر کہا تھا۔۔

منال سمجھ نہ سکی کہ وہ اُسے آج کس خوشی میں اتنی ڈیٹیل بتا رہی تھی۔۔؟؟

ہانیہ نے بیگ میں سے ایک برسلٹ نکال کر اُسے دکھایا۔۔

یہ دیکھو۔۔ واپسی پہ اُس نے مجھے گفٹ بھی دیا تھا۔۔

منال تعریف کیے بنا نہ رہ سکی۔۔

اچھا یہ بتاؤ۔۔ مشال کہاں گم ہو گئی ہے شادی کے بعد۔۔؟؟ کوئی اتنا پتہ ہی نہیں اُس

کا۔۔؟؟

Classic Urdu Material

ہانیہ ایک دم بات بدل گئی تھی۔۔ وہ منال کے چہرے پہ اُلجھن دیکھ چکی تھی۔۔ اب اسے ایک آہستہ آہستہ روز کی ایک چوٹ دینی تھی۔۔

اس لیے اُس نے مشال کا نام لے لیا تھا۔۔

ہاں۔۔ آج کل میڈم اپنا ہنی مون گزارنے کینیڈا گئی ہوئی ہے۔۔ ہو جاتی ہے میری بات کبھی کبھار۔۔

اس کے قاسم بھیا نے اُن لوگوں کو اب سپانسر کیا ہے۔۔ تو وہ لوگ لاسٹ ویک ہے گئے ہیں۔۔

وہ اب ہماری دوست کم اور ہاشم کی بیوی زیادہ ہے۔۔

منال کے لہجے میں مشال کے لیئے شکوے کے ساتھ ساتھ پیار بھی تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہانیہ اُس کی بات پہ ہنس پڑی تھی۔۔

شاید یہ محبت کا اثر تھا آج ہانیہ اتنے وقت کے بعد پھر سے پہلے کی طرح کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔۔ اور منال نے اُس کی یہ ہنسی دائمی ہونے کی دل سے دعا کی تھی۔۔

Classic Urdu Material

جب کہ دوسری طرف ہانیہ کو پہلی دفعہ یہ احساس ہوا تھا کہ اصل خوشی اپنی خوشی حاصل کرنے میں نہیں دوسروں کو اُس کی خوشی لوٹانے میں ہے۔۔

عشق ویران کرنے آیا تھا۔۔!!

میں نے حیران کر کے بھیجا۔۔!!

ہانیہ نے اُس دن پہلی دفعہ چاہت سے روحان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔ ورنہ جب بھی بات کرنی ہوتی کال ہمیشہ روحان ہی کرتا تھا۔

آج اپنے نمبر پہ ہانیہ کی کال دیکھ وہ بھی چونک گیا تھا۔۔

زہے نصیب۔۔ آج آپ کی کال میرے نمبر پہ۔۔؟؟

یقیناً غلطی سے نمبر لگ گیا ہو گا۔

وہ ہیلو کی بجائے ہانیہ کو غلط نمبر ڈائل ہونے کا احساس دلاتے ہوئے بولا۔۔

Classic Urdu Material

ہانیہ اُس کی بات کے جواب میں ہنس پڑی تھی۔ میں نے توروحان بیگ کا نمبر ملایا تھا۔ کیا کوئی اور نمبر لگ گیا۔؟؟ وہ بھی ایکٹنگ کر رہی تھی۔

نمبر توروحان بیگ کا ہے۔ پھر آپ شاید اصل ہانیہ جبار نہیں ہیں۔ ورنہ ایسی غلطی وہ کبھی ہوش میں نہیں کر سکتیں۔

وہ ابھی بھی یقین نہیں کر پارہا تھا۔

میں ہانیہ جبار اپنے ہوش و حواس میں آپ کو یعنی روحان بیگ کو کال کر رہی ہوں۔ اور اگر یہ غلطی ہے تو جان لیں کہ یہ غلطی میں جان بوجھ کے کر رہی ہوں۔

وہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
ہا ہا ہا۔ روحان اُس کی پوری بات سن کر ہنس پڑا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ہانیہ بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔ اُس کی ہنسی پہلے جیسی ہو گئی تھی۔ زندہ دل ہنسی خیر ت تو ہے۔۔۔ آج مجھ پہ ترس کیسے آیا کال کرنے کا۔؟

روحان ابھی بھی اُسی مسکینی سے پوچھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

بس ایسے چھوٹے موٹے ترس میں کھاتی رہتی ہوں۔۔ سوچا آج کوئی غیر کیوں۔؟ آپ ہی سہی۔۔

وہ بھی اُس کی تڑپ کا مزہ لے رہی تھی۔۔

وہ اُسے اپنے پورے دن کی تفصیلات بتا رہی تھی اور وہ حیران ہو کر سن رہا تھا۔ کہاں وہ

سیدھے منہ سلام کا جواب بھی نہیں دیتی تھی۔۔ اور کہاں پورے دن کی تفصیل۔۔؟؟

اب وہ اُس سے بھی پوچھ رہی تھی کہ آج سارا دن کیا کیا۔۔؟؟

کیوں مجھے ہر ٹاٹیک کروانا چاہتی ہو۔؟؟ آج ساری باتیں ایک ہی دن میں کر لو

گی۔۔؟؟

وہ کہے بنانہ رہ سکا۔۔

چلیں اگر آپ کا دل نہیں بات کرنے کو تو میں فون بند کر دیتی ہوں۔۔

وہ اُس کی شوخی سمجھ گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

نہیں نہیں۔۔ میری کمزور جان پہ اتنا ظلم مت کریں۔۔ آج کا دن بہت اچھا ہے۔۔ صرف خوشی کی بات ہونی چاہیے۔۔

روحان اُس کے مزاج سے واقف تھا۔۔

تھوڑی بہت گپ شپ سے وہ اُن کے بیچ اجنبیت کی دیوار گرنا شروع ہو گئی تھی۔

ہانیہ نے اپنے ارد گرد سرد مہری کی جو دیوار ان دو سالوں میں کھڑی کی تھی اسے گرنے میں ابھی مزید وقت درکار تھا۔۔

لیکن وہ خود کو اُس ماحول کو دل سے بدلنے کی خواہش رکھتی تھی۔۔ وہ بھی چاہتی تھی کہ

کوئی اُسے شدت سے چاہے۔۔ اُس کی فکر کرے۔۔

وہ بھی چاہتی تھی کہ کوئی اُس کی زندگی کو محبت کے جگنوؤں سے بھر دے۔۔ اور پھر وہ

کوئی انجان کیوں ہو روحان ہی کیوں نہیں۔؟؟

آج روحان سے اتنی دیر بات کرنا اُس کی پہلی کاوش تھی۔۔ جب کسی اور سے محبت کرنا ہی

شرط ٹھہری تو محبت کس سے کرنی ہے اس کا اختیار بھی صرف اور صرف ہانیہ جبار کے پاس

ہونا چاہیے۔۔۔

مجھے لے چل اپنے سنگ پیا۔۔

میری آنکھ میں تیرے رنگ پیا۔۔!!

اب مجھ کو میں سے تو کر دے۔۔

میں اپنے آپ سے تنگ پیا۔۔!!

وہاں نے نماز پابندی کے ساتھ شروع کر دی تھی۔۔ اس کی عادات و اطوار میں روز بروز تبدیلی آرہی تھی۔۔ اُس کی صحت پہلے سے بہت بہتر ہو گئی تھی۔۔ وہ اب پھر سے فیکٹری اور زمین داری دیکھ رہا تھا۔۔

الیکشن بھی سر پر تھے۔۔ اب وہ باقاعدگی سے ہفتے میں دو دفعہ پارٹی میٹنگ میں جانا شروع ہو گیا تھا۔۔ سردار انور سلطان بھی اُس کی بدلتی عادات کو دیکھ کر دنگ تھے۔۔

Classic Urdu Material

انہوں نے اپنے بیٹے میں کافی عرصہ بعد تبدیلی دیکھی تھی۔ وہ بھی جان گئے تھے کہ اُن کا بیٹا ضرور کسی کے عشق میں پڑ چکا ہے۔۔۔ ورنہ اتنی تابعداری اُس نے سردار صاحب کے حکم کی پہلے کبھی نہ کی تھی۔۔۔ اب تو سردار صاحب اُسے جو کام کرنے کو کہتے وہ چپ چاپ کر دیتا تھا۔۔۔ وہ جس میٹنگ میں چلنے کو کہتے وہ چپ چاپ چل پڑتا۔۔۔

سردار صاحب بھی خوش تھے کہ چلو وہ بھی زندگی کے کاموں میں سنجیدہ ہوا۔۔۔ اب وہ بھی سوچ رہے تھے کہ الیکشن ختم ہوتے ہی وہ اُس لڑکی کے ماں باپ سے اُس کا ہاتھ مانگنے ضرور جائیں گے۔۔۔ جو لڑکی اُس کی زندگی سے باہر رہ کر تبادلہ سکتی ہے وہ جب وہاں کی زندگی میں شامل ہوگی تو وہ ہیرا بن جائے گا۔ اسے مزید بدل کے رکھ دے گی۔۔۔

وہاں ابھی کچھ دیر پہلے ایک جلسے سے آیا تھا وہ بڑے سائیں کے ساتھ گیا ہوا تھا۔۔۔ بڑے سائیں کو گھر چھوڑ کر وہ خود آفس آ گیا تھا۔۔۔

بڑے سائیں اب بوڑھے ہو گئے تھے۔۔۔ جلسے جلوس انہیں تھکا دیتے تھے۔۔۔

وہ ابھی دفتر پہنچا ہی تھا کہ اُس کے پی اے نے ایجنٹ کے آنے کی اطلاع دی۔۔۔

اُس نے ایجنٹ کو اندر بھیجنے کا حکم دیا۔۔۔

Classic Urdu Material

ایجنٹ نے سلام کے بعد اُس کے سامنے ایک فائل رکھی۔۔ جس میں ایک گھر کی چند تصویریں تھیں۔۔ پھر اُس نے اپنے موبائل سے ایک ویڈیو نکال کر دکھائی۔۔ گھر کافی اچھا اور کشادہ تھا۔۔

ایجنٹ نے اُسے بتایا کہ اُس نے پارٹی کو گھر بیچنے پہ رضامند کر لیا ہے۔۔ وہ پچھلے چھ ماہ سے اس پارٹی کو کنونس کر رہا تھا کہ وہ اپنا گھر بیچ دیں۔۔ اُس کے بدلے کسی اچھی لوکیشن پہ گھر مل جائے گا۔۔

آج ایجنٹ اُس پارٹی کو ایک اچھی جگہ پہ گھر دلوانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔ اور وہ اپنا ذاتی گھر بیچ رہے تھے۔۔

وہاں کو تو خود یاد نہیں تھا کہ اُس نے چھ ماہ پہلے کسی کے ذمے ایسا کام لگایا تھا۔۔ لیکن اب ایجنٹ وہ کام کر چکا تھا۔۔ اس لیے وہاں انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔

اُس نے ویڈیو دیکھ کر گھر کے اندر کچھ تبدیلیاں کرنے کی ہدایت کی تھی۔۔ اور گھر کی پے منٹ کے لئے اُس نے ایک چیک کاٹ کر دیا تھا۔۔

ساتھ ہی ایجنٹ کو کچھ کیش دیا تھا۔۔ وہ شکریہ ادا کرتا ہوا چلا گیا۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے گھر کی تصویریں ایک دفعہ پھر دیکھی تھیں۔ اب یہ گھر اُس کے لیے بے کار تھا۔
اُس نے چھ ماہ پہلے جذباتی ہو کر اس گھر کو کسی کی خاطر خریدنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن اب
اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

اُس نے اپنے پی اے کو اندر بلایا۔ اور اُسے بھی گھر کی بابت بتایا۔ تاکہ وہ اس گھر کو آگے
کہیں بیچ سکے۔

لیکن پی اے جب گھر کی لوکیشن کے بارے میں پوچھا وہاں نے اسے ایریا بتایا۔ تو وہ اپنے
ٹیب پہ دیکھنے لگ گیا۔

سر آئی تھنک آپ کو یہ گھر نہیں دینا چاہیے۔ مین روڈ کی لوکیشن ہے اور جس ایریا کی آپ
بات کر رہے ہیں۔ تو یہ ایریا ہمارے الیکشن والے حلقے میں آتا ہے۔ کیوں نہ اسے اپنا
پارٹی آفس بنادیں۔ اس طرح آپ کے دو دفتر ہو جائیں گے۔

الیکشن کے دنوں میں ہمیں اس گھر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔

Classic Urdu Material

اُس نے اس بات پہ غور ہی نہیں کیا تھا۔۔ پی اے کی بات بالکل ٹھیک تھی۔۔ اُس کا یہ دفتر بہت دور پڑتا تھا۔۔ اور وہ بالکل اُس کے حلقے کے بچوں بیچ تھا۔۔ وہاں بیٹھ کر وہ زیادہ بہتر کام کر سکتا تھا۔۔

اُس نے پی اے کو جانے کا اشارہ کیا اور ایجنٹ کو کال ملا دی۔۔ اُسے گھر کی آلٹریشن سے متعلق مزید ہدایت دے کر اس نے فون بند کر دیا۔۔

اتنے میں اُس کی کافی اس گئی تھی۔۔ لڑکا کافی رکھ کر چلا گیا۔۔

کھڑکی سے بارش کی قطرے اندر کمرے میں آ رہے تھے اُس نے اُٹھ کر کھڑکی بند کی۔۔ موسم اچانک سے خوشگوار ہو گیا تھا۔۔

وہ وہیں کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔ کافی کے سپ لیتے ہوئے وہ اچانک سے اُسے یاد آنے لگی تھی۔۔

اُس کا دل چاہا کہ وہ اس برستی بارش میں کہیں سے آ کر اسے لپٹ جائے۔۔ لیکن یہ اُس کا خواب ہی ہو سکتا تھا۔۔

Classic Urdu Material

ایک لمحے کو اس کا دل چاہا کہ آج فون کر کے ملنے کی عرض کر دے۔۔۔ شاید اُس کا پتھر
دل پگھل جائے۔۔۔ اور اُس کی دید کی خیرات مل جائے۔۔۔

اُس نے فون اٹھایا۔۔۔ اُس کا نمبر نکالا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ڈائل کرتا۔۔۔ اُس نے فون بند
کر کے ایک دفعہ پھر میز پر رکھ دیا۔۔۔

وہ اُس کا انکار سن کر اپنے دل کو مزید دکھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اُس سے بہتر تھا کہ وہ اُس کی
یاد سے ہی اپنا دل بہلا لیتا۔۔۔

جو آنا چاہو۔۔۔

ہزار رستے۔۔۔

جو نہ آنا ہو۔۔۔

تو عذر ہزاروں۔۔۔

مزاج برہم۔۔۔

Classic Urdu Material

طویل رستہ۔۔۔

برستی بارش۔۔۔۔

خراب موسم۔۔۔۔

وہ ابھی سو کر اُٹھی تھی۔۔ اماں اس کے لیے شام کی چائے اور پکوڑے بنا رہی تھی۔۔ پچھلے ایک گھنٹہ سے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔ اور بارش کے آثار نمایاں تھے۔۔

اور جب تک وہ ہاتھ منہ دھو کر صحن میں آئی بارش شروع ہو چکی تھی۔۔ اُس نے صحن میں کھڑے ہو کر خود کو بھگینے دیا۔۔ وہ ساری بارش میں ایسے ہی کھڑی رہتی اگر اماں کچن سے باہر نہ آتیں۔۔

کتنی دفعہ تجھے سمجھایا ہے ماما۔۔ سردیوں کی بارش بیمار کر دیتی ہے بندے کو۔۔ چل اب کپڑے بدل کر آ۔۔ سارے کپڑے گیلے کر لیے ہیں۔۔

وہ اپنے پاؤں سے چھن چھن پانی کی بوندیں اڑا رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

میں ابھی آتی ہوں۔۔ وہ اندر کی طرف بھاگی۔۔ سردی بھی لگ رہی تھی۔۔ کپڑے بدل کر بال تولیے میں لپیٹ کر آئی۔۔ تو اماں اُسے بڑی ہو جانے کا مشورہ دے رہی تھیں۔۔

اماں اب اتنی بڑی تو ہو گئی ہوں۔؟؟ اور آپ کیا چاہتی ہیں۔۔ چھت سے لگ جاؤں۔۔؟؟

وہ اسی شوخی میں بولی تھی۔۔

میں عقل سے بڑے ہونے کا کہہ رہی ہوں۔۔ ابھی بھی بارش دیکھ کے بچوں جیسی خوش ہو جاتی ہے۔۔

اماں اس کی پلیٹ میں گرم پکوڑے رکھتے ہوئے بولیں۔۔
تو آپ کیا چاہتی ہیں۔۔ بارش دیکھ کے بوڑھوں کی طرح بستر میں چھپ جایا کروں۔۔؟؟
وہ کہاں چُپ رہنے والی تھی۔۔

چل چھوڑ۔۔ آج ساتھ والے مرزا صاحب کی بیگم آئی تھی۔۔ بتا رہی تھی کہ گھر بیچ کر کہیں اور شفٹ ہو رہے ہیں۔۔ اپنا گھر انہوں نے بیچ دیا ہے کسی کو۔۔

Classic Urdu Material

میں تو دعا کر رہی تھی کہ نئے ہمسائے بھی اچھے ہوں۔۔ بڑا سکون تھا مرزا صاحب لوگوں کے ہونے کی وجہ سے۔۔

اچھا ہمسایہ بھی نعمت ہے رب کی۔۔

اماں ہمسایہ اچھا ہو یا برا۔۔؟؟ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔ اس نے اپنے گھر رہنا اور ہم نے اپنے گھر۔۔

وہ اماں کی ہمسایوں کے لیئے بھی دعا کرنے پہ حیران ہوئی تھی۔۔

اچھا ہمسایہ گھنے درخت جیسا ہوتا ہے۔۔ جو اپنی چھاؤں سے سب کو راحت دیتا ہے۔۔

وہ اماں کی منطق نہیں سمجھ سکی تھی۔۔

بارش تھم چکی تھی۔۔ اور اب ایک دفعہ پھر سے ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تھی۔۔

اب چھت پہ چلی جاؤں۔۔؟؟ اب صرف ہوا چل رہی ہے۔۔ بارش نہیں ہو رہی۔۔

وہ اماں کو پیچھے سے بازوؤں میں جکڑ کر بولی۔۔

Classic Urdu Material

چلی جاؤ۔۔ لیکن جرسی پہن اور موٹی شال لے پہلے۔۔ ایسے نہیں جاسکتی گیلے بالوں میں۔۔

اُس نے اماں کی ہدایات پہ عمل کیا۔۔

وہ چھت پہ ٹہل کر کانوں میں ہینڈ زفری لگائے موسیقی سے محظوظ ہو رہی تھی۔۔

اُس نے جھانک کر پڑوس میں دیکھا۔۔ مرزا صاحب کا صحن میں کھڑے تھے اور مزدوروں سے اپنا سامان ٹرک پہ لوڈ کروا رہے تھے۔۔

وہ یونہی لٹکی رہتی اگر مشال کی کال نہ آتی۔۔

ہانیہ اُس کی طرف آنے کے لیئے گھر سے نکل چکی تھی۔۔

وہ نیچے آئی اور اماں کو چائے کے ساتھ لوازمات بنانے کا کہا۔۔ اور کچھ چیزیں بازار سے

منگوانے کے لیے وہ ڈرائیور کے کوارٹر کی طرف چل پڑی۔۔

مشال شادی کے بعد پہلی دفعہ اُس سے ملنے آرہی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ پہنچ گئی تھی۔۔ ہاشم بھی ساتھ تھا۔۔

Classic Urdu Material

اماں سے مل کر وہ سیدھی اُس کے کمرے میں آگئی۔ ہاشم اماں کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔
وہ منال کے لیئے بہت سے گفٹس لے کر آئی تھی۔

مشال بہت بدل گئی تھی۔ اُس نے ہیرکٹ کروالیا تھا۔ بالوں کا رنگ بھی بدلوا لیا تھا۔ اُس کی ڈریسنگ بھی بہت بولڈ ہو گئی تھی۔ دوپٹہ صرف گلے میں تھا۔
وہ بہت مختلف لیکن پیاری لگ رہی تھی۔ اُس کے بول چال میں بھی بہت ٹھہراؤ اور نکھار آگیا تھا۔

اُس کے بات کرنے کا انداز بہت پر اعتماد تھا۔

منال اُسے دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔

تم بتاؤ۔ اتنی گم سم کیوں ہو۔؟؟ وہ مسلسل بولے جا رہی تھی جب اُس نے نوٹ کیا کہ
منال صرف چپ ہے۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں تو غور سے دیکھ رہی ہوں تمہیں۔ بہت بدل گئی ہے میری
یہ پیاری سی دوست۔

Classic Urdu Material

وہ اُس کے گالوں پہ چپٹ لگاتے ہوئے بولی۔۔

ہاہاہا۔۔ ہاں سو تو ہے۔۔ ہاشم نے سر سے پیر تک بدل دیا ہے مجھے

وہ خوشی سے اس کا کریڈٹ ہاشم کو دے رہی تھی۔۔

اتنے میں بی اماں نے اُسے چائے تیار ہونے کا بتایا۔۔

وہ دونوں۔ اُٹھ کر باہر آ گئیں۔۔ ہاشم بھی پہلے سے زیادہ صحت مند اور گڈ لکنگ ہو گیا تھا۔۔

چائے پہ بھی ہاشم اور مشال کے بیچ پیار بھری نوک جھوک جاری تھی۔۔

ہاشم بہت پیار سے اُسے پیزا کی بائٹ کھلا رہا تھا۔۔

منال کو اُن دونوں پہ پیار آ گیا تھا۔۔ بی اماں اُن دونوں کو جلد جھولی بھرنے کی دعا دے رہی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

بی اماں اپنے دیور کو چائے دینے آئی تھیں۔۔ لیکن وہ اپنے کمرے میں نہیں تھا۔۔ مالی کالج جا چکی تھی۔۔ اماں چائے کچن میں رکھ کر اُسے دروازے تک دیکھنے گئیں۔۔

ظہور چچا ساتھ والے گھر کے دروازے پہ کھڑا تھا۔۔ نئی فیملی کا فرنیچر آگیا تھا۔۔ اور وہ اُن ٹرک والوں کے ساتھ سامان اندر رکھوانے میں مدد کر رہا تھا۔۔

اماں نے اُسے دروازے پہ رک کر چائے ٹھنڈی ہونے کی اطلاع دی۔۔ وہ بھی اماں کے پیچھے اندر چلا آیا۔

لگتا ہے نئے ہمسائے شفٹ ہو گئے ہیں۔۔ اماں اُس سے پوچھ رہی تھیں۔۔

ہاں جی۔۔۔ چاچا ظہور بہت مختصر بات کرتا تھا۔۔

اماں نے دوپہر کے کھانے میں خاص بریانی بنائی۔۔ تاکہ نئے ہمسایوں سے تعلق استوار

کرنے میں پہل کی جاسکے۔۔۔

منال ابھی تک کالج سے نہیں آئی تھی۔۔ اماں نے بریانی پلیٹ میں ڈالی۔۔ اور خود دینے چل پڑی۔۔

دوسری طرف نئے گھر کا مالک پورے گھر کا جائزہ لے رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

ابھی وہ لیونگ ایریا میں بیٹھ کر انٹیریر ڈیزائنر کو ہدایت دے رہا تھا کہ اماں سیدھی وہیں پہنچ گئیں۔۔

ارے بیٹا۔۔ گھر والے کہاں ہیں۔؟؟ لگتا ہے ابھی تم لوگ سیٹ بھی نہیں ہوئے۔۔ اس لیے میں نے سوچا کہ ابھی تو بچن بھی نہیں کھلا ہوگا۔۔ بس اسی واسطے بریانی بنا کے لائی ہوں۔۔

اماں نے پلیٹ میز پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

وہ اماں کو دیکھ کر ٹھٹک گیا تھا۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اماں کی نظر اب دو ڈھائی سال پہلے والی نہیں رہی تھی۔۔

اماں اسے دیکھ کر نہیں پہچان سکی تھیں۔۔ وہ بھی بہت حد تک بدل گیا تھا۔۔ ویسے بھی

ایک آدھ گھنٹے کی ملاقات میں اماں نے نہ تو اُس کا نام پوچھا تھا شکل کیسے یاد رہتی۔۔؟؟

وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

آئیے یہاں بیٹھیے۔۔ اُس نے سامنے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔۔

اماں بیٹھ گئیں۔۔ تو اُس نے ملازم کو پانی لانے کا کہا۔۔

Classic Urdu Material

بیٹا۔۔ گھر کے باقی لوگ کہاں ہیں۔۔؟؟ میرا مطلب ہے تمہاری اماں۔۔ باوا۔۔ بہن
بھائی۔۔ یا پھر تمہاری بیگم۔۔

اماں نے پانی کا گلاس پی کر پوچھا۔۔

اماں جی۔۔ میں اکلوتا ہوں۔۔ ماں ہے نہیں۔۔ بابا سائیں گاؤں کی زمینوں پر ہوتے
ہیں۔۔ اور بیگم ابھی تک ہے نہیں۔۔

وہ ہنس کر اماں کی بات کا جواب دے رہا تھا۔۔

چل بیٹا کوئی بات نہیں۔۔ اماں نے اُسے تسلی دی۔۔

تو کیا تم اکیلے رہو گے۔۔؟؟ اماں کو تشویش ہوئی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ ہاں جی۔۔ بابا سائیں بھی کبھی کبھار آ جایا کریں گے۔۔ ویسے بھی اس جگہ کو ہم
لوگ دفتر کے طور پر یوز کریں گے۔۔

آئے بیٹا۔۔ میں تو سمجھی کوئی فیملی شفٹ ہوگی۔۔ مجھے کیا پتہ تھا دفتر بن رہا ہے یہاں۔۔
پہلے والی فیملی مرزا صاحب کی تھی۔۔ وہ تو بہت اچھے تھے۔۔ دس سال یہاں رہے۔۔
کبھی پتہ نہیں چلنے دیا کہ کوئی رہتا بھی ہے یا نہیں۔۔

Classic Urdu Material

اس سے پہلے کہ اماں مرزا صاحب کی مزید تعریف کرتیں۔۔

وہ اُن کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔۔

اماں جی آپ فکر نہ کریں۔۔ یہ جگہ اتنی استعمال نہیں ہوگی۔۔ میرے پاس ایک دفتر اور بھی ہے۔۔ میری طرف سے بے فکر رہیں آپ۔۔ ایسے سمجھیں کہ اس گھر میں کوئی شفٹ ہوا ہی نہیں۔۔

نام کیا ہے تمہارا۔۔؟؟ اماں نے اُسے گڑ بڑا دیا تھا۔۔

میرا نام علی ہے اماں جی۔۔ اُس نے کچھ سوچ کر اپنا نام نہیں بتایا۔۔

پاس کھڑا ایک گارڈ چونک کر وہاں سلطان کو دیکھ رہا تھا کہ اُس کے چھوٹے سائیں نے اپنا نام غلط کیوں بتایا۔۔؟؟

وہاں نے اُسے گھور کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔

چل بیٹا علی۔۔ اب میں چلتی ہوں۔۔ میری بیٹی کے کالج سے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔
برتن میں خود لے جاؤں گی۔۔

Classic Urdu Material

اٹاں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔

اُس کے جانے کے بعد اُس نے اپنے گارڈ کو ہدایت کر دی تھی کہ یہاں کسی سے کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ کوئی کچھ بھی پوچھے میرے متعلق۔۔ کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔۔ اور باقی سب کو بھی اپنی زبان میں یہی بات سمجھا دو۔۔

گارڈ سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اور وہ اٹاں کی لائی ہوئی بریانی پہ ہاتھ صاف کرنے لگ گیا تھا۔۔ یہ سوچ کر کہ آج وہ بھی یہی کھانا کھائے گی۔۔

اُسے بریانی مزید ذائقہ دار لگی تھی۔۔

وہ جو یہاں شفٹ ہونے سے پہلے سوچ رہا تھا کہ کیسے اُن کے گھر جا کر اٹاں سے تعلق

استوار کرے گا۔۔ اٹاں نے اُس کی یہ مشکل بھی حل کر دی تھی۔۔

اُس نے مالی کا پیچھا کروانا بند کر دیا تھا۔ وہ اُسے یہ یقین دلارہا تھا کہ وہ اُس کی زندگی سے نکل

گیا ہے۔۔ وہ اُسے اب مزید تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ وہ مزید اُس کی نفرت کا بوجھ نہیں

Classic Urdu Material

اٹھا سکتا تھا۔۔ اب وہ اُسے محبت سے پانا چاہتا تھا۔۔ اُسے اپنی پاک محبت پہ یقین تھا جو مالی جیسی ضدی اور اکھڑ کو بھی بدل سکتی تھی۔۔

تُم سے رنجش بھی ہے۔۔۔

اختلاف بھی ہے۔۔۔

اور کچھ۔۔۔۔

عین، شین، قاف بھی ہے۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

قسط تینتیس۔۔

کسی کا دل نہ دکھاؤ۔۔۔۔

شاید۔۔۔۔

وہ تمہیں ایسے چاہتا ہو۔۔۔۔

جیسے۔۔۔

مرنے والا زندگی۔۔۔!!

آج نازلی کا جہنم دن تھا۔ اگر وہ پہلے والا وہاں ہوتا تو بہت دھوم دھام سے اُس کا جہنم دن مناتا۔۔

وہ نازلی کو پچھلے کئی روز سے کالز کر رہا تھا۔ لیکن اُس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔ اُس نے گھر کے نمبر پہ بھی کالز کیں۔۔ لیکن کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔ شاید اُس کے گھر کا نمبر کٹ چکا تھا۔

آج پھر وہ اُس کا نمبر ٹرائی کر رہا تھا۔ کہ چلو اسی بہانے اُسے وش بھی کر دوں گا۔ کال پک کر لی گئی تھی۔۔

ہیلو۔۔۔ آج اُس کی آواز میں رعب نہیں تھا۔

جی سائیں۔۔۔؟؟ نازلی کو یقین نہیں آ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

تمہیں تمہارے جنم دن کی بہت بہت مبارک ہو۔۔

نازلی سکتے میں تھی۔۔ وہ ابھی بھی اُس کا جنم دن یاد رکھے ہوئے تھا۔۔

سائیں۔۔ آپ نے کال کی۔۔ مجھے حکم کیا ہوتا میں سر کے بل چل کے آجاتی۔۔

وہ آج بھی اُس کی باندی بنی بیٹھی تھی۔۔

میں کافی دن سے کالز کے رہا تھا۔۔ لیکن تم سے بات نہیں ہو سکی۔۔

نازلی کو یقین نہیں تھا کہ وہ دوبارہ اُس سے رابطہ رکھے گا۔۔؟؟ اس لیے اُس نے امید چھوڑ دی تھی۔۔

جی سائیں۔۔ میں ملک سے باہر گئی ہوئی تھی۔۔ ایک دوست کے ساتھ۔۔ وہ اسٹیج پر فارم

کرتی ہے۔۔ مجھے ساتھ لے گئی تھی کہ شاید میرا بھی کوئی کام بن جائے۔۔ کوئی ایجنٹ

اگلے شو کے لیے مجھے بھی بک کر لے۔۔

وہ حیران تھی کہ وہ اُس سے یہ سب پوچھ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

تم ایسا کرو۔۔ چھوڑ دو یہ سب ایک بوتیک کھول لو۔۔ تمہیں شوق بھی ہے اس کام کا۔۔
پیسہ میں انویسٹ کر دوں گا۔۔

اگر کوئی اچھا سا تھی مل جائے تو شادی کر کے گھر بسالینا۔۔ سارا خرچہ میں کر دوں گا۔۔
وہ اُسے مخلصانہ مشورہ دے رہا تھا۔۔

ان چند ہزار کی کمائی سے کچھ نہیں بننے والا تمہارا۔۔ میں نہیں چاہتا تم رلتی پھرو۔۔
نازلی کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

سائیں۔۔ مجھے آپ سے معافی مانگنی تھی۔۔ وہ پہلے ہی اُس کے احسانوں کے بوجھ تلے دبی
ہوئی تھی۔۔

آج کی بات سن کر اُس کا دل بھر آیا تھا۔۔

میں نے معاف کیا تمہیں۔۔ ہو سکے تو تم بھی مجھے معاف کر دینا نازلی۔۔

میں نے تمہیں اگر کبھی دکھ دیا ہو تمہاری تذلیل کی ہو۔۔ تو معاف کر دینا مجھے۔۔

Classic Urdu Material

میں اپنی نئی منزل پہ کسی کا دکھ اور سسکیاں لے کر نہیں چل سکتا۔۔ میرے قدم تو پہلے ہی لڑکھڑاہے ہیں۔۔

سائیں میں کون ہوتی ہوں آپ کو معاف کرنے والی۔؟؟ آپ نے یو مجھ جیسے نالی کے کیڑے کو چار سال سنبھال کے رکھا۔۔ کبھی گرم ہوا بھی نہیں لگنے دی۔۔ میری ہر ضرورت کا خیال رکھا۔۔ کبھی کسی بھیڑیے کو مجھ پہ نگاہ نہ ڈالنے دی۔۔ مجھ جیسی لڑکی کو عزت دی جو مجھے اس نہیں آئی۔۔ معافی تو مجھے مانگنی چاہئے۔۔

میں تمہارا گنہگار ہوں نازی۔۔ تمہیں اپنی دل لگی کہ سامان بنائے رکھا۔۔ کبھی تمہاری فیملنگز کی پرواہ نہیں کی۔۔ یہ پچھتاوا مجھے دن رات گھن کی طرح کھا رہا ہے۔۔

نازی کو لگا فون پہ بات کرنے والا وہاں نہیں کوئی اور ہے۔۔
سائیں یہ آپ ہی ہو؟؟ وہ پوچھے بناء نہ رہ سکی۔۔

ہاں میں ہی ہوں۔۔ وہ اپنی بات پہ قائم تھا۔۔

مجھے آپ کے ایک دودوستوں سے پتہ چلا تھا کہ آپ بیمار ہیں ہیں۔۔ بہت دل تھا کہ آپ کو دیکھنے آؤں۔ لیکن آپ کے غضب سے ڈر لگتا تھا۔۔

Classic Urdu Material

میں نے یہ بھی سنا کہ آپ پینا پلانا چھوڑ گئے ہیں۔۔

نازلی اُس کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔

ہاں ٹھیک سنا ہے تم نے۔۔ بس کوشش کر رہا ہوں سدھرنے کی۔۔ اور ہاں بیمار بھی تھا۔۔
لیکن اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔

وہ اُسے مزید حیران کر رہا تھا۔۔

سائیں کیا آپ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔۔؟؟

ہا ہا ہا۔۔ تعلق تو میں نے اپنے آپ سے بھی نہیں رکھا ہوا۔۔ اور تم سے تعلق تو رہے گا جب

تک تم چاہو۔۔ لیکن نوعیت بدل جائے گی۔۔ کبھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک مجھے یا

کر مو کو کال کر لینا۔۔ تمہارا کام ہو جائے گا۔۔

اور جو مشورہ میں نے دیا ہے اُس پہ بھی غور کرنا۔۔

اگر دل نہ مانے تو تمہیں آزادی ہے جو دل چاہے فیصلہ کر لینا۔۔ اگر تم ٹی وی یا اسٹیج پہ کام

کرنا چاہتی ہو تو بھی تمہاری مرضی ہے۔۔

Classic Urdu Material

وہ بہت دھیمے لہجے میں بول رہا تھا۔

سائیں آج میرے جنم دن پہ بھی نہیں آئیں گے۔؟؟

نہیں نازی۔۔ یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔ اگر ہوتا تو ضرور آتا۔۔ اور خود پہ جبر نہیں کر

سکتا میں۔۔ مجھے امید ہے تم میری اس بات کا احترام کرو گی۔۔

نازی خاموش ہو گئی تھی۔۔

بس میرے حق میں دعا کرنا۔۔ کہ میری تلاش ختم ہو جائے۔۔ اور مجھے وہ مل جائے۔۔

وہ اُس سے التجا کر رہا تھا۔۔

سائیں۔۔ ویسے دیکھا ہے میں نے آپ کی محبت کو۔۔ اچھی ہے۔۔ لیکن آپ کا سے زیادہ
نہیں۔۔

ہا ہا ہا۔۔ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا تھا۔۔

ارے پگی۔۔ ابھی تم نے اسے کہاں دیکھا ہے۔۔؟؟۔۔ تم نے تو صرف اُس کا عکس دیکھا
ہے۔۔

Classic Urdu Material

جس سے تم ملی تھی وہ ہانیہ ہے۔۔ میری فیملی فرینڈ۔۔ وہ منال نہیں تھی۔۔

نازلی جو اُس دن سے کڑھتی پھر رہی تھی وہاج کی بات سن کر ہلکی ہو گئی۔۔

تو کیا وہ منال نہیں تھی۔۔؟؟ وہ ابھی بھی تصدیق کر رہی تھی۔۔

نہیں۔۔ وہ منال نہیں تھی۔۔ وہ لہجے میں محبت بھر کے بولا تھا۔۔

تو پھر مجھے دکھادیں ایک دفعہ۔۔ میں بھی تو دیکھوں میرے محبوب کا محبوب کیسا

ہے۔۔؟؟ نازلی کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔

دکھاؤں گا۔۔ جس دن وہ مان جائے گی۔۔ اُس پہ میری مہر لگ جائے گی۔۔ تو تمہیں کیا۔۔

؟؟ ساری دنیا کو دکھاؤں گا۔۔

وہ بڑے ناز سے بولا تھا۔۔

چلیں۔۔۔ ہمیں انتظار رہے گا سائیں۔۔

نازلی کے سینے پہ ایک پتھر کا بوجھ اور پڑ گیا تھا۔

انتظار کا پتھر۔۔ طویل انتظار کا پتھر۔۔۔

بات بات پہ فریب دیتا ہے۔۔۔

خیر چھوڑو۔۔۔۔

محبوب ہے اُسے زیب دیتا ہے۔۔

ہانیہ اب اُسے اپنی اور روحان کی باتیں دانستہ طور پہ بتانے لگی تھی۔۔ وہ لوگ عید الفطر کے بعد وارث جان اور ثانیہ کی باقاعدہ طور پہ منگنی کرنے کا پلان کر رہے تھے۔۔ ہانیہ ابھی سے ایکساٹڈ تھی۔۔ اُس نے رمضان سے پہلے ہی اپنی شاپنگ مکمل کرنی تھی۔۔ جس کے لیئے اُس نے منال کی جان کھا رکھی تھی۔۔ وہ اُسے لے کر آئے روز بازار کا چکر لگا رہی تھی۔۔ لیکن اُسے کوئی ڈریس بھی پسند نہیں آ رہا تھا۔۔

آج بھی وہ دونوں شاپنگ کے بعد تھک ہار کر ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی کھانا آرڈر کر رہی تھیں۔۔ کہ وہاں بھی اپنے چند دوستوں کے ساتھ اُسی ریسٹورنٹ میں آ گیا۔۔ یہ صرف ایک اتفاق تھا۔۔ یا ہانیہ کی کوئی چال۔۔ مالی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

البتہ ہانیہ نے اُسے ہاتھ ہلا کر اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔ جو کہ منال کو بہت ناگوار گزرا تھا۔۔

وہ اپنے دوستوں کو بٹھا کر اُن کی ٹیبل پہ آگیا تھا۔۔ اُس نے ہانیہ سے گرمجوشی سے ہاتھ ملایا تھا۔۔ لیکن مالی کو سراسر نظر انداز کر دیا تھا۔۔

ہانیہ بھی اُس سے یہ ایکسیکیٹ نہیں کر رہی تھی۔۔ وہ دو منٹ تک ہانیہ سے ہیلو ہائے کرتا رہا۔۔ اُس کے مام ڈیڈ اور ادا جان بی بی جان کے بارے میں بھی پوچھا۔۔

منال منہ نیچے کیے بیٹھی تھی۔۔ وہ سوائے کڑھنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔

اگر وہ ہانیہ کو اکیلا چھوڑ کر چلی جاتی تو یہ خود کا مذاق بنانے والی بات تھی۔۔ وہ ایسا بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔ اس کے پاس چپ چاپ منہ نیچے کر کے موبائل پہ گیم کھیلنے کے علاوہ کوئی اور آپشن نہیں تھا۔۔

وہ شاید اُسے ایگنور ہی کیے رکھتا۔۔ اگر ہانیہ آنکھ مار کے اُسے سلام دعا کا نہ کہتی۔۔

ارے وہاں اس سے ملو یہ میری دوست منال ہے۔۔ آپ ان سے شاید پہلے بھی مل چکے ہو۔۔

Classic Urdu Material

اوہ۔۔۔ رینکی۔۔۔؟؟ یہ مس منال ہیں۔۔۔؟؟ میں نے تو پہچانا ہی نہیں۔۔۔

وہ ماتھے پہ ہاتھ مار کر فل ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔ جیسے منال پچھلے دو منٹ سے اُسے
نظر ہی نہیں آئی تھی۔۔۔

منال نے آنکھ اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔ وہ دل ہی دل میں اس اداکار کو داد دے رہی تھی۔۔۔
منال نے بھی چڑ کر کہا۔۔۔
جی میں ہی منال ہوں۔۔۔

وہ سوچ رہی تھی کہ کس قدر شریف بن کے دکھا رہا تھا ہانیہ کو۔۔۔

وہاں اُن سے اجازت لے کر اپنی ٹیبل پہ جا بیٹھا تھا۔۔۔
اگر وہ چند لمحے اور رک جاتا تو شاید اُس کا شرارتی دل اُچھل کر حلق سے باہر آ جاتا۔۔۔

وہ لال رنگ کے جوڑے میں بھی حسین لگ رہی تھی۔۔۔ وہاں نے دل ہی دل میں اُس کی
تعریف بھی کر ڈالی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

آج اُسے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ منال پہ ہر رنگ چلتا ہے۔۔ ہر رنگ اُس کے لیے ہی بنا ہے۔۔

منال نے بھی نوٹ کیا تھا کہ وہ پہلے سے کچھ کمزور لگ رہا تھا۔۔

ضرور زیادہ پینے کی وجہ سے اور غلط کاریوں کی وجہ سے اس کی صحت گر گئی ہوگی۔۔ برے کام کا برا ہی انجام ہوتا ہے۔۔ وہ منہ ہائی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔۔ جب ہانیہ نے اُس سے پوچھا۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ تم کچھ کہہ رہی تھی۔۔؟؟ سنا نہیں میں نے؟؟

وہ اُس کے قریب ہو کر بولی تھی۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
کچھ نہیں۔۔ منال نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تمہاری دوستی ابھی تک ہے اپنے اس کزن کے ساتھ؟؟؟؟

اُسے ایک دم سے اُس کا یہاں آجانا ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔

ہا ہا ہا۔۔ ہاں تو کیا ختم کر دوں؟؟ تم کہتی ہو تو کر بھی دوں گی۔۔

Classic Urdu Material

وہ اُسے مزید چڑا رہی تھی۔۔

نہیں۔۔ مجھے کیا لگے۔۔؟؟ میں کیوں روکوں گی۔۔؟؟ لیکن مجھے لگا کہ شاید اب تم اپنے

اس کزن کو منہ نہیں لگاتی۔۔

وہ بھی چڑ گئی تھی۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔ منہ تو واقعی ہی نہیں لگاتی۔۔ بس ہاتھ ملا لیتی ہوں۔۔ ابھی دیکھا نہ تم نے۔۔؟؟

وہ آج مذاق کے موڈ میں تھی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔ منال اپنی بات پہ خود ہی ہنس پڑی۔۔

ہر انسان کی زندگی میں ایک فیر آتا ہے۔۔ جب اُسے اپنا سب سے قریبی دوست ہی اچھا

لگنے لگ جاتا ہے۔۔ اور وہ اس سوچ کو محبت کا نام دے دیتا ہے۔۔ میرے دماغ میں بھی یہ

امیچور سوچ گھر کر گئی تھی کہ شاید مجھے وہاں سے محبت ہے۔۔ لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔۔ نہ

ہے۔۔ اس بات احساس مجھے وقت گزرنے کے ساتھ ہوا ہے۔۔

Classic Urdu Material

روحان کی اور میری جو انڈر سٹینڈنگ ہوئی ہے۔۔ وہ وہاج کے ساتھ نہ کبھی تھی اور نہ ہو سکتی تھی۔۔ ہانیہ اُس کے چہرے پہ پھیلی اُلجھن کو سمجھ چکی تھی اس لیے وہ ہر اُس چیز کی وضاحت کر دینا چاہتی تھی جو منال کی اُلجھن دور کر سکتی تھی۔

اتنے میں اُن کا آرڈر آ گیا۔ انہوں نے کھانا کھایا۔۔ بل ادا کیا۔۔ اور منال نے جانے کی ضد پکڑ لی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہاج دوبارہ آں دھمکے۔۔ وہ دوبارہ اُس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

ہانیہ اور وہ جیسے ہی اپنی ٹیبل سے اٹھیں۔۔ وہاج بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

وہ جیسے ہی دروازے کی طرف بڑھیں۔۔ وہاج نے ہانیہ کو خدا حافظ کہنے کے بہانے پھر روک لیا۔۔

ہانیہ نے اُسے گرمجوشی سے اُسے خدا حافظ کہا تھا۔۔ مالی نے مڑ کر دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی۔۔

وہاج جان بوجھ کر اُس کی یہی ادا دیکھنے آیا تھا۔۔ وہ اُس کی بے رخی پہ مسکرائے بناء نہ رہ سکا۔۔

Classic Urdu Material

رُخ کی تو بات چھوڑیے صاحب۔۔!!

ہم تو اُن کی بے رخی پہ مرتے ہیں۔۔!!

ہانیہ اسے باہر سے ہی ڈراپ کر کے چلی گئی تھی۔۔ جب وہ واپس آئی تو اماں رمضان المبارک کے لیے گھر کاراشن لینے گئی ہوئی تھیں۔ وہ بھی بہت تھک چکی تھی۔ اس لیے سیدھا اپنے کمرے میں ہی آگئی۔۔ کھانا اُس نے کھا لیا تھا۔۔ اُس کا موڈ کسی حد تک آف ہو چکا تھا۔۔

اُس کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہاں کا چہرہ آرہا تھا۔ اُس کے ذہن میں بہت سے سوالات اُبل رہے تھے۔۔

کیا میں سچ میں اُسے نظر نہیں آئی تھی؟؟

کیا میں اتنی معمولی ہوں کہ اُس کی نظر ہی نہ پڑی ہو؟؟

کیا وہ سب بھول گیا ہے یا یہ سب صرف اُس

کی اداکاری تھی۔؟؟

کیا ہانیہ اُس سے محبت نہیں کرتی تھی؟؟ اور وہ پاگلوں کی طرح اُس کی محبت کا ڈھنڈورا پیٹ رہی تھی۔؟؟

اسے ہانیہ سے زیادہ غصہ خود پہ آ رہا تھا۔

وہ مفت میں لوگوں کا مسیحا بنی پھرتی تھی۔

اور سب سے بڑھ کر کہ کیا اُس کی منال سے محبت کا اظہار بھی ایک ڈھونگ تھا۔؟؟

کیا وہ صرف منال کے بھولے پن کا فائدہ اٹھا کر اُسے اپنی ہوس کا شکار کرنا چاہتا تھا۔؟؟

یہ تو اچھا تھا کہ منال نے اُس کی باتوں پہ یقین نہیں کیا تھا۔ اُس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو

اُس کے جال میں پھنس جاتی۔۔ اور یہ بھیڑیا اس کی فیملنگز کی بھی پرواہ نہ کرتا۔

اُس نے شکر ادا کیا تھا کہ وہ بچ گئی تھی۔

لیکن کچھ دیر بعد اُس کے ذہن میں ان سوالوں کی پھر سے اُلٹی گنتی شروع ہو جاتی۔

Classic Urdu Material

وہ سوال جواب کی اس جنگ سے تھک گئی تھی۔ کیوں کہ اُس کے پاس صرف سوال تھے۔۔ ان کے جوابات صرف ایک ہی شخص کے پاس تھے اور وہ تھا سردار وہاج سلطان۔۔

عکس عکس۔۔۔۔۔

گماں گماں۔۔۔

خیال سارے مسترد۔۔

تُو نہیں تو کچھ نہیں۔۔

سوال سارے مسترد۔۔!!

Classic Urdu Material

ایک ہفتہ بعد رمضان المبارک شروع ہونے والا تھا۔ یہ اُس کی زندگی کا پہلا رمضان تھا جس میں وہ روزے رکھنے کی نیت کر رہا تھا۔ شاید بچپن میں اُس نے چند ایک دفعہ روزے رکھے تھے۔ لیکن پھر ہاسٹل لائیف میں نہ کوئی اُسے سمجھانے والا تھا نہ ہی پوچھنے والا۔ بے بے کی وفات کے بعد نماز روزے سے اُس کا رابطہ بالکل کٹ گیا تھا۔

لیکن اس دفعہ وہ بہت اہتمام سے رمضان کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔

اُس نے اپنی سیاسی مصروفیات بھی کم کر دی تھیں۔۔ اب کی بار وہ تراویح پڑھنے کا ارادہ بھی رکھتا تھا۔۔

اور پھر اُس کی زندگی کا پہلا رمضان بھی آگیا۔ اُس نے بہت اہتمام سے سارے روزے رکھے۔۔ سردار انور بھی اُس کی اس تبدیلی پہ انگشت بدنداں رہ گئے تھے۔ انھیں یقین

نہیں آ رہا تھا کہ یہ اُن کا وہی بیٹا وہاں سلطان ہے۔۔؟؟

لیکن وہ بہت مطمئن اور خوش تھے۔۔ کہ چلو اُن کا بیٹا سدھر گیا تھا۔ اب وہ صرف الیکشن ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔۔

الیکشن ختم ہوں اور وہ اپنے بیٹے کو اُس کی خوشی لوٹا سکیں۔۔

Classic Urdu Material

آخر کو اُن کے بیٹے نے اُن کی ساری شرطیں مان لی تھیں۔۔

اُس نے پورے روزے رکھے تھے۔۔ زندگی میں پہلی دفعہ بمعہ ترجمہ قرآن پاک مکمل پڑھا تھا۔۔ وہ جیسے جیسے قرآن کو ترجمے سے پڑھ رہا تھا۔۔ اُس کا دل مزید نرم ہوتا جا رہا تھا۔۔

اُس نے ہر رات تراویح میں اللہ کے حضور صرف ایک ہی دعا مانگی تھی۔۔ اور وہ دعا تھی اُس کی بخشش کی۔۔

اور اگر اس کی بخشش کی دعا قبول ہو جاتی ہے تو اُسے انعام میں صرف منال ہی چاہیے۔۔

اُس کی محبت چاہیے۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
اُس نے اس دعا کو ضد بنالیا تھا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد پڑھنے لگا تھا۔۔ اُسے زندگی میں پہلی دفعہ کچھ مانگنے میں لطف آ رہا تھا۔۔

اُس کی زندگی میں جو ٹھہراؤ آیا تھا۔۔ وہ اُس کی وجہ سے بہت پر سکون ہو گیا تھا۔۔ عید کے بعد الیکشن ہونے والے تھے۔۔ وہ اپنی کامیابی کے لیے بھی دعا کر رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے خود سے عہد کر لیا تھا کہ وہ الیکٹ ہو کر اپنے حلقے کی خدمت کرے گا۔ اگر اللہ نے اسے کوئی منصب عطا کیا تو وہ اپنی ایمانداری اور سچائی سے اُس کا حق ادا کر دے گا۔ وہ پہلی دفعہ اپنے روز و شب بہت سکون سے گزار رہا تھا۔

اگلے سال کے لیئے اعتکاف کی نیت بھی اُس نے ابھی سے باندھ لی تھی۔ اب اُس کی گاڑی میں گانوں کی جگہ قرآن کی تلاوت اور نعت نے لے لی تھی۔ پورا رمضان اُس نے بہت سے لنگر خانے بنوائے تھے۔ لوگوں کو مفت سحری اور افطار مہیا کی جا رہی تھی۔ اس بات کا ذکر اُس نے اپنے باپ سے بھی نہیں کیا تھا۔

اور پھر آخر کار رمضان رخصت ہوا۔ آخری روزہ تھا۔ آج چاند نکلنے کے بہت واضح امکانات تھے۔ وہ بھی مغرب کی نماز کے بعد سے ٹی وی آن کر کے بیٹھا تھا۔

اور پھر چاند نکلنے کی نوید مل گئی۔ سب سے پہلے اُس نے اپنے بابا سائیں کو گلے مل کر انہیں چاند نکلنے کی مبارکباد دی تھی۔

وہ اُسے ڈھیروں دعائیں دے رہے تھے۔ وہ اب کی بار اُس سے دل سے راضی تھے۔

Classic Urdu Material

وہ اُن سے مل کر دوسرے گھر کی طرف جانے کے لیے گھر سے نکل گیا تھا۔

ابھی تک اُس نے چاند نہیں دیکھا تھا۔ چاند سے پہلے وہ اُسے دیکھنا چاہتا تھا۔ گو کہ یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ لیکن وہ دل کی امید پوری کرنے کے لیے گھر سے نکلا تھا۔

سارے راستے وہ دعائیں کر رہا تھا کہ وہ اُسے دکھ جائے۔

وہ گھر کی چھت پہ چلا گیا۔ یہ اکلوتا موقع تھا دل کی آس پوری کرنے کا۔

اُس نے چھت کی لائٹیں بند کر دی تھیں۔ وہ سب سے اوپر کی منزل پہ کھڑا تھا۔ جہاں

سے منال کی چھت صاف دکھائی دے رہی تھی۔ منال کی چھت پہ لائٹ جل رہی

تھی۔ ویسے بھی منال کا گھر ڈبل اسٹوری جبکہ اُس کا گھر ٹریپل اسٹوری تھا۔ وہ منال کی

چھت کا منظر صاف دیکھ سکتا تھا۔ لیکن منال اُس تیسری منزل پہ کھڑے انسان کو نہیں

دیکھ سکتی تھی۔ ساتھ والی چھت بالکل خالی تھی۔ اس وقت چھت پہ اندھیرا پھیل چکا

تھا۔ وہ خاموشی سے ٹہل رہا تھا۔ وہ ٹہلتے ٹہلتے رک کر اُس کی چھت کو گھورنے لگ

جاتا۔ اور ساتھ ہی ساتھ دل میں اُس کو دیکھنے کی دعا بھی کر رہا تھا۔

اور پھر یوں ہوا اُس کی دعا قبول ہو گئی۔

Classic Urdu Material

اُسے اپنی ساتھ والی چھت پہ ہل چل محسوس ہوئی۔ اُس نے منڈیر پر سے جھانک کر دیکھا۔

منال زبردستی بی اٹاں کو چھت پہ لا رہی تھی۔

اٹاں وہ دیکھیں چاند۔۔۔ وہ اٹاں کو اوپر انگلی کر کے دکھا رہی تھی۔

ارے مجھے دن میں نظر نہیں آتا۔۔۔ رات کو کیا خاک نظر آئے گا۔

اٹاں اپنا پھولا ہوا سانس بحال کرتے ہوئے بولی تھیں۔

وہ اٹاں کو اوپر کی طرف چاند دکھا رہی تھی۔۔۔ اور وہ نیچے اپنا چاند دیکھ رہا تھا۔

میں نے کہا بھی تھا کہ اکیلی دیکھ آ۔۔۔ پر تو سنتی کہاں ہے۔۔۔؟؟

ارے میری پیاری اٹاں۔۔۔ آپ وہ چاند نہ دیکھیں۔۔۔ یہ تو دیکھ سکتی ہیں۔

اُس نے اپنی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ اور اٹاں کو گلے سے لگایا تھا۔

وہاں کو اٹاں سے عجیب سی جلن محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہاں اٹاں کی جگہ اُسے ہونا چاہیے

تھا۔

Classic Urdu Material

وہ بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔

ایک نظر اُس کے چہرے پہ ڈال کر دوسری نظر آسمان پر ڈال کر وہ عید کا چاند ڈھونڈ رہا تھا۔۔

دونوں چاند اُس کی آنکھوں کے سامنے تھے۔۔

اُس نے کہیں حال میں ہی پڑھا تھا کہ نئے چاند کو دیکھ کر جو دعا بھی مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔۔

اُس نے مسکرا کر دعا کے لیئے ہاتھ اٹھا دیئے۔۔

سب نے اپنی اپنی

سلامتی مانگی۔۔؟؟

میں نے پکارا۔۔!

اے خدا۔۔۔۔۔ "میرا عشق"۔۔۔!!

قسط نمبر چونتیس۔۔

ڈھلے جو شام۔۔۔۔۔ بہانے تلاش کرتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ اشک پھر تیرے۔۔۔۔۔ شانے تلاش کرتے ہیں۔۔۔۔۔

عید کا دن مالی کے لیے بہت ہی اُداسی اور سوگ کا دن ہوتا تھا۔ اُسے اپنے اماں ابا کی بہت

زیادہ یاد آتی تھی۔ اُن کی کمی وہ شدت سے محسوس کرتی تھی۔ جب وہ اپنی عمر کے

لڑکے لڑکیوں کو اپنے ماں باپ کے ساتھ عید کے پلان بناتے دیکھتی تھی۔ اُس کا دل کٹ

کے رہ جاتا تھا۔۔۔۔۔ صبح سے شام تک وہ مسلسل روتی رہتی تھی۔۔۔۔۔ کبھی اماں کے گلے لگ

کر۔۔۔۔۔ کبھی اماں سے چھپ کر۔۔۔۔۔

ماں کا لمس تو اُس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ لیکن باپ کی شفقت کیا ہوتی ہے یہ اُس

کو پھر بھی یاد تھا۔ اُس کے ذہن میں حاجی صاحب کا بھی ہلکا سا نقش تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

بی اماں نے اُس کے اماں ابا کی کوئی تصویر بچا کے نہ رکھی تھی۔ اُس کے پوچھنے پہ ایک ہی بات بتاتیں کہ حاجی صاحب حج کے بعد تصویریں نہیں بنواتے تھے۔

اور جو پہلے کی پڑی تھیں۔ وہ انہوں نے زبیدہ خاتون کے مرنے کے بعد جلادی تھیں۔ وہ منال کو کوئی ایسی یاد نہیں دینا چاہتے تھے۔ جو اُس کا بچپن چھین لے اُس سے۔

حاجی صاحب کے جانے کے بعد بی اماں نے حاجی صاحب کی تصویروں کے ساتھ بھی یہی کیا تھا۔

بی اماں ہر طور اُس کا دل بہلانے کی کوشش کرتی تھیں۔ لیکن عید کے موقع پر وہ خود بھی ہار جاتی تھیں۔

اُنہیں بھی اپنے پچھڑے شدت سے یاد آنے لگتے تھے۔

پچھلے سال تک تو مشال بھی اُس کا دل بہلا لیتی تھی۔ اُن لوگوں کے آنے سے گھر میں رونق لگ جاتی تھی۔

لیکن اس عید پر تو وہ بھی اپنے نئے سسرال میں مصروف تھی۔ مالی جانتی تھی کہ اب کی بار وہ ملنے بھی نہیں آ سکے گی۔ اس لیے اُس کا انتظار کرنا بھی بے کار تھا۔

Classic Urdu Material

بی اماں اُسے تین دفعہ کہہ چکی تھیں۔۔ کہ اُٹھ کے کپڑے بدل لے۔۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔

ڈرائیور ظہور بابا بھی عید کرنے اپنے گاؤں گئے ہوئے تھے۔۔ بی اماں کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔۔ وہ بستر میں لیٹی ہوئی ٹی وی پہ آنے والا عید پر و گرام دیکھ رہی تھی۔۔ دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔۔ کچھ دیر بعد اماں ہاتھ میں مٹھائی کا ٹوکرا لیے اندر داخل ہوئیں۔۔

اتنی ساری مٹھائی؟؟؟ کہاں سے آئی ہے اماں۔۔؟؟۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر بولی تھی۔۔

یہ جو پڑوس میں نئے لوگ شفٹ ہوئے ہیں۔۔ کیا بھلا سا نام تھاڑ کے کا۔۔ ہاں یاد آیا۔۔ علی کا ملازم دے گیا ہے۔۔

اماں نے ماتھے پہ ہاتھ رگڑ کر نام یاد کیا تھا۔۔

کیا سارے محلے کی مٹھائی صرف ہمیں دے گئے ہیں۔۔؟؟

اُسے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

کھلے دل کے لوگ ایسے ہی چیزیں بھجواتے ہیں کملی۔۔

اٹاں اُس کی عقل کا ماتم کر رہی تھیں۔۔

کیا اتنی بول چال ہو گئی ہے ہماری اُن سے۔؟؟ وہ آبرو اُچکاتے ہوئے بولی تھی۔۔

ہاں ایک دو دفعہ ان کے بیٹے سے سلام دعا ہوئی ہے۔۔ میں نے بھی ابھی شیر خرمہ ڈال کر

دے دیا نہیں۔۔

اب تو بھی بستر سے نکل آمالی۔۔ نہیں تو میں سونے چلی جاؤں گی۔۔ پھر تو اٹھائے گی تو بھی

نہیں نگلوں گی کمرے سے۔۔

اٹاں کی یہ دھمکی سب سے کار آمد تھی۔۔

وہ بستر سے نکلی اٹاں کے ہاتھ میں پکڑے ٹوکے میں سے ایک گلاب جامن منہ میں۔

ڈالا۔۔ اور پکڑے استری کرنے چل پڑی۔۔

اٹاں بھی اُس کے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

وہ کھانا کھا کر فارغ ہوئی تھی کہ ہانیہ کی کال آگئی۔۔ وہ شام کو لگنے والی مووی کے دو ٹکٹس خرید چکی تھی۔۔

منال کے پاس اقرار کے علاوہ کوئی آپشن نہیں تھا۔۔ پہلے اُس نے تھوڑی مزاحمت کی لیکن ہانیہ نے منہ بنا لیا۔۔ اور آخر کار اسے حامی بھرنی پڑی۔۔

منال کا ڈرائیور چونکہ چھٹی پہ تھا اس لیے اُسے پک اینڈ ڈراپ کرنے کا ذمہ ہانیہ نے اپنے سر لے لیا تھا۔۔

وہ بی اماں سے اجازت مانگنے گئی جو حسب توقع مل گئی تھی۔۔

ہانیہ بھی اُسے لینے وقت پہ پہنچ گئی تھی۔۔ وہ زندگی میں دوسری یا تیسری بار ہی فلم دیکھنے سینما جا رہی تھی۔۔ اور یہ سب ہانیہ میڈم کی بدولت تھا۔۔

ہانیہ نے بلیو منی فروک پہن رکھی تھی۔۔ جبکہ اُس نے گرین کلر کا گاؤن بنوایا تھا جو آگے سے گٹھنے تک کھلا تھا۔۔ ساتھ میں میچنگ ایرر ننگز تھے۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی تعریف کر رہی تھیں۔ بی اماں نے دونوں کے سر سے پیسے وار کرا نہیں آیت لکڑی کے حصار میں رخصت کیا۔۔

Classic Urdu Material

فلم بہت رومانٹک تھی۔۔ ہانیہ بہت پر جوش تھی۔۔ لیکن منال کو ایسی فلمیں دیکھ کر تپ چڑھ جاتی تھی۔۔ وہ باعث مجبوری یہ فلم دیکھ رہی تھی۔۔

انٹروال کے دوران جب وہ اپنے اور ہانیہ کے لیے پاپ کارن لینے اُٹھی تو اُسے لگا کہ اُس کی پچھلی قطار میں وہاں بیٹھا تھا۔۔

ہو سکتا ہے میرا وہم ہو۔۔ اُس نے سر جھٹکارش بہت زیادہ تھا۔۔ وہ رک نہیں سکتی تھی۔۔ پیچھے کھڑی لڑکی اُس سے راستہ مانگ رہی تھی۔ اس لیے وہ باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔ جب وہ اپنی چیزیں لے کر واپس آئی تو لائنس ایک دفعہ پھر بند ہو گئی تھیں۔۔ ضرور اُس کا وہم ہی تھا۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انٹروال کے بعد والی مووی کا اسے ایک ڈائلاگ بھی پتہ نہ چلا کیوں کہ اُس کا ذہن وہاں نہیں تھا۔۔ مووی ختم ہوئی دوبارہ لائنس چلیں۔۔ اُس نے مڑ مڑ کر دیکھا لیکن وہ وہاں نہیں تھا۔۔ اب اسے اپنے پہ تپ چڑھ گئی تھی۔۔ خوا مخواہ اُس نے وہاں کو حواسوں پہ سوار کر لیا تھا۔۔ سینما سے نکلے تو وہ ایک دم چپ تھی۔ ہانیہ نے بھی اُسے نوٹ کیا۔

Classic Urdu Material

کیا ہوا فلم اچھی نہیں لگی۔۔؟؟

نہیں۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔ مجھے انٹرول بریک میں لگا کہ میں نے تمہارے کزن وہاج کو دیکھا تھا ہمارے سے اوپر والی قطار میں۔۔

وہ اپنی الجھن چھپا نہیں سکی تھی

ہا ہا ہا ہا۔۔ کیا کہہ رہی ہو۔۔؟؟ وہاج اور یہاں۔۔۔؟؟ وہ کیسے آسکتا ہے۔۔؟؟ کہیں دل تو نہیں آگیا میرے ہینڈ سم کزن پر۔۔؟؟ جو ہر جگہ جناب کو وہی دکھائی دیتا ہے۔۔

پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔؟ میرا دل اور اُس عیاش پر۔۔؟؟ ایسا کچھ نہیں ہے جو مجھے لگا تمہیں بتا دیا۔۔ ویسے بھی اُسے دیکھ کر مجھے گھن آتی ہے

وہ غصہ کر گئی تھی۔۔

ارے وہ عیاش ہوا کرتا تھا اب نہیں ہے۔۔ اور اچھی دوست ہو تم میرے منہ پہ ہی میرے کزن کی برائی کے رہی ہو۔۔

بائی داوے ہی ازویری بزی پرسن۔۔ اُس کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ ہمیں فالو کرتا پھرے۔۔

Classic Urdu Material

وہ بھی ہانیہ تھی وہاں کی گستاخی کیسے برداشت کی سکتی تھی۔۔

اچھا چلو موڈ ٹھیک کرو۔۔ آؤ تمہاری پسند کے گول گپے کھاتے ہیں۔۔

مالی کچھ زیادہ ہی ریکٹ کر گئی تھی۔

انہوں نے واپسی پہ گول گپوں کی پلیٹیں پیک کروائیں اور ہانیہ اسے ڈراپ کرنے چل پڑی۔۔

گاڑی سے اترتے ہوئے وہ ہانیہ سے سوری کر رہی تھی۔ کہ وہ بلا وجہ ہی تلخ ہو گئی تھی۔۔
حلانکہ وہ صرف اور صرف منال کی خاطر آئی تھی تاکہ اُسے آؤٹنگ کروا سکے۔۔

ہانیہ نے اُسے گلے سے لگا کر پیار کیا تھا۔۔

تمہارے لیے کچھ بھی مائی ڈیر۔۔ تمہیں سوری کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ اٹس

اوکے۔۔۔

اوکے بائے۔۔ ہانیہ اسے ہاتھ ہلا کر جا چکی تھی۔۔

لیکن وہ اپنے زبان درازی کی وجہ سے اپنی نظروں میں ہی شرمندہ سی کھڑی تھی۔۔

ایک ہی فن تو ہم نے سیکھا ہے۔۔۔

جن سے ملیے انھیں خفا کیجئے۔۔۔

ہانیہ نے اُسے گڈ بائے بول کر سب سے پہلی کال وہاں کو ہی کی تھی۔۔

آپ کو سمجھایا بھی تھا کہ اسے صرف دور سے دیکھنا ہے۔۔ آپ نے تو ہمارے سر کے اوپر

والی سیٹ ہی لے لی تھی۔۔ اُسے شک ہو گیا تھا۔۔ بڑی مشکل سے اُسے یقین دلایا کہ اُس کا

وہم ہے۔۔

ہا ہا ہا۔۔ وہ میری سوچ سے بڑھ کر چالاک ہے۔۔ میرا بس چلتا تو اُس کے برابر والی سیٹ

بک کر واتا۔۔ لیکن پھر تمہارا خیال آیا کہ تمہارا خون پی جائے گی وہ۔۔ اور اب اتنا بھی خود

غرض نہیں ہوا کہ تمہارا نہ سوچوں۔۔

وہ عید کے دن اُس کی دید کا مزہ لے چکا تھا۔۔ جس کے لیے وہ ہانیہ کا مشکور تھا۔۔

Classic Urdu Material

اور آج کی مووی کا آئیڈیا بھی اُسی کا تھا۔ ہانیہ بے چاری تو صرف ایک ہیلپر کا کام کر رہی تھی۔۔

وہ جانتا تھا ایک یہی راستہ ہے جس کے ذریعے وہ اُس کا دیدار کر سکتا ہے۔۔

وہ دونوں فلم دیکھ رہی تھیں۔۔ وہ اُن کے بعد آیا تھا۔ اس نے ہی تینوں ٹکٹس بک کروائی تھیں۔۔ پوری فلم میں وہ ایک سین بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔ وہ دونوں فلم دیکھنے میں مصروف تھیں۔ جبکہ وہ صرف اُسے۔۔

انٹرول میں اُس نے وہاں کودیکھ لیا تھا۔ لیکن اُس کی گڈلک تھی کہ جب وہ واپس آئی۔۔

مووی دوبارہ شروع ہو گئی تھی۔۔ ہال بھی کچا کچھ بھرا ہوا تھا اس لیے وہ نہیں ڈھونڈ پائی

تھی اُسے۔۔

اور آخر میں مووی ختم ہونے سے پانچ منٹ پہلے ہی وہ سینما سے نکل کر باہر گاڑی میں آ

بیٹھا تھا۔۔

اور جب تک وہ دونوں وہاں سے چلی نہیں گئیں وہ وہیں رکا رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اور وہ اُسے ایک اور رنگ میں دیکھ کر اُس کی پاکیزہ مورت اپنی آنکھوں میں قید کر کے
وہاں سے رخصت ہو گیا تھا۔۔

سبز رنگ۔۔ زندگی کا رنگ۔۔ تازگی کا رنگ۔۔ خوابوں کی تعبیر کا رنگ۔۔ سکون کا
رنگ۔۔۔ پاکیزگی کا رنگ۔۔۔

وصال شائیں۔۔ گلاب لمحے۔۔۔

بھلا نہ دینا۔۔ خیال رکھنا۔۔!!

عید کے فوراً بعد اُس کے فائنل امتحان شروع ہو گئے تھے۔۔ آج وہ آخری پرچہ دینے گئی
ہوئی تھی۔۔ بی اماں گھر پہ اکیلی تھیں۔۔ جب مشال اپنی ساس صفیہ بیگم کے ساتھ اچانک
سے آن پہنچی تھی۔۔

اُن کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ تھا۔۔ خوشخبری یہ تھی کہ مشال اُمید سے تھی۔۔ اماں سن کر
بہت خوش ہوئی۔۔ مشال کو ڈھیروں مبارکباد دی

Classic Urdu Material

بی اماں ان کے لیئے چائے بنانے چلی گئیں۔۔

صفیہ بیگم پہلی دفعہ ان کے گھر آئی تھی۔۔ وہ گھر کو بغور دیکھ رہی تھیں۔ مشال بھی حیرت سے انھیں دیکھ رہی تھی۔

اتنے میں اماں چائے لے آئیں۔۔ وہ دونوں چائے پینے لگ گئیں۔۔

اماں جی میں اپنی منال کے لیے رشتہ لے کر آئی تھی۔۔ ہاشم کا بچپن کا دوست رضا ہے۔۔ اُن لوگوں کو اپنی منال بہت اچھی لگی ہے۔۔ کچھ دن پہلے وہ لوگ ہماری طرف آئے تھے۔۔ اُس کی ماں نے خاص طور پر بات کی ہے مجھ سے۔۔

اماں اُن کی بات سن کر خوش ہو گئی تھیں۔۔

بڑی اچھی فیملی ہے۔۔ رضا اکلوتا بیٹا ہے۔۔ دو بہنیں اُس سے چھوٹی ہیں۔۔ ابھی پڑھ رہی

ہیں۔۔ باپ ایک بینک میں میجر ہے۔۔ جبکہ رضا بھی ابھی ایک ماہ پہلے ہی جاب پہ لگا

ہے۔۔ چھ ماہ تک اُس کی جاب بھی پکی ہو جائے گی۔۔

Classic Urdu Material

دیکھا بھالا لڑکا ہے۔۔ میری آنکھوں کے سامنے جو ان ہوا ہے۔۔ اُس کی ماں تو ڈائریکٹ آ رہی تھی آپ سے بات کرنے۔۔ لیکن میں نے سوچا کہ پہلے میں آپ سے بات کر لوں۔۔

وہ اماں کو تفصیل بتا رہی تھیں۔۔ مثال کو بھی اس بات کا نہیں پتہ تھا۔۔

وہ چپ چاپ دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔

ابھی تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن منال آجائے تو بات کروں گی اُس سے۔۔ پھر آپ کو فون پہ بتادوں گی آپ اگلی دفعہ انھیں لے آئیے گا۔۔

اماں نے مطمئن ہو کر جواب دیا تھا۔۔

کچھ دیر بیٹھ کر وہ دونوں واپس چلی گئی تھیں۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

منال کالج سے آئی تو تھکی ہوئی تھی۔۔ بی اماں نے اُسے کھانا کھلا کر سلا دیا تھا۔۔

اب شام کی چائے پہ وہ اُٹھ گئی تھی۔۔ اماں آج چائے اُس کے کمرے میں ہی لے آئیں۔۔

ساتھ مٹھائی بھی تھی۔۔

Classic Urdu Material

آج مشال آئی تھی۔۔ خیر سے وہ اُمید سے ہے۔۔ ساتھ میں اُس کی ساس بھی تھی۔۔

منال خوش ہو گئی تھی خبر سن کر۔۔ اس کا مطلب میں خالہ بننے والی ہوں

ہاں۔۔ اماں نے مختصر جواب دیا۔۔

اور ساتھ ہی وہ تیرا رشتہ بھی لائی تھیں۔۔

میرا رشتہ۔۔؟؟؟ اُسے جھٹکا لگا تھا۔۔

ہاں تیرا رشتہ۔۔ ہاشم کا دوست کیا بھلا سانا نام تھا۔۔ رضانا نام تھا۔۔

اچھا رشتہ ہے لڑکا بھی پڑھا لکھا۔۔ بینک میں نوکری کرتا ہے۔۔

تم نے شاید دیکھا بھی ہو مشال کی شادی پہ۔۔

وہ اُس چھپیچھورے کو کیسے بھول سکتی تھی۔

میں نے نہیں دیکھا اماں کسی نمونے کو بھی۔

وہ چڑ گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اب میں تیری ایک نہیں سنوں گی۔۔ خیر سے بی اے ہونے والا ہے تیرا۔۔ اب رشتہ ہو جانا چاہیے۔۔ مثال تیرے ساتھ کی ہے۔۔ اور ماں بننے والی ہے۔۔

بس اب میں اُن لوگوں کو فون کر رہی ہوں کہ اگلی اتوار کو آجائیں وہ۔۔ اگر مجھے بھی لڑکا پسند آتا ہے تو منگنی کر دوں گی۔۔

نہیں منگنی نہیں۔۔ نکاح ہونا چاہئے اب تیرا۔۔

اماں انی اسے جھڑک دیا تھا۔۔ وہ تو سب کچھ طے کیے بیٹھی تھیں۔۔

ایسے کیسے آپ مجھے کسی نے بھی پلے باندھ سکتی ہیں اماں۔۔؟؟

وہ احتجاج کر رہی تھی۔۔

دیکھ مالی یہ میرے ہاتھ جڑے ہیں تیرے سامنے۔۔ مجھے اور نہ ستا۔۔ ہر روز ڈر ڈر کے

سوتی ہوں کہ اگر اگلے دن آنکھ نہ کھلی تو کیا بنے گا تیرا۔۔؟؟ ہر دن نئی مہلت مانگ رہی

ہوں اپنے رب سے۔۔ تاکہ تیرے اماں باوا مجھے قیامت کے روز نہ گھسیٹیں۔۔

اب میرے اس فیصلے پہ اگر تُو نے کوئی اعتراض کیا۔۔ تو میں نہر میں کود کر جان دے دوں گی۔۔

Classic Urdu Material

اماں آج جذباتیت کی ساری حدیں پھلانگ گئی تھیں۔۔

وہ اُس کے آگے ہاتھ جوڑے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں

منال کو اماں سے اس انتہائی قدم کی امید نہیں تھی۔۔

ارے اماں میں تو مذاق کے رہی تھی۔۔ آپ جو دل کرے فیصلہ کر دیں۔۔ میں اف نہیں کروں گی۔۔ بلا لیں اُن کو اگلے اتوار۔۔

منگنی کریں یا نکاح۔۔ میں سب کے لیے راضی ہوں۔۔

لیکن آج جو مرنے کی بات کی ہے دوبارہ مت کرنا۔۔ آپ کے علاوہ میرا ہے ہی

کون۔۔؟؟ صرف ایک آپ ہی ہیں جن کے لیے جی رہی ہوں۔۔

وہ اُن کے جڑے ہاتھوں کو چوم کر خود بھی رو رہی تھی۔۔

اماں نے اُسے سینے سے چمٹا لیا۔۔ پھر دونوں مل کر رونے لگیں۔۔

وہ جو کسی شہزادے کے سپنے سجائے بیٹھی تھی سب کرچی کرچی ہو گئے تھے۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے تو سوچا تھا کہ وہ وہاں سے بھی اچھا شخص جیون سا تھی کے طور پہ چنے گی۔ اور بڑے فخر سے جا کر اُسے دکھائے گی۔

کہ لو دیکھو صاحب۔۔۔ ایسے ہوتے ہیں مرد منال جیسی لڑکیوں کا دل جیت لیتے ہیں۔ اور وہ اُسے اور اُس کی گھٹیا سوچ کو اُس لمحے شکست دینے میں کامیاب ہوگی۔ لیکن یہ کیا ہوا۔۔۔؟؟ یہاں تو بازی الٹ گئی تھی۔ وہ کھیل شروع کرنے سے پہلے ہی اس کھیل سے باہر ہو چکی تھی۔ اور وہ وہاں کو کیا شکست دے گی وہ ہار تو خود اُس کا مقدر بنی تھی۔ آج وہ مایوس ہو گئی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
تیری اُمید ترک، تیرے خواب عاق۔۔۔
تیری تلاش کو اکٹھی تین طلاق۔۔۔!!

ہانیہ کے ایگز مزن ختم ہو چکے تھے۔ وارث جان کو جوانگ کے آرڈر آچکے تھے۔ اُن کی سیلکشن فارن سروسز ڈیپارٹمنٹ میں ہوئی تھی۔ اور ثانیہ وقار کی بھی اُن کے ساتھ ہی

Classic Urdu Material

پوسٹ ہوئی تھی۔۔ البتہ روحان بیگ اُن دونوں سے الگ ہو گیا تھا۔۔ قسمت بھی شاید وارث اور ثانیہ کے ساتھ تھی۔۔

اس لیے ان کی جو منگ سے پہلے اُن دونوں کی باقاعدہ منگنی کا ارادہ کیا گیا تھا۔۔ اور منگنی کے چھ ماہ بعد ہی شادی کا پلان بھی تھا۔۔

یوسف جان کی حویلی میں اس وقت تیاریاں عروج پہ تھیں۔۔ وہ لوگ اگلی صبح لڑکی والوں کے گھر جانے والے تھے۔۔

اور پھر وہ دن بھی آگیا جب ثانیہ۔۔ ثانیہ وقار سے ثانیہ وارث جان ہونے والی تھی۔ وہ

لوگ بہت سیدھے سادے لوگ تھے۔۔ انھیں تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اُن کی بیٹی کا رستہ اتنے بڑے گھر میں جڑنے جا رہا تھا۔۔

انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اہتمام کیا تھا۔۔ جبار صاحب کی تو خواہش تھی کہ لڑکی والے ان کی طرف آجائیں اور ایک گرینڈ فنکشن کر لیا جائے۔۔

لیکن ثانیہ اور اُس کے والد کی خودداری کو یہ گوارا نہیں تھا۔۔ اس لیے یوسف جان کی طرف سے صرف گھر والے ہی گئے تھے۔۔ جبکہ لڑکی والوں نے اپنا سارا خاندان بلار کھا

Classic Urdu Material

تھا۔ جو یقیناً ان کی بیٹی کے سی ایس ایس پاس کرنے کے بعد ہی ان لوگوں کے گلے پڑا تھا۔۔

ہر فرد ہی ثانیہ کی قسمت کو ڈسکس کر رہا تھا۔ ماشاء اللہ کہنے والے کم اور ہائے کرنے والے زیادہ تھے۔۔

ہانیہ تو وہاں کسی ریاست کی شہزادی معلوم ہو رہی تھی۔ اُسے بھی پوری فیملی میں صرف ثانیہ ہی اچھی لگی تھی۔۔ وہ بہت پر اعتماد اور کم گو تھی۔۔

اُس کی شخصیت میں کشش تھی جو سامنے والے کو اُس کی طرف کھینچتی تھی

سارا فنکشن خیر کے ساتھ گزر گیا تھا۔۔

وہ لوگ بہت دیر سے گھر پہنچے تھے۔۔ وہ صبح کالج جانے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔ اگر مالی کا ٹیکسٹ نہ آتا۔۔

وہ فنکشن پہ تھی جب اُس کے فون کی چار جنگ ختم ہو گئی تھی۔۔ اب گھر آ کر چارج کیا تو مالی کا ٹیکسٹ آیا ہوا تھا کہ صبح کالج پہنچ جانا۔۔

اب تو وہ چاہ کر بھی چھٹی نہیں کر سکتی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اس کا کالج آنے کا ایک فیصد دل نہیں تھا لیکن وہ آگئی تھی

منال اسے باہر گراؤنڈ میں ہی مل گئی تھی۔۔

کہاں تھی تم کل۔۔۔؟؟؟ فون کر رہی تھی تمہارا نمبر بند جا رہا تھا۔۔

ارے بتایا تو تھا کہ وارث جان کی منگنی تھی کل۔۔ بھول گئی تھی کیا۔۔؟؟

اوہ۔۔ مجھے سچ میں یاد نہیں تھا۔۔ تم نے جانے سے پہلے بتایا بھی تو نہیں تھا نہ۔۔۔۔؟؟

منال سچ میں بھول چکی تھی۔۔ اُسے دو دن اپنے سوگ سے فرصت نہیں ملی تھی وہ کیا یاد

رکھتی کہ وارث جان کی منگنی بھی تھی۔۔۔؟؟

تمہیں کیا ہوا ہے۔۔؟؟ تمہاری شکل کیوں اُتری ہوئی ہے۔۔؟ ہانیہ اسے دیکھتے ہی بھانپ گئی تھی۔۔

میری منگنی یا نکاح ہو رہا ہے۔ اس سنڈے مجھے لوگ دیکھنے آرہے ہیں۔۔

اُس نے رونی صورت بنا کر کہا تھا۔۔

واٹ۔۔۔۔؟؟؟ ہانیہ ایک دم چیخی تھی کہ اس پاس کی لڑکیاں بھی رک گئی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

کس سے ہو رہا ہے۔۔؟؟ اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔؟؟

مجھے خود ابھی دو دن پہلے پتہ چلا۔۔ ہاشم بھائی کے بچپن کا دوست ہے۔۔ بینک میں جاب کرتا ہے۔۔ ابھی منگنی ہو گی۔۔ اماں تو ڈائریکٹ نکاح پہ تلی ہوئی ہیں۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کروں۔۔؟؟

تو کیا تم راضی ہو۔۔؟؟ اگر کسی اور میں انٹر سٹڈ ہو تو مجھے بتاؤ میں اماں کو سمجھا لوں گی۔۔ ہانیہ اسے کھونج رہی تھی۔۔

نہیں یار۔۔ میں نے کس میں انٹر سٹڈ لینا۔۔؟؟ میری یہ شکل دیکھ کر تمہیں لگتا ہے کہ کوئی مجھ میں یہ میں کسی میں انٹر سٹڈ لوں گی۔۔؟؟

ہانیہ کی ہنسی نکل گئی۔۔ وہ اُس کی نادانی پہ ہنس رہی تھی کہ جسے اس دنیا میں ایک شخص اُس کی سوچ سے بھی زیادہ چاہتا ہے اور اُسے خبر بھی نہیں ہے۔۔

تو تم مشال سے بات کرو وہ سمجھائے اپنے ہسبنڈ کو اور وہ اپنے اُس دوست کو۔۔

ہانیہ نے اسے مفت مشورے سے نوازا تھا۔۔

Classic Urdu Material

تمس کیا لگتا ہے یہ آئیڈیا میرے ذہن میں نہیں آیا ہو گا۔؟؟ کیا تھا فون مشال کو۔۔

وہ کہتی ہے مجھے تو اس سب کا کچھ پتہ نہیں نہ ہی ہاشم بھائی کو۔۔ رضا کی فیملی نے اُس کی

ساس سے ڈائریکٹ بات کی ہے۔۔ اور انہوں نے اماں سے۔۔

اب مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کروں۔۔؟؟

جب تم کسی اور کو پسند نہیں کرتی تو پھر کیا مسئلہ ہے۔۔؟؟ کرلو منگنی جہاں اماں کہتی ہیں۔۔

ہانیہ کے پاس بھی کوئی آپشن نہیں تھی۔۔

اب تو مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ اس دفعہ میری بات پکی ہو ہی جائے گی۔۔

ہانیہ اپنے ذہن میں تانے بانے بن رہی تھی۔۔

چلو آؤ کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔

ہانیہ اُسے کھینچ کر لے گئی تھی۔۔

گھر پہنچ کر سب سے پہلے اُس نے وہاج کو کال کی تھی۔۔ اور اسے یہ بری خبر سنائی تھی۔۔

Classic Urdu Material

کیا کہہ رہی ہو تم۔؟؟ وہاں کو بھی یقین نہیں آیا تھا۔

کیا تمہیں ڈیٹیل پتہ ہے اُس لڑکے کی۔۔۔؟؟

وہ بہت ضبط سے پوچھ رہا تھا۔۔

جو تھوڑی بہت ڈیٹیل منال نے اُسے بتائی تھی وہی اُس نے وہاں کو بتادی تھی۔۔

چلو اس ویک اینڈ پر تو صرف دیکھنے آئیں گے نہ۔۔؟؟ ایسا کرنا تم بھی وہیں رہنا۔۔ اور اُس

لڑکے کی پوری ڈیٹیل اور اگر ہو سکے تو پکس بھی بنالینا۔۔

وہ اُس سے درخواست کر رہا تھا۔۔

یوڈونٹ وری۔۔ میں کردوں گی۔۔ وہ ابھی سے سب پلان کر رہی تھی۔۔

چلو میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔ ابھی مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔ پلینز

مانڈنہ کرنا۔۔

وہ ساتھ ہی معذرت بھی کر رہا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اُس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس معاملے کو جتنا ہلکا لے رہا تھا۔۔ اب معاملہ ویسا نہیں تھا۔۔

ابھی تک تو اُس کے دل میں وہاں کے لیے محبت بھی نہیں جاگی تھی۔۔ وہ جو اُسے دعاؤں سے مانگنے چلا تھا۔۔ اور کوئی اُسے حقیقت میں ہی اڑالے چلا تھا۔۔ اب وہ چپ کر کے نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔

وہ اس طرح اُسے آسانی سے نہیں ہار سکتا تھا۔ اُس نے اپنے آپ کو سر سے پیر تک بدل ڈالا تھا۔۔ صرف اللہ کی رضا اور اُس کی چاہت کے لیئے۔۔

وہ زندگی میں یوں ناکام نہیں ہو سکتا تھا۔۔

آج تک اُس نے بہت سے غلط کام کر کے لوگوں کو دکھی کر کے اپنی زندگی میں بہت کچھ شامل کیا تھا۔۔

اور آج زندگی میں پہلی دفعہ اُس نے کوئی چیز اللہ کے سپرد کی تھی۔۔ وہ تو اپنی جیت کو یقینی سمجھ رہا تھا۔۔ اُس نے زندگی میں پہلی دفعہ انسانوں کی بجائے اللہ پہ بھروسہ کیا تھا۔۔ اُس

Classic Urdu Material

کی طلب لے کر وہ صرف اُسی کے دربار میں گڑ گڑایا تھا وہ اُسے یوں خالی ہاتھ نہیں لوٹا سکتا تھا۔۔

بخت کے تخت سے یک لخت اُتار اہوا شخص۔۔!!

تُم نے دیکھا ہے کبھی جیت کے ہارا ہوا شخص۔۔؟

قسط پینتیس۔۔

ہر نماز میں فکر تیری۔۔!!

ہر دعا میں ذکر تیرا۔۔!!

اور کیسے کروں محبت تجھ سے۔۔؟؟

اور کتنا کروں میں ورد تیرا۔۔؟؟

Classic Urdu Material

اُس نے ہانیہ کا فون بند کیا تو نمازِ عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ اس کی امید نہیں ٹوٹی تھی۔ وہ زندگی میں پہلی دفعہ اپنی انا کا قتل کر رہا تھا۔

لیکن وہ ناامید نہیں ہوا تھا۔

وہ عصر کی نماز ادا کرنے چل پڑا تھا۔

نماز کے بعد اُس کی ایک ہی دعا تھی جو اتنے دنوں سے پوری نہیں ہو رہی تھی۔

لیکن دعا کے بعد اُسے سکون ضرور مل گیا تھا۔

اتوار کا دن بھی آن پہنچا تھا۔ مشال ہاشم اور صفیہ بیگم کے علاوہ رضا گیلانی کی دو بہنیں اور اُس کی ماں اور باپ بھی آئے تھے۔

بی اماں نے اچھا خاصا انتظام کر لیا تھا۔ وہ لوگ دوپہر کے کھانے پر مدعو تھے۔

ہانیہ بھی صبح پہنچ گئی تھی۔ وہ بھی منال کی مدد کر رہی تھی۔

بی اماں نے اس دفعہ ہانیہ کو ہی بولا تھا کہ اپنی نگرانی میں منال کو تیار کرے۔

Classic Urdu Material

ہانیہ نے رضا کو دیکھا وہ بس ٹھیک ہی تھا۔ نہ بہت اچھا نہ بہت برا۔ لیکن وہ منال کے لیئے ٹھیک نہیں تھا۔ منال اس سے بہت اچھا سا تھی ڈیزرو کرتی تھی۔

اُس کا باپ ایک شریف انسان لگ رہا تھا۔ ایک بہن ماسٹر کر رہی تھی اور ایک ایف اے۔۔ رضا ان دونوں سے بڑا تھا۔ اُس نے حال ہی میں ایم بی اے کیا تھا۔ اور ایک بینک میں انٹرن شپ کر رہا تھا۔ ایک سال تک اُس کی جاب اُسی بینک میں مستقل بھی ہو سکتی تھی۔ کیوں کہ اُس کے والد اپنی جاب کی مدت پوری کرنے والے تھے۔

دونوں بہنیں اور ماں بہت چالاک تھیں۔ رضا کی ماں گردن گھما گھما کر ڈرائنگ روم کی ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے ہر چیز کی قیمت کا اندازہ لگا رہی ہوں۔ اُن کی زیادہ تر باتوں میں بھی منال کا بینک بیلنس منال کی پراپرٹی اس گھر کی ملکیت کس کے نام ہے جیسے عجیب سوالات تھے۔

دونوں بہنیں بھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد کان میں کھسر پھسر کرتیں اور پھر کھی کھی کر کے ہنسنے لگ جاتیں۔

ہانیہ نے چپکے سے اپنے موبائل میں اُس کی پوری فیملی کی تصویریں بنالی تھیں۔

Classic Urdu Material

مالی نے آج پنک کلر کی فروک پہنی تھی۔۔ چوڑی دارپا جامہ اور ساتھ میں شفون کا دوپٹہ
اُس کا روپ دوبالا کر گیا تھا۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں چائے کی ٹرے لے کر داخل ہوئی دونوں بہنوں نے ایک دوسرے
کو کہنی ماری تھی۔۔ منال کا حسن دیکھ کر اُس کی ماں کبھی منہ کھل گیا تھا۔۔ ابھی تک
انہوں نے اسے تصویروں میں دیکھا تھا۔۔ لیکن وہ حقیقت میں کہیں زیادہ خوبصورت
تھی۔۔

رضا فخریہ مسکراہٹ کے ساتھ بہنوں اور ماں سے داد لے رہا تھا۔۔

مشال بھی مالی کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی۔

آنٹی نے سر سے پیر تک منال کا جائزہ لے لیا تھا۔۔

اب وہ اُس سے چھوٹے چھوٹے سوال پوچھ رہی تھیں۔۔ ہانیہ کو اُن لوگوں پر تپ چڑھ
رہی تھی۔۔

اُن کی باتوں سے غربت اور لالچ دونوں ٹپک رہے تھے۔۔

Classic Urdu Material

کھانا کھانے کے بعد اُن تینوں نے گھوم پھر کر سارا گھر دیکھا تھا۔ یہ بات بھی ہانیہ کو عجیب لگی تھی۔ بھلان پہلی دفعہ میں کون اس طرح فری ہوتا ہے۔۔

اماں کو بھی رضا پسند آیا تھا۔ وہ بھی اپنے باپ جیسا خوش اخلاق سا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کوئی چٹکلہ چھوڑ دیتا۔ البتہ بیٹیاں ماں پہ چلی گئی تھیں۔۔

دونوں طرف سے پسندیدگی ہوئی۔ اماں نے پانچ ہزار کانوٹ لڑکے کے ہاتھ پر رکھ کر بات پکی کی جبکہ رضا کی ماں نے ہزار کانوٹ مالی کو تھما دیا تھا۔ وہ بھی نجانے کس دل سے۔۔؟؟

دونوں خاندانوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ اور تین ہفتے بعد نکاح کی تاریخ رکھ دی گئی۔ ابھی منال کی پڑھائی کا بھی آخری سال باقی تھا۔ اس لیے فوری نکاح کے بعد ایک سال تک رخصتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

وہ لوگ شام کو رخصت ہوئے۔ مشال اور صفیہ لوگ بھی انہی کے ساتھ واپس چلے گئے تھے۔۔

ہانیہ البتہ رک گئی تھی۔ کیوں کہ وہ دیکھ رہی تھی کہ منال بہت اُداس تھی۔۔

Classic Urdu Material

نجانے وہ خوش کیوں نہیں تھی۔۔۔؟؟

لیکن یہی ایک سوال بار بار پوچھ کر وہ منال کو مزید دکھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

اس لیے خاموش تھی۔۔ اُس کا دل چاہا کہ وہ منال کو جھنجھوڑ کے رکھ دے اور اُس کے اندر چھپی وہاں کی محبت جسے وہ اپنی نفرت سے دبانے کی کوشش کر رہی ہے وہ باہر نکل آئے۔۔

اسے منال کو قسمت پہ رشک آتا تھا۔۔ کہ وہ کیسی محبوبہ ہے جو اپنے عاشق سے ہی نفرت کی جنگ لڑ رہی ہے۔۔

اماں اُن دونوں کو بٹھا کر آس پڑوس میں مٹھائی دینے چلی گئی تھیں۔۔

تم کیا دو گے افیت۔۔۔؟؟

کیا کرو گے مجھے اُداس۔۔۔؟؟

میری اک مسکراہٹ پر۔۔

Classic Urdu Material

سزائیں کانپ جاتی ہیں۔!!

اماں سب سے پہلے وہاں کے گھر ہی گئی تھیں۔۔ بے چاری اماں کو کیا معلوم تھا کہ وہ کسی کا کباڑھا کرنے جا رہی تھیں۔۔

وہاں اس وقت گھر پہ ہی تھا۔۔ الیکشن میں صرف ایک دن باقی تھا۔۔ آج کا سارا دن اُس کی اوپر تلے کی میٹنگز تھیں۔۔ اس نے اپنی ٹیم کو یہیں بلارکھا تھا۔۔ ابھی وہ ایک میٹنگ سے فارغ ہی ہوا تھا کہ اماں نے گاڑی کے ہاتھ پیغام اندر بھجوا دیا۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں سامنے کے میٹنگ روم سے آتا دکھائی دیا۔۔

سلام اماں جی۔۔ خیر سے آنا ہوا۔۔؟؟

وہ جھک کر سلام کر رہا تھا۔۔

ہاں بیٹا خیر سے آنا ہوا ہے۔۔ تم نے دنوں میں ہی اس گھر کو دفتر بنا ڈالا۔۔ لگ ہی نہیں رہا کہ یہ گھر ہوتا تھا۔۔ اماں آگے پیچھے گردن گھما کر آفس کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

بس اماں جی آپ کی دعا کا اثر ہے۔۔ اُس نے متانت سے جواب دیا۔۔

چلو بیٹا اللہ اور برکت دے۔۔ اماں نے دعا دی۔۔

یہ میں مٹھائی لے کے آئی تھی۔۔ اماں نے پلیٹ اُس کے سامنے کی۔۔

اُس نے پلیٹ سے ایک برنی کا ٹکڑا اٹھایا۔۔ ابھی اُس نے ٹکڑا منہ میں رہی رکھا تھا۔۔ کہ

اماں نے اپنی بات مکمل کی۔۔

آج میری بیٹی کی بات پکی ہو گئی ہے۔۔

اُسے لگا برنی حلق میں پھنس گئی ہے۔۔ وہ تو اتنا مصروف تھا یہ بھی بھول گیا کہ آج اتوار کا

دن تھا۔۔

ہممم۔۔۔ بہت خوشی کی بات ہے اماں جی۔۔ اُس نے برنی حلق سے زبردستی نیچے کی۔۔

چلو بیٹا اب چلتی ہوں اور گھروں میں بھی جانا ہے۔۔ وہ تو باہر کھڑے تمہارے گارڈ نے بتایا

کہ تم ابھی آفس میں ہو۔۔

Classic Urdu Material

تو سوچا پہلے تمہیں دے دوں مٹھائی۔۔ اماں بے خبری میں اُس کے سینے پہ چھریاں چلا رہی تھیں۔۔

جی اماں بہت شکریہ۔۔ وہ وہاں سے فرار چاہتا تھا۔۔

مجھے تھوڑا کام ہے ابھی چلتا ہوں۔۔ اسے جیسے کچھ یاد آ گیا تھا۔۔ وہ اماں کے جواب کا انتظار کیے بنا ہی وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

باہر نکل کر اُس نے ہانیہ کو کال کی تھی۔۔

کیا وہ لوگ اُسے دیکھ کر بات پکی کر گئے ہیں۔۔؟؟

اُس نے بناء ہیلو ہائے کے ہی بات شروع کر دی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اُسے بتاتی موقع ہی نہیں دے رہا تھا وہ

تم نہیں جانتی ہانیہ میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔ میں مر جاؤں گا اُس کے بناء۔۔ وہ

میری پہلی اور آخری خوشی ہے۔۔ میں صرف اُس کی نفرت میں بدل گیا ہوں۔۔ سوچو

اگر مجھے اُس کی محبت مل جائے تو کیا کچھ نہیں کر سکتا میں۔۔؟؟

Classic Urdu Material

وہ سمجھتی ہے وہ میری ضد ہے۔۔ لیکن وہ غلط سمجھتی ہے وہ میری محبت بھی ہے اور ضرورت بھی۔۔ وہ میری زندگی میں دھنک کی طرح ہے۔۔ اُس کا ہر رنگ میری زندگی کے لیئے ضروری ہے۔۔

میں نے اُسے اس گزرے ایک سال میں ہر نماز ہر دعائیں مانگا ہے۔۔ وہ تو جانتی بھی نہیں کہ اُس نے وہاں جیسے بندے کو بدل کے رکھ دیا ہے۔۔ یہ وہاں اُس کے عشق میں پاگل ہے۔۔ لیکن میں اُسے زبردستی نہیں اپنا سکتا۔۔ مجھے وہ نہیں چاہیے اُس کا محبت بھرا ساتھ چاہیئے۔۔

وہ بس بولے جارہا تھا۔۔ وہ رو رہا تھا۔۔ اور وہ چپ چاپ سن رہی تھی۔۔

کہ ہانیہ واش روم سے نکل آئی۔۔ مالی نے کال کٹ کر دی تھی۔۔

کس کا فون تھا۔۔؟؟ ہانیہ نے پوچھا تھا۔۔

پتہ نہیں۔۔ شاید وہاں کی تھی۔۔ لیکن بند ہو گئی ہے۔۔

اُس نے فون ہانیہ کے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔۔

اتنے میں ہانیہ کے ڈرائیور کی کال آگئی وہ دروازے پہ پہنچ چکا تھا۔۔

Classic Urdu Material | by Huraira Jammi

Badlay hen Hum Masoom Ki Thra (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ہانیہ اُسے خدا حافظ کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔۔

وہ جو اپنے پہ ضبط کیے بیٹھی تھی ایک دم پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔ وہ اُسے اتنا چاہتا ہے۔۔

اس کا تصور نہیں نہیں تھا اُسے۔۔ اب اسے سمجھ آئی کہ وہ آج رشتہ ہو جانے پہ بھی خوش

کیوں نہیں ہو سکی تھی۔۔ خوشی تو جیسے روٹھ گئی تھی اس سے۔۔

تو کیا وہ بھی وہاں سے ہی محبت کرتی تھی۔۔ لیکن اپنی اس محبت کو اُس نے اپنی نفرت سے

دبا رکھا تھا۔۔ کہ اُسے اپنا آپ بھی دھندلا ساد کھائی دے رہا تھا۔۔

اگر وہ اُسے چاہتا تھا اُسے ہر دعا میں مانگ رہا تھا تو اللہ کیسے کسی اور مرد کے لیئے اُس کے

دل میں۔۔ خوشی ڈال سکتا تھا۔۔؟؟

آج اسے افسوس ہو رہا تھا وہ جو خود کو عقل کل سمجھتی تھی۔۔

لیکن آج وہ اپنے ہاتھوں سے ہی ایک ایسے شخص کو گنوا چکی تھی جو اُسے بے انتہا چاہتا تھا۔

اگر وہ اپنی انا کو بیچ میں نہ لاتی تو شاید اس پہ یہ انکشاف بہت پہلے ہو جاتا۔۔

وہ رات کا تیسرا پہر تھا جب اس پہ پہلی بار اُس دشمن جا کی محبت کا انکشاف ہوا تھا۔۔

Classic Urdu Material

کیسا پر سکون وقت تھا۔۔۔؟؟

کیسا بے سکون انکشاف تھا۔۔!!

محبت اُس کے در کی باندی بننے آئی تھی لیکن اُس نے خود ہی اُسے دھتکار دیا تھا۔۔ اب وہ اپنی قسمت سے بھی شکوہ نہیں کر سکتی تھی۔۔

بعض دفعہ انسان کے نصیب میں بہترین نعمت لکھی ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی کی وجہ سے اُسے خود ہی کھودیتا ہے۔۔

مالی نے بھی یہی کیا تھا۔۔

لیکن اب وہ اماں کو رسوا نہیں کر سکتی تھی۔۔ ویسے بھی یہ سب وہاں کے روبرو تسلیم کرنا اُس کے لیئے ایک ہار تھی۔۔

اور اگر اب کی بار وہاں نے ہی اُسے ٹھکرا دیا تو؟؟؟ وہ تو کہیں کی نہیں رہے گی۔۔

نجانے کیا وقت تھا۔۔؟؟ جب وہ روتے روتے سوچکی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اُس کی آنکھ تہجد کے وقت کھلی تھی۔ اُس نے سونے کی کوشش کی لیکن دوبارہ نیند نہیں آئی۔۔

اُس نے اُٹھ کر وضو کیا۔۔ دو نفل حاجت پڑھے۔۔

اپنے اچھے نصیب اور قلب سکون کے لیئے دعا کی۔۔ دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے تو اشک خود بخود جاری ہو گئے۔۔

چھپ چھپ کہ اُس کی یاد

میں روتے ہیں اب جناب۔۔۔؟؟

بن بن کے کہہ رہے تھے۔۔

ہمیں اب محبت نہیں رہی۔۔۔!!

Classic Urdu Material

الیکشن کا دن آن پہنچا تھا۔ صبح سے شام تک کا وقت بہت مصروفیت میں گزرا تھا۔ وہ اور اُس کے بابا سائیں سارے دن بھاگ دوڑ میں لگے ہوئے تھے۔۔

یہ اُس کا پہلا الیکشن تھا جس کو وہ ہر قیمت پہ جیتنا چاہتے تھے۔۔ اس الیکشن سے اُن کے بیٹے کا سیاسی دور شروع ہونے والا تھا۔۔

رات تک الیکشن کارزلٹ بھی اناؤنس ہونے والا تھا۔۔ وہ رات انہوں نے جاگ کر گزاری تھی۔۔

اور پھر صبح فجر کے وقت تک سارے حلقے کا غیر حتمی رزلٹ آچکا تھا۔۔ جس میں سردار

وہاج سلطان بھاری اکثریت کے ساتھ جیت رہا تھا۔۔

اس کے بابا سائیں نے اُسے گلے سے لگا کر چومہ۔۔ وہ اس کی جیت پہ بہت خوش تھے۔۔

جس طرح اُس نے گھر گھر جا کر اپنے لیے ووٹ مانگے تھے۔۔ اُس کے بابا سائیں تبھی جان

گئے تھے کہ اس دفعہ ان کا بیٹا ہائی جیتے گا۔۔ لیکن وہ ایسی کوئی خوش فہمی اپنے بیٹے کو نہیں

دینا چاہتے تھے۔۔ کہ اُن کا بیٹا اپنی اکڑ میں آجائے اور اپنی سیٹ کے لیئے محنت کرنا چھوڑ

دے۔۔

Classic Urdu Material

وہ جانتے تھے جتنی محنت اور مشقت سے وہ یہ سیٹ حاصل کرے گا۔ اتنی ہی اُسے اس منصب کی قدر بھی ہوگی۔۔

رزلٹ سن کر وہ خوشی سے رو پڑے تھے۔۔

کیا ہوا بابا سائیں۔۔؟؟ وہ اُن کے گلے لگا ہوا تھا۔۔

کچھ نہیں۔۔ آج تمہارے دادا ہوتے تو آج خوشی سے دیوانے ہو جاتے۔۔ سیاست اُن کا جنون تھا۔۔

جب تم پیدا ہوئے تھے تو انہوں نے پیشین گوئی کی تھی۔

یاد رکھی انور پتر۔۔ میرا یہ پوتا ایک دن بہت کامیاب ہوگا۔ تمہاری کشادہ پیشانی دیکھ کر وہ تمہارا مستقبل جان گئے تھے۔۔

اچھا آپ اب رونا بند کریں۔۔ ورنہ میں بھی رو دوں گا۔۔ وہ دھمکی دے رہا تھا

ہا ہا ہا۔۔ وہ روتے روتے ہنس پڑے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

اب ہم بہت جلد اپنی ہونے والی بہو کے گھر جائیں گے۔۔ اور میں فخر سے اپنے اس ہینڈ سم پتر کے لئے رشتہ مانگوں گا۔۔ تو نے میرا سینہ چوڑا کر دیا ہے۔۔ تو نے بہت بڑی خوشی دی ہے مجھے۔۔

وہ اُسے تھکی دے رہے تھے۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔ ایسی بہت سی خوشیاں ابھی اور ملیں گی آپ کو۔۔ یہ تو ابتداء ہے ابھی۔۔ صبح اٹھ کر جشن منائیں گے۔۔

چلیں آئیں پہلے فجر کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔۔ وقت تنگ ہو رہا ہے۔۔ اُس نے انھیں وضو

کر دیا۔۔

اُن کے ساتھ نماز ادا کی۔۔ نماز مکمل کر کے

وہ انھیں اُن کے کمرے تک چھوڑ آیا تھا۔۔

اُس نے دیکھا کہ بابا سائیں کافی کمزور ہو گئے تھے۔۔ اُس نے دل میں ارادہ کیا کہ اسی ہفتے

میں وہ بابا سائیں کا کمپلیٹ چیک اپ کروائے گا۔۔

Classic Urdu Material

اور اب بابا سائیں کو اس سیاست کی مصروفیت سے دور رکھے گا۔

اُس نے ان پر کبیل دیا۔۔ ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔ کمرے کی بتی بجھائی۔۔ اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔۔

اُس کے بعد وہ اپنے کمرے میں آیا۔۔ ایک دفعہ پھر ٹی وی آن کر کے وہ خبروں کی تفصیلات دیکھ رہا تھا۔۔ اُس کے حلقہ احباب کے فون اور میسجز آرہے تھے۔۔ کچھ کارپلائی کیا کچھ کو صبح پہ ڈال کر وہ سو گیا تھا۔۔

وہ دوپہر تک سویا رہتا اگر کر موچا چا اُسے جگانے نہ آتا۔۔

چھوٹے سائیں۔۔ اُٹھیں۔۔ وہ بڑے سائیں اُٹھ نہیں رہے۔۔ میں انھیں جگانے گیا تھا۔
ان کی دوا کا وقت ہو گیا ہے۔۔

کیا کہہ رہے ہو۔۔؟؟ وہ نیند میں آنکھیں ملتا ہوا اُٹھا تھا۔

وہ بھاگ کر اُن کے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔۔

اُس نے جا کر بابا سائیں کو جھنجھوڑا۔۔

Classic Urdu Material

اُٹھیں بابا سائیں۔۔ وہ اُن کے سینے پہ ہاتھ مار رہا تھا۔۔

کرمونے ایک دفعہ پھر سے نبض چیک کی تھی۔۔

سائیں۔۔۔ سائیں۔۔۔ وڈے سائیں۔۔ دیکھیں آپ کو چھوٹے سائیں بلارہے ہیں۔۔

کرمو اُن کا ہاتھ سینے سے لگا کر رو رہا تھا۔۔

سب ملازم ہی اکٹھے ہو چکے تھے۔۔ سب اسے پکڑ کر دلاسہ دے رہے تھے۔۔ لیکن وہ کسی کے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔۔

وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔۔

اُس کے بابا سائیں اسے زندگی کی اتنی بڑی خوشی کے موقع پر اکیلے چھوڑ گئے تھے۔۔

آج وہ قومی اسمبلی میں الیکٹ ہو چکا تھا۔۔

انہوں نے ہی اسے سیاست کی الف بے سکھائی تھی۔۔ ابھی تو وہ اُن کی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھ رہا تھا۔۔ اور وہ اُسے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔

اُن کا چہرہ ویسا ہی پر سکون تھا جیسا وہ رات چھوڑ کر گیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ اُس کی کامیابی پہ رات تک بہت خوش تھے۔ ابھی تو اُن دونوں باپ بیٹے نے جیت کا جشن منانا تھا۔ وہ کیسے اپنا وعدہ ادھورا چھوڑ کر جاسکتے تھے۔؟؟

وہ اپنے آپ کو سنبھال نہیں پارہا تھا۔ کر موچا چا یوسف جان کو کال کرنے چلا گیا تھا۔ اس وقت اُس کا دماغ بھی کام نہیں کر رہا تھا۔ وہ بڑے سائیں کے جتنے دوست احباب کو جانتا تھا سب کو کالز کر رہا تھا۔

سب ملازمین اسے سنبھال رہے تھے۔ لیکن اُسے صبر نہیں آ رہا تھا۔

اتنے میں لوگ آنا شروع ہو گئے تھے۔ سب سے پہلے یوسف جان اور بی بی جان پہنچے تھے۔ ہانیہ لوگ راستے میں تھے۔ یوسف جان اسے چُپ کر وارہے تھے لیکن وہ بچوں کی طرح ہلکے ہلکے کر رہا تھا۔

آخر کو وہ بھی کمزور اعصاب کے مالک ہوں گے تھے۔ جبار صاحب نفیسہ بیگم اور ہانیہ کو لے کر پہنچ گئے تھے۔

سب نے مل کر اُسے سنبھال لیا تھا۔ اُسے الیکشن جیتنے کی مبارکباد دینے کے لیئے آئے لوگ اُس کے

Classic Urdu Material

بابائیں کی تعزیت کے رہے تھے۔۔

ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔ وہ بھی نہیں جانتا تھا کہ کس کس انسان سے اُس کے باپ کا تعلق تھا۔۔ سب ہی اسے مل رہے تھے۔۔ افسوس کر رہے تھے۔۔

آج اُس کی دنیا لٹ گئی تھی۔۔ وہ کہیں کا نہیں رہا تھا۔۔

اُسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ تدفین کے معاملات کس نے دیکھے؟؟ یوسف جان نے سب کچھ اپنے ذمے لے لیا تھا۔۔ وہ اس حالت میں نہیں تھا کہ اُس سے کوئی بھی بات کی جاتی۔۔ یہ کوئی مشورہ کیا جاتا۔۔

وہ بس چپ چاپ کونے میں بیٹھ گیا تھا۔۔ اُسے چپ لگ گئی تھی۔۔

ہانیہ بھی اُسے دیکھ کر رو پڑی تھی۔۔ اس کا کلیجہ کٹ گیا تھا۔۔

وہ اُسے دلا سہ دے رہی تھی۔۔ لیکن وہاں کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔۔ اسے آج جو درد ملا تھا۔۔ وہ صرف باپ کے جانے کا نہیں تھا۔۔ وہ بیٹھے بٹھائے یتیم ہو گیا تھا۔۔ اور یتیمی کا

دکھ تو اچھے خاصے بندے کو کھا جاتا ہے۔۔

Classic Urdu Material

آج ایک اور دکھ اُس کے اندر بکل مار کے بیٹھ گیا تھا۔ آج اُس کے چوڑے شانے ڈھلک گئے تھے۔۔

اُس کا سب سے اچھا دوست اُس کا خیر خواہ اس کا ہمدرد چلا گیا تھا۔ اور اُسے عمر بھر کا درد دے گیا تھا۔۔

ہم نے ہر طور تیرے درد کو تازہ رکھا۔۔۔؟؟

ہم نے گھر کے در و دیوار پہ لکھ دی ہائے۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہانیہ کالج آتے ہوئے آدھے راستے ہی پہنچی تھی کہ سردار انور سلطان کی اچانک وفات کی خبر ملی تھی۔۔ اُسے راستے سے ہی واپس لوٹنا پڑا تھا۔۔

اُس نے مالی کو کال کر کے بتا دیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

مالی ابھی تک کالج کے لیے نہیں نکلی تھی۔۔ ہانیہ کی کال کے بعد اُس نے بھی کالج جانے کا پلان کینسل کر دیا تھا۔۔

باپ تو اُس ایک مرا تھا۔۔ تو پھر وہ کیوں افسردہ ہو گئی تھی۔۔؟ شاید آج اُسے وہ پہلی دفعہ اپنے جیسا لگا تھا۔۔ مسکین اور یتیم بھی۔۔ آج اس کے پاس بھی کوئی نہیں بچا تھا۔۔
آج وہ تکلیف میں تھا تو چین اُسے بھی نہیں تھا۔۔

آج اُس کا دکھ وہی جان سکتی تھی۔۔ جو خود کسی درد سے گزرا ہوا ہو وہی دوسرے کا درد جان سکتا ہے۔۔

اُس نے بھی یتیمی کا دکھ جھیلا تھا۔۔
وہ چاہتی تھی کہ جا کر اسے دلا سے دے آئے۔۔ اسی بہانے اُس سے معافی بھی مانگ لے گی۔۔ لیکن پھر وہی انا بیچ میں آگئی تھی۔۔ اگر اُس نے معاف نہ کیا۔۔ دھتکار دیا تو وہ کبھی خود سے بھی نظریں نہیں ملا سکے گی۔۔ بس یہی ایک بات تھی جس نے اُس کے پاؤں جکڑ رکھے تھے۔۔

Classic Urdu Material

لیکن کیا برا تھا اگر وہ ایک دفعہ اپنے دماغ کی نہ سنتی۔۔ دل کی سن لیتی۔۔ جو صرف اور صرف اُسی کا نام پکار رہا تھا۔۔ اگر آج وہ اُس کا درد بانٹ لیتی تو شاید زندگی میں اُسے دوبارہ کسی کا درد سمیٹنے کی حاجت نہ رہتی۔۔

لیکن آخر کو وہ تھی تو ایک عورت نا۔۔؟؟؟ خود سے سوال کر کے خود ہی جواب گھڑ لینے والی ذات۔۔ اپنی عزتِ نفس کو سب سے آگے رکھنے والی۔۔ بس وہ یہی کر سکتی تھی۔۔ کہ اُس کے صبر کی دعا کرے۔۔ اُس کے باپ کی مغفرت کے لیے التجا کرے۔ وہ صرف دعا کر سکتی تھی اُس کا درد کم ہونے کی۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اپنا درد۔۔۔۔

مجھے دے دے۔۔۔

پھر۔۔۔۔

میں جانوں۔۔ درد جانے۔۔

Classic Urdu Material

دو ا جانے۔۔۔ خدا جانے۔۔۔۔۔

اٹاں اُس کو منال کے نکاح کا دعوت نامہ دینے گئی تھیں۔۔ لیکن وہاں جا کر انھیں اُس کے والد کے انتقال کی خبر ملی تھی۔

آفس میں بیٹھے بندے نے انھیں بتایا تھا کہ باس آج کل یہاں نہیں آرہے۔۔ ابھی ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔ انھیں باپ کی موت کا صدمہ ہے۔۔

اٹاں کو بھی سن کے افسوس ہوا تھا۔۔ انہوں نے وہاں سے نمبر لے کر فی الحال فون پہ

افسوس کرنے کا سوچا تھا۔۔

اٹاں اُس کا نمبر فون میں سیو کر والائی تھیں۔۔ گھر آتے ہی انہوں نے اُسے کال ملا دی

تھی۔۔

ہیلو۔۔ وہ بہت دکھی آواز میں بولا تھا۔۔

بیٹا علی بات کر رہے ہو۔۔؟؟ اٹاں نے ہیلو کے بعد کنفرم کیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اس سے پہلے کہ وہ رانگ نمبر کہہ کر کال کٹ کر دیتا۔ اُس کے ذہن میں اماں کا چہرہ ٹھہر گیا تھا۔

جی بولنے۔۔؟؟ میں بات کر رہا ہوں۔۔

بیٹا میں بات کر رہی ہوں۔۔ اماں نے ایسے تعارف کروایا جیسے وہ ویڈیو کال پہ بات کر رہا تھا۔

میں ابھی گئی تھی تمہارے گھر۔۔ وہاں پتہ چلا کہ تمہارے والد صاحب گزر گئے ہیں۔۔ بہت افسوس ہوا۔ اللہ تمہیں صبر دے۔۔ یہاں گھر پہ کب تک آؤ گے۔۔؟ میں سوچ رہی تھی تب تو افسوس کرنے آؤں گی ہی ابھی فون پہ کر لیتی ہوں۔۔

وہ اماں کے لہجے میں بسی ہوئی محبت محسوس کر کے رو پڑا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اماں اسے چپ کر وار ہی تھیں۔۔ اُس نے جلد آنے کا وعدہ کر کے فون کیا تھا۔

اماں کا بھی نجانے کیسا رشتہ بن گیا تھا اس نئے ہمسائے سے۔۔؟؟ ورنہ وہ اتنے سالوں میں کسی سے اتنا فری نہیں ہوئی تھیں۔۔

اُس کے لہجے کا ادب اس کا آنکھوں کو جھکا کر اماں سے بات کرنا بہت الگ تھا۔

Classic Urdu Material

اتنا میر کبیر ہونے کے بعد اماں نے اُس کی نظر میں نے حیائی نہیں دیکھی تھی۔۔ نہ ہی دولت کا غرور تھا۔۔

اگر اماں کا اپنا کوئی بیٹا ہوتا تو یقیناً ایسا ہی ہوتا اماں جب بھی اُس سے مل کر آتیں واپسی پہ یہی سوچ لے کر آتیں

یہ بھی سچ تھا کہ اگر رضا گیلانی کا رشتہ نہ آتا منال کے لیئے تو اماں کچھ عرصے تک خود ہی اُس سے منال کی شادی کی بات کرنے والی تھیں۔۔ انھیں لگتا تھا کہ یہ شخص مالی کو اُن کی طرح ہی سنبھال کر رکھ سکتا تھا۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ اماں اپنا یہ خیال زبان پہ لائیں۔۔ صفیہ بیگم منال کے لیئے رضا کا رشتہ لے آئیں۔۔ اور اماں اس سب کو اللہ کی رضا سمجھ کر چپ ہو گئی تھیں۔۔

صفیہ بیگم کے پر زور اسرار پہ انہوں نے رضا گیلانی کو قبول کیا تھا۔۔ کہ چلو اس طرح مالی مشال کے قریب رہے گی۔۔ تو خوش رہے گی۔۔ انھیں تو مالی کی خوشحال زندگی سے مطلب تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ جو کہتا تھا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

اب روتا ہے۔۔۔ چپ نہیں ہوتا۔۔۔

اُسے ایک ہفتہ لگا تھا اپنے آپ کو سنبھالنے میں۔۔ ہانیہ ایک ہفتے تک نفیسہ بیگم کے ساتھ اُس کے گھر جاتی رہی تھی۔ اُس نے اُسے سنبھالنے میں بہت ھیلپ کی تھی۔۔ زندگی آہستہ آہستہ اپنی ڈگر پہ واپس آگئی تھی۔۔ وہ اپنی مصروفیات میں لگ گیا تھا۔۔ اب وہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آخری قسط۔۔

دے گیا وہ مات۔۔۔

محبت میں لگا کر ورنہ۔۔۔؟؟

میں نے اس شخص سے۔۔۔

تسخیر کہاں ہونا تھا۔۔؟؟

بی اماں اُس کے نکاح کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھیں۔۔ انہوں نے اُس کے لیے بہت مہنگا
ڈریس بننے دیا تھا۔۔ کچھ کام صفیہ بیگم نے اپنے زمرہ لے لیے تھے۔۔ ڈرائیور چاچا نے بھی
اماں کا ہاتھ بٹانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔

وہ چُپ چاپ سب دیکھ رہی تھی۔۔ کبھی اُس کا دل چاہتا کہ اماں کو روک دے۔۔ اُن کے
آگے ہاتھ جوڑ کر اپنی زندگی کو قید ہونے سے بچالے۔۔

لیکن پھر اماں کی دھمکی یاد آتی تھی۔۔ اماں نے اُسے پال پوس کر جوان کیا تھا۔۔ سگی ماں
سے زیادہ محبت دی تھی۔۔ اگر وہ ان کی یہ بات نہ مانتی تو نجانے اب کی بار اماں کو کتنا دکھ
ہوتا۔۔ اور اگر اسی دکھ میں اماں کو کچھ ہو جاتا تو شاید وہ کبھی خود کو معاف نہ کر پاتی۔۔

Classic Urdu Material

ہانیہ بھی اپنی مصروفیت کی وجہ سے اُس کی طرف نہیں آسکی تھی۔۔ وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی کہ اب ہانیہ سے اُس کا زیادہ ٹاکرا ہو۔۔ وہ جب بھی ہانیہ کو دیکھتی تھی اُسے وہاں کی یاد آنے لگتی تھی۔۔ وہ اس یاد کو اپنے دل میں نہیں جگانا چاہتی تھی۔۔

اس لیے اب وہ دانستہ ہانیہ کو انکسور کر رہی تھی۔۔

رضانے اُس سے بات کرنے کے لیے کال کی تھی۔۔ لیکن اماں نے صاف منع کر دیا تھا۔۔ کہ نکاح سے پہلے مالی سے کوئی بات نہیں ہو سکتی۔۔

اور اس بات پہ بھی مالی نے شکر ادا کیا تھا۔۔ وہ خود بھی رضا گیلانی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

اُس کے نکاح میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ دن رات اب اُس کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔ وہ دن میں بے چین تھی تو رات میں بے

قرار۔۔ وہ سوتے میں اُٹھ کر رونے لگتی تھی۔۔ شاید یہ وہاں کی دعاؤں کا اثر تھا کہ اب وہ

اُس کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔ لیکن اس نے اپنے لب سی لیے تھے۔۔ وہ کسی سے کچھ

نہیں کہہ سکتی تھی۔۔

Classic Urdu Material

سنا ہے وہ راتوں کو جاگتا ہے۔۔

اُسے کہنا سوتے ہم بھی نہیں۔۔

سنا ہے وہ چھپ چھپ کے روتا ہے۔۔

اسے کہنا ہنستے ہم بھی نہیں۔۔

سنا ہے وہ ہمیں بہت یاد کرتا ہے۔۔۔

اُسے کہنا بھولے ہم بھی نہیں۔۔۔

سنا ہے وہ وفا کا دعویٰ کرتا ہے۔۔

اُسے کہنا بے وفا ہم بھی نہیں۔۔

ہانیہ اُسے صبح سے فون کر رہی تھی۔۔ وہ پچھلے دو دن سے غائب تھا۔ اُس کی ذہنی حالت

ابھی اتنی ٹھیک نہیں ہوئی تھی کہ اُسے بالکل اکیلا چھوڑ دیا جاتا۔۔

Classic Urdu Material

اس لیئے وہ اُس کو فالو کر رہی تھی۔۔ لیکن وہ نہ فون اٹھا رہا تھا نہ ہی میسج کارپلائی کر رہا تھا۔۔

شام میں کہیں جا کر وہ رابطے میں آیا تھا۔۔

اور ہانیہ اُس پہ چڑھ دوڑی تھی۔۔

کہاں تھے تم صبح سے۔۔؟؟ میں پاگلوں کی طرح فون کر رہی تھی۔۔

بس آج حویلی گیا ہوا تھا ابھی واپس آیا ہوں۔۔ آج حویلی میں باباجان کی یادوں کے ساتھ

وقت گزارنے کا دل تھا۔۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی مجھے ڈسٹرب کرے۔۔ اس لیئے

فون سائیلنٹ موڈ پہ تھا۔۔

تم پریشان نہ ہوا کرو۔۔ کچھ نہیں ہو گا مجھے۔۔ بہت ڈھیٹ ہوں میں۔۔

ہانیہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئی تھی۔۔ میں نے اس لیئے فون کیا تھا کہ تمہیں یاد

کرو اسکوں کہ مالی کا نکاح ہونے والا ہے نیکسٹ سنڈے۔۔ آئی نو یہ موقع ایسا نہیں ہے کہ

یہ بات کی جائے۔۔ لیکن میں چاہ رہی تھی کہ آپ کو ریمائنڈ کروادوں۔۔ تاکہ آپ اُس کا

نکاح تور کو اسکیں۔

Classic Urdu Material

مجھے کچھ نہیں کرنا اب۔۔ میں نے اُسے اپنی طلب سے بڑھ جڑ مانگا ہے۔۔ اگر وہ میرے نصیب میں نہیں ہے تو میں کچھ بھی کر لوں وہ مجھے نہیں مل سکتی۔۔ اب میں کچھ بھی ایسا نہیں کروں گا۔۔ ہو جانے دو اُس کا نکاح۔۔ میں اگر اپنے باپ کے بناء جی رہا ہوں تو اُس کے بناء بھی مر نہیں جاؤں گا۔۔ تم نے میری بہت مدد کی ہے۔۔

میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں چکا سکتا۔۔ لیکن آج کے بعد تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

وہ بہت ثابت قدمی سے ایک ایک لفظ بول رہا تھا۔۔ ہانیہ کے پاس اُس کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

اب میں اُس کی جستجو تو شاید رکھوں گا لیکن اسے کھوجنا اسے مانگنا بند کر دوں گا۔۔ اگر یہی میرے اللہ کی مرضی ہے تو میں اُس کی مرضی میں راضی ہوں۔۔

میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔۔ وہ اُسے آخری فیصلہ سن رہا تھا۔۔

آغازِ عشق بھی کیا خوب تھا

Classic Urdu Material

غالب کیا کہوں۔۔۔؟؟؟

پہلے تو تھی دل لگی۔۔۔

پھر دل کو جا لگی۔۔۔!!

نکاح والی رات رضا گیلانی کی ماں کی کال آگئی تھی۔۔ انہوں نے نکاح سے پہلے ایک شرط رکھی تھی کہ منال کا گھر اُن کے بیٹے کے نام ہونا چاہیے۔۔

وہ لوگ اس کرائے کے گھر کو مزید افورڈ نہیں کے سکتے۔۔ نکاح کے ایک ماہ بعد وہ سب منال والے گھر میں ہی شفٹ ہو جائیں گے۔۔

یہ شرط سن کر تو اماں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔ انہوں نے اس شرط کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔۔

اُس کی ماں نے بھی اماں کو کھری کھری سنا دی تھیں۔ کہ آپ خود تو کبھی بھی ٹپک سکتی ہیں۔۔ جاتے جاتے ہم لوگوں کا بیڑا غرق کر گئیں۔۔ تو ہم کیا کریں گے۔۔؟؟ ابھی میں

Classic Urdu Material

نے اپنی بیٹیوں کے اچھے رشتے دیکھنے ہیں۔۔ یہ گھر ہمارے نام ہو گا تو اچھے برڈھونڈنے میں آسانی رہے گی۔۔

اماں کو تو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

اگر آپ لوگوں کو ہماری شرط منظور نہ ہو تو ہمیں صبح تک بتا دیا جائے۔۔ ورنہ بیچ فنکشن کے لڑکے والے اگر اٹھ کر چلے گئے تو بہت بدنامی ہو گی لڑکی کی۔۔ اور دوبارہ رشتہ آئے گا سوچنا بھی مت۔۔ ساری عمر اسی گھر کو لے کر بیٹھی رہے گی آپ کی بیٹی۔۔

ساری رات ہے آپ لوگوں کے پاس سوچنے کے لیئے۔۔ مجھے امید ہے آپ عقل والا فیصلہ کریں گی۔۔

اماں کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔۔ انھیں لگ رہا تھا کہ اُن کے ساتھ کسی نے بھیانک مذاق کیا تھا۔۔ یہ لڑکے کی ماں نہیں ہو سکتی۔۔

اب وہ یہ بات منال کو بھی نہیں بتا سکتی تھیں۔ ورنہ وہ ابھی جا کے اُس عورت کا سر پھاڑ آتی۔۔ وہ اُس کے مزاج سے واقف تھیں۔۔ اماں نے صفیہ بیگم کو کال کی۔۔ لیکن انہوں نے فون نہیں اٹھایا تھا۔۔ رات کے اس پہر وہ انھیں مزید تنگ نہیں کر سکتی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

وہ ساری رات انہوں نے آنکھوں میں کاٹی تھی۔

انہیں لگا کہ صبح سب ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ ساری رات دعا مانگتی رہیں۔ کہ صبح یہ سب ایک مذاق نکلے۔

وہ اب تک پورے محلے میں کارڈز دے چکی تھیں۔ انہوں نے اُس کے نکاح کا بہت شاندار فنکشن رکھا تھا۔ اگر نکاح سادگی سے ہوتا تو بھی اور بات تھی۔ گھر کی بات گھر میں دب جاتی۔ لیکن یہاں معاملہ اُلٹ تھا۔

صبح ہوتے ہی انہوں نے صفیہ بیگم کو بھی کال کی تھی۔ انہیں بھی یقین نہیں آیا تھا۔

انہوں نے اماں کو ان کی بات مان لینے کا مشورہ دیا تھا۔ کیوں کہ فی الحال عزت بچانا لازمی تھا۔ گھر کا معاملہ تو بعد میں بھی حل کیا جاسکتا تھا۔

لیکن اماں نہیں مان رہی تھیں۔ آخر میں مشال کی ساس نے اُن لوگوں کو سمجھانے کی بات کی تھی۔ کہ شاید وہ اُن کی بات سمجھ جائیں۔ اور آج کے دن یہ شرط نہ رکھیں۔ یہ کام تسلی سے نکاح کے بعد بھی کیا جاسکتا ہے۔

اماں نے بھی اس بات کی تائید کی تھی۔

Classic Urdu Material

اماں نے اُسے اٹھا کر ناشتہ کروایا تھا۔ وہ خود پریشان تھی۔ اماں کی پریشانی کو کیا دیکھتی۔۔؟؟ اماں اگر اُس سے ایک دفعہ یہ بات کر لیتیں تو وہ یقیناً اسی وقت رشتے سے انکار کر دیتی۔۔

سردیوں کی وجہ سے دن کا فنکشن رکھا گیا تھا۔ وہ دس بجے ہی تیار ہونے پار لڑ چلی گئی تھی۔۔ ہانیہ اُس کے ساتھ تھی۔ اماں نے ہانیہ کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔۔ وہ ابھی تک اُمید لگائے بیٹھی تھیں کہ وہ لوگ ضرور آئیں گے۔ اس طرح اُن کی عزت خراب نہیں کریں گے۔۔

صفیہ بیگم مشال اور ہاشم لوگ سیدھا ہی شادی ہال پہنچ گئے تھے۔ وہ وہاں لوگوں کو ریسو کر رہے تھے۔۔ اماں ابھی تک گھر کی ہوئی تھیں۔۔ کہ لڑکے والوں کے چلنے کی خبر آئے تو وہ بھی گھر سے نکلیں۔۔

اماں نے عین وقت پر رضا کے گھر پھر سے کال کر کے اُن کے نکلنے کا پوچھا۔۔

Classic Urdu Material

جس پہ لڑکے کی ماں نے صاف انکار کیا کہ ہم نہیں آرہے۔۔ آپ وقت ضائع نہ کریں۔۔
اگر ہماری شرط کا پاس نہیں تو آگے کیا بنے گا۔؟؟ ہمیں اتنے ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں
میں اپنے بیٹے کا رشتہ نہیں کرنا۔۔

اب جب آپ لوگوں کو انکار کی زلت ملے گی تو پتہ چلے گا۔۔ جب لوگ آپ سے پوچھیں
گے کہ بارات کیوں نہیں پہنچی تو عقل ٹھکانے آئے گی۔۔
یہ سب کہہ کر انہوں نے فون بند کر دیا تھا۔۔

اماں کا تو سانس گٹھنے لگا تھا۔۔ وہ اپنا سینہ پکڑ کر وہیں بیٹھ گئی تھیں۔۔ ملازمہ جواں کے
ساتھ ہی رکی ہوئی تھی۔۔ اُس نے اماں کو زمین پر گرتے دیکھا تھا۔۔

اماں بے ہوش ہو گئی تھیں۔۔ وہ لڑکی باہر کو بھاگی۔۔ آس پڑوس کے دروازے بجائے۔۔
جو پہلا دروازہ اُس نے بجایا وہ وہاں کا تھا۔۔

اور اُس کی قسمت اچھی کہ وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہاں پہنچا تھا۔۔

گارڈ نے جا کر وہاں کو اطلاع دی وہ اپنے گارڈز لے کر بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔ گھر پہ اماں اور اُس
لڑکی کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔

Classic Urdu Material

ڈرائیور چاچا منال کو پارلر سے پک کرنے گیا ہوا تھا۔

اُس نے اماں کی نبض دیکھی۔۔ وہ بے ہوش ہوئی تھیں۔ اس نے جلدی سے اماں کو گاڑی میں ڈالا۔ اور قریبی ہاسپٹل لے گیا۔

فوری امداد سے اماں بچ گئی تھیں۔

وہاں ہال لوگوں سے بھرچکا تھا سب ہی لڑکے والوں کا پوچھ رہے تھے۔۔ صفیہ بیگم اور مشال لوگوں کو کوئی نہ کوئی وجہ بتا کر مطمئن کر رہی تھیں۔

ڈرائیور ہانیہ اور مالی کو بھی سیدھا ہال میں لے گیا تھا۔

وہاں پہنچ کر انھیں پتہ چلا کہ اماں ابھی نہیں پہنچی تھیں۔ اماں کے نمبر پر کال کی تو ملازمہ نے اُسے بتایا کہ ہم ہاسپٹل لے کر آئیں ہیں اماں کو۔

ڈرائیور چاچا کسی کو بتائے بناء ہی ہال سے نکل گیا تھا۔

دوسری طرف اماں کو ہوش آ گیا تھا۔ اور جو چہرہ انہوں نے سب سے پہلے دیکھا وہ ہاج کا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ اُن کے برابر میں کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا۔ اماں کو ہوش میں آتے دیکھ کر اُس نے اماں کو
سہارا دینا چاہا۔

اماں نے جیسے ہی اُس کی بانہوں کا سہارا لیا۔ وہ اُس سے چمٹ گئیں۔ اور پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگیں۔

وہ اماں کے رونے سے پریشان ہو گیا تھا۔

کیا ہوا ہے اماں۔۔۔؟؟ مجھے بتائیں۔۔

اماں اُسے روتے ہوئے ساری بات تفصیل سے بتا رہی تھیں۔۔

پھر اماں نے اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے۔۔

میری عزت اب تمہارے ہاتھ ہے بیٹا۔ میری پھول سی بیٹی کو اپنالو۔۔ اگر آج اُس کا

نکاح نہ ہوا تو وہ مر جائے گی۔ اور میں بھی زہر کھا لوں گی۔ خدا کا واسطہ ہے تمہیں۔۔

میں نہیں جانتی کہ تمہارے دل میں کوئی اور ہے یا نہیں۔۔؟؟ لیکن میری بچی کو اپنا نام

دے دو۔ وہ کبھی بھی تمہارے رستے میں نہیں آئے گی۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔۔

ہماری عزت بچالو۔۔

Classic Urdu Material

اماں اُس کے سامنے اپنی جھولی پھیلا رہی تھیں۔۔

اور وہ زار و قطار رو رہا تھا۔۔ کہ رب نے کیسے اُس کی دعا قبول کی تھی۔ اُسے یہ سب کسی معجزے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔

اُس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُس کی ماں جھولی اٹھا اٹھا کر اس سے منت کرے گی کہ اپنی محبت لے جاؤ۔۔

لیکن اماں آپ کی بیٹی کو کوئی اعتراض ہوا تو۔۔؟؟ میرا مطلب ہے وہ مجھے جانتی نہیں۔۔
پہچانتی نہیں۔۔ ایسے میں وہ کیسے نکاح کرے گی مجھ سے۔۔؟؟

تم یہ مت سوچو۔۔ میں نکاح کے بعد راضی کر لوں گی اُسے۔۔ میری بچی بڑی صابر ہے۔۔
یہ رشتہ بھی میں زبردستی کر رہی تھی اُس کا۔۔ وہ تو ابھی پڑھنا چاہتی تھی۔۔ مجھے کیا پتہ تھا
کہ میں خود اُسے جہنم میں دھکیل رہی تھی۔۔

اماں ابھی بھی رو رہی تھیں۔۔ اور ساتھ اُس کی حمایت بھی کر رہی تھیں۔

اماں آپ جانتی ہیں ابھی کچھ دن پہلے ہی میرے بابا سائیں گئے ہیں اس دنیا سے۔۔

Classic Urdu Material

میں چاہتا ہوں کہ یہ نکاح بہت خاموشی سے ہو۔۔ میں کسی کے بھی سامنے نہیں آنا چاہتا۔۔

آپ صرف یہ مہربانی کریں کہ میرا نکاح الگ جگہ پہ بٹھا کر کر دیں۔۔ میں اسی حالت میں آپ کے ساتھ جاؤں گا تو لوگ بہت سے سوال کریں گے آپ سے۔۔ کہ لڑکا کیسے بدل گیا اور باقی کی بارات کہاں ہے۔۔

آپ صرف ابھی نکاح پڑھو ادیں اور لوگوں میں خبر پھیلا دیں کہ لڑکے والوں کے ساتھ حادثہ ہوا ہے۔۔ اس لیے نکاح ہال میں نہیں ہوگا۔ ویسے بھی لوگوں کو تو کھانے سے مطلب ہوتا ہے شادی پہ۔۔۔

اماں کو اُس کی بات دل کو لگی تھی۔۔ اماں نے راستے میں ہی ہاشم کو بول کر پارٹیشن کروا دی تھی۔۔ ایک طرف سارے مرد اور دوسری طرف ساری عورتیں۔۔

ہال میں بھی کھلبلی مچ گئی تھی۔۔ لیکن اُن کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ لڑکے کی فیملی پردہ کرتی ہے اس لیے الگ الگ بٹھایا جا رہا ہے۔۔

Classic Urdu Material

ڈرائیور چاچا نے ہانیہ کو سب بتا دیا تھا تاکہ عین موقع پہ اگر منال کوئی بکھیڑا کھڑا کرے تو وہ
سنجھال سکے۔۔

کیا جنتے جائیں گے محشر میں ہم۔۔۔

اک غیر محرم کے عشق میں مارے گئے ہیں ہم۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں ہال تک پہنچ گیا تھا۔ اور پھر خاموشی سے نکاح بھی کر دیا گیا۔۔

وہ اُس کے نام لکھ دی گئی تھی۔۔ لیکن اُسے خبر بھی نہ ہوئی تھی۔۔

اُس کا ذہن تو ماؤف ہو چکا تھا۔ اُس نے نکاح نامے پہ سائن کرتے ہوئے نہ ہی نام دیکھا

تھا۔۔

جس شخص کو بن چاہئے اُس نے قبول کر لیا تھا۔ اس بات سے کیا فرق پڑتا تھا کہ اُس کا نام
کیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ تو پہلے ہی بے جان ہوئی پڑی تھی۔ نکاح نامے پہ دستخط کر کے تو سمجھو اُس کی روح قبض ہو گئی تھی۔

اماں نے ہال میں پہنچ کر صفیہ بیگم اور ہاشم کو بھی سب بتا دیا تھا۔

سب معاملات خیر و عافیت کے ساتھ طے پا گئے تھے۔

اماں نے سکون کا سانس لیا تھا۔ وہاں نکاح کے فوراً بعد وہاں سے چلا گیا تھا۔

اماں مالی کو گھر لے آئی تھیں۔ اُسے گھر چھوڑ کر وہ ہانیہ کو ساتھ لے کر وہاں کے پاس اُس کا شکریہ ادا کرنے گئی تھیں۔

جب وہ وہاں پہنچیں تو وہ بھی شکرانے کے نوافل پڑھ رہا تھا۔

ہانیہ اسے سلام پھیرتا دیکھ کر چکرا گئی تھی۔ لیکن بولی کچھ نہیں تھی۔

بیٹا تیرا بہت بہت شکریہ۔ میرے پاس کوئی ایسا لفظ نہیں جو میں تیرے لیے کہہ

سکوں۔ بس مجھ بوڑھی کی دعائیں ہیں تیرے ساتھ۔

Classic Urdu Material

یہ ہے علی اپنی منال کا شوہر۔۔ آج اللہ کے بعد اس بندے نے ہماری عزت کا جنازہ نہیں نکلنے دیا۔ ورنہ ان لوگوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔ اماں دوسری فیملی کو بددعائیں دے رہی تھیں۔۔

اماں جی ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔ اگر آپ مان جائیں تو۔۔؟؟
تم حکم کرو میرے بیٹے۔۔ اماں اُس کے لیے اب جان بھی دے سکتی تھیں۔
اماں جی نکاح ہو گیا ہے۔۔ لیکن میں چاہتا ہوں آپ اپنی بیٹی پہ کوئی زبردستی نہ کریں۔۔ یہ ساری عمر کے رشتے ہوتے ہیں۔۔ نہ ہی آپ اُسے میری کوئی تصویر دکھائیں۔۔ ناہی مجھے آپ کی بیٹی دیکھنی ہے۔۔ یہ رشتہ اللہ کی مرضی سے ہوا ہے۔۔ میں چاہتا ہوں کہ صرف آپ کی بیٹی سے فون کی حد تک رابطہ رکھوں۔۔ اور جب ہم دونوں کے دل میں ایک دوسرے کی محبت پیدا ہو جائے تو ایک دوسرے کو دیکھیں۔۔ ویسے بھی رخصتی تو آپ ایک سال تک کریں گی۔۔

تب تک ہمیں موقع مل جائے گا ایک دوسرے کو سمجھنے کا۔۔

Classic Urdu Material

اماں اُس کی بات سن کر دل سے راضی ہو گئی تھیں۔۔ اس لڑکے کی بات سن کر اپنے انتخاب کی تسلی ہو گئی تھی انھیں۔۔

جبکہ ہانیہ بوٹگوں کی طرح منہ کھولے ساری بات سن رہی تھی اُس کے پلے کچھ نہیں پڑا تھا۔۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو بیٹا۔۔ میں اپنی بیٹی کو نہ تصویر دکھاؤں گی نہ ہی کچھ اور بتاؤں گی۔۔ تم پہلے ایک دوسرے سے بات کر کے دیکھو۔۔ مجھے امید ہے اللہ بہتر کرے گا۔۔ اُس نے اگر تمہیں اُس کے لیئے چنا ہے تو اس میں ہی مصلحت ہے۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔ اماں اُس کا ماتھا چوم رہی تھیں۔۔

اماں نے ہانیہ کو چلنے کا اشارہ کیا۔۔

آپ چلیں اماں۔۔ میں ذرا اپنے ابھی ابھی ہوئے جیجو کا ٹیسٹ لے لوں کہ آیا یہ ہماری

مالی کے لیے ٹھیک بھی ہے یا نہیں۔۔؟؟

اماں ہنستے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

چلو جلدی آجانا۔ اب زیادہ تنگ نا کرنا میرے بیٹے کو۔ جاتے ہوئے اماں پھر سے وہاں
کے سر پہ پیار دے رہی تھیں۔۔

اور وہ ہانیہ کے سارے سوالوں کے جوابات سوچ رہا تھا۔ اُسے ساری کہانی شروع سے
لے کر آخر تک بتانی تھی۔۔ آخر کو اُس کے سامنے بھی ہانیہ تھی۔۔ بال کی کھال اتارنے
میں ماہر

اماں گھر واپس آئیں تو وہ کپڑے بدل کر لیٹ چکی تھی۔

کیا ہوا سو گئی ہے مالی۔۔؟؟ اماں نے اُس کے سر پہ کھڑے ہو کر کہا تھا
اُس نے آنکھوں سے بازو ہٹا کر دیکھا تھا۔۔

جاگ رہی ہوں اماں۔۔

ایک بات کرنی ہے تجھ سے۔۔ اماں نے اُس کے بستر پہ بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔

اماں نے اُسے الف سے یے تک ساری کہانی سنا ڈالی تھی۔۔

Classic Urdu Material

وہ ٹک ٹک اماں کو دیکھ رہی تھی۔ اتنا کچھ ہو گیا اور اُسے کچھ پتہ ہی نہ چلا۔ کیا وہ آج کسی نشے میں تھی۔۔

میرے سے ایک غلطی ہو گئی ہے۔ میں نے اپنی عزت بچانے کے چکر میں تیری خوشیوں کا ایک دفعہ پھر سودا کر دیا۔ علی بہت اچھا لڑکا ہے ہمارے پڑوس میں ہی رہتا ہے۔ اُس کے آگے پیچھے کوئی نہیں۔۔ بس اسی سے کہا اور وہ مان بھی گیا۔ تجھے بنا دیکھے اپنا لیا ہے اُس نے۔

مان رکھ لیا ہے میرا اُس نے آج۔۔ ورنہ آج بڑی تھو تھو ہونی تھی۔

اماں آپ ایک دفعہ مجھ سے پوچھ تو لیتیں۔ اگر یہ بھی رضا لوگوں کی طرح فراڈ نکلاتو۔؟ ارے لڑکی۔ اُس کے پاس اللہ کا دیاسب کچھ ہے۔ اور وہ فراڈ نہیں ہے۔۔

ہانیہ نے اماں کے انداز میں ہی اُسے جواب دیا تھا۔۔

میں ابھی مل کے آرہی ہوں مسٹر علی سے۔ اماں نے جلدی جلدی میں بھی بڑا ٹائٹ پیس چنا ہے تمہارے لیے۔۔ کیوں اماں۔۔؟؟ ہانیہ نے اماں کو آنکھ مار کر پوچھا تھا۔۔ اماں ہنس پڑی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

اب دیکھو نہ آج کل کے دور میں بھی ایسے مرد ہوتے ہیں کیا۔۔؟؟ جو بنا دیکھے نکاح کر لیں۔۔ اور وہ موصوف چاہتے ہیں کہ وہ رخصتی تک نہیں دیکھیں گے تمہیں۔۔ اگر تم دونوں کے لئے ایک دوسرے کے دل میں محبت جاگ گئی۔۔ تو شادی کریں گے ورنہ نہیں۔۔

ہانیہ اُس کے سر پہ کھڑی اعلان کر رہی تھی۔ اماں سے زیادہ تو وہی خوش لگ رہی تھی۔۔ تو تم کر لو اُس سے شادی۔۔ اگر وہ اتنے اچھے ہیں۔۔ مالی نے چڑ کر کہا تھا۔۔

ہائے کاش میں کر سکتی ایسا۔۔ لیکن اب تو وہ تمہارے ساتھ نکاح میں ہیں۔۔ منگنی ہوئی ہوتی تو اور بات تھی۔۔ شاید یہ کر بھی لیتی۔۔

وہ ہنس کر اُس کی بات کا جواب دے رہی تھی۔۔
مجھے تنگ مت کرو۔۔ اماں نے نجانے کس احمق کے پلے باندھ دیا ہے مجھے۔۔ اور تم اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہی ہو۔۔

اب وہ اماں کو کیسے سمجھاتی کہ اگر اماں آج اُس سے پوچھ لیتیں تو شاید وہ اماں سے بہتر بندہ ڈھونڈ کے اماں کی سامنے کھڑا کر دیتی۔۔

Classic Urdu Material

اور وہاں کو دیکھ کر اماں ہر صورت ہاں ہی کرتیں۔۔

محبت بری ہے، بری ہے محبت۔۔۔

کہے جارہے ہیں، کیے جارہے ہیں۔۔۔

ہانیہ گھر پہنچی تو اُس کے اپنے لیے بھی ایک سر پر اُتر تیار تھا۔۔ رضوان بیگ اور روحان بیگ
دونوں اُن کے گھر پہنچے ہوئے تھے۔۔

وہ لوگ لاہور کسی کام سے آئے تھے۔۔ اور وارث جان کے اسرار پہ وہ لوگ حویلی ملنے
چلے آئے تھے۔۔

رضوان بیگ ہانیہ کو دیکھ کر خوش ہو گئے تھے۔۔

سویٹ ہارٹ تمہارے آنے سے حویلی میں رونق آگئی ہے۔۔

وہ اُس کے سلام کے جواب میں چٹکلہ چھوڑ رہے تھے۔۔

وہ ہنس پڑی تھی۔۔ وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے۔۔

Classic Urdu Material

رات وہیں قیام کرنا تھا انھیں۔۔

اگلی صبح وہ لوگ ناشتہ کر کے نکل گئے تھے۔۔ ہانیہ سو کر اٹھی تو سب لوگ نیچے لاؤنج میں بیٹھے خسر کر رہے تھے

اداجان نے اسے اپنے پاس بٹھا کر پیار کیا تھا۔۔ بھئی ہمیں پتہ بھی نہیں چلا کہ ہماری بیٹی اتنی بڑی ہو گئی ہے۔۔ نفیسہ بیگم اُسے بتا رہی تھیں کہ رضوان بیگ اسے اپنے بیٹے روحان کے لیئے مانگ گئے تھے۔۔

اداجان کو اور کیا چاہیے تھا بھلا؟؟ بیٹا بھی بیورو کریٹ اور داماد بھی۔۔

وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے۔۔ کسی کو بھی اس رشتے پہ کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔

وہ بھی سب کی باتیں سن کر مسکرا دی تھی۔۔ اس نے زندگی میں آگے بڑھ کر اپنے نام کی خوشیاں حاصل کرنے کا فن سیکھ لیا تھا۔۔

اور روحان تو اسے دل و جان سے چاہتا تھا۔۔ انکار کی کوئی وجہ ہے نہیں بنتی تھی۔۔

Classic Urdu Material

سب اُسے اُٹھ کر گلے لگا رہے تھے۔۔ کہ اُس نے ایک مشرقی بیٹی ہونے کا ثبوت دیا تھا
آج۔۔

میں کل فون کر کے رضوان بیگ کو بول دوں گا کہ اگلے ہفتے آکر رسم کر لیں۔۔ اور شادی
وارث جان کے ساتھ ہی کر دیں گے۔۔ ابھی قریب ایک سال پڑا ہے۔۔

کیا خیال ہے۔۔ انہوں نے باقی سب کی طرف دیکھا تھا۔۔ اور سب نے ہاں میں ہاں ملا دی
تھی۔۔

ہانیہ شرماتے ہوئے وہاں سے اُٹھ گئی تھی۔۔۔

وہ یہ خبر خود جا کر سب سے پہلے روحان کو دینے والی تھی۔۔ جس شخص کی محبت نے اُسے
بدلا تھا آخر کو اتنا حق تو اُس کا بنتا تھا۔۔

اُسے کہنا بدل گئی ہوں میں۔۔۔

یہ بھی کہنا کہ تم نے بدلا ہے۔۔۔!!!

۔ آج ان دونوں کے نکاح کو چھ ماہ ہو گئے تھے۔۔۔ مالی کی طرف سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔۔۔ وہ جب کالج گئی ہوتی تو وہ اماں سے اکثر ملنے آ جاتا تھا۔۔۔ یا کبھی اماں اُسے ملنے چلی جاتیں۔۔۔

اماں جیسے جیسے اُسے جان رہی تھیں۔۔۔ اُس کی گرویدہ ہوتی جا رہی تھیں۔
وہ بھی اماں میں اپنی بے بے ڈھونڈ بیٹھا تھا۔۔۔ اُن کے پاس بیٹھ کر اُسے یہی لگتا تھا کہ وہ اپنی گاؤں کی حویلی میں اپنی بے بے کے پاس بیٹھا ہو۔۔۔

اُس نے بی اماں کو اپنا اصلی نام عہدہ سب بتا دیا تھا۔۔۔ اور چھپانے کی وجہ یہی بتائی تھی کہ کہیں اماں اسے کوئی دو نمبر وڈیرہ نہ سمجھ لیں۔۔۔ لیکن اب رشتہ داری میں جھوٹ بولنا مناسب نہیں تھا۔۔۔

لیکن مالی کے لیے ابھی بھی وہ صرف علی تھا۔۔۔

آج اس نے بہت ہمت کے بعد مالی کو کال ملانے کا سوچا تھا۔۔۔ اُسے اُس کی بہت یاد آرہی تھی۔۔۔ یاد تو وہ اُسے ہر وقت رہتی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اب وہ بھی بہت مصروف رہتا تھا۔ نئی نئی حکومت بنی تھی۔ اُس کو سسٹم کو سمجھنے میں وقت درکار تھا اس لیے وہ بہت توجہ سے سب کچھ سیکھ رہا تھا۔ بابا سائیں کے جانے کے بعد کر موچا چا اُس کا استاد ہو گیا تھا۔

آخر کو کر مونے اُس نے باپ کے ساتھ بیس سال کا عرصہ گزارا تھا۔ اُس نے بڑے سائیں کی سیاست کو قریب سے دیکھا تھا۔

شام کا وقت تھا۔ جب اُس نے مالی کو کال ملا دی۔

وہاج: ہیلو۔۔۔ کیا آپ مس منال بات کر رہی ہیں۔۔۔؟؟

منال: جی ہاں۔۔۔ مختصر جواب۔۔۔

وہاج: میں علی بات کر رہا ہوں۔۔۔ سوری چھ ماہ لگ گئے مجھے خود میں ہمت پیدا کرتے

ہوئے۔۔۔ آج کامیاب ہوا ہوں۔۔۔

منال: معذرت کے ساتھ میں ابھی بھی آپ کو اس ہمت کی داد نہیں دے سکتی۔۔۔

وہاج: میں نے سوچا کہ ہمیں تھوڑی بہت بات چیت کرنی چاہیے۔ تاکہ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں۔۔۔

Classic Urdu Material

منال: میرا خیال ہے ساری زندگی پڑی ہے ایک دوسرے کو سمجھنے میں۔۔ ابھی ایسا کیا خاص ہے؟؟

وہاج: وہ تو ٹھیک ہے۔۔ لیکن پھر بھی انسان کو ایک دوسرے سے انڈر اسٹینڈنگ تو ڈیولپ کرنی چاہیے۔۔

منال: لیکن میں ابھی ذہنی طور پہ تیار نہیں ہوں۔۔
وہاج: چلیں آپ بتادیں۔۔ جب آپ ذہنی طور پہ تیار ہوں گی ہم تب بات کر لیں گے۔۔
منال: اُس کے لیے آپ کو اگلے جنم کا انتظار کرنا پڑے گا۔۔

وہاج: ہا ہا ہا۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔ منال کا کلیجہ کٹ گیا تھا۔ اس شخص کی ہنسی بھی وہاج جیسی تھی۔۔

وہاج: میرا خیال ہے کہ ہمیں جلدی رخصتی کروالینی چاہیے آپ کا کیا خیال ہے؟
منال: میرا خیال اس سے مختلف ہے۔۔ میں ابھی پڑھائی مکمل کر رہی ہوں۔۔ اگلے ماہ میرے فائنل اگزمز ہیں۔ ابھی بھی میں پڑھ رہی تھی۔۔ آپ نے ڈسٹرب کر دیا۔۔

Classic Urdu Material

وہ ابھی بھی لحاظ نہیں رکھتی تھی۔۔ ویسی کی ویسی ہی تھی۔۔

وہ مسکرایا تھا۔۔ آپ پڑھ لیں۔۔ ہم پھر بات کر لیں گے۔۔

میرا خیال ہے ہمارا بات کرنا بے کار ہے۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ دوبارہ فون کرے۔۔

کیا آپ اس نکاح سے خوش نہیں ہیں۔۔؟ کیا آپ کی اماں نے آپ سے زبردستی کی ہے۔۔؟

وہ دل ہی دل میں اُس کی ناں کے لیے دعا کر رہا تھا۔۔

اگر یہی سوال میں آپ سے پوچھوں کہ آپ ایسے کسی بھی لڑکی کو دیکھے بنا اپنا جیون سا تھی بنا سکتے ہیں۔۔؟؟ آپ کو خود سوچ کر عجیب نہیں لگتا۔۔؟؟

اس میں عجیب کیا ہے۔۔؟؟ یہ تو بہت نارمل ہے۔۔ میرا اس بات پہ یقین ہے کہ اللہ نے ہمیں ایک دوسرے کے نصیب میں بہت پہلے لکھ دیا تھا۔۔

ہم کہیں بھی ہوتے۔۔ ہمارا ملنا ٹل تھا۔۔

Classic Urdu Material

کیا آپ کو یقین نہیں۔۔؟؟

اب وہ اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔

ہممم۔۔۔ پتہ نہیں۔۔ میں اس نکتہ پہ اب نہیں سوچتی۔۔

کیا آپ کی زندگی میں میرے سے پہلے کوئی اور تھا۔۔؟؟ کیوں کہ کورے کاغذ پہ جو تحریر چاہے لکھ دو وہ سچ جاتی ہے۔۔ میرے دل میں تو کوئی نہیں تھا۔۔ اس لیے آپ کا نام اتنی آسانی سے نقش ہو گیا بنا آپ کو دیکھے۔۔

لیکن لگتا ہے آپ کے دل کا حال الگ ہے۔۔

وہ اُسے کھوج رہا تھا۔۔

اور اگر میں کہوں کہ ہاں ایسا ایک نام ہے جو نہ چاہتے ہوئے بھی میرے دل پہ نقش ہو گیا تھا بلکہ ہے۔۔ میں اُس سے اپنا پیچھا نہیں چھڑا سکی۔۔ اس کا عشق آسیب کی طرح چمٹ گیا ہے مجھے۔۔ اور شاید میں ساری زندگی اُسے نابھول سکوں۔۔

وہ بے بس ہو کر سب کچھ اُگل گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

تو کیا آپ نے کبھی اُس شخص کو یہ سب بتایا ہے؟؟ اگر اتنی محبت تھی آپ دونوں کی بلکہ عشق تھا۔۔ تو پھر آپ دونوں نے شادی کیوں نہیں کی۔

ہا ہا ہا ہا ہا۔۔ بہت بے جان اور پھکی سی ہنسی اس کے لبوں سے نکلی تھی
بس یہ ایک لمبی کہانی ہے۔۔ پھر کبھی بتاؤں گی۔۔ اگر ہمارا ساتھ رہا تو۔۔
وہ پھر ڈول گئی تھی۔۔

کیا میں اُس حضرت کا نام پوچھ سکتا ہوں۔۔
وہ اُس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔ اس کا دل اچھل کر حلق تک آ رہا تھا خوشی کے مارے۔۔

آپ نام جان کر کیا کریں گے۔۔؟؟

ارے اُس کا نام مٹا کر اپنا نام لکھوں گا آپ کا دل پر۔۔

یہ اتنا بھی آسان نہیں ہے۔۔ جتنا آپ سمجھ رہے ہیں۔ میں آپ کی بہت عزت کرتی
ہوں۔۔ آپ نے جس طرح ہمارا ساتھ دیا ہے۔۔ لیکن محبت نہیں ہے۔۔ نہ کبھی ہوا سکے
گی۔۔

Classic Urdu Material

وہ اُس کے دل سے اترنا چاہتی تھی۔۔

میں آپ سے بے ایمانی نہیں کرنا چاہتی۔۔ لیکن میں کیا کروں میرے بس میں کچھ نہیں ہے۔۔ میں جب آپ کو دیکھوں گی تو آپ کو نہیں۔۔ آپ کے چہرے پہ اُس کو دیکھوں گی۔۔ میں جب آپ کو پکاروں گی تو درحقیقت اُس کو پکاروں گی۔۔ میں جب آپ کو ہاتھ لگا کر چھونا چاہوں گی تو وہ آپ نہیں وہ ہوگا۔۔

کیا آپ ایسی بددیانت لڑکی کے ساتھ رہنا پسند کریں گے۔۔

وہ اُس کی محبت کی انتہا دیکھ کر رو رہا تھا۔۔

ہاں۔۔ میں پھر بھی آپ کے ساتھ رہنا پسند کروں گا۔۔

وہ بھی اڑ گیا تھا۔۔

جو لڑکی اپنی بددیانتی اپنی بے وفائی اپنے منہ سے بتا رہی ہے اگر وہ زندگی میں کبھی مجھ سے ایک لمحہ کے لیے بھی محبت کر لے گی تو میرے لیے تو وہی کافی ہوگا۔۔

میرا ایک کام کریں۔۔ وہ اُس سے التجا کر رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

جی حکم کریں۔۔ وہ بھی جان ہتھیلی پہ لیے بیٹھا تھا۔۔

آپ مجھے کل ہی رخصت کر کے لے جائیں۔۔ میں بھی تو دیکھوں کتنا حوصلا ہے آپ کا۔۔

وہ بھی ہمیشہ کی طرح اڑ گئی تھی۔۔

بلکہ آپ کیا لینے آئیں گے۔۔ میں خود ہی کل اماں کو لے کر آ جاؤں گی۔۔؟؟ چلے گا۔۔؟؟

وہ اُسے مزید حیران کر گئی تھی۔۔

چلے گا کیا۔۔ دوڑے گا۔۔

وہ بھی کہاں رکنے والا تھا۔۔

تو بس ٹھیک ہے کل رات میں رخصت ہو کر آپ کی طرف آ جاؤں گی۔۔

اُس نے ٹھک سے فون بند کر دیا تھا۔۔

کبھی عرش پر کبھی فرش پر۔۔۔

کبھی اُن کے در کبھی در بدر۔۔۔

غم عاشقی تیرا شکریہ۔۔۔

ہم کہاں کہاں سے گزر گئے۔۔۔؟؟

وہ رات اُس نے اماں کو منانے میں لگادی تھی۔۔ اماں کی بات اُس کے پلے نہیں پڑھ رہی تھی۔۔

مالی پاگل ہو گئی ہے کیا۔۔؟؟

ایسے کونسی لڑکی رخصت ہو کر جاتی ہے۔۔؟؟

میں جاتی ہوں نہ اماں۔۔ اور جاؤں گی۔۔ آپ چھوڑ کر آئیں گی تب بھی اور اگر نہیں۔۔ تب بھی۔۔

میں آپ کو بتا رہی ہوں۔۔ میں نے انھیں کل رات کا کہا ہے۔۔ اور میں ہر صورت جاؤں گی۔۔ وہ بضد تھی۔۔

اگر کل نہیں تو پھر کبھی نہیں۔۔ ساری عمر اسی دہلیز پہ بیٹھی رہوں گی۔۔

Classic Urdu Material

وہ اپنا فیصلہ سنا کر چلی گئی تھی۔۔

اماں نے وہاں کو فون کر دیا تھا۔۔

کوئی بات نہیں اماں آپ انہیں لے آئیں۔۔ میں خود آتا انہیں لینے کے لیے۔۔ لیکن اُن کی ضد ہے کہ وہ خود چل کر آئیں گی۔۔

ویسے بہت ضدی ہے آپ کی بیٹی۔۔

وہ اپنی خوشی کا خود اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔

چلو ٹھیک ہے بیٹا جیسے تم کہو۔۔

اماں نے ہار مان لی تھی۔۔

آپ فکر نہ کریں اگر آپ اس بات پہ کڑھ رہی ہیں کہ رخصتی دھوم دھام سے نہیں ہو

گی۔۔ تو کوئی بات نہیں ہم ولیمہ شاندار کر لیں گے۔۔

اب تو یہی ہو سکتا ہے۔۔

Classic Urdu Material

وہ اماں سے بات کر کے اپنے کمرے میں آگئی تھی۔ اُس نے اپنے لیے کل کا جوڑا نکالا۔ وہ کیا پہن کر جائے گی۔

اور پھر سفید فروک اور ریڈ دوپٹہ پہ اُس کی انگلیاں رک گئیں۔ ہاں یہی پہن کر جاؤں گی جو پہلی دفعہ وہاں سے ملنے گئی تھی تو پہنا تھا۔ اس دن بھی کوئی برباد ہوا تھا۔ کل بھی کوئی اسی رنگ کی وجہ سے برباد ہوگا۔

۔ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ آخری بار۔ کیوں کہ کل سے وہ اُس شخص کو خون کے آنسو رلانے کے عہد کر چکی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
تجھے عشق ہو۔۔۔۔
پھر یقین ہو۔۔۔۔

اسے تسبیح میں پڑھا کرے۔۔۔
پھر میں کہوں کہ عشق ڈھونگ ہے۔۔

Classic Urdu Material

تو نہیں۔۔۔ نہیں کیا کرے۔۔۔

وہ تو صرف اُسے تنگ کرنے کے لیے اتنی بحث کر رہا تھا۔۔ صرف اس کیامنہ سے اپنا نام سن کر اپنی رات حسین کرنا چاہتا تھا اُسے کیا معلوم تھا کہ وہ اس سب میں سیریس ہو جائے گی۔۔

چلو یہ بھی اچھا تھا کہ وہ خود آرہی تھی۔۔

اُس کے پاس وقت بہت کم تھا۔۔ آفس کاسیٹ آپ ہٹا کر گھر کاسیٹ اپ لگانے میں۔۔

اُس نے کال بند ہوتے ہی کر مو کو کال کر کے دوسرے گھر سے کافی سارا سامان اٹھوا لیا تھا۔ اس دفتر کے سیٹ اپ کو صبح تک اس اُس کی ٹیم نے بالکل ختم کر کے ایک گھر میں بدل دیا تھا۔۔

اب کام تھا تو صرف ڈیکوریشن کا۔ اس نے دروازے سے کمرے تک سارا رستہ ایک

دفعہ پھر پھولوں سے بھر دیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

پھولوں کی راہداری دیکھ کر اُسے وہ یاد آگئی تھی۔ سفید کپڑوں میں ان لال پھولوں پہ چلتی ہوئی۔

اے کاش وہ اس سے درخواست کر سکتا کہ وہ سفید رنگ پہن کر آئے۔ لیکن کیا وہ پہن کر آتی۔؟ دل نے نہیں میں جواب دیا تھا۔

لیکن دل کا کیا ہے۔۔ معصوم سی خواہش تو جبر سکتا ہے نہ۔۔؟؟
اور پھر اماں نے گھر سے نکلنے سے دس منٹ پہلے اُسے کال کر کے آنے کی اطلاع دی تھی۔

آج اُس نے بھی سیاہ رنگ ہی پہنا تھا۔
وہ کمرے میں کھڑکی سے لگ کر کھڑا تھا۔ جہاں سے سامنے کا گیٹ صاف دکھائی دیتا تھا۔

گیٹ کھلا اور وہ اندر داخل ہوئی۔ گیٹ پہ بکھرے پھول دیکھ کر وہ لمحہ بھر کو رک گئی تھی۔ لیکن آج ان پھولوں کو مسلتی ہوئی جا رہی تھی۔

Classic Urdu Material

وہ اُسی سفید رنگ میں تھی۔۔ رات کا وقت۔۔ اور وہ چودویں کا چاند معلوم ہو رہی تھی۔۔
اُس کے پیچھے پیچھے اماں چلتی آرہی تھیں۔۔ لیکن اُسے صرف وہی دکھائی دے رہی
تھی۔۔

آج وہ اُس دن سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔ سنا تھا لوگ ہجر میں کمزور اور لاغر ہو
جاتے ہیں لیکن وہ تو نکھر گئی تھی اُس کے ہجر میں۔۔
آج وہ اُسے بہت عرصے بعد دیکھ رہا تھا۔۔

اماں آپ جائیں۔۔ میری فکر نہ کریں۔۔ وہ وہیں سے اماں کو رخصت کر رہی تھی۔۔

اُس نے اماں کو جاتے ہوئے دیکھا تھا اور دل ہی دل میں اس کی ذہانت کی تعریف کر گیا تھا

وہ اندر کمرے تک آچکی تھی۔۔ اُس نے دروازہ کھولا۔۔ کمرے کی لائٹ بند تھی۔ اُس

نے لائٹ آن کی کمرہ بھی لال گلاب سے سجا ہوا تھا۔۔ بیڈ پہ پھولوں کا کراؤن بنایا گیا تھا۔۔

--

لائٹ آن کر کے جیسے ہی وہ پلٹی وہ اُس سے سامنے کھڑا تھا۔۔

Classic Urdu Material

اُس کے بلکل سامنے۔۔ وہ پلٹتے ہوئے اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔ اور جھٹکے سے دور
ہٹی تھی جیسے چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا ہو۔۔

تم۔۔ آپ۔۔؟؟؟ وہ یقین نہیں کر پائی تھی۔۔

ہاں میں۔۔؟؟ کیوں تم کسی اور کے چکر میں آئی تھیں۔۔؟؟

وہ اُس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

منال کے ہاتھوں میں پسینہ آنے لگا تھا۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر پیچھے ہٹ رہی تھی۔۔

وہ۔۔۔ میم۔۔ میں۔۔۔ علی۔۔۔ وہ کہاں ہے۔۔؟؟

وہ اُسے شانوں سے تھام کر آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔

وہ آئینے میں دیکھو۔۔ علی۔۔۔ نظر آ رہا ہے کیا۔۔؟؟

وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔

کیا ہو امیری جان۔۔ اس قدر سہمی ہوئی کیوں ہو۔۔؟؟

Classic Urdu Material

میں ہی علی ہوں۔۔ میں ہی وہاں ہوں۔۔ سردار وہاں سلطان۔۔

فون پہ کیا کہہ رہی تھیں تم۔۔؟؟

وہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

ککک۔۔ کچھ نہیں۔۔ میں بھلا کیا کہوں گی آپ سے۔۔؟

وہ نظریں چراہی تھی۔۔ اُس کے ہاتھوں کا لمس اُسے پاگل کر رہا تھا۔۔

وہ اپنے آپ کو چھڑانا چاہ رہی تھی لیکن آج بھی اُس کے ہاتھوں کی گرفت اتنی ہی مضبوط تھی۔۔

آریو شیور۔۔؟؟ تمہیں آج بھی کچھ نہیں کہنا۔۔؟؟

وہ اُس کا رخ اپنی طرف کر رہا تھا۔۔

"کچھ وقت میری آنکھ سے او جھل رہے ہو تم۔۔"

کچھ وقت میری عمر میں شامل نہیں رہا۔۔"

Classic Urdu Material

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انکشاف کر رہی تھی۔۔

اُس نے اُسے کس کر بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔

وہ اُس کے بائیں کان کی لوپر اپنے ہونٹ رکھ رہا تھا۔۔

منال کو لگا اُس کا سانس بند ہو جائے گا۔ اس کے بدن کی تپش آج اُسے بھسم کر دے گی۔۔۔

اب وہ اس کے کان میں ہولے سے سرگوشی کر رہا تھا۔۔

اگر یہ کہہ دو بغیر میرے

نہیں گزارہ تو میں تمہارا

یا اُس پہ مبنی کوئی تاثر

کوئی اشارہ تو میں تمہارا۔۔

Classic Urdu Material

غرور پرور انا کا مالک

کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے

اک نام بھی پکارا تو میں تمہارا

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلو

میں جیسے چاہوں لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میرے

اگر میں ہارا تو میں تمہارا

تمہارا عاشق تمہارا مخلص

تمہارا سا تھی تمہارا اپنا

رہا نہ ان میں سے کوئی

دنیا میں جب تمہارا تو میں تمہارا

Classic Urdu Material

تمہارا ہونے کا فیصلہ میں نے

اپنی قسمت پہ چھوڑا

اگر مقدر کا کوئی ٹوٹا

کبھی ستارا تو میں تمہارا

یہ کس پہ تعویذ کر رہے ہو

یہ کس کو پانے کے ہیں وظیفے

تمام چھوڑو بس ایک کر لو

جو استخارہ تو میں تمہارا۔

اگر یہ کہہ دو بغیر میرے

نہیں گزارہ تو میں تمہارا

یا اس پہ مبنی کوئی تاثر

کوئی اشارہ تو میں تمہارا۔

Classic Urdu Material | by Huraira Jammi

Badlay hen Hum Masoom Ki Thra (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ اُس کے کانوں میں اپنی محبت کا رس گھول رہا تھا۔۔ وہ ایک دم ساکت ہو گئی تھی۔۔ اسے لگازمین کی گردش رک گئی ہے۔
اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔؟؟

وہ مبہوت سی ہو کر اُسے تک رہی تھی۔۔

ہاں۔۔ اس سے بھی زیادہ۔۔

میں نے ان گزرے سالوں میں تمہیں ہر دعا میں مانگا ہے۔۔

ایک لمحے کو مجھے لگا تم مجھ سے دور جا رہی ہو۔۔ لیکن وہ ذات تو مجھے ہر دن تم سے ملانے میں لگی ہوئی تھی۔۔ میرا ہر رستہ تمہارے در کی طرف بن رہا تھا۔۔

میں ایک پتلے کی طرح چُپ چاپ اس رستے پہ چل رہا تھا بس۔۔

Classic Urdu Material

اور آج دیکھو۔۔ اپنی منزل پہ پہنچ گیا ہوں۔۔ تم ہو میری زندگی۔۔ میری منزل۔۔ میری مالی۔۔

وہیل اُس کی زندگی کے خوبصورت پل تھے۔۔

اب تم بھی کچھ کہو۔۔ میرے کان ترس گئے ہیں۔۔

میمیم۔۔ میں کیا کہوں۔۔؟؟ پہلے مجھ جیسی اناڑی کو محبت کا درس سکھایا۔ اور پھر ہاجر کی ایسی سزا دی۔۔ کہ میرا خون تک نچوڑ لیا۔۔

ایسی بد عادی مجھے کہ میں نے اپنا وجود تک کھو دیا۔۔

بہت ظالم ہو تم۔۔ میری روح کو قید کر کے مجھے اڑان بھرنے کے لیئے چھوڑ دیا۔۔ بھلا کوئی اپنی روح کے بناء بھی جی سکتا ہے۔۔؟؟

اپنی محبت میری جھولی میں ڈال کر خود ر فوچکر ہو گئے۔۔ مجھے ایسا ٹڑپایا۔ کہ دن رات تمہارے نام کی مالا جھپتی رہی۔۔ اور تمہارے پتھر دل پہ ذرا اثر نہیں ہوا کہ ایک نظر مڑ کر دیکھ لیتے کہ میں جی بھی رہی ہوں۔۔ یہ مر گئی۔۔ اور سوچو اگر تمہارا یہ ہاجر سچ میں میری جان لے لیتا۔۔؟؟؟

Classic Urdu Material

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی وہ اُس کے ہونٹوں پہ اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا۔

میں ایسے تھوڑی مرنے دے سکتا تھا اپنی جان کو۔

میں ہر لمحہ وہاں تھا۔ تمہارے آس پاس۔ تمہاری فکر میں۔ تمہاری چاہ میں۔
تمہاری جستجو میں۔

میں کبھی بھی تم سے غافل نہیں رہا۔

لیکن تمہارے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ تمہارے دل میں خود ہی میرے

نام کی محبت جاگے۔ ایسی محبت جس میں سراب نہ ہو۔ عشق کا ایسا سورج طلوع ہو جس

کے بعد کبھی شب نہ ہو۔ اور جس روشنی میں تمہیں صرف اور صرف میری ذات دکھائی

دے۔

ازل سے ابد تک۔

اور دیکھو آج وہ دن آگیا۔

وہ اُس کی بانہوں کے گھیرے میں تھی۔ اور اُس کا گھیرا مزید تنگ ہوتا جا رہا تھا۔

Classic Urdu Material

اُسے لگا وقت ٹھہر جائے۔۔ یہ پل یو نہی ساکت ہو جائیں۔۔

اُسے وہاں کی سانسوں کی گرمی اُسے مدھوش کر رہی تھی۔۔

مجھے جانے دیں۔۔ اماں میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ میں رات میں لوٹ آؤں گی۔۔

وہ اپنے آپ کو اُس کی گرفت سے آزاد کر رہی تھی۔۔

اماں خود چھوڑ کر گئی ہیں تمہیں۔۔ میں اتنا بھی پاگل نہیں۔۔

وہ اُسے جکڑ رہا تھا۔۔

ارے آپ کو کیا پتہ۔۔؟

وہ اس سے نظریں نہیں مل رہی تھی۔۔

یہ وہاں کا گھر ہے۔۔ وہاں کا دل ہے۔۔ یہاں لوگ آتے اپنی مرضی سے ہیں۔۔ اور جاتے

میری مرضی سے ہیں۔۔۔

اب تم آئی خود ہو پورے دل سے اپنی مرضی سے۔ میں تو تمہیں لینے نہیں گیا تھا نا۔۔؟؟

Classic Urdu Material

تو اب تم تب جاؤ گی جب میں چاہو نگا۔ اور میں اتنی آسانی سے نہیں چاہوں گا۔

اُس کے لیئے تمہن مجھے راضی کرنا پڑے گا۔

اُس نے اپنے بازو کھول دیئے تھے۔

وہ جانے کے لئے آزاد تھی۔ لیکن وہ ایک قدم بھی نہیں ہلی تھی اپنی جگہ سے۔

اب وہ اُس کے سینے سے خود چمٹ رہی تھی۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔ آپ کی رضا آپ کی مرضی کے بناء۔

میں یہی رہوں گی۔ جب تک میری یہ سانس نہ رک جائے۔

وہ ہنس دیا تھا۔ اسے شانوں سے پکڑ کر اُس نے اُسے پھولوں سے سجے بیڈ پہ بٹھا دیا تھا

اگر اجازت ہو تو میں لائٹ آف کر دوں۔؟؟ وہ اُس سے اجازت لے رہا تھا۔

اجازت ہے۔ وہ مسکرا کر اُسے اجازت دے رہی تھی۔

لیکن پہلے میری منہ دکھائی۔؟؟ وہ منہ چھپائے بناء ہی منہ دکھائی مانگ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

میں نے تو کچھ لیا ہی نہیں۔۔ جلدی میں کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ تمہارے شایانِ شان کیا لوں۔۔؟؟ تم نے بھی تو اتنی جلدی مچائی ہوئی تھی۔۔ ابھی میرے خیال میں تو چھ ماہ پڑے تھے رخصتی میں۔۔

وہ کان پکڑ رہا تھا۔۔

کیا ادھار نہیں کر سکتی۔۔؟؟ منہ دکھائی ولیمہ پہ لے لینا۔۔

وہ اٹھک بیٹھک کر رہا تھا۔۔

اور وہ کھکھلا کر ہنس رہی تھی۔۔

چلو کیا یاد کرو گے۔۔؟؟ معاف کیا آپ کو۔۔ لیکن ولیمہ پہ سب سے پہلے منہ دکھائی لوں گی۔۔

وہ بھی ہنس پڑا تھا۔۔

اُس نے اُٹھ کر کمرے کی بتی بند کر دی تھی۔۔

کمرے میں گلاب کے تازہ پھولوں کی مہک تھی۔

Classic Urdu Material

اُن کے لفظوں کی کی شربنی تھی۔ اُن کی اکھڑی سانسوں میں خمارى تھی۔ اُن کے لہجوں
میں سرشارى تھی۔۔ محبت تھی۔۔ رفاقت تھی۔۔ اور سب سے بڑھ کر اُن کے پاک
رشتے میں رحمت تھی۔۔ ایک طرف رات جوان ہو رہى تھی دوسرى طرف دو قلب یک
جان ہو رہے تھے۔۔ اُن کی ذات دو سے ایک ہو رہى تھی۔۔ اُن کی ادھورى ذات مکمل ہو
رہى تھی۔۔

تمہیں معلوم ہے جاناں۔۔؟؟

میں اکثر رات کو تنہا۔۔

ادھور ابیٹھ کر تم کو۔۔

مکمل سوچتا رہا ہوں۔۔۔

وہ صبح دیر تک سوئی رہى تھی۔۔ شاید اور بھی سوئی رہتى اگر وہ اُسے نہ اٹھاتا۔۔

Classic Urdu Material

کمرے میں ابھی ابھی اندھیرا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

--

اٹھ جاؤ رانی صاحبہ۔۔! میں کب سے جناب کا انتظار کر رہا ہوں۔۔ بھوک لگ رہی ہے

بہت۔۔

وہ نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔ اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔

اُس نے کروٹ لی اور وہاج کو پھر سے بستر پہ گرا لیا تھا۔

ارے کیا کر رہی ہو۔۔؟؟ میں تیار ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔ تم نے مسل کے رکھ دیا ہے مجھے۔

فرش پہ گرے پھول کچھ کچھ مر جھا گئے تھے۔

وہ اپنے آپ کو چھڑا رہا تھا۔

چلو اٹھو اب۔۔ آج میں نے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنایا ہے زندگی میں پہلی دفعہ۔

یہ موقع پھر نہیں آئے گا۔

وہ کیوں۔۔؟؟ کیا صرف آج کے لیئے ہی محبت ہے؟؟

Classic Urdu Material

وہ کہاں ٹلنے والی تھی۔۔

محبت تو یہیں رہے گی ہمارے بیچ۔۔ لیکن میرے ہاتھ کا ناشتہ دوبارہ نہیں ملے گا۔۔ کیونکہ آج کے بعد میرے لیے ناشتہ آپ ان پیارے پیارے ہاتھوں سے بنائیں گی۔۔

چلو اٹھو۔۔ اب دیر نہ کرو شہناش۔۔

وہ اُس کے اوپر سے کمر باندھ رہا تھا۔

لیکن مجھے تو کچھ بنانا نہیں آتا۔۔

وہ سچ کہہ رہی تھی۔۔

تو میں کس لیے ہوں۔۔ میں سب کچھ سکھا دوں گا۔۔ جیسے محبت کرنا سکھایا ہے۔۔

وہ اُسے ہاتھ سے کھینچ کر بستر سے نکال رہا تھا۔۔

لیکن میں پہنوں گی کیا۔۔؟؟ میں تو رات خالی ہاتھ آگئی تھی۔ کم سے کم آپ تو میرے لیے

ایک آدھ سوٹ لاسکتے تھے۔۔ یہ بھی نہیں سوچا کہ میں کیا پہنوں گی۔۔ صرف گھر کو

پھولوں سے بھر کر ہاتھ جھاڑ لیے۔۔

Classic Urdu Material

یہ بھی نہیں سوچا کہ نئی نویلی دلہن صبح کیا پہنے گی۔۔؟؟

ارے اتنا شرمندہ کر رہی ہو مجھے کیا پتہ تھا تم سچ میں آ جاؤ گی۔۔ تم واش روم میں جاؤ میں کوئی جگاڑ لگاتا ہوں۔۔

وہ الماری کھول کر اپنا سلیپنگ ٹراؤزر شرٹ اُس کے لیے پریس کر رہا تھا۔۔

اُس نے رات ہی سارے ملازمین کو دوسرے گھر بھیج دیا تھا۔۔

گھر پہ صرف وہ دونوں ہی تھے۔۔ اس لیے سارے کام خود ہی کرنے پڑ رہے تھے۔۔

وہ نہا چکی تھی۔۔ اس سے پہلے کے وہ آواز دیتی وہ پہلے سے کپڑے لے کر کھڑا تھا۔۔

اُس نے کپڑے پکڑ لیے تھے۔۔

باہر نکلی تو وہ ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر شرٹ میں بھی اچھی لگ رہی تھی۔۔

وہ کھانے کی ٹیبل پہ کھانا لگا رہا تھا۔۔

جلدی سے ناشتہ کرو۔۔ پھر ہم ساتھ چل کر شاپنگ کر آتے ہیں۔۔

مجھے ولیمہ کے انتظامات بھی دیکھنے ہیں۔۔ میرا خیال ہے اس ویک اینڈ پہ رکھ لیتے ہیں۔۔

Classic Urdu Material

وہ چائے پیتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔۔

ویسے بھی مجھے وزارت آفر ہو رہی ہے۔ تم کہو تو لے لوں۔۔۔؟؟

وہ اُس سے مشورہ کر رہا تھا۔۔

وزارت۔۔۔ وہ کس لیے۔۔۔؟؟ وہ حیران تھی۔۔

ارے آپ اس وقت ایک ایم این اے کی بیوی ہیں۔۔

اور آپ کو معلوم ہی نہیں۔۔ وہ سمجھا شاید وہ جانتی ہوگی۔۔

نہیں مجھے نہیں معلوم تھا۔۔ میں تو جناب کے ہجر میں خود کو رول رہی تھی مجھے کیا خبر تھی

کہ موصوف خود اپنی کامیابیوں کے قلعے فتح کرتے پھر رہے ہیں۔۔۔؟؟

ہا ہا ہا۔۔ میرے لیے ایک ہی فتح قابل فخر ہے۔۔ اور وہ ہے تمہاری محبت۔۔۔ اس سے

اوپر میرے لیے کچھ نہیں ہے۔۔

وہ اس کی جھوٹی چائے میں سے جان بوجھ کر چسکیاں لے رہا تھا۔۔

اور وہ اُس کی محبت پہ اتر رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اس کا مطلب ہانیہ کو بھی سب پتہ تھا کہ جناب کیا کر رہے ہیں۔۔ لیکن اُس نے بھی مجھے
بھنک نہیں لگنے دی۔۔ بہت چالاک ہے وہ۔۔
میں اُس کی بھی خوب خبر لوں گی۔۔

ارے وہ میری پارٹنر ہے۔۔ میرا ساتھ دینے والی۔۔ اُسے کچھ مت کہنا۔۔ وہ مجھے بہت
عزیز ہے۔۔ اُس کی دوستی میرے لیے بہت قیمتی ہے۔۔
میں تو اسے نہیں چھوڑوں گی۔۔ وہ میری بھی دوست ہے۔۔ مجھے تڑپتا دیکھتی رہی آپ
کے لیے۔ لیکن مجھے جھوٹے منہ بھی تسلی نہیں دی۔۔ بڑی تپ ہے مجھے رات سے اُس
پہ۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔ تم نہیں بعض آؤ گی۔۔ وہ بھی ہانیہ ہے۔۔ تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی۔۔ تم دیکھ
لینا۔۔

وہ ابھی بھی ہانیہ کی حمایت کر رہا تھا۔۔
اچھا بابا کچھ نہیں کہوں گی آپ کی اُس چستی کو۔۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے ہاتھ جوڑے تھے۔۔ دل سے تو وہ بھی ہانیہ کی مشکور تھی۔۔ جس نے دوستی کا حق ادا کر دیا تھا۔۔ وہ تو صرف اُس کے سامنے مکر کر رہی تھی۔۔

اچھا اب جلدی کریں۔۔ میں اماں کے گھر جا رہی ہوں۔۔ اب آپ کے گھر ولیمہ والے دن آؤں گی۔۔ تب تک میں اماں کے ساتھ مزے کروں گی۔۔

جو حکم میرے آقا۔۔ وہ سینے کے بل جھکا تھا۔
وہ ناشتا کر چکی تھی۔۔

میں اماں کی طرف جا کر چیخ کر آتی ہوں۔۔ پھر ہم شاپنگ پہ چلتے ہیں۔۔

وہ اٹھی اور اس کے ماتھے پہ شرارتی سا بوسہ دے کر کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

وہ صرف مسکرا رہا تھا۔۔ یہ بوسہ اُس کے لیے بھی غیر متوقع تھا۔۔

ایسا پیار تھا۔۔

ہم دونوں میں کہ۔۔۔۔

Classic Urdu Material

برسوں لا علم رہے۔۔۔۔۔

اُس نے بھی کردار نبھایا۔۔

میں نے بھی فنکاری کی۔۔۔!!

اماں اُسے اگلی صبح خوش خوش آتے دیکھ کر سکون میں آگئی تھیں۔۔

وہ آتے ہی اماں سے لپٹ گئی تھی۔۔

اماں بہت اچھا شخص چنا ہے آپ نے میرے لیے۔۔ وہ ان کا منہ چوم کر بولی تھی۔۔

اماں کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

سیدھی سادھی اماں سمجھی کہ شاید وہ مذاق کر رہی ہے۔۔

مالی پٹر معاف کر دے۔۔ میں اسی لیے روک رہی تھی کہ ابھی رخصت ہو کر مت جا۔۔

ابھی اُس سے فون پہ بات چیت کر کے دیکھ لے۔۔

وہ اماں کی بات پہ ہنس دی تھی۔۔

Classic Urdu Material

ارے اماں ہیرا ڈھونڈا ہے ہیرا۔۔ میں تو سب رشتے ختم کرنے گئی تھی اُس سے۔۔ لیکن وہ تو ویسا ہی نکلا جیسا میں دعاؤں میں مانگتی تھی۔۔

اماں اللہ نے سن لی میری۔۔ مجھے میرے حصے کی محبت سونپ دی۔۔ میں جو خود کی بد نصیب سمجھ رہی تھی۔۔

آج مجھ سے بڑھ کر خوش نصیب شاید ہی اس دنیا میں کوئی ہو۔۔

آپ نے میری انا کی نیلامی کی بے بغیر مجھے میرا سکون لوٹا دیا۔۔

اور میں جو ناشکری کرنے رہی تھی۔۔ اُس شخص کو دھتکار رہی تھی۔۔ اور اُسی کو طلب کر رہی تھی۔۔

آپ کا فیصلہ بہت شاندار تھا بلکہ ہے۔۔

صرف اُس جیسا شخص ہی مجھے سنبھال کے رکھ سکتا ہے جیسے آپ نے رکھا ہے ساری عمر۔۔

اماں کو اس کی کچھ باتیں سمجھ آئی تھیں۔۔ کچھ سر سے گزر گئی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

جو اُن کے پلمے پڑی تھیں۔۔ وہ اُن کی آنکھوں میں آنسو لانے کے لیے کافی تھے۔۔

اُن کی ساری عمر کی ریاضت کا پھل آج انھیں اُس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر ملا تھا۔۔ وہ اپنے کام میں سفل ہوئی تھیں۔۔

وہ انھیں چپ کر رہی تھی۔۔ لیکن کہیں نہ کہیں وہ خود بھی رو رہی تھی۔۔ یہ خوشی کے آنسو تھے۔۔ اور یہ شکر اُسے چلتے پھرتے۔۔ کھاتے پیتے۔۔ سوتے جاگتے۔۔ ہر حالت میں ادا کرنا تھا۔۔ اتنا شکر بھی اُس کی ایک زندگی کے لیے کافی نہیں تھا۔۔ وہ ہر دن پہلے سے بڑھ کر وہاں کی محبت کو خراج تحسین دینے والی تھی۔۔

اُسے میں کیوں بتاؤں۔۔؟؟

میں نے اُس کی کتنا چاہا ہے۔۔؟؟

بتایا جھوٹ جاتا ہے۔۔۔

کہ سچی بات کی خوشبو۔۔۔

Classic Urdu Material

تو خود محسوس ہوتی ہے۔۔۔

میری باتیں میری سوچیں۔۔

اُسے خود جان جانے دو۔۔۔

ابھی کچھ دن اُسے۔۔۔

میری محبت آزمانے دو۔۔۔۔۔

آخر کو ولیمہ کا دن آن پہنچا تھا۔ اُس نے گرے کلر میں فل لینتھ کا گاؤن بنوایا تھا۔ اور

وہاں نے بھی اُسی رنگ کی شلوار قمیض کے ساتھ سلور واسکٹ بنوائی تھی۔۔

وہ شہر کے بہت مشہور سیلون سے تیار ہوئی تھی۔ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہاں

بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

اُس نے شاندار ولیمہ کا انتظام کیا تھا۔ مشال اپنی خراب طبیعت کی وجہ سے نہیں آ سکی

تھی۔۔ جبکہ ہانیہ پہنچ گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

اُس نے ہزار گلے شکوے سوچ رکھے تھے۔۔ کہ ہانیہ ملے گی تو سب کرے گی لیکن اسے اپنے سامنے دیکھ کر وہ سب بھول گئی تھی۔۔

اُن لوگوں کے اچانک ولیمہ کا تو ہانیہ کو بھی نہیں پتہ تھا۔ اور یہ بات مالی نے جان بوجھ کر ہانیہ کو نہیں بتائی تھی اور اُسے ایک دن پہلے ولیمہ کا انویشن دے کر حیران کر دیا تھا۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے گلے لگ کر رو پڑی تھیں۔

آج مالی کو ایک بہن اور مل گئی تھی۔۔ وہ اُس کی شکر گزار تھی۔۔

اور ہانیہ اُن دونوں کو ساتھ دیکھ کر خوش تھی۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے

تھے۔۔ اگر الگ الگ جینے کی کوشش بھی کرتے تو شاید مر جاتے۔۔ ہانیہ اُن دونوں کو

ساتھ دیکھ کر اُن کی تا عمر خوشی کی دل سے دعا کر رہی تھی۔

ولیمہ میں سیاسی، شوبز کی، بزنس کمیونٹی کی بہت سی نامور شخصیات نے شرکت کی تھی۔۔

سب ہی اُن دونوں کی تعریف کر رہے تھے۔۔

جیسے ہی ولیمہ کی تقریب ختم ہوئی۔۔ لوگ اُن سے اجازت لے کر جا رہے تھے۔۔ آج

اُس نے اپنا دوسرا گھر اُس کے استقبال کے لیے سجا رکھا تھا۔

Classic Urdu Material

سب لوگ ایک ایک کر کے چلے گئے۔ اماں بھی اُن دونوں کو دعائے کر رخصت کر رہی تھیں۔۔

جب وہاں نے انہیں بھی گاڑی میں بیٹھنے کو کہا۔۔

ارے نہیں بیٹا۔۔ ماں بیٹی کے گھر رہتی اچھی نہیں لگتی۔۔ میں آتی رہوں گی تم سے ملنے۔۔

بس تم میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔

اگر آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔۔ تو میں بھی آپ کو لیئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ ایک

طرف بیٹا کہتی ہیں اور دوسری طرف سمجھتی ہیں۔۔ بیٹی کے گھر جا رہی ہیں۔۔

یا تو مجھے بیٹا نہ کہیں۔۔ یا پھر اُسے بیٹی کا گھر نہ سمجھیں۔۔ وہ گاڑی کا دروازہ کھولے اماں کو

قائل کر رہا تھا۔۔

آخر کو اماں کو اُس کے سامنے ہار مانی پڑی تھی۔۔

وہ بھی پیچھے بیٹھ گئی تھیں۔۔ مالی کے ساتھ۔۔

Classic Urdu Material

کچھ دیر بعد وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے۔۔

اس نے آج گھر کو سفید پھولوں سے سجایا تھا۔۔

وہ اماں کو گاڑی سے اتار کر اُن کے کمرے میں چھوڑ آیا تھا۔

منال کو اُس نے گاڑی میں ہی بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

وہ دوبارہ واپس آیا۔۔ اُس کی طرف کا دروازہ کھولا۔ اور اُسے دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر کمرے تک لایا تھا۔۔

وہ چیخ رہی تھی۔۔ اُسے ہلکے ہلکے ہاتھوں سے سینے پہ مار رہی تھی۔۔

چھوڑ مجھے۔۔ کوئی دیکھ لے گا۔۔ نیچے اتارو۔۔ میں چل کر جاسکتی ہوں۔۔ کوئی ملازم دیکھ لے گا۔۔

میرے گھر کے ملازموں کو جرات نہیں کہ آنکھ اٹھا کر دیکھیں۔۔ اس گھر میں تمہیں اس بے باکی سے دیکھنے کی جرات صرف اور صرف مجھے ہے۔۔

وہ اُس کے سینے میں منہ دے رہی تھی۔۔ شرم سے اُس کا چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

وہ کمرے تک پہنچ گیا تھا۔ اُس نے پاؤں کی ٹھوکروں سے دروازہ کھولا تھا۔

اب وہ اُسے سفید پھولوں سے بھرے بستر پہ بٹھا رہا تھا۔۔

نیچے جھک کر اُس نے اُس کے پاؤں سے جوتے اُتارے۔۔ وہ اُسے روک رہی تھی۔۔ لیکن وہ بضد تھا۔۔

وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔ اُس نے دروازہ بند کیا۔۔ واسکٹ اُتار کر صوفے پر رکھی۔۔ خود کو ایک دفعہ سامنے لگے آئینے میں دیکھا۔۔ تب تک وہ اپنا گھونگھٹ نکال چکی تھی۔۔

ارے اب اس گھونگھٹ کا کیا فائدہ۔۔؟؟

وہ اُسے چھیڑ رہا تھا۔۔

یاد نہیں آج میری منہ دکھائی کا وعدہ کیا تھا آپ نے۔۔؟؟

وہ نہیں بھولی تھی۔۔

اوہ میں تو بھول گیا آج بھی۔۔

اُس نے ایکٹنگ کی تھی۔۔

Classic Urdu Material

تو پھر آج کے دن گھونگھٹ اٹھانا بھی بھول جائیں۔۔

اچھا اب مزید اُدھار نہیں ہو سکتا۔۔؟؟

وہ بچوں کی طرح پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں۔۔ اب کوئی اُدھار نہیں۔۔ ایک منٹ کا بھی نہیں۔۔

وہ اپنے گھونگھٹ کو پکڑ کر بیٹھی تھی۔۔

وہ اُٹھا۔۔ اُس نے سامنے کی الماری کا دروازہ کھولا۔۔

اُس میں سے ایک فائل نکالی۔۔ اور اُس کے سامنے رکھی۔۔

منال نے گھونگھٹ پلٹ دیا تھا۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ میں نے منہ دکھائی کا کہا تھا۔

وہ اُس کے برابر بیٹھ گیا۔۔

اُس نے فائل کھول کر اُس کے سامنے رکھی۔۔

اس میں میری ساری زمین۔ فیکٹریوں۔ گھر کے کاغذ ہیں۔۔

Classic Urdu Material

میں نے سب کچھ تمہارے نام کر دیا ہے۔۔

پھر ان میں سے ایک پیپر اٹھا کر اس کے سامنے کیا۔۔

اور یہ میری ذات۔۔ جو میں نے تمہارے نام لکھی ہے۔۔ اگر کبھی میں بے وفائی کروں۔۔ تم سے دغا کروں۔۔ تو تم مجھے گولی مار دینا۔۔ اس کاغذ پہ میں نے تمہیں اپنا خون معاف کیا ہے۔۔ میں نے اس کاغذ پہ اپنا آپ بیچ دیا ہے تم کو۔۔ آج سے میں صرف اور صرف تمہاری ملکیت میں ہوں۔۔

وہ اُسے ساری فائل تمہارا تھا۔۔ لیکن وہ سن ہو گئی تھی اُس کی بات سن کر۔۔

میں تو سوچ رہی تھی۔۔ کہ آپ کوئی جیولری۔۔ کوئی بریسلٹ وغیرہ دیں گے۔۔

لیکن آپ نے تو۔۔ وہ اُن کاغذوں کو چھو رہی تھی۔۔

میرے پاس جو سب ہے تمہارا ہی ہے۔۔ اس لیے تمہارے پاس رہنا چاہیے۔۔ اور اگر جیولری چاہیے تو وہ ایک دفعہ پھر اٹھا۔۔

اُس نے دھڑا دھڑا بیس ڈبے اُس کے سامنے رکھے۔۔

Classic Urdu Material

وہ سب جیولری سے بھرے ہوئے تھے۔

منال اُن سب کو کھول کے دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔ سب میں ایک سے بڑھ کر ایک سیٹ تھا۔

وہ سوالیہ نظروں سے اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

یہ سب وہ سیٹ ہیں جو مجھے ان گزرے سالوں میں پسند آئے۔۔۔ جیسے ہی ان پہ پہلی نظر پڑی تمہارے لیئے خرید لایا۔۔۔ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے جو میں نے تمہارے نام پہ خرید رکھا ہے۔

وہ گنگ ہو گئی تھی۔

اُس کے لفظ بانجھ ہو گئے تھے۔

اتنی منہ دکھائی کافی ہے۔۔۔؟؟

وہ شرارت کر رہا تھا۔

بہت بہت بہت سے بھی زیادہ۔۔۔ مجھے تو یقین نہیں آرہا۔

Classic Urdu Material

وہ بچوں کی طرح ہاتھ پھیلا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔۔

اُس نے وہ سارے ڈبے اٹھا کر سائیڈ پہ کیے۔۔ اور اُس کا ہاتھ تھام لیا۔۔

یہ سب تمہارا ہے۔۔ اور میں بھی تمہارا ہوں۔۔ سارے کا سارا۔۔ مجھے بہت پیارا اور محبت

سے سنبھال کر رکھنا۔۔ بالکل اُسی طرح جیسے محبت سے میں تم کو رکھوں گا۔۔

مجھے تم سے صرف محبت چاہئے۔۔

محبت ہے تو میں ہوں۔۔ محبت ہے تو تم ہو۔۔

محبت ہے تو ہم ہیں۔۔

وہ اُس کے ہاتھ پہ اپنی گرفت مضبوط کر رہا تھا۔۔

میں وعدہ کرتی ہوں کہ ہمیشہ آپ سے محبت کرتی رہوں گی۔۔ آپ کی فرمانبرداری ہوں

گی۔۔ ہمارے بیچ یہ محبت یو نہیں تازہ رہے گی جیسے یہ پھول۔۔۔

ہمارے گھر میں کبھی خزاں نہیں آئے گی۔۔ جتنے مرضی موسم بدل جائیں۔۔ ہمارا موسم

ایک ہی رہے گا۔۔

Classic Urdu Material

دوستی کا موسم۔۔۔۔

اعتبار کا موسم۔۔۔

وفا کا موسم۔۔۔۔

ملن کا موسم۔۔۔۔

پیار کا موسم۔۔۔

کیوں کہ یہ سب ہیں تو ہم ہیں۔۔

وہ اُس کی باتیں سن کر مدہوش ہو رہا تھا۔۔

اس نے اُس کی آنکھوں پہ اپنے لب رکھ دیئے تھے۔۔ وہ ان لمحوں کو اپنے اندر سمو لینا چاہتا تھا۔۔

وہ اُسے سر سے لے کر پاؤں تک اپنے اندر جذب کر رہا تھا۔ مالی کا کوئل وجود اُس کے بھاری وجود کے نیچے دب گیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

یہ لمحہ اُن کے لیے بہت قیمتی تھا۔۔ یہ لمحہ اُن کے لیے امر ہونے والا تھا۔۔ محبت بھی اُن پہ سایہ کیے کھڑی تھی۔۔ وہ محبت کی آزمائش پہ پورے اترے تھے۔ اب محبت اُن کے گھر کی باندی تھی۔۔ اور اُسے ساری عمر اُن کے در کی باندی بن کر رہنا تھا۔۔ اور یہ محبت کی خوش قسمتی تھی کہ اُن دونوں نے اُسے اپنی پوری زندگی کے لیے چنا تھا۔۔

عشق میں نے لکھ ڈالا قومیت کے خانے میں۔۔۔

اور تیرا دل لکھا اپنی شہریت کے خانے میں۔۔۔

امتحان محبت کا پاس کر لیا ہم نے۔۔۔۔

اب یہی لکھوں گا میں اہلیت کے خانے میں۔۔۔

جب سے آپ میرے ہیں فخر سے میں لکھتا ہوں۔۔

نام آپ کا اپنی ملکیت کے خانے میں۔۔۔۔

Classic Urdu Material

ختم شد



اردو میٹریل

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

CLASSIC URDU MATERIAL